ترمیم شدہ

فیضانِ رمضان

فضائلِ رمضان شریف 12
احکامِ روزہ 100
فیضانِ تراویح 261
فیضانِ لیلۃ القدر 292
فیضانِ اعتکاف 340
فیضانِ عیدُ الفطر 448
نفل روزوں کے فضائل 495
روزہ داروں 12 کی حکایات 585
معتکفین کی 41 مدنی بہاریں 625

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

"یا ربّ ! احترامِ رمضان نصیب فرما" کے تیئیس حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیّتیں

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.
"مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔"
(طَبَرانی مُعجَم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا
(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و
﴿۲﴾ صلوٰۃ اور
﴿۳﴾ تعوُّذ و
﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)
﴿۵﴾ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالعہ کروں گا
﴿۶﴾ حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور
﴿۷﴾ قبلہ رو مطالَعہ کروں گا
﴿۸﴾ قرآنی آیات اور
﴿۹﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا
﴿۱۰﴾ جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور
﴿۱۱﴾ جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا
﴿۱۲﴾ اِس روایت " عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ" یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔" (حلیۃ الاولیاء، حدیث ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے بزرگانِ دین کے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا
﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا
﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا
﴿۱۵﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا
﴿۱۶﴾ اِس حدیثِ پاک "تَھَادَوْا تَحَابُّوْا" یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبّت بڑھے گی۔" (مؤطا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے یہ کتاب (۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا (عُلَماء و آئمّہ کو

بالخصوص پیش کیجئے ان شاءاللہ عزوجل ثواب زیادہ ملیگا)

﴿۱۷﴾ اس کتاب کے مُطالعہ کا ثواب ساری امت کو اِیصال کروں گا

﴿۱۸﴾ کِتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کوتحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشِرین وغیرہ کو کِتابوں کی اَغلاط صرف زَبانی بتانا خاص مُفید نہیں ہوتا)

﴿۱۹﴾ موقع کی مناسَبَت سے اِس کتاب سے درس دیا کروں گا

﴿۲۰﴾ ہر سال شعبانُ المعظم میں یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا

﴿۲۱﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْــَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔" (پ۱۴، النحل:۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا

﴿۲۲﴾ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا

﴿۲۳﴾ جو نہیں جانتے اُنہیں سکھاؤں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فضائل رمضان شریف

شیطان لاکھ سستی لائے مگر آپ ہمت کر کے یہ باب (ہر سال) مکمل پڑھ لیجئے ان شآء اللّٰہ عزوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

درود شریف کی فضیلت

اللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تَقَرُّب نِشان ہے، ''بے شک بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زِیادہ دُرود بھیجے۔''
(ترمذی، ج ۲، ص ۲۷، حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضان جیسی عظیم الشان نِعمت سے سَرفَراز فرمایا۔ ماہِ رَمَضان کے فَیضان کے کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔ اِس مہینے میں اَجر وثواب بَہُت ہی بڑھ جاتا ہے۔ نَفل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر گُنا کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اِس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شُمار کیا جاتا ہے۔ عَرش اُٹھانے والے فِرِشتے روزہ داروں کی دُعاء پر آمین کہتے ہیں اور ایک حدیثِ پاک کے مُطابِق ''رَمَضان کے روزہ دار کیلئے دریا کی مچھلیاں اِفطار تک دُعائے مَغفِرت کرتی رہتی ہیں۔'' (اَلتَّرغیب والتَّرہیب، ج ۲، ص ۵۵، حدیث ۶)

عبادت کا دروازہ

روزہ باطِنی عِبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بِغیر کِسی کو یہ عِلم نہیں ہوسکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ باطِنی عِبادت کو زِیادہ پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک کے مطابِق، ''روزہ عِبادت کا دروازہ ہے۔''
(الجامع الصغیر، ص ۱۴۶، حدیث ۲۴۱۵)

نزولِ قراٰن

اِس ماہِ مُبارَک کی ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس میں قُراٰنِ پاک نازِل فرمایا ہے۔ چُنانچِہ مُقدّس قُراٰن میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نُزُولِ قُراٰن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ-فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ-وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ-یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘-وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝

(پ۲،البقرہ،۱۸۵)

تَرجَمۂ کنزُالْاِیمان: رَمَضان کامہینہ،جس میں قُرآن اُترا،لوگوں کے لئے ہدایت اور رَہنُمائی اور فیصلہ کی رُوشن باتیں،تو تُم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضَرور اِس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سَفَر میں ہو تو اُتنے روزے اور دِنوں میں۔اللہ(عَزَّوَجَلَّ) تُم پر آسانی چاہتا ہے اور تُم پر دُشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ(عَزَّوَجَلَّ) کی بڑائی بولو اِس پر کہ اُس نے تمھیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گُزار ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رمضان کی تعریف

اِس آیتِ مُقدَّسہ کے اِبتِدائی حِصّہ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ کےتحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تَفسِیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں:''رَمَضان'' یا تو''رحمٰن عَزَّوَجَلَّ'' کی طرح **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا نام ہے،چُونکہ اِس مہینہ میں دِن رات **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی عِبادت ہوتی ہے۔لہٰذا اِسے شَہرِ رَمَضان یعنی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا مہینہ کہا جاتا ہے۔جیسے مسجِد وکعبہ کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے ہی کام ہوتے ہیں۔ایسے ہی رَمضان **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا مہینہ ہے کہ اِس مہینے میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے ہی کام ہوتے ہیں۔روزہ تَراوِیح وغیرہ تَو ہیں ہی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے۔مگر بحالتِ روزہ جو جائز نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے کام قرار پاتے ہیں۔اِس لئے اِس ماہ کا نام رَمَضان یعنی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا مہینہ ہے۔یا یہ ''رَمْضَاءٌ'' سے مُشتَق ہے۔رَمْضَاءٌ موسمِ خَرِیف کی بارِش کو کہتے ہیں،جس سے زمین دُھل جاتی ہے اور ''رَبیع'' کی فَصل خُوب ہوتی ہے۔چُونکہ یہ مہینہ بھی دِل کے گَرد وغُبار دھو دیتا ہے اور اس سے اَعمال کی کھیتی ہَری بھری رہتی ہے اِس لئے اِسے **رَمَضان** کہتے ہیں۔''ساوَن'' میں روزانہ بارِشیں چاہئیں اور ''بھادوں'' میں چار۔پھر ''اَساڑ'' میں ایک۔اِس ایک سے کھیتیاں پک جاتی ہیں۔تو اِسی طرح گیارہ مہینے برابر نیکیاں کی جاتی رہیں۔پھر رَمَضان کے روزوں نے اِن نیکیوں کی کھیتی کو پکا دیا۔یا یہ ''رَمْض'' سے بنا جس کے معنٰی ہیں ''گرمی یا جلنا۔'' چُونکہ اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے،اِس لئے اِسے **رَمَضان** کہا جاتا ہے۔(کنز العمّال کی آٹھویں جلد کے صفحہ نمبر دوسوسَتّرَہ پر حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ نبیِ کریم،رءُوف رّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا:''اِس مہینے کا نام رَمَضان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔'')

مہینوں کے نام کی وجہ

حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: بعض مُفَسِّرِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اُسی سے اُس کا نام ہُوا۔ جو مہینہ گرمی میں تھا اُسے رَمَضان کہہ دیا گیا اور جو موسِمِ بَہار میں تھا اُسے **رَبِیعُ الْاَوّل** اور جو سردی میں تھا جب پانی جم رہا تھا اُسے **جُمادِی الْاُولٰی** کہا گیا۔ اِسلام میں ہر نام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور نام کام کے مُطابِق رکھا جاتا ہے۔ دُوسری اِصطِلاحات میں یہ بات نہیں۔ ہمارے یہاں بڑے جاہل کا نام ''محمد فاضِل''، اور بُزدِل کا نام ''شیر بہادُر''، ہوتا ہے اور بدصُورت کو ''یُوسُف خان'' کہتے ہیں! اِسلام میں یہ عَیب نہیں۔ رَمَضان بَہُت خُوبیوں کا جامِع تھا اِسی لئے اس کا نام رَمَضان ہوا۔

(تفسیرِ نعیمی، ج ۲، ص ۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کے دروازے والا محل

سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''جب ماہِ رَمَضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخِر رات تک بند نہیں ہوتے جو کوئی بندہ اس ماہِ مُبارَک کی کسی بھی رات میں نَماز پڑھتا ہے تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس کے ہر سَجدہ کے عِوَض (یعنی بدلہ میں) اُس کے لئے پندرہ سونیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے جنّت میں **سُرخ یاقُوت کا گھر** بناتا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے کے پَٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یاقُوتِ سُرخ جَڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہِ رَمَضان کا **پہلا روزہ** رکھتا ہے تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** مہینے کے آخِر دِن تک اُس کے گُناہ مُعاف فرمادیتا ہے، اور اُس کیلئے صُبح سے شام تک **ستّر ہزار فِرِشتے** دُعائے مَغفِرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دِن میں جب بھی وہ سَجدہ کرتا ہے اُس کے ہر سَجدہ کے عِوَض (یعنی بدلے) اُسے (جنّت میں) ایک ایک ایسا دَرَخت عطا کیا جاتا ہے کہ اُس کے سائے میں گھوڑے سُوار **پانچ سو برس** تک چلتا رہے۔''

(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۱۴، حدیث ۳۶۳۵)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے حنّان ومنّان **عَزَّوَجَلَّ** کا کِس قَدَر عظیم اِحسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے حبیبِ ذیشان، رَحمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفَیل ایسا ماہِ رَمَضان عطا فرمایا کہ اس ماہِ مُکَرَّم میں جنّت کے تمام دروازے کُھل جاتے ہیں۔ اور نیکیوں کا اَجر خوب خوب بڑھ جاتا ہے۔ بیان کردہ حدیث کے مُطابِق رَمَضانُ الْمبارَك کی راتوں میں نَماز ادا کرنے والے کو ہر ایک سَجدہ کے بدلے میں **پندرہ سونیکیاں** عطا کی جاتی ہیں نیز جنّت کا **عظیمُ الشّان مَحَل** مزید برآں۔ اِس حدیثِ مُبارَک میں رَوزہ داروں کے لئے یہ **بِشارتِ عُظمٰی** بھی مَوجُود ہے کہ صُبح تا شام ستّر ہزار فِرِشتے اُن کے لئے دُعائے مَغفِرت کرتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشِقانِ رسول کی صحبت حاصِل ہونے کی صورت میں ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکتیں لوٹنے کا بہُت ذِہن بنتا ہے ورنہ بُری صُحبتوں میں رَہ کر اِس مبارَک مہینے میں بھی اکثر لوگ گناہوں میں پڑے رہتے ہیں۔ آیئے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ایک فنکار کا واقِعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے مَدَنی رنگ چڑھادیا۔ چُنانچِہ

میں فنکار تھا

اورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک فنکار تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جارہے تھے، قلب ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۴ھ۔2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر رِقّت انگیز دُعا میں مجھے اپنے گناہوں پر بہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رو دیا، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رَقص وسُرود (س۔رُو۔د) کی محفلوں سے توبہ کر لی اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔ 25 دسمبر 2004 کو میں جب مَدَنی قافِلے میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی نابینا بچّی کی وِلادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی بہُت دعائیں کیں اور مَدَنی قافِلہ والے عاشِقانِ رسول سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بابُ المدینہ کراچی میں عَلاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصِل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر ـ روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر ـ بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ـ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اِس کے دامن میں آکر مُعاشَرہ

کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد با کردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزارنے لگے نیز مَدَنی قافِلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، سراپا رحمت، شفیعِ امّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شَفاعت سے آخِرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔ ؎

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

پانچ خصوصی کرم

حضرتِ سَیِّدُ نا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رَحمتِ عالَمیان، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، حبیبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ ذِی شان ہے: ''میری اُمّت کو ماہِ رَمَضان میں **پانچ چیزیں** ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں:

﴿۱﴾ جب رَمَضانُ الْمبارَك کی پہلی رات ہوتی ہے تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** انکی طرف رَحمت کی نَظَر فرماتا ہے اور جس کی طرف **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نَظَرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

﴿۲﴾ شام کے وَقت ان کے مُنہ کی بُو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے

﴿۳﴾ فِرِشتے ہر رات اور دن انکے لئے مغفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جنّت کو حکم فرماتا ہے، ''میرے (نیک) بندوں کیلئے مُزَیَّن (یعنی آراستہ) ہو جا عنقریب وہ دنیا کی مَشَقّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔

﴿۵﴾ جب ماہِ رَمَضان کی آخِری رات آتی ہے تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، **یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کیا یہ **لَیلَۃُ الْقَدر** ہے؟ ارشاد فرمایا: ''نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اُجرت دی جاتی ہے۔''

(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، ج۲، ص۵۶، حدیث۷)

صغیرہ گناہوں کا کفارہ

حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، ''پانچوں نمازیں، اور جُمعہ اگلے جُمعہ تک اور ماہِ رَمَضان اگلے ماہِ رَمَضان تک گناہوں کا کفّارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' (صحیح مسلم، ص۱۴۴، حدیث۲۳۳)

توبہ کا طریقہ

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمبارَك میں رَحمتوں کی چَھما چَھم بارِشیں اور گناہِ **صغیرہ** کے کفّارے کا سامان ہو جاتا ہے۔ گناہِ کبیرہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو گناہ ہوا خاص اُس گناہ کا ذِکر کر کے

دل کی بیزاری اور آئندہ اُس سے بچنے کا عہد کر کے توبہ کرے۔ مثلاً جھوٹ بولا، تو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرے، **یااللہ! عَزَّوَجَلَّ** میں نے جو یہ جھوٹ بولا اِس سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ نہیں بولوں گا۔ توبہ کے دَوران دل میں جھوٹ سے نفرت ہو اور ''آئندہ نہیں بولوں گا'' کہتے وَقت دل میں یہ ارادہ بھی ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ایسا ہی کروں گا جبھی توبہ ہے۔ اگر بندے کی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس بندے سے مُعاف کروانا بھی ضَروری ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَى اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فضائل سے کُتُبِ اَحادیث مالا مال ہیں۔ رَمَضانُ الْمُبارَك میں اِس قَدَر بَرَکتیں اور رَحمتیں ہیں کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں تک ارشادفرمایا: ''اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمَضان ہی ہو۔''

(صحیح ابنِ خُزیمہ، ج ۳، ص ۱۹۰، حدیث ۱۸۸۶)

آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیانِ جنّت نشان

حضرتِ سَیِّدُنا سَلمان فارِسی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ''محبوبِ رَحمٰن، سرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان، مَکّی مَدَنی سُلطان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ماہِ شعبان کے آخِری دن بیان فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا بَرَکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے فرض کیے اور اِس کی رات میں قِیام (یہاں قیام سے مراد تراویح ہے) تطوُّع (یعنی سنّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں ستّر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صَبْر کا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے اور یہ مہینہ مُؤاسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو اِفطار کرائے اُس کے گُناہوں کے لئے **مغفرت** ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی۔ اور اِس اِفطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔'' ہم نے عرض کی، **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالٰی یہ ثواب (تو) اُس (شخص) کو دے گا جو ایک گھونٹ دُودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اُس کو اللہ تعالٰی میرے حَوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہوجائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اِس کا اوّل (یعنی اِبتدائی دس دن) رَحمت ہے اور اِس کا اَوسط (یعنی درمیانی دس دن) **مغفرت** ہے اور آخِر (یعنی آخِری دس دن) جہنَّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے

میں تخفیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنّم سے آزاد فرمادے گا اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے اور بقیہ دو سے تمہیں بے نیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دینا۔

﴿۲﴾ اِستِغفَار کرنا۔

جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غَنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ سے جنّت طلب کرنا۔

(۲) جہنّم سے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی پناہ طلب کرنا۔" (صحیح ابنِ خزیمہ، ج۳،ص۱۸۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک بیان کی گئی اس میں ماہِ رَمَضانُ المبارَك کی رَحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکِرہ ہے۔ اس ماہِ مُبارَک میں **کلِمہ** شریف زیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار **اِستغفار** یعنی خوب توبہ کے ذَرِیعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سَعی کرنی ہے۔ اور ان دو باتوں سے تو کسی صورت میں بھی لاپرواہی نہیں ہونی چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ سے جنّت میں داخِلہ اور جہنّم سے پناہ کی بہُت زیادہ التجائیں کرنی ہیں۔

رمضان المبارك کے چار نام

اَللّٰهُ اَکبَرُ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ رَمَضان کا بھی کیا خوب فیضان ہے! مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں: "اِس ماہِ مُبارَک کے کُل چار نام ہیں:

﴿۱﴾ **ماہِ رَمَضَان**

﴿۲﴾ **ماہِ صَبر**

﴿۳﴾ **ماہِ مُؤاسات** اور

﴿٤﴾ **ماہِ وُسعَتِ رِزْق۔**

مزید فرماتے ہیں، روزہ صَبر ہے جس کی جزاء رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ اِسی مہینے میں رکھا جاتا ہے۔ اِس لئے اِسے ماہِ صَبر کہتے ہیں۔ مُؤاسات کے معنٰی ہیں بھلائی کرنا۔ چونکہ اِس مہینہ میں سارے مُسلمانوں سے خاص کر اہلِ قَرابت سے بھلائی کرنا زِیادہ ثواب ہے اِس لئے اسے ماہِ مُؤاسات کہتے ہیں اِس میں رِزْق کی فَراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھا لیتے ہیں، اِسی لئے اِس کا نام **ماہِ وُسعَتِ رِزْق** بھی ہے۔" (تفسیرِ نعیمی، ج۲،ص۲۰۸)

"ماہِ رَمَضان مبارَك" کے تیرہ حُروف کی نسبت سے 13 مَدَنی پھول

(یہ تمام مَدَنی پھول تفسیرِ نعیمی جلد۲ سے لئے گئے ہیں)

مدینہ ۱ کعبۂ مُعَظَّمہ مُسلمانوں کو بُلا کر دیتا ہے اور یہ آ کر رَحمتیں بانٹتا ہے۔ گویا وہ (یعنی کعبہ) کُنواں ہے اور یہ (یعنی رَمَضان شریف) دریا، یا وہ (یعنی کعبہ) دریا ہے اور یہ (یعنی رَمَضان) بارِش۔

مدینہ ۲ ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقت میں عبادت ہوتی ہے۔ مَثَلاً بقرعید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحرَّم کی دسویں تاریخ اَفضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وَقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تراویح کا اِنتِظار عِبادت، تراویح پڑھ کر سَحَری کے اِنتِظار میں سونا عِبادت، پھر سَحَری کھانا بھی عبادت اَلْغَرَض ہر آن میں خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان نظر آتی ہے۔

مدینہ ۳ رَمَضان ایک بھٹّی ہے جیسے کہ بھٹّی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستِعمال کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہِ رَمَضان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔

مدینہ ٤ رَمَضان میں نَفل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر گُنا ملتا ہے۔

مدینہ ٥ بعض عُلَماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَضان میں مَر جائے اُس سے سُوالاتِ قَبْر بھی نہیں ہوتے۔

مدینہ ٦ اِس مہینے میں شبِ قَدْر ہے۔ گزشتہ آیت سے معلوم ہوا کہ قُرآن رَمَضان میں آیا اور دُوسری جگہ فرمایا:-

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ‌ۖ (پ۳۰، القدر،۱)

تَـرجَمۂ کَنزُالْاِیمَان: بے شک ہم نے اِسے شبِ قَدْر میں اُتارا۔

دونوں آیتوں کے مِلانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قَدْر رَمَضان میں ہی ہے اور وہ غالِباً ستائیسویں شب ہے۔ کیونکہ لَیلَۃُ الْقَدْر میں نو حُروف ہیں اور یہ لفظ سُورۂ قَدْر میں تین بار آیا۔ جس سے ستائیس حاصِل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

مدینہ ۷ رَمَضان میں اِبلیس قید کر لیا جاتا ہے اور دَوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جنّت آراستہ کی جاتی ہے اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اِسی لئے اِن دنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نفسِ اَمّارہ یا اپنے ساتھی شیطان (قرین) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

مدینہ ۸ رَمَضان کے کھانے پینے کا حِساب نہیں۔

مدینہ ۹ قِیامت میں رَمَضان و قرآن روزہ دار کی شَفاعت کریں گے کہ رَمَضان تو کہے گا، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اِسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قُرآن عَرض کرے گا کہ یاربّ! عَزَّوَجَلَّ میں نے اِسے رات میں تِلاوت و تراویح کے ذَرِیعے سونے سے روکا۔

مدینہ ۱۰ حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمَضانُ الْمبارَك میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی رَمَضان میں جہنّمیوں کو چھوڑتا ہے۔ لہٰذا چاہئے کہ رَمَضان میں نیک کام کئے جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

مدینہ ۱۱ قُرآنِ کریم میں صِرف رَمَضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے۔ کسی دُوسرے مہینے کا نہ صَراحَتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔ مہینوں میں صِرف ماہِ رَمَضان کا نام قُرآن شریف میں لیا گیا۔ عورتوں میں صِرف بی

بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قرآن میں آیا۔ صحابہ میں صرف حضرت سیدنا زید ابن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام قرآن میں لیا گیا جس سے ان تینوں کی عظمت معلوم ہوئی۔

مدینہ ۱۲ رمضان شریف میں افطار اور سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی افطار کرتے وقت اور سحری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔

مدینہ ۱۳ رمضان میں پانچ حروف ہیں ر، م، ض، ا، ن۔ **ر** سے مراد "رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، **میم** سے مراد محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، **ض** سے مراد ضمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ **الف** سے امانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، **ن** سے نورِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ۔ اور رمضان میں پانچ عبادات خصوصی ہوتی ہیں۔ روزہ، تراویح، تلاوتِ قرآن، اعتکاف، شبِ قدر میں عبادات۔ تو جو کوئی صدقِ دل سے یہ پانچ عبادات کرے وہ اُن پانچ انعاموں کا مستحق ہے۔
(تفسیر نعیمی، ج ۲، ص ۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت سجائی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے استقبال کیلئے سارا سال جنت کو سجایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، "بے شک جنت ابتدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رمضان شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عرض کرتی ہیں، "اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔ (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۱۲، حدیث ۳۶۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جنت کی عظمت کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں بے حساب بخش دیا جائے اور جنت الفردوس میں مدینے والے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا پڑوس نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی مدنی تحریک ہے، دعوتِ اسلامی والوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اس کی ایک مدنی جھلک ملاحظہ فرمائیے:

جنت میں آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے پڑوس کی بشارت

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مفت درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروانے کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام متعدد جامعات بنام جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۷ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامعات المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) کے تقریباً 160 طلبہ نے ہاتھوں ہاتھ ۱۲ ماہ کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر

اختیار کیا۔ ابتداءً مَدَنی قافِلہ کورس کروانے کی ترکیب بنی، اِس دَوران طَلَبہ کے جذبۂ خدمتِ اسلام کومزید مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اوران میں سے تقریباً 77 طَلَبہ نے عُمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی قافِلوں کے لئے پیش کردیا! اس عظیم قربانی پرحوصلہ اَفزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اوروہ یہ کہ خواب میں سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَردگارِدوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے ایک عاشقِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، لبہائے مبارکہ کوجُنبش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جس جس نے اپنے آپ کوعمر بھر کیلئے پیش کردیا ہے میں ان کوجنّت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔ خواب دیکھنے والے عاشقِ رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامِل کرلیا جاتا۔ اللہ کے مَحبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے دل کی بات جان لی اورفرمایا، ''اگرتم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہوتواپنے آپ کوعمر بھر کیلئے پیش کردو۔''

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
مَلکوت ومُلک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوش نصیب عاشِقانِ رسول کوبِشارتِ عُظمٰی مبارک ہو! اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عزوجل کی رَحمت پرنظر رکھتے ہوئے قَوی اُمّید ہے کہ جن بختوروں کیلئے یہ مَدَنی خواب دیکھا گیا ہے اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اوروہ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفیل جنّۃُ الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یادر ہے! کہ اُمّتی جوخواب دیکھے وہ شرعاً حُجّت نہیں ہوتا، خواب کی بِشارت کی بنیاد پر کسی کوقطعی جنّتی نہیں کہا جاسکتا

اِذْن سے تیرے سرِ حَشر کہیں کاش! حُضُور
ساتھ عطارؔ کو جنّت میں رکھوں گا یا ربّ

ہرشب ساٹھ ہزار کی بخشش

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ ذیشان، مکّی مَدَنی سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، ''رَمَضان شریف کی ہرشب آسمانوں میں صُبحِ صادِق تک ایک مُنادِی یہ نِدا کرتا ہے، ''اے اچّھائی مانگنے والے! مکمَّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اورخوش ہوجا۔ اوراے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبرت حاصِل کر۔ ہے کوئی مغفِرت کا طالِب! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے۔ ہے کوئی تَوبہ کرنے والا! کہ اُس کی تَوبہ قَبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعاء مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضانُ الْمبارَک کی ہرشب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اورعید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بَخشِش کی جاتی ہے۔ (اَلدُّرُّالْمَنْثُور، ج۱، ص۱۴۶)

مدینے کے دیوانو! رَمَضانُ المبارَک کی جلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ کے فضل وکرم سے رَحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب **مغفرت** کے پَروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بطُفیلِ ماہِ رَمَضان، سَرورِ کون ومکان، مکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رَحمت بھرے ہاتھوں جہنَّم سے رِہائی کا پَروانہ مِل جائے۔ امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کرتے ہیں،

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے

روزانہ دس لاکھ گنہگاروں کی دوزخ سے رہائی

اللہ تعالیٰ کی عِنایتوں، رَحمتوں اور بخششوں کا تذکِرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِاِذنِ پروَردگار دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب رَمَضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر روز دس لاکھ (گنہگاروں) کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اُنتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مَجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عِیدُ الفِطر کی رات آتی ہے۔ مَلائِکہ خوشی کرتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے نُور کی خاص تجلّی فرماتا ہے اور فِرِشتوں سے فرماتا ہے، ''اے گروہِ مَلائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کرلیا؟'' فِرِشتے عرض کرتے ہیں، ''اُس کو پُورا پُورا اَجر دیا جائے۔'' **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے، ''میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔'' (کنزُ العُمّال، ج۸، ص۲۱۹، حدیث ۲۳۷۰۲)

جمعہ کی ہر ہر گھڑی میں دس 10 لاکھ کی مغفرت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مَحبُوبِ ربُّ العٰلمین، سیِّدُ الْاَنْبِیاءِ وَ الْمُرسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے، ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں روزانہ اِفطار کے وَقت دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنَّم واجِب ہوچکا تھا، نیز شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات کو غُروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کو غُروبِ آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنَّم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جاچکے ہوتے ہیں۔ (کنزُ العُمّال، ج۸، ص۲۲۳، حدیث ۲۳۷۱۶)

عِصیاں سے کبھی ہم نے کَنارہ نہ کیا — پَر تُو نے دِل آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنَّم کی بَہُت کی تجویز — لیکن تری رَحمت نے گوارا نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ میں ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کے کس قدَر عظیم الشان اِنعام واِکرام کا ذِکر ہے۔ سُبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! رَمَضانُ المبارَك میں روزانہ دس لاکھ ایسے گنہگاروں کی بخشش ہو جایا کرتی ہے جو اپنے گُناہوں کے سبب جہنَّم کے حقدار قرار پاچکے ہوتے ہیں۔ نیز شبِ جُمُعه اور روزِ جُمُعه کی تو ہر ہر گھڑی میں دس دس لاکھ گنہگار عذابِ نار سے آزاد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر رَمَضانُ المبارَك کی آخری شب کی تو کیا خوب بَہار ہے کہ سارے ماہِ رَمَضان میں جتنے بخشے گئے تھے اُس کے شُمار کے برابر گنہگار اُس ایک رات میں عذابِ نار سے نَجات پاتے ہیں۔ اے کاش! اللہ تعالٰی ہم گنہگاروں اور بدکاروں کو بھی اِن مَغفِرت یافتگان میں شامِل کرلے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جب کہا عِصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں
جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں
تیری رَحمت کیلئے شامِل گنہگاروں میں ہوں
بول اُٹھی رَحمت نہ گھبرا میں مَدد گاروں میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھلائی ہی بھلائی

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے: ''اُس مہینے کو خُوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا رَمَضان خَیر ہی خَیر ہے دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام۔ اِس مہینے میں خَرچ کرنا جہاد میں خَرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔'' (تَنبِیہُ الغافِلین، ص۱۷۶)

خرچ میں کشادگی کرو

حضرتِ سیِّدُنا ضَمُرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ''ماہِ رَمَضان میں گھر والوں کے خرچ میں کُشادگی کرو کیونکہ ماہِ رَمَضان میں خرچ کرنا اللہ تعالٰی کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔''

(الجامع الصغیر، ص۱۶۲، حدیث ۲۷۱۶)

بڑی بڑی آنکھ والی حوریں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، حبیبِ اکرم، نبیِ محترم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَثِیرہ (مَ۔ثی۔رَہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہلاتی ہے۔ اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کِسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہوجاتی ہیں اور کہتی ہیں: ''ہے کوئی جو

ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟'' پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رِضوان (علیہ الصلوٰۃ و السّلام) سے پوچھتی ہیں: ''آج یہ کیسی رات ہے؟'' (حضرت) رِضوان (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ''یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، جنّت کے دروازے **اُمّتِ مُحَمَّدِیہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔'' (الترغیب والترھیب، ج۲، ص۶۰، حدیث ۲۳)

دو اندھیرے دور

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُ نا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے فرمایا کہ میں نے **اُمّتِ مُحَمَّدِیہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دو اندھیروں کے ضَرَر (یعنی نقصان) سے محفوظ رہیں۔ سَیِّدُ نا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ نے عَرض کی: **یااللہ**! عَزَّوَجَلَّ وہ دو نور کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا، ''**نورِ رَمَضان اور نُورِ قُراٰن**'' سَیِّدُ نا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے عَرض کی: دو اندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا، ''**ایک قَبْر کا اور دُوسرا قِیامت کا**''۔

(دُرَّۃُ النّاصِحِین، ص۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے حَنّان ومَنّان عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان کے قَدْر دان پر کِس دَرَجہ مہربان ہے۔ پیش کردہ دونوں روایتوں میں ماہِ رَمَضان کی کِس قَدَر عظیم رحمتوں اور بَرَکتوں کا ذِکر کیا گیا ہے۔ ماہِ رَمَضان کا قَدْر دان روزے رکھ کر **خُدائے رَحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرکے جنّتوں کی اَبَدی اور سَرمَدی نعمتیں حاصِل کرتا ہے۔ نیز دوسری حکایت میں دو۲ نور اور دو۲ اندھیروں کا ذِکر کیا گیا ہے۔ اندھیروں کو دُور کرنے کیلئے روشنی کا وجود ناگُزیر ہے۔ **خُدائے رَحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم اِحسان پر قربان! کہ اِس نے ہمیں قُراٰن و رَمَضان کے دو نُور عطا کردیئے تاکہ قَبْر و قِیامت کے ہولناک اندھیرے دُور ہوں اور نور ہی نور ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رمضان وقرآن شفاعت کریں گے

روزہ اور قُراٰن روزِ محشر مُسلمان کیلئے شَفاعت کا سامان بھی فراہم کریں گے۔ چُنانچہ مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، روزہ اور قُراٰن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعت کریں گے۔ روزہ عَرض کرے گا، اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعت اِس کے حق میں قَبول فرما۔ قُراٰن کہے گا، میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعت اِس کے لئے قَبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعتیں قَبول ہوں گی۔''

(مُسند امام احمد، ج۲، ص۵۸۶، حدیث ۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمّتِ مُحمّدی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورۂ قُلْ هُوَ اللہ شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔'' (نُزھۃُ المجالِس، ج۱،ص ۲۱۶)

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہوگی یا روزِ جَزا
دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش)

لاکھ رمضان کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پروردگار، دو عالَم کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، ''جس نے مَکّہ مکرّمہ میں ماہِ رَمَضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا مُیَسَّر آیا قِیام کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رَمَضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سُوار کردینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔'' (ابنِ ماجہ، ج ۳،ص ۵۲۳، حدیث ۳۱۱۷)

کاش! عید مدینے میں ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا دِیارِ وِلادت مکّۂ مُکرَّمہ زَادَهَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِيمًا ہے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیبِ مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے صَدْقے میں کس قَدَر لُطف و کرم فرمایا ہے کہ شاہِ اَنام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا کوئی غُلام اگر ماہِ رَمَضان مکّۂ مُکرَّمہ زَادَهَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِيمًا میں گُزار لے اور وہیں روزے رکھے اور رات کو حسبِ توفیق نوافِل وغیرہ ادا کرے تو اُسے دُوسرے مقامات کے ایک لاکھ رَمَضان کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور ہر روز و شب ایک ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ایک ایک عظیم الشّان نیکی مزید بَرآں۔ اے کاش! ہمیں بھی مکّۂ مُکرَّمہ زَادَهَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِيمًا میں ماہِ رَمَضان گُزارنے کی عظیم سَعادت نصیب ہوجائے اور اُس میں خوب عِبادت کرنے کی بھی توفیق مِلے اور پھر ماہِ رَمَضان گُزار کر فوراً ہی عید منانے کیلئے اپنے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے رَوضۂ ضِیا بار پر حاضِر ہوجائیں اور وہاں پر رو رو کر ''عیدی'' کی بھیک مانگیں اور سبز سبز گنبد کے مَکین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی رَحمت جوش پر آجائے اور اے کاش! سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے دَستِ پُر اَنوار سے ہم گنہگار ''عیدی'' پائیں اور یہ سب کچھ اُن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے کرم ہی سے ممکن ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عبادت پر کمربستہ ہوجاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان میں ہمیں **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی خوب خوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے جس میں **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اور اسکے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا ہو۔ اگر اِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بَخشِش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ مگن ہوجایا کرتے تھے۔ چُنانچِہ اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ''جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سَرتاج، صاحِبِ مِعراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی عِبادت کیلئے کمر بَستہ ہوجاتے اور سارا مہینہ اپنے **بِسترِ مُنَوَّر** پر تشریف نہ لاتے۔'' (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور، ج ۱، ص ۴۴۹)

آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضان میں خوب دعائیں مانگتے

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رنگ مبارک مُتَغَیَّر ہوجاتا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَماز کی کثرت فرماتے اور خوب گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا خوف آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر طاری رہتا۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ج ۳، ص ۳۱۰، حدیث ۳۶۲۵)

آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضان میں خوب خیرات کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ماہِ مبارَک میں خوب صَدَقہ و خیرات کرنا بھی سنّت ہے۔ چُنانچِہ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر قیدی کو رِہا کردیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔'' (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور، ج ۱، ص ۴۴۹)

سب سے بڑھ کر سخی

سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا۔ جب رَمَضان میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ملاقات کے لئے حاضِر ہوتے، جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (رَمَضانُ المبارَک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضِر ہوتے اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم انکے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور فرماتے۔'' پس **رسولُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۹، حدیث ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزار گنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضانُ المُبارَك میں نیکیوں کا **اَجر** بُہت بڑھ جاتا ہے لہٰذا کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ نیکیاں اِس ماہ میں جَمع کر لینی چاہئیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم نَخعِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سُبحٰنَ اللّٰہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح کرنے (یعنی سُبحٰنَ اللّٰہ) کہنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک **رَکعَت** پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار **رَکعَتوں** سے افضل ہے۔ (الدُّرُّ المَنثُور، ج۱، ص۴۵۴)

رمضان میں ذکر کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ انور، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سروَر، محبوبِ ربِّ اکبر، سیِّدہ آمِنہ کے دِلبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم و رضی اللہ تعالٰی عنہا کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے:

"ذَاکِرُ اللّٰہِ فِیْ رَمَضَانَ یُغْفَرُ لَہٗ وَسَائِلُ اللّٰہِ فِیْہِ لَایَخِیْبُ" (شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص۳۱۱، حدیث ۳۶۲۷)

(ترجمہ) "رَمَضان میں ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اِس مہینے میں اللہ تعالٰی سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔

سنتوں بھرا اجتماع اور ذکر اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو اِس ماہِ مبارَک میں خُصُوصیَّت کے ساتھ **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں شِرکت کی سعادت حاصِل کرتے اور **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** سے اپنی دُنیا و آخِرت کی بھلائی کا سُوال کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا اجتماع** ازابتِداء تا انتِہاء ذِکرُ اللہ عزوجل ہی پر **مُشْتَمِل** ہوتا ہے۔ کیوں کہ تِلاوت، نعت شریف، سنّتوں بھرا بیان، دُعا اور صلوٰۃ وسلام وغیرہ سب ذِکرُ اللہ عزوجل میں داخِل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماع کی برکات کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ

چھ بیٹیوں کے بعد اولاد نرینہ

مرکزُ الاولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بِالتَّصَرُّف عرض کرتا ہوں: غالِباً 2003ء کی بات ہے، ایک اسلامی بھائی نے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ **بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع** (صَحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شرکت کی دعوت عنایت فرمائی۔ میں نے عرض کی، میں چھ بیٹیوں کا باپ ہوں، میرے گھر میں پھر ولادت مُتَوَقَّع ہے، دعا فرمائیے کہ اب کی بار نَرینہ اولاد ہو۔ وہ اسلامی بھائی **انفرادی کوشش** کا انُوکھا انداز اختیار کرتے ہوئے فرمانے لگے: سُبحٰنَ اللّٰہ! اب تو آپ کو تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع

میں حاضری کی زیادہ ضرورت ہے، حج کے بعد تعداد کے لحاظ سے عاشقانِ رسول کے سب سے بڑے اجتماع (ملتان شریف) میں آکر دعاء مانگئے نہ جانے کس کے صدقے میں بیڑا پار ہوجائے۔ اُس کی بات میرے دل کو لگ گئی اور میں سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) میں حاضر ہوگیا۔ وہاں کے روح پرور مناظر کا بیان کرنے کے لئے میرے پاس اَلفاظ نہیں، مجھے زندگی میں پہلی بار اس قدَر زبردست روحانی سکون نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع کے چند ہی روز کے بعد **اللہ** عزوجل نے مجھے چاند سا مَدَنی مُنّا عطا فرمایا۔ گھر والوں کی خوشی بیان سے باہَر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ **اللّٰہ** عزوجل نے مجھے مزید ایک اور مَدَنی مُنّے سے بھی نوازدیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت مجھ گنہگار کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں قافِلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے مَجْمَعِ مُسلِمین اَقْرَب بقَبُول. (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) عُلَماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک **ولیُّ اللہ** ضَرور ہوتا ہے۔

(فتاوٰی رضویہ جدید، ج ۲۴، ص ۱۸۴، تَیسیر شَرح جامع صغیر تحت الحدیث ۱۷۴، ج ۱، ص ۳۱۲ دارالحدیث، مصر)

بالفرض دُعاء کی قَبولیّت کا اَثَر ظاہر نہ ہو تب بھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بھلائی کس بات میں ہے اِس کو یقیناً **اللّٰہ** عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں پاک پروردگار کا شکر گزار بندہ بن کر رَہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر، ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔

(پارہ ۲۵ سورۃُ الشُّورٰی کی آیت نمبر ۴۹ اور ۵۰) میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۝

(پ ۲۵، الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے بیشک وہ علم وقدرت والا ہے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، وہ مالِک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وحضرتِ سیِّدُنا شُعَیب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ سیِّدُنا ابرہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صرف فرزند تھے کوئی دُختر ہوئی ہی نہیں اور سیِّدُ الانبیاء حبیبِ خدا **مُحَمَّد مُصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزائن العرفان، ص ۷۷۷)

رمضان کا دیوانہ

مُحمَّد نامی ایک آدمی سارا سال نَماز نہ پڑھتا تھا۔ جب رَمَضان شریف کا مُتَبَرَّک مہینہ آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وَقت پابندی کے ساتھ نَماز پڑھتا اور سالِ گزشتہ کی قضاء نَمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا، تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینہ رَحمت، بَرَکت، توبہ اور مغفِرت کا ہے، شاید **اللہ** تعالیٰ مجھے میرے اِسی عمل کے سبب بخش دے۔ جب اُس کا اِنتِقال ہوگیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا، **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی **اللہ** تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے جواب دیا: "میرے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے مجھے اِحترامِ رَمَضان شریف بجالانے کے سبب بخش دیا۔ (دُرَّۃُ النّاصِحین، ص ۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے رَحمٰن **عَزَّوَجَلَّ** ماہِ رَمَضان کے قَدر دان پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر صِرف ماہِ رَمَضان میں عبادت کرنے والے کی مغفِرت فرمادی۔ اِس حِکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) سارا سال نَمازوں کی چُھٹّی ہوگئی! صِرف رَمَضَانُ الْمُبارَک میں روزہ نَماز کرلیا کریں گے اور سیدھے جنّت میں چلے جائیں گے۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** دراصل بخشنا یا عذاب کرنا یہ سب کچھ **اللہ** تعالیٰ کی مَشِیَّت پر موقوف ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ (پارہ ۳ سُورۃُ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۴) میں ارشادِ ربِّ بے نیاز ہے:

فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ (پ ۳، البقرہ ۲۸۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جسے چاہے گا (اپنے فضل سے اہلِ ایمان کو) بخشے گا اور جسے چاہے گا (اپنے عدل سے) سزا دے گا۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

تین کے اندر تین پوشیدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے نہ جانے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کو کونسی نیکی پسند آ جائے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں کرنا چاہئے کہ نہ جانے کس گناہ پر **اللہ** تعالیٰ ناراض ہو جائے اور اُس کا دردناک عذاب آ کر گھیر لے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اَعظم سیِّدُنا **ابو یوسف محمد شریف مُحَدِّث کوٹلوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: "**اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں **مَخفی** (یعنی پوشیدہ) رکھا ہے:

﴿۱﴾ اپنی رِضا کو اپنی اِطاعت میں اور

﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں اور

﴿۳﴾ اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں۔"

یہ قول نقل کرنے کے بعد فقیہِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "لہٰذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کس بدی پر وہ ناراض ہو جائے۔ خواہ وہ بدی کیسی ہی صَغیر (یعنی چھوٹی) ہو۔ مَثَلاً (بلا اجازت) کسی کے تنکے کا خِلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے۔ یا کسی ہمسایہ کی مِٹی سے اُس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر ممکن ہے کہ اِس بُرائی میں ہی حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخفی (یعنی چُھپی ہوئی) ہو۔ تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (اَخلاقُ الصّالحین ص۵۶)

کتے کو پانی پلانے والی بخشی گئی

رَحمت کے طلبگارو! جب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** بخشنے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اِسی کے سبب کرم فرما دیتا ہے۔ چُنانچِہ اِس ضِمن میں کثیر احادیث وارِد ہیں۔ مَثَلاً **ایک عورت کو صِرف اِس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے کو پانی پلایا تھا۔** (صحیح بخاری، ج۲، ص۴۰۹، حدیث ۳۳۲۱)

ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی مِلتا ہے کہ ایک شخص نے راستے میں سے ایک **دَرَخْت** کو اِس لئے ہٹا دیا تا کہ لوگوں کو اِس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے خوش ہو کر اُس کی **مغفرت** فرما دی۔ (صحیح مسلم، ص۱۴۱۰، حدیث ۱۹۱۴)

ایک صحیح حدیث میں **تقاضے میں نرمی** (یعنی قرض کی وُصولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی نَجات ہو جانے کا واقِعہ بھی آیا ہے۔ (صحیح بخاری، ج۲، ص۱۲، حدیث ۲۰۷۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے واقِعات جَمع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ ہم جَمع ہی نہ کر سکیں۔

مُژدہ باد اے عاصیو! ذاتِ خُدا غفّار ہے
تہنِیَت اے مُجرِمو! شافِع شہِ اَبرار ہے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذاب سے چھٹکارے کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** رَحمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قَبولیت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اسی کے باعِث اُس پر رَحمتوں کی بارِش کر دیتا ہے۔ لہٰذا اب ایک حدیثِ مُبارَک پیش کی جاتی ہے جس میں **مُتَعَدِّد** ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب **اللّٰہ** تعالیٰ کی گرِفت سے بچ گئے اور رَحمتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک بار حُضُورِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم**، شاہِ بنی آدم، نبیِ محترم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، ''آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

مدینہ ۱ : ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلَکُ المَوت (علیہ الصلوٰۃ و السلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اِطاعت کرنا سامنے آ گیا اور وہ بچ گیا۔

مدینہ ۲ : ایک شخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے وُضو (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔

مدینہ ۳ : ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذکرُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی نے) اُسے بچالیا۔

مدینہ ۴ : ایک شخص کو عذاب کے فِرِشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نَماز نے بچالیا۔

مدینہ ۵ : ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شِدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آ گئے (اور اِس نیکی نے) اُس کو سَیراب کر دیا۔

مدینہ ۶ : ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں انبیاءِ کرام (علیہمُ الصلوٰۃُ و السّلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا غُسلِ جَنابت آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔

مدینہ ۷ : ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے حج و عُمرہ آ گئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔

مدینہ ۸ : ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مُسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو صِلۂ رِحمی (یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔

مدینہ ۹ : ایک شخص کے جِسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آ گیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سر پر سایہ فِگَن ہو گیا۔

مــدیــنــہ ۱۰ : ایک شخص کو زَبانِیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ آیا (یعنی نیکی کا حُکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچالیا اور رَحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کردیا۔

مــدیــنــہ ۱۱ : ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب (یعنی پَردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اَخلاق آیا اِس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور اللہ تعالیٰ سے مِلا دیا۔

مدینہ ۱۲ : ایک شخص کو اُس کا اَعمالنامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُسکا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور (اِس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

مدینہ ۱۳ : ایک شخص کی نیکیوں کا وَزن ہلکا رہا مگر اُس کی سَخاوت آ گئی اور نیکیوں کا وَزن بڑھ گیا۔

مدینہ ۱۴ : ایک شخص جہنَّم کے کَنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور وہ بچ گیا۔

مــدیــنــہ ۱۵ : ایک شخص جہنَّم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے آنسو آ گئے اور (اِن آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

مدینہ ۱۶ : ایک شخص پُلِ صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان کہ وہ رَحمت ہی کرے گا) آیا (اور اِس نیکی) نے اُسے بچالیا اور وہ پُلِ صِراط سے گُزر گیا۔

مــدیــنــہ ۱۷ : ایک شخص پُلِ صِراط پر گھسَٹ گھسَٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُسکو کھڑا کر کے پُلِ صِراط پار کروادیا۔

مــدیــنــہ ۱۸ : میری اُمّت کا ایک شخص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اسپر بند تھے کہ اسکا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دینا آیا اور اُسکے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخِل ہو گیا۔

چُغلی کا درد ناک عذاب

مــدیــنــہ ۱۹ : کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبرئیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تو اُنھوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان چُغل خوری کرنے والے ہیں۔

اِلزامِ گناہ کی خوفناک سزا

مــدیــنــہ ۲۰ : کچھ لوگوں کو زَبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلا وجہ اِلزامِ گناہ لگانے والے ہیں۔ (شرحُ الصُّدور، ص۱۸۲)

کوئی بھی نیکی نہیں چھوڑنی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا، اِطاعتِ والِدَین، وُضو، نَماز، روزہ، ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، حج وعُمرہ، صِلۂ رِحمی، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ، صَدَقہ، حُسنِ اَخلاق، سَخاوت، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونا، نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن وغیرہ وغیرہ نیکیوں کے سَبَب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

مُعَذَّبِین (یعنی جولوگ عذاب میں مبتلا تھے اُن) پرکرم فرمادیا اور اُنہیں عِتاب وعذاب سے رِہائی مل گئی۔ بہر حال یہ اُس کے فضل وکرم کے مُعامَلات ہیں۔وہ مالِک ومُختار عَزَّوَجَلَّ ہے۔ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عدل ہی عدل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خوش ہوکر اپنی رَحمت سے بخش دیتا ہے وَہیں کسی ایک گناہ پر جب وہ ناراض ہوجاتا ہے تو اُس کا قہر وغضب جوش پر آجاتا ہے اور پھر اُس کی گِرِفت نہایت ہی سخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طویل حدیث کے آخِر میں **چُغَل خوروں** اور دوسروں پر **گناہ کی تُہمت** باندھنے والوں کا انجام بھی ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مُلاحَظہ فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا لہٰذا عقلمند وُہی ہے کہ بظاہر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے تَرک نہ کرے کہ ہوسکتا ہے یِہی نیکی نَجات کا ذَرِیعہ بن جائے اور بظاہر گُناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قَہّار“ کے چار حُروف کی نِسبت سے گناہ گاروں کی 4 حکایت

(۱) قَبر میں آگ بھڑک اٹھی !

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن شُرَحبِیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص اِنتِقال کرگیا جس کو لوگ مُتَّقِی سمجھتے تھے۔ جب اُسے دَفن کردیا گیا تو اُس کی **قَبْر** میں عذاب کے فِرِشتے آپہنچے اور کہنے لگے، ہم تجھ کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے **عذاب کے سوکوڑے** ماریں گے۔ اُس نے خوفزدہ ہوکر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تو پرہیزگار آدمی تھا۔ تو اُنہوں نے کہا، اچّھا چلو پچاس ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بَحث کرتا رہا حتّٰی کہ فِرِشتے ایک پر آگئے اور اُنہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا جس سے تمام **قَبْر میں آگ بھڑک اُٹھی** اور وہ شخص جل کر خاکِستَر (یعنی راکھ) ہوگیا۔ پھر اُس کو زِندہ کیا گیا تو اُس نے دَرد سے تِلمِلاتے اور روتے ہوئے فریاد کی، آخر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا، **ایک روز تُو نے بے وُضُو نَماز پڑھ لی تھی۔** اور **ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تُو نے فریادرَسی نہ کی۔**

(شَرحُ الصُّدور، ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ناراض ہُوا تو اُس نے نیک اور پرہیزگار شخص کی بھی گِرِفت فرمائی اور وہ عذابِ **قَبر** میں گِھر گیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے۔ اور ہماری بے حساب مغفِرت فرمائے۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۲) ماپنے میں بے احتیاطی کے سبب عتاب

حضرتِ سیِّدُنا حارِث مُحَاسِبِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کَیّال (یعنی غلّہ ماپنے والے) نے اِس کام کو چھوڑ دیا اور عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہوا۔ جب وہ مرگیا۔ تو اُس کے بَعض اَحباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، **ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے کہا، ”میرا وہ پیمانہ جس میں غلّہ وغیرہ ماپا کرتا تھا، اُس میں میری بے اِحتِیاطی کی وجہ سے کچھ مٹّی سی بیٹھ گئی تھی جس کو میں نے لاپرواہی کے سَبَب

صاف نہ کیا تو ہر مرتبہ ماپنے کے وَقت بقَدر اُس مٹّی کے کم ہو جاتا تھا۔ میں اُس قُصُور کے سَبَب **عِتاب** میں گرِفتار ہوں۔" (اَخْلاقُ الصّٰلِحین، ص۵۶)

(۳) قبر سے چلانے کی آواز

اِسی طرح ایک اور شخص بھی اپنی تَرازُو کو مٹّی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اور اِسی طرح چیز تَول دیتا تھا۔ جب وہ مرگیا تَو اُس کو بھی قَبر میں عذاب شُروع ہوگیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی **قَبر** سے چیخنے چِلّانے کی آواز سُنی۔ بعض صالِحین (یعنی نیک لوگوں) کو قَبر سے چِلّانے کی آواز سُن کر رَحم آ گیا اور اُنہوں نے اُس کیلئے دُعائے مَغفِرت کی تَو اِس کی بَرَکت سے **اللہ** تعالیٰ نے اُس کے عذاب کو دَفع کیا۔ (اَیضاً)

حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟

مذکورہ دونوں لَرزہ خیز حِکایات سے وہ لوگ ضَرور دَرسِ عِبرت حاصِل کریں جو ڈَنڈی مارتے اور کم ماپ تَول کرتے ہیں۔ مُسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بَعض اَوقات بظاہِر مال میں کچھ زیادَتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمَدَنی کس کام کی! بسا اوقات دُنیا میں بھی اِس قِسم کا مال وَبال بن جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب کَتروں، چوروں یا رِشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے۔ اور پھر مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ آخِرت کا عذابِ شدید بھی بھگتنا پڑ جائے۔

کر لے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آگ کے دو پہاڑ

روحُ البیان میں ہے، "جو شخص ناپ تَول میں خِیانت کرتا ہے، قِیامت کے روز اُسے دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان بِٹھا کر حُکم دیا جائے گا، اِن پہاڑوں کو ناپو اور تولو! جب تولنے لگے گا تو آگ اُسے جلا ڈالے گی۔" (تفسیر روحُ البیان، ج۱۰، ص۳۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب غور فرمایئے! مختصر سی زندگی میں چند فانی سِکّے حاصِل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی ماری تو کس قَدَر شدید عذاب کی وَعید ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنَّم میں آگ کے پہاڑوں کی تَپِش کِس طرح برداشت ہوگی! خُدارا! اپنے حال پر رَحم کرتے ہوئے مال کی ہَوَس سے دُور رہئے۔ ورنہ مالِ غیرِ حَلال دونوں جہاں میں وَبال ہی وَبال ثابِت ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٤) تنکے کا بوجھ

حضرتِ سَیِّدُ نا وَہْب بن مُنَبِّہ (مُ۔نَب۔بِہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی۔ پھر ستّر سال تک مُسلسل عِبادت کرتا رہا۔ دِن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا۔ اُس کے تقویٰ کا یہ عالَم تھا کہ نہ کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عُمدہ غِذا کھاتا۔ جب اُس کا اِنتِقال ہو گیا تو اُس کے بَعض دوستوں نے اُسے خواب میں دیکھ کر پُوچھا، مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے بتایا کہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حِساب لیا، پھر سب گُناہوں کو بخش دیا مگر آہ! ایک تِنکا، جسے میں نے اُس کے مالِک کی مرضی کے بِغیر لے لیا تھا اور اُس سے دانتوں میں خِلال کیا تھا وہ تِنکا اُس کے مالِک سے مُعاف کروانا رَہ گیا تھا۔ افسوس صد افسوس! اِسی سَبَب سے ابھی تک مجھے جنّت سے روکا ہوا ہے۔ (تنبیہ المُغتَرّین، ص ۵۱)

گناہ آخر گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جاؤ! تھرّ ا اُٹھو!! کہ جب غَضَبِ جَبّار اور قہرِ قہّار عَزَّوَجَلَّ جوش پر آتا ہے تو ایسے گُناہ پر بھی گرفت ہو جاتی ہے جسے دنیا والوں کے نزدیک بَہُت ہی معمولی تَصَوُّر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں گُزرا کہ ایک عابِد و زاہِد اور نیک بندہ صِرف اور صِرف اِس وجہ سے جنّت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک حقیر تِنکا اُس کے مالِک کی اِجازت کے بِغیر لے کر اُس سے دانتوں میں خِلال کر لیا اور پھر بے مُعاف کروائے اِنتِقال کر گیا تو پھنس گیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!!! ایک تِنکا تو کیا شَے ہے؟ آج کل تو لوگ نہ جانے کیسی کیسی قیمتی اَمانتیں ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

ادائے قرض میں بلا مہلت لئے تاخیر گناہ ہے

مُسلمانو! ڈر جاؤ!! حُقُوقُ الْعِباد کا مُعامَلہ نِہایت ہی سَخت ہے۔ اگر ہم نے کسی بندے کا حق دَبا لیا۔ یا اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، دھمکایا، غُصّہ اور ڈانٹ ڈپٹ کی جس سے اُس کا دِل دُکھا۔ اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازت شرعی اُس کی دِل آزاری کی یا قرضہ دبا لیا بلکہ بِغیر صحیح مجبوری کے قَرض کی ادائیگی میں تاخیر ہی کی۔ یہ سب بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ یاد رکھئے! اگر آپ نے کسی سے قَرض لیا اور ادائیگی کیلئے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اَسباب، فرنیچر وغیرہ بیچ کر قَرض ادا کیا جا سکتا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قَرض ادا کرنے کی ممکن صُورت ہونے کے باوُجُود قرضدار سے مُہلَت لئے بِغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گنہگار ہوتے رہیں گے۔ اب خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں ایک ایک لمحے کا گُناہ لکھا جاتا رہے گا۔ گویا ادائیگیٔ قرض تک مُسلسل آپ کے گُناہوں کا میٹر چلتا رہے گا۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ جب قَرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وَبال ہے تو جو کوئی پُورا قرضہ ہی دَبا لے اُس کا کیا حال ہوگا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تین پیسے کا وبال

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولینا الشاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے قرضے کی ادائیگی میں سُستی اور جُھوٹے حِیلے (ح۔ی۔ل) وحُجّت کرنیوالے شخص زَید کے بارے میں اِستِفسار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشادفرمایا: ”زَید فاسِق وفاجِر، مُرتَکِبِ کبائر، ظالم، کذّاب، مُستَحِقِ عذاب ہے اس سے زِیادہ اورکیا اَلقاب اپنے لئے چاہتا ہے! اگر اِس حالت میں مرگیا اور دَین (قرض) لوگوں کا اِس پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (قرضخواہوں) کے مُطالَبہ میں دی جائیں گی۔ کیونکر دی جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی۔ یہ بھی سُن لیجئے) تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عِوَض (یعنی بدلے) سات سونمازیں باجماعت (دینی پڑیں گی)۔ جب اِس (قرضہ دبالینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرضخواہوں) کے گناہ اِس (مقروض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔“
(مُلَخصاً فتاوٰی رضویہ، ج۲۵، ص۶۹)

مت دبا قرضہ کسی کا نابکار
روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!　　اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں کسی پر ذرّہ برابر ظُلم کرنے والا بھی جب تک مظلوم کو راضی نہیں کرلے گا اُس وقت تک اُس کی خَلاصی (یعنی چھٹکارا) ناممکن ہے۔ ہاں، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اگر چاہے گا تو اپنے فضل وکرم سے قِیامت کے روز ظالم و مظلوم میں صُلح کروادے گا۔ بصُورتِ دِیگر اُس مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلومین کے حُقُوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین کے گُناہ ظالم کے سَر پر ڈال دیئے جائیں گے اور اِس طرح وہ ظالم اگرچہ دنیا میں نیک وپرہیزگار رہ کر بڑی بڑی نیکیاں لے کر قِیامت میں آیا ہوگا۔ مگر بندوں کے حُقُوق ضائع کرنے کے سَبَب بالکل مُفلِس وقَلّاش ہوجائے گا اور اِسی وجہ سے جہنّم رَسید کردیا جائے گا۔ **والعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی عَزَّوَجَلَّ**

قیامت میں مفلس کون؟

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان سے اِستِفسار فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ **مُفلِس** کون ہے؟“ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی، **یا رسولَ اللہ** عزوجل وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ہم میں سے **مُفلِس** تو وہ ہے جس کے پاس دِرہم ودُنیاوی ساز وسامان نہ ہو۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”میری اُمّت کا **مُفلِس ترین** شخص وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ، زکوٰۃ تو لیکر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تُہمت لگائی ہوگی، اُس کا مالِ ناحق کھایا ہوگا، اُسکا خون بہایا ہوگا، اسکو مارا ہوگا، پس ان سب گُناہوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ پس اگر اسکی نیکیاں خَتم ہوجائیں اور مزید بقدر باقی ہوں تو اُن (یعنی مظلوموں) کے گُناہ لیکر بدلے میں اِس (یعنی ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔“ (صحیح مسلم، ص۱۳۹۴، حدیث۲۵۸۱)

ظالم سے مراد کون ہے؟

یاد رہے! یہاں ظالم سے مُراد صرف قاتل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں۔ بلکہ جس نے بظاہر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مثلاً ایک آدھ روپیہ ہی دبالیا ہو، بلا اجازتِ شرعی ڈانٹ ڈپٹ کی ہو یا غصّے میں گھورا ہو، مذاق اُڑایا ہو وغیرہ تب بھی یہ ظالم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ جُدا بات ہے کہ اِس ''مظلوم'' نے بھی ''اُس ظالم'' کی بعض حق تلفیاں کی ہوں۔ اِس صورتِ حال میں دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص مُعاملات میں ''ظالم'' بھی ہیں اور ''مظلوم'' بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں ''ظالم'' اور بعضوں کے حق میں ''مظلوم'' ہوں گے۔

حضرت سَیِّدُ نا عبدُ اللہ اُنیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** قِیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، ''کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخِل نہ ہو، جب تک وہ **حُقُوقُ الْعِباد** کا بدلہ نہ ادا کرے۔ یعنی جس کسی کا حق جس کسی نے دَبایا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔ (اخلاق الصّٰلحین، ص ۵۵)

حُقُوقُ الْعِباد کی تفصیلی معلومات کیلئے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ تحریری بیان **ظلم کا انجام** ضرور مُلاحظہ فرمایئے۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہم سب مُسلمانوں کو ایک دُوسرے کی حق تلفی کرنے سے بچا اور جو کچھ اس سلسلے میں کوتاہیاں ہو چکی ہیں اِنہیں آپس میں مُعاف کروالینے کی توفیق مَرحمت فرما۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رمضان میں مرنے کی فضیلت

جو خوش نصیب مُسلمان ماہِ رَمَضان میں اِنْتِقال کرتا ہے اُس کو سُوالاتِ **قَبْر** سے اَمان مِل جاتی، عذابِ قَبر سے بچ جاتا اور جنّت کا حقدار قرار پاتا ہے۔ چُنانچہ حضراتِ مُحَدِّثین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کا قول ہے، ''جو مؤمن اِس مہینے میں مرتا ہے وہ سیدھا جنّت میں جاتا ہے، گویا اُس کے لئے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔'' (انیس الواعظین، ص ۲۵)

تین افراد کے لئے جنت کی بشارت

حضرت سَیِّدُ نا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سردار، دو عالَم کے مالِک و مختار، بِاِذنِ پروردگار ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جسکو **رَمَضان کے اختتام** کے وَقت موت آئی وہ **جنّت** میں داخِل ہوگا اور جسکی موت **عَرَفہ** کے دن (یعنی ۹ ذُوالحجۃ الحرام) کے خَتْم ہوتے وَقت آئی وہ بھی **جنّت** میں داخِل ہوگا اور جسکی موت صَدَقہ دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخِلِ جنّت ہوگا۔'' (حِلْیۃُ الاولیاء، ج ۵، ص ۲۶، حدیث ۶۱۸۷)

قیامت تک کے روزوں کا ثواب

اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ بشارت بنیاد ہے: ''جس کا روزہ کی حالت میں اِنْتِقال ہوا، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُسکو قِیامت تک کے

روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔" (الفردوس بماثور الخطاب، ج ۳، ص ۵۰۴، حدیث ۵۵۵۷)

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قَدَر نصیب دار ہے کہ اگر روزے کی حالت میں موت سے ہمکنار ہوا تو قِیامت تک کے روزوں کے ثواب کا حقدار قرار پائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، "یہ رمضان تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، محروم ہے وہ شخص جس نے رَمضان کو پایا اور اس کی **مغفرت** نہ ہوئی کہ جب اس کی رَمضان میں مغفِرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی؟" (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۳۴۵، حدیث ۴۷۸۸)

جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان تو کیا آتا ہے رَحمت و جنّت کے دروازے کُھل جاتے، دوزخ کو تالے پڑ جاتے اور شیاطین قید کرلیے جاتے ہیں۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صَحابۂ کِرام رِضوانُ اللّٰہِ تعالٰی علیہم اَجْمَعین کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ "**رَمَضان** کا مہینہ آ گیا ہے جو کہ بُہت ہی بابَرَکت ہے۔ **اللہ** تعالٰی نے اِس کے روزے تم پر فَرض کئے ہیں، اِس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنّم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ **سرکش شیطانوں** کو قَید کرلیا جاتا ہے۔ اِس میں اللہ تعالٰی کی ایک رات **شبِ قَدر** ہے، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، جو اسکی بھلائی سے محروم ہوا وُہی محروم ہے۔"

(سُنَنِ نَسائی، ج ۴، ص ۱۲۹)

شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب رَمَضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری، ج اوّل، ص ۶۲۶، حدیث ۱۸۹۹)

اور ایک روایت میں ہے کہ جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں شیاطین زَنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ رَحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم، ص ۵۴۳، حدیث ۱۰۷۹)

شیطان قید میں ہونے کے باوجود گناہ کیوں ہوتے ہیں

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ ماہِ رَمَضان میں آسمانوں کے دروازے بھی کُھلتے ہیں جن سے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی خاص رَحمتیں زمین پر اُترتی ہیں اور جنّتوں کے دروازے بھی جس کی وجہ سے جنّت والے حُور وغِلمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا میں **رَمَضان** آگیا اور وہ روزہ داروں کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ماہِ **رَمَضان** میں واقعی دوزخ کے دروازے ہی بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس مہینے میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔ وہ جو مسلمانوں میں مشہور ہے کہ **رَمَضان** میں عذابِ قبر نہیں ہوتا اس کا یہی مطلب ہے اور حقیقت میں اِبلیس مَعَ اپنی ذُرِّیّتوں (یعنی اولاد) کے قید کر دیا جاتا ہے۔ **اِس مہینے میں جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے وہ اپنے نفسِ اَمّارہ کی شرارت سے کرتا ہے نہ شیطان کے بہکانے سے۔**

(مراۃ المناجیح، ج۳، ص۱۳۳)

گناہوں میں کمی تو آہی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَہر کیف عام مُشاہدہ یہی ہے کہ رَمَضانُ المبارَک میں ہماری مساجد غَیرِ رَمَضان کے مُقابلہ میں زِیادہ آباد ہو جاتی ہیں۔ نیکیاں کرنے میں آسانیاں رہتی ہیں اور اتنا ضَرور ہے کہ ماہِ رَمَضان میں گناہوں کا سِلسِلہ کچھ نہ کچھ کم ہو جاتا ہے۔

جوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے!

رَمَضانُ المبارَک کے رُخصت ہوتے ہی، شیطان آزاد ہو جاتا اور گناہوں کا زور خُوب بڑھ جاتا ہے۔ اور عید کے دِن تو اِس قَدَر گناہوں کی کثرت ہو جاتی ہے کہ وہ سینما گھر جو شاید سارے سال میں کبھی نہ بھرتے ہوں اُن پر بھی "ہاؤس فل" کا بورڈ لگ جاتا ہے، پُورے سال میں جن تماشوں کے مَیلے نہیں لگتے وہ بھی عید کے روز ضَرور لگ جاتے ہیں، گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہینے کی قید کے سَبَب شیطان بے حد بِپھر چکا ہے اور ماہِ رَمَضانُ المبارَک کی ساری کَسَر وہ عید کے روز ہی نِکال دینا چاہتا ہے۔ تمام تفریح گاہیں بے پردہ عورتوں اور مَردوں سے بھر جاتی ہیں، تمام ڈِرامہ گاہوں میں اِزدِحام ہوتا ہے، بلکہ عید کے لئے نئی نئی فلمیں اور جدید ڈِرامے لگا دیئے جاتے ہیں۔ آہ! شیطان کے ہاتھوں بے شمار مسلمان کِھلونا بن کر رہ جاتے ہیں۔ مگر ایسے خوش نصیب مسلمان بھی ہوتے ہیں جو **اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ** کی یاد سے غفلت نہیں کرتے اور شیطان کے بہکانے سے مَحفُوظ رہتے ہیں۔

آتش پرست پر رحمت

بُخارا میں ایک مجوسی (آتش پَرَست) رہتا تھا ایک مرتبہ **رَمَضان شریف** میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز عَلانیہ طور پر کھانی شُروع کر دی۔ مَجوسی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طَمانچہ رَسید کر دیا اور خوب ڈانٹ کر کہا، تجھے رَمَضانُ المبارَک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا، ابّا جان! آپ بھی تو رَمَضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والِد نے کہا، میں مسلمانوں

کے سامنے نہیں اپنے گھر میں کے اندر چھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہوگیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا، تُو تو مَجُوسی تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا، ''واقعی میں مَجُوسی تھا، لیکن جب موت کا وَقت قریب آیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **اِحتِرامِ رَمَضان** کی بَرَکت سے مجھے ایمان کی دولت سے اور مرنے کے بعد جنّت سے سرفَراز فرمایا۔''

(نُزہَۃُ الْمَجالِس، ج۱،ص۲۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

رمضان میں علی الاعلان کھانے کی دنیوی سزا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ رَمَضانُ المبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک آتَش پَرَست کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نہ صِرف دَولتِ اِیمان سے نَوازدیا بلکہ اُس کو جنّت کی لازَوال نعمتوں سے بھی مالا مال فرمادیا۔ اِس واقِعہ سے خُصُوصاً ہمارے اُن غافِل اِسلامی بھائیوں کو دَرسِ عِبرت حاصِل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوُجُود رَمَضانُ الْمُبارَک کا بِالکل اِحتِرام نہیں کرتے۔ اوّل تو وہ روزہ نہیں رکھتے، پھر چوری اور سینہ زوری یُوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان چباتے، حتّٰی کہ بَعض تو اتنے بیباک و بے مُرُوَّت کہ سرِ عام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ یادرکھئے! فُقَہائے کِرام (رَحِمَهُمُ اللّٰه تعالٰی) فرماتے ہیں، ''جو شخص **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں دن کے وَقت بِغیر کِسی مَجبوری کے علَی الْاِعلان جان بُوجھ کر کھائے پئے اُس کو (بادشاہِ اسلام کی طرف سے) قتل کردیا جائے۔'' (دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار، ج۳،ص۳۹۲)

کیا آپ کو مرنا نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! خوب سوچئے!! جب روزہ خوروں کی دُنیا میں اِس قَدَر سَخت سزا تجویز کی گئی ہے (یہ سزا صرف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو آخِرت کی سزا کس قَدَر ہولناک اور تباہ کُن ہوگی؟ مُسلمانو! ہوش میں آیئے! کب تک اِس دُنیا میں گلچھرّے اُڑائیں گے؟ کیا آپ کو مَرنا نہیں؟ کیا اِس دُنیا میں ہمیشہ اِسی طرح دَندناتے پھریں گے؟ یادرکھئے! ایک نہ ایک دِن موت ضَرور آئے گی اور آپ کا رِشتہءِ حیات مُنْقَطِع کر کے (یعنی کاٹ کر) نرم و آرام دِہ گدّیلوں سے اُٹھا کر مِٹّی پر سُلا دے گی۔ ہر طرح کے سامانِ طَرَب سے آراستہ و پیراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قَبروں میں پہنچادے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ابھی مَوقع ہے، گناہوں سے سچّی توبہ کر لیجئے اور روزہ ونَماز کی پابندی اِختیار کیجئے۔

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناھوں بھری زندگی سے چُھٹکارا پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخِرت دونوں میں سُرخ رُوئی

نصیب ہوگی۔آپ کی ترغیب کیلئے ایک نہایت ہی خوشگوار و خوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ

سنتوں بھرے بیانات کی برکات

پاکستان کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں 1987 تا 1990 تک ایک سیاسی پارٹی سے وابستہ رہا۔آئے دن کے فسادات سے بیزار ہو کر گھر والوں نے مجھے بیرونِ پاکستان بھیجنے کی ٹھانی۔چُنانچِہ 3.11.90 کو میں سلطنت عُمان کے دارالامارات مَسقَط کی ایک گارمِنٹ فیکٹری میں ملازِم ہوگیا۔1992 میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کام کے سلسلے میں ہماری فیکٹری میں بھرتی ہوئے۔ان کی انفرادی کوشش سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بنا۔فیکٹری کا ماحول بَہُت ہی خراب تھا،صرف ہمارے شُعبے ہی کو لے لیجئے اُس میں آٹھ یا نو ٹیپ ریکارڈر تھے جن کے ذَرِیعے مختلف زَبانوں،مَثَلاً اردو،پنجابی،پشتو،ہندی اور بنگالی وغیرہ میں اونچی آواز کے ساتھ گانے چلانے کا سلسلہ رَہتا۔دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں گانے باجوں سے مُتَنَفِّر ہوگیا۔باہمی مشورہ سے ہم دونوں نے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلانی شروع کردیں۔ ابتِداءً بعض لوگوں نے ہماری مخالفت بھی کی مگر ہم نے ہمّت نہیں ہاری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے بیانات چلانے کی بَرَکات کا خود مجھ پر بھی ظُہور ہونے لگا۔بالخصوص،قبر کی پہلی رات،بے رنگی دُنیا،بدنصیب دولہا،قبر کی پکار اور تین قبریں نامی بیانات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا،(یہ تمام بیانات اپنے اپنے ملک کے مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدِیۃً طلب کئے جاسکتے ہیں) آخرت کی تیاری کی مَدَنی سوچ ملی اور میرا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگا۔اِس دَوران چند اور افراد بھی سنّتوں بھرے بیانات سے مُتاثِّر ہو کر قریب آگئے۔جنہوں نے ہمارے دلوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کیا تھا وہ عاشِقِ رسول ملازَمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔ہم نے پاکستان سے سنّتوں بھرے بیانات کی 90 کیسیٹیں منگوالیں۔پہلے ہماری فیکٹری میں صِرف 50 یا 60 نَمازی تھے بیانات سُن سُن کر نَمازیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 200 سے 250 ہوگئی۔ہم نے مل کر 400 واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزِل کی دیوار پر نَصب کرلیا اور دھوم دھام سے کیسیٹیں چلانے لگے روزانہ صبح 7 تا 8 بجے تِلاوتِ کلامِ پاک کی کیسیٹ،8 تا 9 نعت شریف اور 9 تا 10 سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ چلانے کا معمول بنالیا۔رفتہ رفتہ ہمارے پاس 500 کیسیٹیں جمع ہوگئیں۔مجھ سمیت پانچ اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد درس کا آغاز ہوگیا۔پھر رفتہ رفتہ ہماری فیکٹری میں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع شروع ہوگیا،اجتماع میں کم و بیش 250 اسلامی بھائی شرکت کرتے تھے،مدرسۃُ المدینہ (برائے بالغان) بھی قائم ہوگیا۔سنّتوں کی بہاریں آنے لگیں، مُتَعَدَّد اسلامی بھائیوں نے اپنے چہرے پر مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی مبارک داڑھی سجالی۔20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر عمامے کے تاج جگمگانے لگے۔ہماری فیکٹری کے مینیجر ابتِداءً کیسیٹیں چلانے وغیرہ سے منع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسیٹوں کی آواز ان کے کانوں میں بھی رس گھولتی رہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بالآخر وہ بھی مُتاثِّر ہو ہی گئے نہ صِرف مُتاثِّر ہوئے بلکہ نَمازی

بھی بن گئے اور ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی۔
اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے، اب میں واپس پاکستان آچکا ہوں اور یہ واقعہ بیان کرتے وقت بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مُشاوَرت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کا ساعی ہوں۔ چُونکہ مکتبةُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں نے میری تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا کیا ہے لہٰذا میری خواہش ہے کہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن روزانہ کم از کم ایک سنّتوں بھرے بیان کی یا مَدَنی مذاکرہ کی کیسیٹ سننے کا معمول بنالے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ برکتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوجائیگا۔
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مکتبةُ المدینہ سے جاری کردہ بیانات کی کیسیٹیں سننے کی بھی کیسی بَرَکات ہیں! یہ سب مقدّر والوں کے سَودے ہیں، ورنہ بے شُمار افراد ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ وہ برسہا برس سے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِر ہوتے ہیں مگر اُن پر مَدَنی رنگ نہیں چڑھ پاتا۔ شاید اِس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ بیٹھ کر توجُّہ کے ساتھ بیان نہیں سنتے۔ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے سننے سے بیانات کی بَرَکات کہاں سے ملیں گی! غفلت کے ساتھ نصیحت سننا کُفّار کی صِفَت ہے مسلمانوں کو اس حَرَکت سے بچنا ضَروری ہے چُنانچِہ (پارہ ۱۷ سُوْرَۃُ الانبیاء کی آیت نمبر ۲ اور ۳) میں ارشادِ ربُّ العزّت جَلَّ جَلالُہٗ ہے:

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ
(پ ۱۷، الانبیاء، ۲، ۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: جب ان کے ربّ کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے، ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔

لہٰذا یکسوئی کے ساتھ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے کی ترکیب بنالے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ برکتیں نصیب ہوں گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ (سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹوں کی برکات کی تفصیلات جاننے کیلئے ''بیانات کی کیسٹوں کے کرشمات'' نامی رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کیجئے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ)

سال بھر کی نیکیاں برباد

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''بے شک جنّت ماہِ رَمَضان کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمَضان آتا ہے تو جنّت کہتی ہے، ''اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! مجھے اِس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے عطا فرمادے۔'' اور حُورِعین کہتی ہیں، ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔'' پھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے اِس ماہ میں اپنے نَفْس کی حِفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشہ آور شَے پی اور نہ ہی کسی مؤمن پر بُہتان لگایا اور نہ ہی اِس ماہ میں کوئی گُناہ کیا تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہر رات کے بدلے اِسکا سو حُوروں سے نکاح فرمائے گا اور اسکے لئے جنّت

میں سونے، چاندی، یاقوت اور زَبَرجَد کا ایسا محل بنائے گا کہ اگر ساری دُنیا جمع ہو جائے اور اِس محل میں آ جائے تو اس محل کی اُتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دُنیا کی جگہ گھیرتا ہے، اور جس نے اِس ماہ میں کوئی نَشہ آور شے پی یا کسی مؤمن پر بُہتان باندھا یا اِس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اسکے ایک سال کے اَعمال برباد فرما دے گا۔ پس تم ماہِ رَمَضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نِعمتوں سے لُطف اندوز ہو اور تَلَذُّذ (لذّت) حاصِل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعاملے میں ڈرو۔'' (اَلمعجم الاوسط، ج ۲،ص ۴۱۴، حدیث ۳۶۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمَضانُ المبارَك کی تعظیم کرنے والوں کیلئے اُخروی اِنعامات و کرامات کی بِشارات ہیں وہاں اِس مبارَک مہینے کی ناقدری کرتے ہوئے اِس میں گناہ کرنے والوں کیلئے وَعیدات بھی ہیں۔ اِس حدیثِ پاک میں نَشہ آور چیز پینے اور مؤمن پر بُہتان باندھنے کا خُصُوصیّت کے ساتھ تذکِرہ ہے یاد رکھئے! شراب **اُمُّ الْخَبائِث** (یعنی بُرائیوں کی ماں ہے) اِس کا پینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرت سَیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو چیز زیادہ مِقدار میں نَشہ لائے تو اُس کی تھوڑی سی مِقدار بھی حرام ہے۔'' (سُنَنِ ابوداود، ج ۳، ص ۴۵۹، الحدیث ۳۶۸۱)

دوزخیوں کا خون اور پیپ

مُؤمِن پر بُہتان باندھنا بھی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ''جو کسی مُؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس (بہتان تراش) کو اُس وقت تک **رَدْغَةُ الخَبال** میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔ (سُنَنِ ابوداود، ج ۳، ص ۴۲۷، حدیث ۳۵۹۷)

رَدْغَةُ الخَبال جہنّم میں وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوتا ہے۔ (مِراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۳۱۳) اس کے تحت **مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلاق** حضرت شاہ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے'' مراد یہ ہے کہ ''اس گناہ سے توبہ کے ذَرِیعے یا جس عذاب کا وہ مستحق ہو چکا ہے اسے بھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۳، ص ۲۹۰)

رمضان میں گناہ کرنیوالا

سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، دوجہاں کے سلطان، شہنشاہِ کون و مکان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن **عَزَّوَجَلَّ** و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''میری اُمّت ذلیل و رُسوا نہ ہو گی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔'' عرض کی گئی، **یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: ''اِس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا، جس نے اِس ماہ میں زِنا کیا یا شراب پی تو اگلے رَمَضان تک **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہو گی جو اسے جہنّم کی آگ

سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اِسی طرح گناہوں کا بھی مُعامَلہ ہے۔" (المعجم الصغیر للطبرانی، ج۹،ص۶۰، حدیث ۱۴۸۸)

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

ناقدرو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! ماہِ رَمَضان کی ناقَدری سے بچنے کا خُصُوصیّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اس ماہِ مبارَک میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح دیگر مہینوں کے مقابلے میں گناہوں کی ہلاکت خیز یاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں شراب پینے والا اور زِنا کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمَضان سے پہلے پہلے مرگیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکے۔ یاد رہے! آنکھوں کا زِنا بدنگاہی، ہاتھوں کا زِنا اَجنبیہ کو (یا شہوت کے ساتھ اَمْرَد کو) چُھونا ہے لہٰذا خبردار! خبردار! ماہِ رَمَضان میں بالخصوص اپنے آپ کو بدنِگاہی اور اَمْرَد بینی سے بچایئے۔ حتَّی الامکان "آنکھوں کا قفلِ مدینہ" لگا لیجئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپور سعی کیجئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بَسا اوقات نمازی اور روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کر کے قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار کا شِکار ہو کر عذابِ نار میں گرِفتار ہو جاتے ہیں۔

دل پر سیاہ نقطہ

حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، "جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سِیاہ نُقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دِل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔" (الدُّرُّ المَنثور، ج۸،ص۴۴۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دِل ہی زَنگ آلود اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیرِ رَمَضان ایسے انسان کا گناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نفس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔ ماہِ رَمَضان کی مُبارَک ساعتیں بلکہ بسا اوقات پوری پوری راتیں ایسا شخص، کھیل کُود، گانے باجے، تاش و شطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

دل کی سیاہی کا علاج

اِس سِیاہ قلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤثِّر ذَرِیعہ پیرِ کامل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزُرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیزگار اور مُتَّبِعِ سُنّت ہو جس کی زِیارت خُدا و مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یاد دِلائے جس کی باتیں صَلوٰۃ و سُنّت کا شوق اُبھارنے والی ہوں جس کی صُحبت موت و آخِرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر خوش قسمتی سے ایسا پیرِ کامل مُیَسَّر آ گیا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سِیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔ لیکن کسی

مُعَیَّن گنہگار مسلمان کے بارے میں یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ اس کے دل پر مہر لگ گئی یا اُس کا دل سیاہ ہوگیا جبھی نیکی کی دعوت اس پر اثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادِر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راست پر آجائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دِل کی سیاہی کو دُور فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایک عبرت انگیز حکایت پیش کرتا ہوں اس کو پڑھئے اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزیئے! خاص کر وہ لوگ اِس حکایت سے دَرسِ عبرت حاصل کریں جو روزہ رکھنے کے باوُجود تاش، شطرنج، لڈو، وِڈیو گیمز، فلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چُنانچہ منقول ہے،

قبر کا بھیانک منظر!

ایک بار امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) زِیارتِ قُبور کے لئے کوفہ کے قبرستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گزار ہوئے، ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا فوراً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اٹھا دیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو روکر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کررہا ہے:

یَا عَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ.

یعنی یا علی! کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دَہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، ”اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) آپ (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مُبتَلا رہتا تھا۔ مَولائے کائنات علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سَجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اس کی بے بسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی، اے علی! (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) ہم

نے تمہاری شِکَستہ دِلی کے سَبَب اِسے بخش دیا۔چُنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔

(انیس الواعظین ،ص ۲۵)

کیوں نہ مُشکِل کُشا کہوں تم کو! تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردوں سے گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات،علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی عظمت وشان کے کیا کہنے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اہلِ قُبُور سے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ایک اور حِکایت پیشِ خدمت ہے۔چُنانچہ حضرت علاّمہ جلالُ الدّین السُّیُوطی الشّافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں،حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں،"ہم امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات،علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ قبرستان سے گزرے۔حضرتِ مولائے کائنات،علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا،اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُورِ وَرَحمَۃُ اللّٰہ۔تم ہم کو اپنی خبریں سُناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سُنائیں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قَبر کے اندر سے آواز سنی وَعَلَیْکَ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ یا امیرَ الْمُؤمِنِین کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ! آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہمیں بتائیے ہمارے بعد دنیا میں کیا ہوا؟ تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا،"تمہاری بیویاں نئی شادیاں کرچکیں،تمہارے مال بَٹ چکے،اوراَولاد یتیموں کے زُمرہ میں شامل ہے،وہ گھر جو تم نے پُختہ بنائے تھے،اُن میں تمہارے دُشمن آباد ہوگئے۔اب تم اپنا حال سُناؤ"۔تو ایک قَبر سے آواز آئی،کفن پھٹ چکے،بال بِکھر گئے،کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں اور آنکھیں رُخساروں پر بہ گئیں اور نتھنوں کا پیپ بن گیا،جیسا کیا ویسا پایا،جو چھوڑ کر آئے اس میں نقصان اُٹھایا اور اب اعمال کے بدلے رَہْن ہیں۔" (یعنی جس کے اچھے اعمال ہوں گے آخِرت میں آسائش پائے گا اور بُرے اعمال والا اپنی کرنی کا پھل بُھگتے گا) (شرح الصدور،ص ۲۰۹)

رمضان کی راتوں میں کھیل کود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ دونوں حِکایات میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔زندہ انسان خوب پُھدَکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہوکر قَبر میں اتار دیا جاتا ہے،اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔اچّھے اعمال اور راہِ خُدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔وُرثاء سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخِرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔بلکہ مرنے والا اگر حرام وناجائز مال مَثَلاً گناہوں کے اَسباب جیسا کہ آلاتِ موسیقی،وِڈیو گیمز کی دُکان،میوزک سینٹر سینما گھر،شراب خانہ،جُوا کا اڈّا ملاوٹ والے مال کا کاروبار وغیرہ پیچھے چھوڑے تو اُس کیلئے مرنے کے بعد سخت ترین اور ناقابلِ تصوُّر نقصان ہے۔قَبر کا بھیانک منظر نامی حِکایت

میں رَمَضانُ المبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے کا خوفناک انجام پیش کیا گیا ہے۔اس سے دَرسِ عبرت حاصل کیجئے۔آہ!صد آہ! رَمَضانُ المبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحَلّہ میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عِبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔نہ تو خود عِبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔اِس قِسم کے کھیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔خود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سُنتے۔لِہٰذا اِن حَرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ المبارَک کے بابَرَکت لمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

روزے میں وقت پاس کرنے کے لئے....

کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بے چاروں کا وَقت ''پاس'' نہیں ہوتا۔لہٰذا وہ بھی اِحترامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سہارا لے کر وَقت ''پاس'' کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطرَنج تاش، لُڈّو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہوجاتے ہیں۔یاد رکھئے! شَطرَنج اور تاش وغیرہ پر کسی قِسم کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اِس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حرام لکھا ہے۔چنانچہ فرماتے ہیں، **گَنجِفہ** (پتّوں کے ذَریعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مُطلَق ہیں کہ ان میں علاوہ لَہو ولَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔(فتاوٰی رضویہ، ج۲۴،ص۱۴۱)

افضل عبادت کون سی؟

اے جنّت کے طلبگار روزہ دار اِسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کے مُقدّس لمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچائیے! زندگی بے حد مختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈیوں اور فلمی گانوں کے ذَریعے وَقت ''پاس'' (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قراٰن اور ذِکر ودُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشش فرمائیے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا۔جیسا کہ منقول ہے، ''اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زِیادہ ہے۔'' (کشف الخفاء ومزیل الالباس، ج۱،ص۱۴۱، حدیث۴۵۹)

امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ''یعنی عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہوجاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی، ج۱،ص۳۹۰)

حضرتِ سیدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ معظّم ہے، ''دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہوگا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ص۹۵)

اِن روایات سے صاف ظاہر ہوا کہ ہمارے لئے روزہ رکھنا جتنا دُشوار اور نَفسِ بدکار کے لئے جس قَدَر ناگوار

ہوگا۔اِن شآءَ اللّٰہُ الْغفّار عَزَّوَجَلَّ بروزِ شُمار میزانِ عمل میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہوگا۔

روزے میں زیادہ سونا

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں، ''روزہ دار کے لئے سُنّت یہ ہے کہ دِن کے وَقت زیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تاکہ بُھوک اور ضُعف (یعنی کمزوری) کا اَثر محسوس ہو۔'' (کیمیائے سعادت، ص ۱۸۵) (اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر ضروری عبادات کے علاوہ کوئی شخص سویا رہے تو گنہگار نہ ہوگا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاف ظاہر ہے کہ جو دِن بھر روزہ میں سو کر وَقت گُزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی! **حُجّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا اِمام مُحَمَّد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی تو زیادہ سونے سے بھی مَنْع فرماتے ہیں کہ اِس طرح بھی وَقت فالتو ''پاس'' ہوجائے گا۔ تو جو لوگ کھیل تماشوں اور حرام کاموں میں وَقت برباد کرتے ہیں وہ کس قَدَر مَحرُوم و بدنصیب ہیں۔ اِس مُبارَک مہینے کی قَدر کیجئے، اِس کا اِحترام بجالائیے، اِس میں خُوش دِلی کے ساتھ روزے رکھئے اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رِضا حاصِل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** فیضانِ رَمَضان سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اس ماہِ مبارک کی ہمیں قَدْر و مَنزِلت نصیب کر اور اس کی بے ادبی سے بچا۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احترامِ ماہِ رَمَضانُ المبارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کو اپنانے اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر فرمانے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ فوائد حاصِل ہوں گے کہ آپ کی عقل حیران رَہ جائے گی۔ ایک عاشقِ رسول کا روح پرور واقِعہ سنئے اور جھومئے۔ چُنانچہ

روزانہ فکر مدینہ کرنے کا انعام

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔**''

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فکر مدینہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا وآخرت بہتر بنانے کیلئے سوالنامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طَلَبہ کیلئے 92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی انعامات** پیش کئے گئے ہیں۔ **مَدَنی انعامات** کا کارڈ مکتبۃُ المدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے اُس کو پُر کرکے مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا اِحتساب کرنے، قَبر وحَشر کے بارے میں غور وفکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا کارڈ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **فکرِ مدینہ** کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی کارڈ حاصل کرلیجئے اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولیِ کامل، عاشقِ رسول، **اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن** کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے **فکرِ مدینہ** کرنے اور اِس کارڈ کو بھرنے کا ذِہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پہ کرتا ہے جو کوئی عمل
مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لَم یَزَل

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

احکامِ روزہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ اَحمد بن مَنصور علیہ رحمۃ الغفور جب فَوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کِسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مَسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلَّہ (جنّتی لباس) زیبِ تن کیا ہوا ہے اور سَر پر مَوتیوں والا تاج سَجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ''**اللّٰہ** تعالیٰ نے مجھے بَخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنّت میں داخل کیا۔'' پوچھا، کِس سبب سے؟ فرمایا: ''میں تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عَمَل کام آ گیا۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

(القولُ البدیع، ص ۲۵۴)

(فیضانِ سُنّت میں ہر جگہ مسائل فقہِ حنفی کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا شافعی، مالکی اور حنبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے معاملے میں اپنے اپنے عُلَمائے کرام سے رُجوع کریں۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

اللّٰہ تبارَکَ وَ تَعالٰی کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے روزے فرض کر کے ہمارے لئے تقویٰ اور اپنی رِضاجُوئی کا سامان فراہم کیا۔ **اللّٰہ** عزوجل (پارہ ۲ سُورۃُ البَقَرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ تا ۱۸۴) میں ارشاد فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o

(پ ۲، البقرہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فَرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے، گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دِنوں میں اور جنہیں اِس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

روزہ کس پر فرض ہے؟

توحید و رسالت کا اِقرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نَماز فَرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل و بالِغ پر **فَــــرض** ہیں۔ دُرِّمُختار میں ہے، روزے ۱۰ شعبانُ المُعَظَّم ۲ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمختار مع رَدُّالمُحتار، ج ۳، ص ۳۳۰)

روزہ فرض ہونے کی وجہ

اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقَرَّر کئے گئے ہیں۔ مَثَلاً صَفا اور مَر وَہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے لختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل ذَبِیحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کو حضرت سَیِّدَتُنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ ادا پسند آ گئی، لہٰذا اِسی سُنّتِ ہاجِرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے **صَفا و مَروہ** کی سَعْی کو واجِب کر دیا۔ اِسی طرح ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غارِ حرا میں گزارے تھے۔ اِس دَوران آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو **ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ** میں مشغول رہتے تھے۔ تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت قائم رہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے روزے

روزہ گُزشتہ اُمّتوں میں بھی تھا مگر اُس کی صُورت ہمارے روزوں سے مُختلِف تھی۔ رِوایات سے پتا چلتا ہے کہ ’’حضرتِ سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھا۔‘‘

(کنزُالعُمّال، ج ۸، ص ۲۵۸، حدیث ۲۴۱۸۸)

’’حضرتِ سَیِّدُنا نُوح نَجِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہمیشہ روزہ دار رہتے۔‘‘

(ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۳۳، حدیث ۱۷۱۴)

’’حضرت سَیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔‘‘

(کنزُالعُمّال، ج ۸، ص ۳۰۴، حدیث ۲۴۶۲۴)

’’حضرتِ سَیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے‘‘

(صحیح مسلم، ص ۵۸۴، حدیث ۱۱۸۹)

حضرتِ سَیِّدُنا سُلیمان علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں (یعنی مہینے میں ۹ دن) روزہ رکھا کرتے۔ (کنزُالعُمّال، ج ۸، ص ۳۰۴، حدیث ۲۴۶۲۴)

روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت گرمی ہے، پیاس سے حلق سُوکھ رہا ہے، ہونٹ خشک ہو رہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بھوک کی شِدّت سے حالت دِگرگوں ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمایئے اِس شخص کا خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کِتنا **پختہ ایمان** ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** پر اِس کا یہ یقینِ کامِل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کسی نہ کسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تعلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے سِوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ چُھپ کر کھا پی لے تب بھی لوگ تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو اپنے بچّوں کو بھی جلدی جلدی روزہ رکھنے کی عادت ڈلوایئے تاکہ جب وہ بالِغ ہو جائیں تو اُنہیں روزہ رکھنے میں دُشواری نہ ہو۔ چُنانچہ فُقہائے کِرام **رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی** فرماتے ہیں، "بچّہ کی عُمر دس سال کی ہوجائے اور اُس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضانُ الْمبارَك میں روزہ رکھوایا جائے۔ اگر پُوری طاقت ہونے کے باوُجود نہ رکھے تو مار کر رکھوایئے اگر رکھ کر توڑ دیا تو قضاء کا حُکم نہ دیں گے۔ اور نَماز توڑ دے تو پھر پڑھوایئے۔ (رَدُّالمُحتار، ج۳، ص۳۸۵)

کیا روزہ سے آدمی بیمار ہوجاتا ہے؟

بعض لوگوں میں یہ تأثُّر پایا جاتا ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔

الملفوظ، حصّہ دُوم ص ۱۴۳ پر ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "ایک سال رَمَضانُ الْمبارَك سے تھوڑا عرصہ قبل والِدِ مرحوم حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سیِّدُنا مولیٰنا نقی علی خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ **رَمَضان شریف** میں تم سخت بیمار ہوجاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی **روزہ قضاء** نہ ہونے پائے۔ چُنانچہ والد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسبُ الْاِرشاد واقِعی رَمَضانُ الْمبارَك میں سخت بیمار ہوگیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکت سے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ اور صحت کیوں نہ ملتی کہ سَیِّدُالْمَحبُوبِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ پاک بھی تو ہے: **صُوْمُوْا تَصِحُّوا** یعنی روزہ رکھو صِحّتیاب ہوجاؤ گے۔" (دُرِّمنثور، ج۱، ص۴۴۰)

روزے سے صحت ملتی ہے

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا **کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیم** سے مَروی ہے، **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ صحت نشان ہے، "بے شک **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے **جسم کو**

صحت بھی عطا فرماتا ہوں اور اسکو عظیم اجر بھی دُونگا۔" (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۴۱۲، حدیث ۳۹۲۳)

معدے کا ورم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ سے مُستَفاد (مُس۔تَ۔فاد) ہوا کہ روزہ اجر وثواب کے ساتھ ساتھ حُصولِ صحت کا بھی ذَرِیعہ ہے۔ اب تو سائنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مور پالڈ (MOORE PALID) کہتا ہے، "میں اسلامی علوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیمُ الشان نُسخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہٰذا میں نے مسلمانوں کی طرز پر روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ عرصۂ دراز سے میرے مِعدے پر وَرَم تھا۔ کچھ ہی دِنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مرض بالکل ختم ہوگیا!"

حیرت انگیز انکشافات

ہالینڈ کا پادری ایلف گال (ALF GAAL) کہتا ہے، میں نے شُوگر، دل اور مِعدے کے مریضوں کو مسلسل 30 دن روزے رکھوائے، نَتیجتاً شُوگر والوں کی شوگر کنٹرول ہوگئی، دِل کے مریضوں کی گھبراہٹ اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور مِعدے کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک اِنگریز ماہرِ نفسیات سگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) کا بیان ہے، روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق جَرمنی، اِنگلینڈ اور امریکہ کے ماہر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم رَمَضانُ الْمبارَک میں پاکستان آئی اور اُنہوں نے بابُ المدینہ کراچی، مرکزُ الاولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی لاہور اور دِیارِ مُحدِّثِ اعظم علیہ الرحمۃ سردار آباد (فیصل آباد) کا اِنتِخاب کیا۔ جائزہ (SURVEY) کے بعد اُنہوں نے یہ رپورٹ پیش کی، چُونکہ مسلمان نَماز پڑھتے اور رَمَضانُ الْمبارَک میں اس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اسلئے وُضو کرنے سے E.N.T یعنی ناک، کان، اور گلے کے اَمراض میں کمی واقع ہوجاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعِث کم کھاتے ہیں لہٰذا مِعدے، جگر، دل اور اَعصاب (یعنی پٹھوں) کے اَمراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔"

خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِیْ نَفْسِہٖ روزہ سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سَحَری و اِفطاری میں بے اِحتیاطیوں اور بد پرہیزیوں کے سبب نیز دونوں وَقت خوب مُرَغَّن (یعنی تیل، گھی والی) غِذاؤں کے اِستعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہوجاتا ہے۔ لہٰذا سَحَری اور اِفطاری کے وَقت کھانے پینے میں اِحتیاط برتنی چاہئے۔ رات کے دَوران پیٹ میں غذا کا اِتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کرلیا جائے کہ دن بھر ڈَکاریں آتی رہیں اور روزے میں بُھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہے۔ کیونکہ اگر بُھوک و پیاس کا اِحساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لُطف ہی کیا ہے؟ روزہ کا تو مزا ہی اِس بات میں ہے کہ سَخت گرمی ہو، شِدّتِ پیاس سے لَب سُوکھ گئے ہوں اور بُھوک سے خوب نِڈھال ہو چکے ہوں۔ ایسے

میں کاش! مدینۂ منوّرہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو۔ اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صَحرا اور گُلستانِ نُبُوّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مہکتے ہوئے نوشگُفتہ پھولوں، تین دن کی بھوک اور پیاس سے تڑپتے بلکتے مدینے کے "حقیقی مَدَنی مُنّوں" اور شَہَنشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے، اور جس وَقت بُھوک اور پیاس کچھ زیادہ ہی سَتائے اُس وَقت تسلیم ورِضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سَرْوَر، مَحبوبِ داوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شِکَمِ اَطہَر پر بندھے ہوئے بامُقَدَّر پتّھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے! لہٰذا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی روزے تَو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سَرکاروں کی حَسین یادوں میں گُم ہوجائیں۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضاؔ
بول بالے مِری سرکاروں کے

بغیر آپریشن کے ولادت ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیّت اور روحانیّت پانے اور مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ سُبحٰنَ اللّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچہ حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: غالِباً 1998ء کا واقِعہ ہے، میری اہلیہ اُمّید سے تھیں، دن بھی "پورے" ہوگئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیّت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافِلہ ساتھ لیکر اَسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ مُحترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے الوَداع کیا۔ میرا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی بَرَکت سے عافیت کے ساتھ وِلادت ہوجائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینۃ الاولیا ملتان شریف حاضِر ہوگیا۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اِختِتامی رِقّت انگیز دُعاء کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امّی جان نے فرمایا، مبارَک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات عزوجل نے بِغیر آپریشن کے تمہیں چاندسی مَدَنی مُنّی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امّی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا 30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے کا مسافر بنوں؟ امّی جان نے فرمایا، "بیٹا! بے فِکر ہوکر مَدَنی قافِلے میں سفر کرو۔" اپنی مَدَنی مُنّی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ

اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری مُشکِل آسان ہوگئی تھی مَدَنی قافِلوں کی بہاروں کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، حتّٰی کہ میرے بچوں کی اَمّی کا کہنا ہے، جب آپ مَدَنی قافِلے کے مسافِر ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی اُلجھن نہ ہو — غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو
بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی — خیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سابقہ گناہوں کا کفارہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسَعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کفّارہ ہو گیا۔'' (صحیح ابنِ حِبّان، ج۵، ص۱۸۳، حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دوجہان شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گُنا تک دیا جاتا ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ ۔سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود دوں گا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا مزید ارشاد ہے، بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صِرف میری وَجہ سے تَرک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وَقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (صحیح مسلم، ص۵۸۰، حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے، ''روزہ سِپَر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔

(صحیح بخاری، ج۱، ص۶۲۴، حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں روزہ کی کئی خُصُوصِیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضاء کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے فَضل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کفّارہ ہو گیا۔ اور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابلِ توجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پَرْوَردگار، دوعالَم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں ''فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ''۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود ہی دُوں گا۔

حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بعض مُحدِّثینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی نے، "اَنَا اُجْزیٰ بِهٖ" بھی پڑھا ہے جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنٰی یہ ہوں گے، "روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں۔" سُبحٰن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللّٰہ تَبارَکَ وَ تعالٰی ہی کو پالیتا ہے۔

نیک اعمال کی جزا جنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُرآن کریم میں مختلف مَقامات پر بیان ہُوا ہے کہ جو اچھے اَعمال کرے گا اُسے جنّت ملے گی۔ چُنانچِہ اللّٰہ تَبارَکَ وَ تعالٰی (پارہ ۳۰ سورۃُ البَیِّنہ کی آیت نمبر ۷ اور ۸) میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۟ (پ ۳۰، البینۃ ۷، ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ اللّٰہ (عزوجل) اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرے۔

غیر صحابی کیلئے "رضی اللہ تعالٰی عنہ" کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بالکل غَلَط ہے کہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہنا لکھنا صِرف صَحابی کے نام کیساتھ مخصوص ہے۔ پیش کردہ آیات کے اِس آخری حصّے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۟ (ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے) نے اِس عوامی غلط فہمی کو جَڑ سے اُکھاڑ دیا! خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والے ہر مؤمن کیلئے یہ بشارتِ عُظمٰی ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے وہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے زُمرہ میں داخِل ہے۔ اِس میں صَحابی وغیرِ صَحابی کی کوئی تخصیص نہیں، ہر صَحابی اور ہر وَلی کے لئے رضی اللہ تعالٰی عنہ لکھنا اور بولنا بالکل دُرُست و جائز ہے۔ جس نے ایمان کے ساتھ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک لمحہ بھر بھی صُحبت پائی یا دیکھا اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوا وہ صَحابی ہے۔ بڑے سے بڑا ولی، صَحابی کے مرتبہ کو نہیں پاسکتا، ہر صَحابی عادِل اور قَطْعی جنّتی ہے۔ ان کے ساتھ جب رضی اللہ تعالٰی عنہ لکھا جائے گا تو معنٰی یہ ہوں گے، "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہُوا۔" اور جب کسی غیرِ صَحابی کے لئے لکھا یا بولا جائے گا تو دعائیہ معنٰی مُراد لئے جائیں گے، یعنی "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی ہو۔" رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بات تو ضِمناً آگئی دَراصل بتانا یہ مقصود تھا کہ نَماز، حج، زکوٰۃ، غُرباء کی اِمداد، بیماروں کی عِیادت، مَساکین کی خبر گیری وغیرہ تمام اَعمالِ خیر سے جنّت ملتی ہے۔ مگر روزہ وہ

عبادت ہے، جس سے جنّت والا یعنی خود مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ ہی مل جاتا ہے۔ کہتے ہیں، کہ

مجھے موتیوں والا چاہئے

ایک مرتبہ محمود غزنوی علیہ رحمۃ القوی نے کچھ قیمتی مَوتی اپنے افسران کے سامنے پھینکتے ہوئے فرمایا: ''چُن لیجئے اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مُڑ کر دیکھا تو اَیاز گھوڑے پر سُوار پیچھے چلا آرہا ہے۔ پوچھا، اَیاز! کیا تجھے مَوتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عَرض کی، ''عالی جاہ! جو موتیوں کے طالِب تھے وہ موتی چُن رہے ہیں، مجھے تو مَوتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔''

ہم رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جنّت رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی

اِس سلسلے میں ایک حدیثِ مُبارَک بھی مُلاحَظہ فرمایئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا رَبیعہ بن کَعب اَسلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے حُضُور، سَراپا نُور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وُضُو کروایا تو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: سَلْ رَبِیعَۃُ! یعنی رَبیعہ! مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضرت رَبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَرض کی،

اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ، یعنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنّت میں آپ کی رَفاقت (یعنی پڑوس) چاہیے۔ (گویا عرض کر رہے ہیں)

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے
سو سُوالوں سے یہی ایک سُوال اچھا ہے

دریائے رَحمت مزید جوش میں آیا اور فرمایا، ''اَوَغَیْرَ ذٰلِکَ؟ یعنی کچھ اور مانگنا ہے؟'' میں نے عرض کی، ''بس صِرف یہی۔'' (یعنی یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنّتُ الفِردَوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس مانگنے کے بعد اب دُنیا و عُقبیٰ کی اور کونسی نعمت باقی رہ جاتی ہے جسے مانگا جائے!)

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

جب حضرتِ سَیِّدُنا رَبیعہ بن کَعب اَسلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنّت کی رَفاقت (پڑوس) طَلَب کرچکے اور مزید کسی حاجت کے طَلَب کرنے سے اِنکار کر دیا تو اِس پر سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پروَردگار دو عالَم کے مالِک و مُختار، شَہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْد'' یعنی اپنے نَفس پر کثرتِ سُجود (یعنی زیادہ نوافل) سے میری مدد کر۔ (صحیح مسلم، ص۲۵۳، حدیث ۴۸۹)

(یعنی ہم نے تمہیں جنّت تو عطا کر ہی دی اب تم بھی بطورِ شکرانہ نوافل کی کثرت کرتے رہو۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو چاہو مانگ لو!

سُبحٰنَ اللّٰہ! سُبحٰنَ اللّٰہ! سُبحٰنَ اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ اِس حدیثِ مُبارَک نے تو ایمان ہی تازہ کردیا۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ عَبدُالحَقّ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رَحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بلا کسی تَقیِید وتَخصِیص مُطْلَقاً فرمانا، سَلْ؟ یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارے ہی مُعامَلات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک ہاتھ میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے عطا کردیں۔ علّامہ بُوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا   وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دُنیا اور آخرت آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی سخاوت کا حِصّہ ہے اور لَوح وقَلَم کا عِلم تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عُلُومِ مُبارَکہ کا ایک حِصّہ ہے۔

اگر خیریت دُنیا و عُقبٰی آرزُوداری
بَدَرگاھَش بیَادِ ھَر چِہ مَنْ خَواھی تمنّا کُن

یعنی دُنیا وآخرت کی خیر چاہتے ہو تو اِس آستانِ عَرش نِشان پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو!

(اَشِعَّۃُ اللَّمعات، ج ۱ ص ۴۲۴، ۴۲۵)

خالِقِ کُل نے آپ کو مالِکِ کُل بنادیا
دونوں جہان دے دیئے قبضہ و اِختیار میں

جنّتی دروازہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ماہِ نُبُوَّت، مہرِ رِسالت، مَنبعِ جودوسخاوت، قاسِمِ نِعمت، سراپا رحمت، شافِعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے، "بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جسکو رَیّان کہا جاتا ہے اس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔ جب یہ داخِل ہوجائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری، ج ۱ ص ۶۲۵، حدیث ۱۸۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبحٰنَ اللّٰہ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقدّر ہے۔ بروزِ قِیامت ان کا خُصُوصی اعزاز ہوگا۔ جانا جنّت ہی میں ہے دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخِلِ جنّت ہورہے ہوں گے مگر روزہ دار خُصُوصی طور پر "بابُ الرَّیان" سے داخِلِ جنّت ہوں گے۔

ایک روزے کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُ نا سَلَمہ بن قَیصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالِک و مختارِ باِذنِ پرورد گار، شَہَنشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جس نے ایک دن کا روزہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رِضا حاصِل کرنے کیلئے رکھا، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہوکر مَر جائے۔ (مسندابی یعلی، ج ا، ص ۳۸۳، حدیث ۹۱۷)

کوّے کی عمر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوّا لمبی عُمر پانے والا پرندہ ہے۔ غُنیَۃُ الطَّالِبِین میں ہے، کہا جاتا ہے، ''کوّے کی عُمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے''۔

سرخ یا قوت کا مکان

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم کا فرمانِ عظیم ہے، ''جس نے ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سُکون سے رکھا اسکے لئے جنّت میں ایک گھر سُرخ یاقوت یا سبز زَبَر جَد کا بنایا جائے گا۔'' (مَجْمع الزَّوائد، ج ۳، ص ۳۴۶، حدیث ۴۷۹۲)

جسم کی زکوۃ

حضرتِ سَیِّدُ نا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، ''ہر شئے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صَبْر ہے۔''

(سُنن ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۴۷، حدیث ۱۷۴۵)

سونا بھی عبادت ہے

حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن اَبی اَوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُنوَّر ہے، ''روزہ دار کا سونا عبادت اور اسکی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قبول اور اسکا عمل مقبول ہوتا ہے۔'' (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۴۱۵، حدیث ۳۹۳۸)

سُبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قَدَر بَختوَر ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

اعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے

جاتے ہیں اور اسکے اَعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اسکے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دُعاء کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو[۲] رَکْعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اسکے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِعین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُسکی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں۔ اور اگر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہِ یا اللہُ اَکْبَرُ پڑھتا ہے تو سَتّر ہزار فِرِشتے اُسکا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۲۹۹، حدیث ۳۵۹۱)

سُبحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! سُبحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! سُبحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اسکے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اسکے جِسم کے اَعضاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے ملائکہ غروبِ آفتاب تک اسکے لئے دعائے مغفِرت مانگیں، نَماز پڑھے تو اسکے لئے آسمان میں روشنی ہو اور حُورِعین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو اس کے لئے مُقرَّر رہتی ہیں وہ جنّت میں اِس کی آمد کا انتِظار کریں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہِ یا اللہُ اَکْبَرُ کہے تو سَتّر ہزار فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔

جنتی پھل

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، سلطانُ الْمُتَوَکِّلِین، مُحِبُّ الفُقَراءِ وَالْمَساکِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جسکی اسے خواہش تھی تو اللہ تعالٰی اسے جنّتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنّتی شراب سے سَیراب کرے گا۔'' (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۴۱۰، حدیث ۳۹۱۷)

سونے کا دستر خوان

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے، مالِکِ جنّت، ساقیٔ کوثر، محبوبِ ربِّ داوَر عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُراثر ہے، ''قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دسترخوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنتظِر ہوں گے''۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ج ۸، ص ۲۱۴، حدیث ۲۳۶۴۰)

سات قسم کے اعمال

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم رء وف رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: '' اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اعمال سات قِسم پر ہیں، دو عمل واجِب کرنے والے، دو عملوں کی جَزاء (ان کی) مِثْل، ایک عمل کی جَزاء اپنے سے دس گُنا، ایک عمل کی سات سو گُنا تک اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کا ثواب اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو واجِب کرنے والے ہیں

﴿۱﴾ وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں ملا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت اِخْلاص کے ساتھ اسطرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا تو اس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی۔

﴿۲﴾ اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجِب

ہوگئی۔اور جس نے ایک گناہ کیا تو اس کی مثل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جزاء پائے گا اور جس نے صِرف نیکی کا ارادہ کیا تو ایک نیکی کی جزاء پائے گا۔اور جس نے نیکی کرلی تو وہ دس (نیکیوں کا اجر) پائے گا اور جس نے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا تو اس کے خرچ کئے ہوئے ایک دِرہم کو سات سو دِرہم اور ایک دینار کو سات سو دینار میں بڑھا دیا جائے گا اور روزہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اسکے رکھنے والے کا ثواب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔''

(کنزُ العُمّال، ج ۸، ص ۲۱۱، حدیث ۲۳۶۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا وہ یا تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رَحمت سے بے حساب یا معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کا عذاب ہو اتب بھی بِالآخر یقیناً داخِلِ جنّت ہوگا۔اور جس کا (معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ کُفر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔جس نے ایک گناہ کیا اُس کو ایک ہی گناہ کا بدلہ ملے گا۔**اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رَحمت کے قربان! صِرف نیکی کی نیّت کرنے پر ایک نیکی کا ثواب اور اگر نیکی کرلی تو ثواب دس گُنا، راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے والے کو سات سو گُنا اور روزہ دار کی بھی کتنی زبردست عظمت ہے کہ اس کے ثواب کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

بے حساب اجر

حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، ''بروزِ قِیامت ایک مُنادی اسطرح ندا کریگا، ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجر دیا جائے گا سوائے قُرآن والوں (یعنی عالِمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حدو بے حِساب اَجر دیا جائیگا۔''

(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۴۱۳، حدیث ۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ اور روزہ دار بہُت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت ان کو بے حساب ثواب سے نوازا جائیگا۔

یرقان سے صحت مل گئی

روزوں کی بَرَکتوں کو دوبالا کرنے اور اپنے باطن میں علمِ دین سے اُجالا کرنے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کو اپنا لیجئے۔اپنی اِصلاح کی خاطِر مکتبۃُ المدینہ سے **مَدَنی انعامات** کا کارڈ حاصل کرکے اِس کو پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذمّہ دار کو جمع کروائیے اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنائیے، **مَدَنی قافلے** کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چنانچہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے ۔غالباً 1994ء کی بات ہے۔میرے بچّوں کی امّی کا یَرقان کافی بڑھ چکا تھا اور وہ بابُ المدینہ کراچی کے اندر اپنے میکے میں زیرِ علاج تھیں۔ میں نے **63** دن کیلئے **مَدَنی قافلے** میں سفر اختیار کیا اور اس ضِمن میں بابُ المدینہ کراچی حاضِری ہوئی، فون پر رابِطہ کیا، طبیعت کافی تشویشناک تھی، بلوربن (BLORBIN) تشویشناک حد تک بڑھ چکا تھا تقریباً 25 گلوکوز کی ڈرپیں لگانے کے باوُجود خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تھا۔میں نے اُن کو تسلّی دیتے ہوئے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں

مَدَنی قافِلے کا مسافر ہوں، عاشِقانِ رسول کی صُحبتیں مُیَسَّر ہیں۔اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے سب بہتر ہوجائے گا۔اس کے بعد بھی میں نے برابر رابِطہ رکھا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روز بروز صحت بہتر ہوتی جارہی تھی۔ پانچویں دن بابُ المدینہ سے آگے سفر درپیش تھا، میں نے جب فون کیا تو مجھے یہ خبرِ فرحت اثر سننے کو ملی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بلوروبن کی رپورٹ نارمل آگئی ہے اور ڈاکٹر نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اللّٰہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہوئے میں خوشی خوشی عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں مزید آگے سفر پر روانہ ہوگیا۔

زوجہ بیمار ہے ،قرض کا بار ہے　　آؤ سب غم مٹیں،قافِلے میں چلو
کالا یرقان ہے،کیوں پریشان ہے　　پائے گا صحّتیں،قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنم سے دوری

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِـاِذنِ پروردگار،غیبوں پر خبردار،عَـزَّوَجَـلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے،''جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو جہنَّم سے ستّر سال کی مَسافت دُور کردے گا۔(صحیح بخاری، ج۲،ص۲۶۵،حدیث ۲۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں روزہ رکھنے کے بے شُمار فَضائل ہیں وَہیں بِغیر کسی صحیح مَجبوری کے رَمَضانُ المبارَک کا روزہ تَرک کرنے پر سَخت وَعِیدیں بھی ہیں۔رَمَضان شریف کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائع کردے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔چُنانچِہ

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے،سرکارِ والا تبار، بِـاِذنِ پروردگار، دوجہاں کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں:''جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبِغیر مَرَض اِفطار کیا(یعنی نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔''
(صحیح بُخاری، ج۱،ص۶۳۸،حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ المبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غفلت کا شکار ہوکر روزۂ رمضان جیسی عظیم الشان نعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔جو لوگ روزہ رکھ کر بِغیر صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغَضَب سے خوب ڈریں۔چُنانچِہ

اُلٹے لٹکے ہوئے لوگ

حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سُنا، "میں سَویا ہوا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر لے گئے۔ جب میں پہاڑ کے درمیانی حصّے پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا، "یہ کیسی آوازیں ہیں؟" تَو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنّمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رَگوں میں باندھ کر (اُلٹا) لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جبڑے پھاڑ دیئے گئے تھے جن سے خون بہ رہا تھا۔ تَو میں نے پوچھا، "یہ کون لوگ ہیں؟" تَو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ اِفطار کرتے تھے قبل اِس کے کہ روزہ اِفطار کرنا حَلال ہو۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج۹، ص۲۸۶، حدیث ۷۴۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان کا روزہ بِلا اجازتِ شَرعی توڑ دینا بہُت بڑا گُناہ ہے۔ وَقت سے پہلے اِفطار کرنے سے مُراد یہ ہے کہ روزہ تَو رکھ لیا مگر سُورج غُروب ہونے سے پہلے پہلے جان بُوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بغیر توڑ ڈالا۔ اس حدیثِ پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ روزہ رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو بِلا عُذرِ شَرعی روزۂ رَمَضان ترک کر دیتا ہے وہ بھی سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفیل ہمیں اپنے قہر وغضب سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تین بدبخت

حضرتِ سَیِّدُ نا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، "جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بدبخت) ہے۔ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بدبخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بدبخت) ہے"۔

(مَجمعُ الزَّوائد، ج۳، ص۳۴۰، حدیث ۴۷۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناک مٹّی میں مل جائے

حضرتِ سَیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینہ داخِل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے قبل گزر گیا۔ اور اس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اسکے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اس کے والِدین نے اسکو جنّت میں

داخل نہیں کیا۔(یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرسکا) (مسند احمد، ج ۳، ص ۶۱، حدیث ۷۴۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کے تین درجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کی اگرچہ ظاہری شرط یہی ہے کہ روزہ دار قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رہے۔ تاہم روزے کے کچھ باطنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے تاکہ حقیقی معنوں میں ہم روزہ کی بَرَکتیں حاصل کرسکیں۔ چُنانچہ روزے کے تین دَرَجے ہیں۔

(۱) عوام کا روزہ
(۲) خواص کا روزہ
(۳) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ

(۱) عوام کا روزہ

روزہ کے لُغوی معنٰی ہیں: ''رُکنا'' لہٰذا شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قصداً کھانے پینے اور جماع سے ''رُکے رہنے'' کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

(۲) خواص کا روزہ

کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام اَعْضاء کو بُرائیوں سے ''روکنا'' **خَــــواص** یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

(۳) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ

اپنے آپ کو تمام تر اُمور سے ''روک'' کر صِرف اور صِرف **اللّٰــہ عَـزَّوَجَلَّ** کی طرف مُتَوَجِّہ ہونا، یہ **اَخَصُّ الْخَواص** یعنی خاص الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضَرورت اِس اَمر کی ہے کہ کھانے پینے وغیرہ سے ''رُکے رہنے'' کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تر اَعضائے بَدَن کو بھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ارشاد

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''روزے کی حقیقت ''رُکنا'' ہے اور رُکے رہنے کی بَہُت سی شرائِط ہیں مَثَلاً معِدے کو کھانے پینے سے روکے رکھنا، آنکھ کو شَہوانی نظر سے روکے رکھنا، کان کو غیبت سُننے، زبان کو فُضُول اور فِتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی مخالَفت سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ اِن تمام شرائِط کی پیروی کرے گا تب وہ **حقیقتاً** روزہ دار ہوگا۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب، ص ۳۵۳، ۳۵۴)

افسوس صَد کروڑ افسوس! ہمارے اکثر اِسلامی بھائی روزہ کے آداب کا بالکل ہی لحاظ نہیں کرتے وہ صِرف ''بُھوکے پیاسے'' رہنے ہی کو بَہُت بڑی بہادُری تصوُّر کرتے ہیں۔ روزہ رکھ کر بے شُمار ایسے اَفعال کر گُزرتے ہیں جو خِلافِ

شرع ہوتے ہیں۔ اِس طرح فِقہی اِعتِبار سے روزہ ہو تو جائے گا لیکن ایسا روزہ رکھنے سے روحانی کیف و سُرور حاصِل نہ ہو سکے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزہ رکھ کر بھی گناہ توبہ! توبہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدا اعَزَّوَجَلَّ! اپنے حالِ زار پر تَرس کھائیے اور غور فرمائیے! کہ روزہ دار ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں دن کے وَقت کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بالکل جائز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضان شریف سے پہلے حلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مُقدّس دِنوں میں مَنع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمَضانُ المُبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا، والِدین کو ستانا، بلا اجازتِ شَرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ روزہ دار جب رَمَضانُ المبارَک میں حلال وطیّب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمائیے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

اللہ کو کچھ حاجت نہیں

یاد رکھئے! نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کو کچھ حاجت نہیں۔" (صحیح بُخاری، ج ۱، ص ۶۲۸، حدیث ۱۹۰۳)

ایک اور مقام پر فرمایا، "صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لغو اور بے ہُودہ باتوں سے بچا جائے۔" (مُستَدرَک لِلحاکم، ج ۲، ص ۶۷، حدیث ۱۶۱۱)

میں روزہ دار ہوں

مطلب یہ کہ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ روزے میں جہاں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، وہاں جُھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، الزام تراشی اور بدزَبانی وغیرہ گناہ بھی چھوڑ دے۔ ایک مقام پر حُضُور سَراپا نُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم سے اگر کوئی لڑائی کرے، گالی دے تو تم اُس سے کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں۔ (الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۸۷، حدیث ۱)

روزہ تجھ سے کھولوں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل تو مُعامَلہ ہی اُلٹا ہو گیا ہے یعنی اگر کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گَرج کر یُوں گویا ہوتا ہے، "چُپ ہو جا! ورنہ یاد رکھنا میں روزے سے ہوں اور روزہ **تجھ ہی سے کھولوں گا۔**" یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔ (مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) توبہ! توبہ! اِس قسم کی بات ہرگز زَبان سے نہ نکلنی چاہئے بلکہ عاجزی کا مُظاہرہ کرنا چاہئے۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صُورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اَعضاء کو روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔

اَعضاء کے روزوں کی تعریف

اَعضاء کا روزہ یعنی ''جسم کے تمام حِصّوں کو گُناہوں سے بچانا'' یہ صِرف روزہ ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ پُوری زندگی اِن اَعضاء کو گُناہوں سے بچانا ضَروری ہے اور یہ جبھی ممکن ہے کہ ہمارے دِلوں میں خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ راسخ ہوجائے۔ آہ! قِیامت کے اُس ہَوشرُبا منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف ''نَفسی نَفسی'' کا عالَم ہوگا۔ سُورج آگ برسا رہا ہوگا۔ زَبانیں شِدَّتِ پیاس کے سبب مُنہ سے باہَر نِکل پڑی ہوں گی۔ بیوی شَوہر سے، ماں اپنے لَختِ جگر سے اور باپ اپنے نورِ نظر سے نظر بچا رہا ہوگا۔ مُجرِموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جارہا ہوگا۔ اُن کے مُنہ پر مُہر ماردی جائے گی اور اُن کے اَعضاء اُن کے گُناہوں کی داستان سُنا رہے ہوں گے جس کا قُرآن پاک کی ''سُورۂ یٰسٓ'' میں یوں تذکِرہ کیا گیا ہے:-

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ٥

(پ ۲۳، یٰسٓ ۶۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: آج ہم اِن کے مُونہوں پر مُہر کردینگے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

آہ! اے کمزور وناتواں اسلامی بھائیو! قِیامت کے اُس کڑے وَقت سے اپنے دِل کو ڈرایئے اور ہر وَقت اپنے تمام اَعضائے بَدَن کو مَعصِیَت کی مُصیبَت سے باز رکھنے کی کوشِش فرمایئے۔ اب اَعضاء کے روزے کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

آنکھ کا روزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ کا روزہ اِس طرح رکھنا چاہئے کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف اور صِرف جائز اُمُور ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قُرآنِ مجید دیکھئے، مزاراتِ اَولیاء رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کی زیارت کیجئے، عُلَمائے کرام، مشائخِ عِظام اور اللّٰه تبارَکَ وَتَعالٰی کے نیک بندوں کا دیدار کیجئے، اللّٰه عَزَّوَجَلَّ دِکھائے تو کعبۂ مُعَظَّمہ کے انوار دیکھئے، مکّۂ مُکرّمہ زادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِیماً کی مہکی مہکی گلیاں اور وہاں کے وادی وکُہسار دیکھئے، مدینۂ منوّرہ زادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِیماً کے دَرو دیوار دیکھئے، سبز سبز گُنبد ومینار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صَحرا وگلزار دیکھئے، سُنہری جالیوں کے انوار دیکھئے، جنّت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے۔ تاجدارِ اہلسنّت حُضُور مفتیٔ اَعظم ہند سیّدنا محمد مُصطَفٰے رضا خان عَلَیهِ رَحمةُ الرَّحمٰن خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں۔

کچھ ایسا کردے مِرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نَقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بَہار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش شریف)

پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضَرور رکھئے بلکہ آنکھ کا روزہ تو ڈبل بارہ گھنٹے، تیسوں دِن اور بارہ مہینے ہونا

چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ آنکھوں سے ہرگز ہرگز فلم نہ دیکھئے، ڈرامے نہ دیکھئے، نامَحرم عورتوں کو نہ دیکھئے، شَہوَت کے ساتھ اَمردوں کو نہ دیکھئے کسی کا کُھلا ہوا سَتر نہ دیکھئے، بلکہ بِلا ضَرورت اپنا کُھلا ہوا سَتر بھی نہ دیکھئے ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے کھیل تماشے مَثَلاً ریچھ اور بندر کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے (ان کو نچانا اور ناچ دیکھنا دونوں ناجائز ہیں) کرکٹ، کبڈّی، فٹبال، ہاکی، تاش، شَطرَنج، وِڈیو گیمز، ٹیبل فٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ (جب دیکھنے کی اِجازت نہیں تو کھیلنے کی اِجازت کس طرح ہوسکتی ہے؟ اور اِن میں بَعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر یا چڈّی پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گھٹنے بلکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ رانیں تک کُھلی رہتی ہیں اور اِس طرح دُوسروں کے آگے رانیں یا گھٹنے کھولے رہنا گناہ ہے اور دُوسروں کو اِس طرف نظر کرنا بھی گناہ) کسی کے گھر میں بے اِجازت نہ جھانکئے، کسی کا خط یا چِٹھی (رُخصتِ شَرعی کے بِغیر) نہ دیکھئے، کسی کی ڈائری کی تحریر بھی بے اجازتِ شَرعی نہ دیکھئے۔ اور یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے، "جو اپنے بھائی کے خط کو بِغیر اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔" (مُستَدرَک لِلحاکِم، ج۵،ص۳۸۴، حدیث ۷۷۷۹)

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب　　عطا کرم سے ہو ایسی ہمیں حیا یاربّ!
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور　　سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی
بس ان کے جلووں میں آجائے پھر قضا یاربّ

کان کا روزہ

کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صِرف اور صِرف جائز باتیں سُنیں۔ مَثَلاً کانوں سے تِلاوت و نعت سُنئے، سُنّتوں بھرے بیانات سُنئے، اچھی بات، اَذان و اِقامت سُنئے، سُن کر جواب دیجئے، ہرگز ہرگز ڈھول، باجے اور مُوسیقی نہ سُنئے، گانے اور نغمے اور فُضُول یا فُحش لطیفے نہ سُنئے، کسی کی غیبت نہ سُنئے، کسی کی چُغلی نہ سُنئے، کسی کے عَیب ہرگز ہرگز نہ سُنئے اور جب دو آدمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سنے اور وہ اِس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قِیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (اَلمُعجم الکبیر، ج۱۱،ص۱۹۸)

سُنیں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی　　تری پسند کی باتیں فقط سنا یاربّ
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر　　کروں گا کیا جو تو ناراض ہوگیا یاربّ
رسولِ پاک اگر مسکراتے آجائیں
تو گورِ تیرہ میں ہو جائے چاند نا یاربّ

زبان کا روزہ

زبان کا روزہ یہ ہے کہ زَبان صِرف اور صِرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حَرکت میں آئے۔ مَثَلاً زَبان سے تِلاوتِ قُرآن کیجئے، ذِکر و دُرُود کا وِرد کیجئے۔ نعت شریف پڑھئے، درس دیجئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے، اچھی

اچھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔ فُضول "بک بک" سے بچتے رہئے۔ خبردار! گالی گلوچ، جُھوٹ، غیبت، چُغلی وغیرہ سے زَبان ناپاک نہ ہونے پائے کہ "مَچّھر اگر نَجاست میں ڈال دیا جائے تو دوایک گلاس پانی سے پاک ہوجائے گا مگر زَبان بے حَیائی کی باتوں سے ناپاک ہوگئی تو اِسے سات سَمُندر بھی نہیں دھوسکیں گے۔"

زبان کی بے احتیاطی کی تباہ کاریاں

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے، سلطانِ دوجہان شَہَنْشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کوایک دِن روزہ رکھنے کا حُکم دیا اور ارشاد فرمایا: "جب تک میں تمہیں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی اِفطار نہ کرے۔" لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان ایک ایک کرکے حاضِرِ خدمتِ بابَرَکت ہوکر عَرض کرتے رہے، "**یَارَسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول دُوں۔" آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اُسے اِجازت مَرحمت فرمادیتے۔ ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے حاضِر ہوکر عَرض کی، آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! میرے گھر والوں میں سے دونوجوان لڑکیاں بھی ہیں جنھوں نے روزہ رکھا اور آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں آنے سے شرماتی ہیں۔ اُنہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں" **اللہ کے مَحبوب دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ** وصَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن سے رُخِ انور پھیرلیا، اُنہوں نے دوبارہ عَرض کی۔ آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے پھر چہرۂ انور پھیرلیا۔ جب تیسری بار اُنہوں نے بات دُہرائی تو غیب دان رسول صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے (غَیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: "اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حُکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قے کردیں۔" وہ صَحابی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمانِ شاہی صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سُنایا۔ اِن دونوں نے قے کی، تو قے سے خُون اور چھیچھڑے نکلے۔ اُن صَحابی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں واپَس حاضِر ہوکر صُورتحال عَرض کی۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔" (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی)۔ (التر غیب والترھیب، ج ۳، ص ۳۲۸، حدیث ۱۵)

ایک اور رِوایَت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ان صَحابی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے مُنہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عَرض کی، "**یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! وہ دونوں فوت ہوچکی ہیں یا کہا کہ وہ دونوں مَرنے کے قریب ہیں۔" سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حُکم فرمایا: "اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضِر ہوئیں۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک پیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حُکم فرمایا، اِس میں قے کرو! اُس نے خون اور پیپ کی قے کی، حتّٰی کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے دوسری کو حُکم دیا کہ تم بھی اِس میں قے کرو! اُس نے بھی اِسی طرح کی قے کی۔ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول،

سَیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادفرمایا: ''اِن دونوں نے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی حَلال کردہ چیزوں (یعنی کھانا، پینا وغیرہ) سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے (عِلاوہ روزے کے بھی) حرام رکھا ہے ان (حرام چیزوں) سے روزہ اِفطار کرڈالا۔ ہُوا یُوں کہ ایک لڑکی دُوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مِل کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی لوگوں کی غیبت کرنے لگیں)

(الترغیب والترھیب، ج۲،ص۹۵، الحدیث ۸)

(مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ منفرد رسالہ ''غیبت کی تباہ کاریاں'' پڑھیے ان شاء اللہ عزوجل غیبت جیسے گناہِ کبیرہ سے مزید بچنے کا ذہن بنے گا۔)

عِلمِ غیبِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہٖ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی عطا سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کوعلمِ غیب حاصل ہے اورآپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو اپنے غلاموں کے تمام معاملات معلوم ہوجاتے ہیں۔ جبھی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجد شریف میں بیٹھے بیٹھے غیب کی خبر ارشاد فرمادی۔ اِس حِکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ غیبت اور دُوسرے گناہوں کا اِرتِکاب کرنے سے براہِ راست اِس کا اثر روزے پر بھی پڑسکتا ہے جس کی وجہ سے روزہ کی تکلیف نا قابلِ برداشت ہوسکتی ہے۔ بَہر حال روزہ ہو یا نہ ہو، زَبان قابُو ہی میں رکھنی چاہیئے ورنہ یہ ایسے گُل، کھلاتی ہے کہ توبہ! اگران تین اُصُولوں کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے توان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا نَفع ہوگا:

﴿۱﴾ بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے۔
﴿۲﴾ فُضُول بات سے خاموشی افضل ہے۔
﴿۳﴾ اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

مِری زبان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یا ربّ!
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کردے شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یا ربّ!

بوقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایمان
مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجاء یا رب!

ہاتھوں کا روزہ

ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صِرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں۔ مَثَلاً باطہارت قراٰنِ مجید کو ہاتھ لگائیے، نیک لوگوں سے مُصافحہ کیجئے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) پر دُرُود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلٰی، ج۳،ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

ہو سکے تو کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عِوَض ایک ایک نیکی ملے گی۔ (بچہ یا بچی اُس وقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں جُوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالغ اور لڑکی نو اور پندرہ سال کے درمیان بالغہ ہوتی ہے) خبردار! کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی نامَحرم عورت سے مُصافحہ کریں۔ (بلکہ شہوت کا اندیشہ ہو تو اَمرَد سے بھی ہاتھ نہ ملائیں، اُس کی دل آزاری نہ ہو اس طرح حکمتِ عملی سے کترا جائیں۔)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں　　بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یا ربّ!
کہیں کا مجھ کو گناہوں نے اب نہیں چھوڑا　　عذابِ نار سے بہرِ نبی بچا یا ربّ!
الٰہی ایک بھی نیکی نہیں ہے نامے میں
فقط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یا ربّ

پاؤں کا روزہ

پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اُٹھیں تو صِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں۔ مَثَلاً پاؤں چلیں تو مساجد کی طرف چلیں، مزاراتِ اولیاء رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کی طرف چلیں، عُلَماء و صُلَحا کی زیارت کے لئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں کی تربیّت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیلئے چلیں، نیک صُحبتوں کی طرف چلیں، کسی کی مدد کیلئے چلیں، کاش! مکّۂ مکرّمہ زادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِيمًا ومدینۂ منوّرہ زادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِيمًا کی طرف چلیں، سوئے مِنٰی و عرفات و مُزدلِفہ چلیں، طواف و سَعی میں چلیں۔ ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، ڈِرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلِسوں کی طرف نہ چلیں، شَطرَنج، لُڈّو، تاش، کرکِٹ، فُٹ بال، وِڈیو گیمز، ٹیبل فُٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لَب پر ہو اور سَفَر بھی مدینے کا ہو۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم　　کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یا ربّ!
مدینے جائیں پھر آئیں دوبارہ پھر جائیں　　اسی میں عمر گزر جائے یا خدا یا ربّ!
بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو جائے
برائے غوث و رضا مرشدی ضیا یا ربّ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی حَقیقی مَعنوں میں روزے کی بَرَکتیں تو اُسی وَقت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اَعضاء کا بھی روزہ رکھیں گے۔ ورنہ بھوک اور پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ عالی وَقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے، ''بَہُت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے روزے سے بھوک اور پیاس کے سِوا کچھ حاصِل نہیں ہوتا، اور بَہُت سے قِیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے قِیام سے سِوائے جاگنے کے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔'' (سنَنِ ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۲۰، حدیث ۱۶۹۰)

یعنی بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر اپنے اعضاء کو چونکہ بُرائیوں سے نہیں بچاتے اِس لئے اُن کو روزہ کی نُورانیت اور اُس کی اَصل رُوح سے محرُومی ہی رہتی ہے۔ نیز جو لوگ خواہ مخواہ رات جاگ کر گپ شپ لگاتے ہیں۔ انہیں وقت، صحت اور آخرت کے نقصان کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

K.E.S.C میں نوکری مل گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ **سبحٰنَ اللّٰہ** ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچِہ اورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی نے اپنے **مَدَنی ماحول** میں آنے اور سلسلۂ رُوزگار پانے کا واقِعہ کچھ یوں بیان فرمایا: 19.6.2003 کو ایک اسلامی بھائی کے دعوت دینے پر **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی طرف رُخ ہوا مگر پابندی نہیں تھی۔ بے رُوزگاری کے سبب پریشانی تھی، ایک اسلامی بھائی کی **انفِرادی کوشش** کے نتیجے میں **مَدَنی قافِلہ کورس** کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں داخِلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں اور بَرَکتوں نے مجھ گنہگار پر مَدَنی رنگ چڑھا دیا، اور جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ **مَدَنی قافِلہ کورس** پورا کرنے کے دوسرے یا تیسرے دن بعض دوستوں نے بتایا کہ K.E.S.C. کو مُلازِموں کی ضَرورت ہے، ہم نے بھی درخواستیں جمع کروا دی ہیں آپ بھی کروا دیجئے۔ میں نے عرض کی، آج کل صِرف درخواستوں پر کہاں! سِفارشوں بلکہ (رشوتوں) پر نوکریوں کی ترکیب بنتی ہے! اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ بالآخر اُن کے اصرار پر میں نے ''درخواست'' جمع کروادی۔ ابتداءً تحریری ٹیسٹ ہوئے پھر انٹرویو کے بعد میڈیکل ٹیسٹ کی صورت بنی۔ بے شُمار اثر و رسوخ والی درخواستوں کے باوُجُود میں واحِد ایسا تھا کہ ہر جگہ کامیاب رہا! فائنل انٹرویو میں گھر والوں نے زور دیا کہ پینٹ شرٹ پہن کر جاؤ مگر میں تو عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے اِنگریزی لباس ترک کر چکا تھا لہٰذا سفید شلوار قمیص میں ہی پہنچ گیا۔ افسر نے میرا مذہبی حُلیہ دیکھ کر مجھ سے بعض اسلامی **معلومات** کے سُوالات کئے۔ جن کے میں نے بآسانی جوابات دے دیئے کیوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے یہ سب **مَدَنی قافِلہ کورس** کے اندر سیکھے ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بغیر کسی سفارش و رشوت کے مجھے **مُلازَمت** مل گئی۔ ہمارے گھر والے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلہ کورس اور مَدَنی ماحول کی بَرَکت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مُحِبّ بن گئے۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کی علاقائی **مُشاوَرَت** کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں سنّتوں کے ڈنکے بجا رہا ہوں اور **مَدَنی اِنعامات** و مَدَنی قافِلوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

نوکری چاہئے، آیئے آیئے قافِلے میں چلیں، قافِلے میں چلو
تنگدستی مٹے، دور آفت ہٹے لینے کو بَرَکتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزہ کی نیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کیلئے بھی اُسی طرح **نیّت** شرط ہے جس طرح کہ نَماز، زکوٰۃ وغیرہ کے لئے۔ لہٰذا '' بے نیّتِ روزہ اگر کوئی اِسلامی بھائی یا اسلامی بہن صُبحِ صادِق کے بعد سے لے کر غُروبِ آفتاب تک بالکل نہ کھائے پئے تب بھی اُس کا روزہ نہ ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار، ج۳،ص۳۳۱)

رَمَضان شریف کا روزہ ہو یا نَفل یا **نَذرِ مُعَیَّن** کا روزہ یعنی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کیلئے کسی مخصوص دِن کے روزہ کی مَنَّت مانی ہو مَثَلاً خود سُن سکے اتنی آواز سے یُوں کہا ہو کہ ''مجھ پر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کیلئے اِس سال رَبِیعُ النُّور شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔ تَو یہ **نَذرِ مُعَیَّن** ہے اور اِس مَنَّت کا پُورا کرنا واجِب ہوگیا۔ اِن تینوں قِسم کے روزوں کے لئے غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر ''نِصفُ النَّہار شَرعی'' (اِسے ضَحوَۂ کُبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی نیّت کرلیں روزہ ہوجائے گا۔ (رَدُّالمُحتار، ج۳،ص۳۳۲)

نصف النہار شرعی کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ

شاید آپ کے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر رہا ہوگا کہ نِصفُ النَّہار شَرعی کا وَقت کونسا ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ جس دِن کا نِصفُ النَّہار شَرعی معلوم کرنا ہو اُس دِن کے صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک کا وَقت شُمار کرلیجئے اور اُس سارے وَقت کے دو حصّے کرلیجئے پہلا آدھا حِصّہ خَتم ہوتے ہی ''نِصفُ النَّہار شَرعی'' کا وَقت شُروع ہوگیا۔ مَثَلاً آج صُبحِ صادِق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غُروبِ آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تَو دونوں کے درمیان کا وَقت کُل تیرہ گھنٹے ہوا۔ اِن کے دو حصّے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک حِصّہ ساڑھے چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صُبحِ صادِق کے پانچ بجے کے بعد والے اِبتِدائی ساڑھے چھ گھنٹے ساتھ مِلا لیجئے۔ تو اِس طرح دِن کے ساڑھے گیارہ بجے ''نِصفُ النَّہار شَرعی'' کا وَقت شُروع ہوگیا۔ تو اب ان تین طرح کے روزوں کی **نیّت** نہیں ہوسکتی۔ (رَدُّالمُحتار، ج۳،ص۳۳۱، مُلخصاً)

بیان کردہ تین قِسم کے روزوں کے عِلاوہ دیگر جتنی بھی اَقسامِ روزہ ہیں اُن سب کیلئے یہ لازِمی ہے کہ راتوں رات یعنی غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر صُبحِ صادِق تک **نیّت** کرلیں۔ اگر صُبحِ صادِق ہوگئی تَو اب **نیّت** نہیں ہوسکے گی۔ مَثَلاً قَضائے روزۂ رَمَضان، کفّارے کے روزے، قَضائے روزۂ نَفل (روزۂ نَفل شُروع کرنے سے واجِب ہوجاتا ہے۔ اب بے عُذرِ شَرعی توڑنا گناہ ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ عُذر سے ہو یا بلاعُذر، اِس کی قَضا بہر حال واجِب ہے) ''روزۂ نَذرِ غیر مُعَیَّن'' (یعنی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کیلئے روزہ کی مَنَّت تَو مانی ہو مگر دِن مخصوص نہ کیا ہو اِس مَنَّت کا بھی پورا کرنا واجِب ہے اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کیلئے مانی ہوئی ہر جائز مَنَّت کا پورا کرنا واجِب ہے۔ جب کہ زَبان سے اِس طرح کے اَلفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سُن سکے، مَثَلاً اِس طرح کہا ''مجھ پر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کیلئے ایک روزہ ہے'' اب چُونکہ اِس میں دِن مخصوص نہیں کیا کہ کونسا روزہ رکھوں گا۔ لہٰذا زندگی میں جب بھی مَنَّت کی نیّت سے روزہ رکھ لیں گے مَنَّت ادا ہوجائے گی۔ مَنَّت کیلئے زَبان سے کہنا شرط ہے اور یہ بھی شَرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سُن لیں۔ مَنَّت کے اَلفاظ اِتنی آواز سے ادا تَو کئے کہ خود سُن لیتا مگر بہرا پن یا کسی قِسم کے شور وغُل وغیرہ کی وجہ سے سُن نہ پایا جب بھی مَنَّت

ہوگئی اس کا پُورا کرنا واجِب ہے) وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی نِیّت رات میں ہی کر لینی ضَروری ہے۔
(مُلَخَّص از رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۴۴)

"مجھے ماہِ رَمَضان سے پیار ہے"

کے بیس حُروف کی نِسبت سے روزہ کی نیّت کے 20 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: ادائے روزۂ رَمَضان اور **نَذْرِ مُعَیَّن** اور نَفْل کے روزوں کیلئے نِیّت کا وَقت غُروبِ آفتاب کے بعد سے ضَحوَۂ کُبریٰ یعنی نِصفُ النَّہارِ شَرعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس پورے وَقت کے دَوران آپ جب بھی نِیّت کرلیں گے یہ روزے ہو جائیں گے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۳۲)

مدینہ ۲: نِیّت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شَرط نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا **مُستَحَب** ہے اگر رات میں روزۂ رَمَضان کی نِیّت کریں تو یُوں کہیں:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان.

ترجَمہ: میں نے نِیّت کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس رَمَضان کا فَرض روزہ کل رکھوں گا۔

مدینہ ۳: اگر دن میں نِیّت کریں تو یُوں کہیں:-

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَومَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان.

ترجَمہ: میں نے نِیّت کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آج رَمَضان کا فَرض روزہ رکھوں گا۔
(رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۳۲)

مدینہ ٤: عَرَبی میں نِیّت کے کلِمات ادا کرنے اُسی وَقت **نِیّت** شُمار کئے جائیں گے جبکہ اُن کے معنیٰ بھی آتے ہوں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ زَبان سے نِیّت کرنا خواہ کسی بھی زَبان میں ہو اُسی وَقت کارآمد ہوگا جبکہ اُس وقت دِل میں بھی نِیّت مَوجُود ہو۔ (اَیضاً)

مدینہ ٥: نِیّت اپنی مادَری زَبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر شَرط یہی ہے کہ عَرَبی میں کریں خواہ کسی اور زَبان میں۔ نِیّت کرتے وَقت دِل میں بھی اِرادہ مَوجُود ہو، وَرنہ بے خیالی میں صِرف زَبان سے رَٹے رَٹائے جملے ادا کر لینے سے نِیّت نہ ہوگی۔ ہاں اگر بالفَرض زَبان سے رَٹی ہوئی نِیّت کہہ لی مگر بعد میں نیت کیلئے مقرّرہ وَقت کے اندر دِل میں بھی نِیّت کرلی تو اب نِیّت صحیح ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۳۲)

مدینہ ٦: اگر دِن میں نِیّت کریں تو ضَروری ہے کہ یہ نِیّت کریں کہ میں صُبح سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح نِیّت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صُبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔ (اَلْجَوْہَرَۃُ النَّیِّرَۃ، ج ۱، ص ۱۷۵)

مدینہ ۷: دِن میں وہ نیّت کام کی ہے کہ صُبحِ صادِق سے نیّت کرتے وَقت تک روزے کے خِلاف کوئی اَمر نہ پایا گیا ہو۔البتّہ اگر صُبحِ صادِق کے بعد بُھول کر کھاپی لیا یا جِماع کرلیا تب بھی نیّت صحیح ہو جائے گی۔کیوں کہ بُھول کر اگر کوئی ڈٹ کر بھی کھاپی لے تو اِس سے روزہ نہیں جاتا۔ (مُلَخّص از ردالمحتار، ج ۳،ص ۳۶۷)

مدینہ ۸: آپ نے اگر یُوں نیّت کی کہ" کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے"۔ یہ نیّت صحیح نہیں۔ بہر حال آپ روزہ دار نہ ہوئے۔ (عالمگیری، ج ۱،ص ۱۹۵)

مدینہ ۹: ماہِ رَمَضان کے دِن میں نہ روزہ کی نیّت کی نہ ہی یہ کہ" روزہ نہیں" اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ المبارَك کا مہینہ ہے تو روزہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ج ۱،ص ۱۹۵)

مدینہ ۱۰: غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر رات کے کسی وَقت میں بھی نیّت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیّت نہ ٹُوٹی، وُہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیّت کرنا ضَروری نہیں۔ (الجَوہَرَۃُ النَّیر ۃ، ج ۱،ص ۱۷۵)

مدینہ ۱۱: آپ نے اگر رات میں روزہ کی نیّت تو کی مگر پھر راتوں رات پکا اِرادہ کرڈالا کہ" روزہ نہیں رکھوں گا" تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نیّت جاتی رہی۔اگر نئی نیّت نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تب بھی روزہ نہ ہوا۔ (درمُختار مع ردُّالمُحتار، ج ۳،ص ۳۴۵)

مدینہ ۱۲: دَورانِ نَماز کلام (بات چیت) کی نیّت تو کی مگر بات نہیں کی تو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔اِسی طرح روزے کے دَوران توڑنے کی صِرف نیّت کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔

(الجَوہَرَۃُ النَّیر ۃ، ج ۱،ص ۱۷۵)

یعنی صِرف یہ نیّت کر لی بس اب میں روزہ توڑ ڈالتا ہوں تو اسطرح اُس وَقت تک روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک حَلق کے نیچے کوئی چیز نہ اُتاریں گے یا کوئی ایسا فعل نہ کر گزریں گے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

مدینہ ۱۳: **سَحَری** کھانا بھی نیّت ہی ہے۔خواہ ماہِ رَمَضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب **سَحَری** کھاتے وَقت یہ اِرادہ ہے کہ صُبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سَحَری کھانا نیّت نہیں۔ (الجَوہَرَۃُ النَّیر ۃ، ج ۱،ص ۱۷۶))

مدینہ ۱۴: رَمَضانُ المبارَك کے ہر روزے کے لئے نئی نیّت ضَروری ہے۔پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پُورے ماہِ رَمَضان کے روزے کی نیّت کر بھی لی تو یہ نیّت صِرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔ (ایضاً،ص ۱۶۷)

مدینہ ۱۵: ادائے رَمَضان اور **نَذرِ مُعَیَّن** اور نَفْل کے عِلاوہ باقی روزے مَثَلاً قضائے رَمَضان اور **نَذرِ غیر مُعَیَّن** اور نَفْل کی قَضاء (یعنی نَفْلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اُس کی قضاء) اور **نَذرِ مُعَیَّن** کی قَضاء اور کَفّارے کا روزہ اور تَمَتُّع (حج کی تین قسمیں ہیں (۱) قِران، (۲) تَمَتُّع (۳) اِفراد۔ قِران اور تَمَتُّع والے پر حج ادا کرنے کے بعد بطورِ شکرانہ حج کی قربانی کرنا واجب ہے جب کہ اِفراد والے کیلئے مستحب۔اگر قِران اور تَمَتُّع والے بہت زیادہ مسکین اور محتاج ہیں مگر قِران اور تَمَتُّع کی نیت کرلی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قربانی کے لائق کوئی جانور ہے نہ رقم نہ ہی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کرکے قربانی کا

انتظام کرسکیں تو اب قربانی کے بدلے ان پر دس روزے واجب ہوں گے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی یکم شَوَّالُ الْمُکَرَّم سے نویں ذِی الْحِجَّۃُ الْحَرَام تک احرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضروری نہیں۔ ناغہ کرکے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نویں ذِی الْحِجَّۃُ الْحَرَام کو رکھیں اور پھر تیرہ ذِی الْحِجَّۃُ الْحَرَام کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔) روزہ اِن سب میں عَین چمکتے وَقتِ صُبحِ صادِق یا رات میں نِیَّت کرنا ضَروری ہے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اُسی مخصُوص روزے کی نِیَّت کریں۔ اگر اِن روزوں کی نِیَّت دِن میں (یعنی صُبحِ صادِق سے لیکر ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے پہلے) کی تو نَفل ہوئے پھر بھی اِن کا پُورا کرنا ضَروری ہے۔ توڑیں گے تو قَضاء واجِب ہوگی۔ اگرچہ یہ بات آپ کے عِلْم میں ہو کہ میں جو روزہ رکھنا چاہتا تھا یہ وہ روزہ نہیں ہے بلکہ نَفل ہی ہے۔
(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۳۴۴)

مدینہ ۱۶: آپ نے یہ گُمان کرکے روزہ رکھا کہ میرے ذِمّے روزے کی قَضاء ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گُمان غَلَط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ البتّہ بہتر یِہی ہے کہ پُورا کرلیں۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازِم ہوگیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قَضاء واجِب ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۳۴۶)

مدینہ ۱۷: رات میں آپ نے قَضاء روزے کی نِیَّت کی، اگر اب صُبح شُروع ہو جانے کے بعد اِسے نَفل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کرسکتے۔ (ایضاً، ص ۳۴۵)

مدینہ ۱۸: دَورانِ نَماز بھی اگر روزے کی نِیَّت کی تو یہ نِیَّت صحیح ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۳۴۵)

مدینہ ۱۹: کئی روزے قَضاء ہوں تو نِیَّت میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رَمَضان کے پہلے روزے کی قَضاء، دوسرے کی قَضاء اور اگر کچھ اِس سال کے قَضاء ہوگئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ نِیَّت ہونی چاہئے کہ اِس رَمَضان کی قضاء اور اُس رَمَضان کی قضاء اور اگر دِن کو **مُعَیَّن** نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۶)

مدینہ ۲۰: **مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** آپ نے رَمَضان کا روزہ قصداً (یعنی جان بُوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اِس روزہ کی قَضاء بھی ہے اور (اگر کفّارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کفّارے کے بھی۔ اب آپ نے اِکسٹھ روزے رکھ لئے قَضاء کا دِن **مُعَیَّن** نہ کیا تو اِس میں قَضاء اور کفّارہ دونوں ادا ہوگئے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۶)

داڑھی والی بچی

روزہ اور دیگر اعمال کی نیّتیں سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصِل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک خوشگوار و خوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ رنچھوڑ لائن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار عاشِقانِ رسول کے تین دن کے مَدَنی قافِلے میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعاء میں بہُت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ اِستِفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی مَدَنی مُنّی ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شُروع ہوگئے ہیں! اِس کی وجہ

سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آرہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پارہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدَنی قافِلہ نے ان کی مَدَنی مُنّی کیلئے دعاء کی۔ سفر مکمّل ہوجانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مُسرّت سے جُھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچّی کی امّی نے بتایا کہ آپ کے مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مَدَنی مُنّی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

ہو گا لُطفِ خدا، آؤ بھائی دُعا مل کے سارے کریں، قافِلے میں چلو
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے مرحبا! ہنس پڑیں! ،قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"حضرتِ سیِّدنا علی اصغر"

کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے دودھ پیتے بچّوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرَکتوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔ بچّوں کو امراض سے بچانے کیلئے شروع میں کی جانے والی احتیاطی تدابیر کافی سُودمند ہوسکتی ہیں اس ضمن میں **16 مَدَنی پھول** مُلاحَظہ فرمائیے:

﴿1﴾ بچّہ یا بچّی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد یا بَرُّ سات بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر اگر بچّے کو دم کر دیا جائے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا۔

﴿۲﴾ پیدائش کے بعد بچّے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نَہلایئے پھر سادہ پانی سے غُسل دیجئے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ پھوڑے پھُنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

﴿۳﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے بچّوں کو کچھ دنوں تک نَہلاتے رہئے کہ یہ بچّوں کی تندُرُستی کیلئے بے حد مُفید ہے۔ اور نیز

﴿٤﴾ نَہلانے کے بعد بدن پر سرسوں کے تیل کی مالش بچّوں کی صحت کے لیے اِکسیر ہے۔

﴿٥﴾ بچّوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک اُنگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے۔

﴿٦﴾ خواہ جُھولے میں جُھلائیں یا بچھونے پر سُلائیں یا گود میں کِھلائیں ہر حال میں بچّوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دِہ ہے۔

﴿۷﴾ وِلادت کے بعد بہُت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچّے کی نگاہ کمزور ہوجاتی ہے۔

﴿۸﴾ جب بچّے کے مَسُوڑھے سخت ہوجائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مَسُوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں اور

﴿۹﴾ روزانہ ایک دو مرتبہ مَسُوڑھوں پر شہد مَلا کریں اور بچّے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مُفید ہے۔

﴿۱۰﴾ جب دودھ چُھڑوانے کا وَقت آئے اور بچّہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہُت

ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلایئے۔
﴿۱۱﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے۔
﴿۱۲﴾ حسبِ حیثیت بچّوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئے کہ اِس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچّہ زندہ رہا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام عمر کام آئے گی۔
﴿۱۳﴾ بچّوں کو بار بار غذا انہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہوجائے دوسری غذا ہرگز مت دیجئے۔
﴿۱۴﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہُت بہُت ضَروری ہے کہ یہ چیزیں بچّوں کی صحت کے لیے بہُت ہی نقصان دِہ ہیں۔
﴿۱۵﴾ بچّوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہُت ہی اچھا ہے۔
﴿۱۶﴾ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہوجائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

زچہ وبچہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضَرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر حامِلہ گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** کی بھی حفاظت اور بچّہ بھی بلا وآفت سے سلامت رہے۔ اگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ 55 بار (اول وآخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچّہ کے منہ پر لگادیں تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَل بچّہ ذہین ہوگا اور بچّوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر زَیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچّے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مَل دیا جائے تو بے حد مُفید ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیڑے مکوڑے اور دیگر موذی جانور بچّے سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کا پڑھا ہوا زَیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کار آمد ہے۔

سحری کرنا سنت ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں روزہ جیسی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی اور ساتھ ہی قُوّت کیلئے **سَحری** کی نہ صِرف اِجازت مَرحمت فرمائی، بلکہ اِس میں ہمارے لئے ڈھیروں ثواب بھی رکھ دیا۔ ہمارے پیارے آقا، مَدَنی مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگرچہ کھانے، پینے کے ہماری طرح محتاج نہیں۔ تاہم ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم غُلاموں کی خاطر **سَحَری** فرمایا کرتے تا کہ مَحبّت والے غُلام اپنے مُحسن آقا، شاہِ خَیرُ الانام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت سمجھ کر **سحری** کرلیا کریں۔ یُوں انہیں دِن کے وَقت روزہ میں قُوت کے ساتھ ساتھ سُنّت پر عَمَل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے۔

بعض اِسلامی بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی **سَحَری** کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخریہ باتیں بناتے ہیں اور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، ہم نے تو **سَحَری** کے بغیر ہی روزہ رکھ لیا ہے۔ مَکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیوانو! **سَحَری** کے بغیر روزہ رکھنا کوئی کمال تو نہیں جس پر فخر کیا جارہا ہے۔ بلکہ **سَحَری کی سُنّت** چھوٹنے پر

ندامت ہونی چاہیے، افسوس کرنا چاہیے کہ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک عظیم سُنّت چُھوٹ گئی۔

ہزار سال کی عبادت سے بہتر

حضرت سَیِّدُ نا شیخ شَرَفُ الدِّین اَلْمَعروف بابا بُلبُل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''**اللہ** تَبارَکَ وَتَعالیٰ نے مجھے اپنی رَحمت سے اِتنی طاقت بخشی ہے کہ میں بغیر کھائے پئے اور بغیر ساز وسامان کے اپنی زندگی گُزار سکتا ہوں۔ مگر چُونکہ یہ اُمور مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت نہیں ہیں، اِس لئے میں اِن سے بچتا ہوں، میرے نزدیک سُنّت کی پَیروی ہزار سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔''

بَہر حال تمام تر اَعمال کا حُسن وجمال اِتِّباعِ سُنّتِ محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی میں پنہاں ہے۔

سونے کے بعد سحری کی اجازت نہ تھی

اِبتِداءً رات کو اُٹھ کر **سَحَری** کرنے کی اِجازت نہیں تھی۔ روزہ رکھنے والے کو غُروبِ آفتاب کے بعد صِرف اُس وَقت تک کھانے پینے کی اِجازت تھی جب تک وہ سونہ جائے۔ اگر سوگیا تو اب بیدار ہوکر کھانا پینا مَمنُوع تھا۔ مگر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اپنے پیارے بندوں پر اِحسانِ عظیم فرماتے ہوئے **سَحَری** کی اجازت مَرحمت فرمادی اور اِس کا سَبَب یُوں ہوا جیسا کہ **خَزائنُ الْعرفان** میں صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی نَقل کرتے ہیں:

سَحَری کی اجازت کی حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا صِرمَہ بن قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مِحنَتی شخص تھے۔ ایک دن بحالتِ روزہ اپنی زمین میں دِن بھر کام کرکے شام کو گھر آئے۔ اپنی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانا طَلَب کیا، وہ پکانے میں مصروف ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔ کھانا تیّار کرکے جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے اِنکار کردیا۔ کیوں کہ اُن دِنوں (غُروبِ آفتاب کے بعد) سوجانے والے کیلئے کھانا پینا مَمنُوع ہوجاتا تھا۔ چُنانچِہ کھائے پیئے بغیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دِن بھی روزہ رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوری کے سَبَب بے ہوش ہوگئے (تفسیر الخازن، ج۱، ص۱۲۶)

تو ان کے حق میں یہ آیتِ مُقدَّسہ نازِل ہوئی:۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ	ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہارے لِئے ظاہر ہوجائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پَو پھٹ کر ۔ پھر رات آنے تک روزے پُورے کرو۔

(پ۲، البقرہ ۱۸۷)

اِس آیتِ مُقدَّسہ میں رات کو سِیاہ ڈورے سے اور صُبحِ صادِق کو سفید ڈورے سے تشبیہ (تَش ۔بِی ۔ہ) دی گئی ۔ معنٰی یہ ہیں کہ تمہارے لئے رَمَضانُ الْمبارَک کی راتوں میں کھانا پینا مُباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ کا اذانِ **فَجر** سے کوئی تَعلُّق نہیں یعنی فَجر کی اَذان کے دَوران کھانے پینے کا کوئی جَواز ہی نہیں ۔ اَذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صُبحِ صادِق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا ۔

"سَحَری سنّت ہے"
کے نوحُروف کی نسبت سے سَحَری کے مُتَعَلِّق
9 فرامِینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

مدینہ ۱: **سَحَری** کھایا کرو کیوں کہ سَحَری میں بَرَکت ہے۔" (صحیح بخاری، ج۱، ص ۶۳۳، حدیث ۱۹۲۳)

مدینہ ۲: ہمارے اور اہلِ کِتاب کے دَرمِیان **سَحَری** کھانے کا فَرق ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۵۲، حدیث ۱۰۹۶)

مدینہ ۳: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فِرِشتے **سَحَری** کھانے والوں پر رَحمت نازِل فرماتے ہیں۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۵، ص ۱۹۴، حدیث ۳۴۵۸)

مدینہ ٤: نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم، مَحبُوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے ساتھ جب کِسی صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **سَحَری** کھانے کیلئے بُلاتے تو ارشاد فرماتے، "آؤ بَرَکت کا کھانا کھالو۔"

(سُنَن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۲، حدیث ۲۳۴۴)

مدینہ ۵: روزہ رکھنے کیلئے **سَحَری** کھا کر قُوّت حاصِل کرو اور دن (یعنی دوپہر) کے وَقت آرام (یعنی قَیلُولہ) کرکے رات کی عِبادت کیلئے طاقت حاصِل کرو۔ (سُنَن ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۲۱، حدیث ۱۶۹۳)

مدینہ ٦: **سَحَری** بَرَکت کی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عَطا فرمائی ہے، اِس کو مت چھوڑنا۔

(السُّنَنُ الکُبریٰ للنسائی، ج ۲، ص ۷۹، حدیث ۲۴۷۲)

مدینہ ۷: تین آدمی جِتنا بھی کھالیں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے کوئی حِساب نہ ہوگا بَشَرطیکہ کھانا حَلال ہو

(۱) روزہ دار اِفطار کے وَقت۔

(۲) **سَحَری** کھانے والے۔

(۳) مجاہد جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے راستہ میں سَرحدِ اسلام کی حِفاظت کرے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۲، ص ۹۰، حدیث ۹)

مدینہ ۸: **سَحَری** پوری کی پوری بَرَکت ہے پس تم نہ چھوڑو چاہے یہی ہو کہ تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اسکے فِرِشتے رَحمت بھیجتے ہیں **سَحَری** کرنے والوں پر۔

(مُسند امام احمد، ج ۴، ص ۸۸، حدیث ۱۱۳۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حسنین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اِن تمام فرامین سے ہمیں یہی دَرس ملتا ہے کہ **سَحَری** ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے جس سے بے شُمار جسمانی اور رُوحانی فوائد حاصِل ہوتے ہیں۔ اِسی لئے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِسے مُبارَک ناشتہ کہا ہے۔ جیسا کہ

مدینہ ۹: حضرتِ سیِّدُ نا عِر باض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دَفعہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں **رَسُولُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھے اپنے ساتھ **سَحَری** کھانے کیلئے بُلایا اور فرمایا، "آؤ مُبارَک ناشتہ کیلئے۔" (سُنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۲، حدیث ۲۳۴۴)

کیا روزے کیلئے سحری شرط ہے؟

کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ **سَحَری** روزہ کیلئے شَرط ہے۔ ایسا نہیں **سَحَری** کے بِغیر بھی روزہ ہو سکتا ہے۔ مگر جان بُوجھ کر **سَحَری** نہ کرنا مُناسِب نہیں کہ ایک عظیم سُنّت سے مَحرومی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ **سَحَری** میں خُوب ڈَٹ کر کھانا ہی ضَروری نہیں۔ چند کھجوریں اور پانی ہی اگر بہ نیّتِ **سَحَری** استِعمال کرلیں جب بھی کافی ہے بلکہ کھجور اور پانی سے تو **سَحَری** کرنا سُنّت بھی ہے جیسا کہ

کھجور اور پانی سے سحری کرنا سنت ہے

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **سَحَری** کے وَقت مجھ سے فرماتے: "میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کِھلاؤ۔ تو میں کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کرتا۔" (اَلسُّنَنُ الکُبریٰ لِلنَّسائی، ج ۲، ص ۸۰، حدیث ۲۴۷۷)

کھجور بہترین سحری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ دار کیلئے ایک تو **سَحَری** کرنا بذاتِ خود سُنّت ہے اور کھجور اور پانی سے **سَحَری** کرنا دوسری سُنّت بلکہ کھجور سے **سَحَری** کرنے کی تو ہمارے آقا ومولیٰ، مدینے والے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ترغیب بھی دلائی ہے۔ چُنانچہ سیِّدُ نا سائِب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، **اللّٰہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "نِعْمَ السَّحُوْرُ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور بہترین **سَحَری** ہے۔" (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۲، ص ۹۰، حدیث ۱۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ "یعنی کھجور مومن کی بہترین **سَحَری** ہے"۔ (سُنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۳، حدیث ۲۳۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھجور اور پانی کا جمع کرنا بھی **سَحَری** کے لئے شرط نہیں صرف تھوڑا سا پانی بھی اگر بہ نیّتِ **سَحَری** پی لیا جائے تو اِس سے بھی **سَحَری کی سنّت** ادا ہو جائے گی۔

سحری کا وقت کب ہوتا ہے؟

عَرَبی کی مشہور کتابِ لُغت ''قامُوس'' میں ہے کہ **سَحَر** اُس کھانے کو کہتے ہیں جو صُبح کے وَقت کھایا جائے۔ ''حنفیوں کے زبردست پیشوا حضرتِ علّامہ مولینا المعروف مُلّا علی قاری عَلَیہِ رَحمۃُ الْباری فرماتے ہیں، ''بعضوں کے نزدیک **سَحَری** کا وَقت آدھی رات سے شُروع ہوجاتا ہے۔'' (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۴، ص ۴۷۷)

سَحَری میں تاخیر اَفضل ہے جیسا کہ حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا یَعْلَی بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزوں کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** محبوب رکھتا ہے

(۱) اِفطار میں جلدی اور

(۲) **سَحَری** میں تاخیر اور

(۳) نَماز (کے قِیام) میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۲، ص ۹۱، حدیث ۴)

سَحَری میں تاخِیر سے کونسا وقت مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **سَحَری** میں تاخیر کرنا مُستَحَب ہے اور دیر سے **سَحَری** کرنے میں زیادہ ثواب مِلتا ہے۔ مگر اتنی تاخیر بھی نہ کی جائے کہ صبحِ صادق کا شُبہ ہونے لگے! یہاں ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ ''تاخیر'' سے مُراد کونسا وَقت ہے؟ مُفَسِّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''تفسیر نعیمی'' میں فرماتے ہیں کہ اِس سے مُراد رات کا چھٹا حِصّہ ہے۔ پھر سُوال ذِہن میں اُبھرا کہ رات کا چھٹا حِصّہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ غُروبِ آفتاب سے لیکر صُبحِ صادِق تک رات کہلاتی ہے۔ مَثَلاً کسی دِن سات بجے شام کو سُورج غُروب ہوا اور پھر چار بجے صبحِ صادِق ہوئی۔ اِس طرح غروبِ آفتاب سے لیکر صُبحِ صادِق تک جو نو گھنٹے کا وَقفہ گُزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے اِن نو گھنٹوں کے برابر برابر چھ حِصّے کر دیجئے۔ ہر حِصّہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہوا اب رات کے آخِری ڈیڑھ گھنٹے (یعنی اڑھائی بجے تا چار بجے) کے دوران صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے جب بھی **سَحَری** کی، وہ تاخیر سے کرنا ہوا۔ **سَحَری** و اِفطار کا وَقت عُمُوماً روزانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بیان کئے ہوئے طریقے کے مطابِق جب بھی چاہیں رات کا چھٹا حصّہ نِکال سکتے ہیں اگر رات **سَحَری** کرلی اور روزہ کی نِیّت بھی کرلی۔ بلکہ عَوامی اِصطِلاح میں ''روزہ بند'' بھی کرلیا پھر بھی بقیّہ رات میں جب چاہیں کھا پی سکتے ہیں۔ نئی نیّت کی حاجت نہیں۔

اذانِ فجر نماز کیلئے ہے نہ کہ روزہ بند کرنے کیلئے

سَحَری میں اِتنی تاخیر بھی نہ کریں کہ صُبحِ صادِق کا شک ہونے لگے۔ بلکہ کہ بعض لوگ تو صُبحِ صادِق کے بعد فَجر کی اذانیں ہورہی ہوتی ہیں مگر کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ اور کان لگا کر سنتے ہیں کہ ابھی فُلاں مسجِد کی اذان خَتم نہیں ہوئی یا وہ سنو! دُور سے اذان کی آواز آرہی ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھالیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اِصطِلاح میں ''روزہ بند'' ضَرور کرتے ہیں۔ آہ! اِس طرح ''روزہ بند'' تو کیا کریں گے روزے کو بِالکل ہی ''کُھلا'' چھوڑ دیتے ہیں

اور یوں ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں اور سارا دن بھوک پیاس کے سوا کچھ ہاتھ آتا ہی نہیں۔ "روزہ بند" کرنے کا تعلّق اذانِ فجر سے نہیں۔ صبحِ صادِق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضَروری ہے۔ جیسا کہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت گزرا۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ہر مسلمان کو عقلِ سَلیم عطا فرمائے اور صحیح اَوقات کی معلُومات کر کے روزہ نَماز وغیرہ عبادات صحیح صحیح بجالانے کی توفیق مَرحَمت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم

کھانا پینا بند کر دیجئے

آج کل عِلمِ دین سے دُوری کے سبب عام طور پر لوگوں کا یِہی مَعمول دیکھا گیا ہے کہ وہ اَذان یا سائرن ہی پر **سَحَری** و اِفطار کا دارومَدار رکھتے ہیں۔ بلکہ بَعض تو اَذانِ فَجر کے دَوران ہی "روزہ بند" کرتے ہیں۔ اِس عام غَلَطی کو دُور کرنے کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزانہ صُبحِ صادِق سے تین مِنَٹ پہلے ہر مَسجِد میں بُلند آواز سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کہنے کے بعد اِس طرح تین بار اِعلان کر دیا جائے، "روزہ رکھنے والو! آج **سَحَری** کا آخری وَقت (مَثَلًا) چار بج کر بارہ مِنَٹ ہے۔ وَقت خَتْم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کر دیجئے۔ اذان کا ہرگز انتظار نہ فرمایئے، اذان **سَحَری** کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نَمازِ فَجر کے لئے دی جاتی ہے۔" ہر ایک کو یہ بات ذِہن نشین کرنی ضَروری ہے کہ اَذانِ **فَجر** لازِمی طور پر صُبحِ صادِق کے بعد ہی ہوتی ہے اور وہ "روزہ بند" کرنے کیلئے نہیں بلکہ صِرف **نمازِ فجر** کیلئے دی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی قافلے کی نیت کرتے ہی مشکل آسان ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر فرماتے رہئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آپ کی ذَوق افزائی کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ لانڈھی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بِالتَّصَرُّف عرض کرتا ہوں: میرے بڑے بھائی کی شادی کے دن قریب آرہے تھے، اَخراجات کا اِنتِظام نہیں تھا، مجھے سخت تشویش تھی، قرض لینے کا ذہن بھی نہیں بن رہا تھا کہ ادا کرنے میں تاخیر کی صورت میں میری جان سے پیاری مَدَنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے نام پر بٹّا لگ سکتا ہے۔ ایک دن اِنتہائی پریشانی کے عالَم میں نَمازِ ظہر ادا کی اور دل ہی دل میں نیّت کی کہ اگر رقم کا انتظام ہو گیا تو **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کروں گا۔ نَماز سے فراغت کے بعد ابھی نَمازیوں سے مُلاقات اور **اِنفِرادی کوشِش** میں مَصرُوف تھا کہ امام صاحِب جو رِشتے میں میرے تایا جان ہیں اور میری پریشانی سے واقِف بھی۔ اُنہوں نے مجھے بُلایا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بغیر سُوال کے خود ہی رقم دینے کا وعدہ فرمالیا۔ میں دوسرے ہی دن **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری اُلجھن دُور ہوگئی۔ تاریخ طے ہوتے وَقت ہم بارِ قرض تلے دبے ہوئے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑے بھائی جان کی شادی بھی ہوگئی اور قرض بھی اُتر گیا۔

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو — شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو
قرض اتر جائے گا، زخم بھر جائیگا — سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹے بھائی کی مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ادائے قرض کا اِنتظام، رقم کا اہتمام اور بڑے بھائی کی شادی والا کام ہوگیا۔

قرض سے نجات کا عمل

ہر نَماز کے بعد سات بار سورۂ قُریش (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر دعاء مانگئے۔ پہاڑ جتنا قرض ہوگا تب بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہوجائے گا۔ عمل تاحصول مُراد جاری رکھئے۔

قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(ترجمہ: یااللہ عزوجل مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل وکرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے) تاحُصولِ مُراد ہر نَماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح وشام 100، 100 بار روزانہ (اوّل وآخر ایک ایک بار دُرُود شریف) پڑھئے۔ مروی ہوا کہ ایک مکاتَب (مکاتَب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا مُعاہدہ کیا ہوا ہو۔ (المختصر القدوری، کتاب المکاتب، ص۳۷۶)) نے حضرت مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں عرض کی: "میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے۔" آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: "میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر (صِیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (النھایۃ، ج۳، ص۶۱)) جتنا دَین (یعنی قرض) ہوگا تو اللہ تعالٰی تمہاری طرف سے ادا کردے گا، تم یوں کہا کرو، " اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (ترجمہ: یااللہ عزوجل مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل وکرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے)۔" (جامع ترمذی، ج۵، ص۳۲۹، حدیث۳۵۷۴)

مَدَنی التجاء: عمل شُروع کرنے سے قبل حُضُور غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کے ایصالِ ثواب کیلئے کم از کم گیارہ روپے کی نیاز اور کام ہوجانے کی صورت میں کم از کم پچیس روپے کی نیاز امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم کیجئے۔ (مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں)

صُبح وشام کی تعریف : آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبح اور ابتداءِ وقتِ ظُہر سے غُروبِ آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔

مَدَنی مشورہ: پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہیے کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے وہاں دعاء مانگے، اگر خود مجبور ہے مَثَلاً اسلامی بہن ہے تو اپنے گھر میں سے کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

افطار کا بیان

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے، اِفطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ سائرِن کا اِنتِظار کیجئے، نہ اَذان کا۔ فَوراً کوئی چیز کھا یا پی لیجئے مگر **کھجور** یا چُھوہارہ یا پانی سے اِفطار کرنا سُنّت ہے۔ **کھجور** کھا کر یا پانی پی لینے کے بعد یہ دُعاء پڑھئے:

اِفطار کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ لَکَ صُمۡتُ وَبِکَ اٰمَنۡتُ وَعَلَیۡکَ تَوَکَّلۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ.

ترجَمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رِزق سے روزہ اِفطار کیا۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۰)

(اِفطار کی دُعاء عُموماً قَبل از اِفطار پڑھنے کا رواج ہے مگر امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن نے "فتاوٰی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۳۱" میں اپنی تحقیق یہی پیش کی ہے کہ دُعاء اِفطار کے بعد پڑھی جائے)

افطار کیلئے اذان شرط نہیں

اِفطار کیلئے اذان شرط نہیں۔ ورنہ اُن علاقوں میں روزہ کیسے کُھلے گا جہاں مساجِد ہی نہیں یا اذان کی آواز نہیں آتی۔ بہرحال مغرب کی اَذان نَمازِ مغرِب کیلئے ہوتی ہے۔ جہاں مساجِد ہوں وہاں کاش یہ طریق کا رائج ہو جائے کہ جیسے ہی آفتاب غُروب ہونے کا یقین ہو جائے۔ بُلند آواز سے "صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد" کہنے کے بعد اس طرح تین بار اِعلان کر دیا جائے:

"روزہ دارو! روزہ اِفطار کر لیجئے"

"یا غوث الا عظم"

کے گیارہ حُروف کی نسبت سے افطار کے 11 فضائل

مدینہ ۱: حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ بحرو بر کے بادشاہ، دوعالم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ کے مہرو ماہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتے ہیں، "ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک اِفطار میں جلدی کریں گے۔" (صحیح بُخاری، ج ۱، ص ۶۴۵، حدیث ۱۹۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے ہی غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے بلا تاخیر **کھجور** یا پانی وغیرہ سے روزہ کھول لیں اور

دُعا بھی اب روزہ کھول کر مانگیں تا کہ اِفطار میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

مدینہ ۲: سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: ''میری اُمّت میری سُنّت پر رہے گی جب تک اِفطار میں سِتاروں کا اِنتِظار نہ کرے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حِبان، ج ۵، ص ۲۰۹، حدیث ۳۵۰۱)

مدینہ ۳: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** نے فرمایا: ''میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو اِفطار میں جلدی کرتا ہے۔'' (ترمذی، ج ۲، ص ۱۶۴، حدیث ۷۰۰)

سُبْحٰنَ اللّٰہ ! **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا پیارا بننا ہے تو اِفطار کے وَقت کسی قسم کی مشغولیت مت رکھئے، بس فوراً اِفطار کر لیجئے۔

مدینہ ٤: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے **اللّٰہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِفطار سے پہلے نَمازِ مغرِب ادا فرمائی ہو، چاہے ایک گھونٹ پانی ہی ہوتا۔ (آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس سے اِفطار فرماتے)۔ (التَّرغیب والتَّرہیب، ج ۲، ص ۹۱، حدیث ۹۱)

مدینہ ۵: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروردگار دوجہاں کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''یہ دِین ہمیشہ غالِب رہے گا جب تک لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہُود ونَصارٰی تاخیر کرتے ہیں۔''

(سُنَن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۶، حدیث ۲۳۵۳)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں بھی اِفطار میں تاخیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اِظہار کیا گیا ہے۔ اور اِفطار میں تاخیر کرنا چونکہ یہُود ونَصارٰی کا فِعل ہے اِس لئے اِن کی مُشابہَت (یعنی نَقل) سے روکا گیا ہے۔

مدینہ ٦: حضرتِ سیِّدُنا زَید بن خالد جُہَنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

مَنْ جَھَّزَ غَازِیاً اَوْ حَاجًّا اَوْ خَلَفَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ اَوْ فَطَّرَ صَائِماً کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ

ترجَمہ: جس نے کسی غازی یا حاجی کو سامان (زادِراہ) دیا یا اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کا روزہ اِفطار کروایا تو اُسے بھی انہی کی مِثْل اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے اجر میں کچھ کمی ہو۔

(اَلسُّنَن الکبرٰی لِلنَّسائی، ج ۲، ص ۲۵۶، حدیث ۳۳۳۰)

سبحٰنَ اللّٰہ عزوجل اکتنی پیاری بشارت ہے کہ غازی کو سامانِ جہاد فراہم کرنے والے کو غازی جیسا، حج پر جانے والے کی مالی مدد کرنے پر حاجی جیسا اور اِفطار کروانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب دیا جائے گا اور کرم بالائے کرم یہ کہ اُن لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہ عزوجل۔ مگر یہ حکمِ شریعت یاد رکھئے کہ حج وعمرہ کیلئے سُوال کرنا حرام ہے اور اِس سُوال کرنے والے کو دینا بھی گناہ ہے۔

اِفطار کروانے کی عظیم الشّان فضیلت

مدینہ ۷: حضرتِ سَیِّدُ ناسَلْمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر محبوبِ داوَر عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: ''جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے **اِسْتِغفَار** کرتے ہیں اور جبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) شبِ قَدْر میں اُس کیلئے **اِسْتِغفَار** کرتے ہیں۔''
(طبرانی المعجم الکبیر، ج ۶، ص ۲۶۲، حدیث ۶۱۶۲)

سُبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اقُربان جایئے **اللّٰہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت ورَحمت پر کہ کوئی مسلمان ماہِ رَمَضان میں اگر کسی روزہ دار کو ایک آدھ **کھجور** کِھلا کر یا پانی کا ایک گھونٹ پِلا کر روزہ اِفْطار کروادے تو اُس کے لئے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کے مَعصوم فِرِشتے رَمَضانُ الْمُبارَك کے اَوقات میں اور فِرِشتوں کے سردار حضرتِ سَیِّدُ ناجبرِیل علیہ السلام شبِ قدر میں دُعائے مَغْفِرت فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسَانِہٖ۔

جِبرِیل اَمین کے مُصافَحہ کرنے کی علامت

مدینہ ۸: ایک رِوایَت میں آتا ہے، ''جو حَلال کمائی سے رَمَضان میں روزہ اِفْطار کروائے۔ رَمَضان کی تمام راتوں میں فِرِشتے اُس پر دُرُود بھیجتے ہیں اور شبِ قدر میں جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اُس سے **مُصَافَحہ** کرتے ہیں۔ اور جس سے جبرِیل علیہ السلام **مُصَافَحہ** کرلیں اُس کی آنکھیں (خوفِ خدا عزوجل سے) اشک بار ہوجاتی ہیں اور اسکا دل نَرم ہوجاتا ہے۔ (کنزالعمال، ج ۸، ص ۲۱۵، حدیث ۲۳۶۵۳)

روزہ دار کو پانی پلانے کی فضیلت

مدینہ ۹: ایک اور رِوایَت میں ہے، ''جو روزہ دار کو پانی پلائے گا **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جنّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔'' (صحیح ابن خزیمہ، ج ۳، ص ۱۹۲، حدیث ۱۸۸۷)

مدینہ ۱۰: حضرتِ سَیِّدُ ناسَلْمان بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، انیسُ الْغَرِیبین، سِراجُ السَّالِکین، مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمین، جنابِ صادِق واَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''جب تم میں کوئی روزہ اِفْطار کرے تو **کھجُور** یا چُھوہارے سے اِفْطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ مِلے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۶۲، الحدیث ۶۹۵)

اِس حدیثِ پاک میں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہو سکے تو **کَھجور** یا چُھوہارے سے اِفطار کیا جائے کہ یہ سُنَّت ہے اور اگر **کَھجور** مُیَسَّر نہ ہو تو پھر پانی سے اِفطار کر لیجئے کہ یہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

مدینہ ۱۱: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے "طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نَماز سے پہلے تَر **کَھجوروں** سے روزہ اِفطار فرماتے، تَر **کَھجوریں** نہ ہوتیں تو چند خشک **کَھجوریں** یعنی چُھوہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلّو پانی پیتے۔

(سُنَن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۷، حدیث ۲۳۵۶)

اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اوّلاً تَر **کَھجور** سے روزہ اِفطار کرنا پسند فرماتے اگر یہ حاضِر نہ ہوتیں تو پھر چُھوہاروں سے، یہ بھی اگر مَوجُود نہ ہوتے تو پھر پانی سے روزہ اِفطار فرماتے۔ لہٰذا ہماری پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہمیں اِفطار کیلئے میٹھی میٹھی تر **کَھجور** مِل جائے جو کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سُنَّت ہے۔ یہ بھی نہ ملے تو پھر چُھوہارا اور یہ بھی مُیَسَّر نہ ہو تو پھر اب پانی سے روزہ اِفطار کر لیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارَکہ میں **سَحَری** اور اِفطار میں **کَھجور** کے استعمال کی کافی ترغیب موجود ہے۔ **کَھجور** کھانا' اِس کو بھگو کر اس کا پانی پینا' اس سے علاج تجویز کرنا یہ سب سنّتیں ہیں۔ اَلْغَرَض اس میں لاتعداد برکتیں اور بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

"سیِّدی اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف"

کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے کھجور کے 25 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان صحت نشان ہے، عالی رُتبہ **عَجْوہ** (مدینۂ منورہ کی سب سے عظیم **کَھجور** کا نام) میں ہر بیماری سے شِفاء ہے۔ علّامہ بدرُالدّین عَینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کے مطابق "سات روز تک روزانہ سات عَدَد **عَجْوہ کَھجور** کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) کو روکتا ہے۔" (عُمدۃُ القاری، ج ۱۴، ص ۴۳۶، حدیث ۵۷۶۸)

مدینہ ۲: میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، **عَجْوہ کَھجور** جنّت سے ہے، اس میں زَہر سے شِفاء ہے۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۱۷، حدیث ۲۰۷۳)

بخاری شریف کی رِوایت کے مطابق جس نے نَہار مُنہ **عَجْوہ کَھجور** کے سات دانے کھالئے اُس دن اسے جادو اور زَہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔ (صحیح بخاری، ج ۳، ص ۵۴۰، حدیث ۵۴۳۵)

مدینہ ۳: سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، **کَھجور** کھانے سے قُولَنج (قولنج کو انگریزی میں اپنڈکس (APPENDIX) کہتے ہیں۔) (یعنی بڑی انتڑی کا درد) نہیں ہوتا۔ (کنزُ العُمّال، ج ۱۰، ص ۱۲، حدیث ۲۸۱۹۱)

مدینہ ٤ :طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان شِفاء نشان ہے، نَہار مُنہ **کَھجور** کھاؤ اِس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ (الجامع الصّغیر، ص۳۹۸، حدیث ٦۳۹٤)

مدینہ ٥ : حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، "میرے نزدیک حامِلہ کے لئے **کَھجور** سے اور مریض کیلئے شَہد سے بہتر کسی چیز میں شِفاء نہیں" (دُرِّ منثور، ج ٥، ص ٥٠٥)

مدینہ ٦ : سیِّدی محمد احمد ذَھبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، حامِلہ کو **کَھجوریں** کھلانے سے اِن شآءَ اللہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بُردبار اور نَرم مزاج ہوگا۔

مدینہ ٧ : جو فاقہ کی وجہ سے کمزور ہوگیا ہو اُس کیلئے **کَھجور** بہُت مفید ہے کیونکہ یہ غِذائیت سے بھرپور ہے۔ اسکے کھانے سے جلد توانائی بحال ہوجاتی ہے۔ لِھٰذا **کَھجور** سے افطار کرنے میں یہ حکمت بھی ہے۔

مدینہ ٨ : روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تَبخیرِ معدہ اور جگر کے وَرم کا خَطرہ ہے۔ **کَھجور** کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے نقصان کا خطرہ ٹل جاتا ہے، مگر سخت ٹھنڈا پانی پینا ہر وَقت نقصان دِہ ہے۔

مدینہ ٩ : **کَھجور** اور کِھیرا یا ککڑی، نیز **کَھجور** اور تَربوز ایک ساتھ کھانا سنّت ہے۔ اِس میں بھی حِکمتوں کے مَدَنی پھول ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے عمل کیلئے تو اس کا سنّت ہونا ہی کافی ہے۔ اَطِبّاء کا کہنا ہے کہ اس سے جِنسی و جسمانی کمزوری اور دُبلا پن دُور ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، مکھن کے ساتھ **کَھجور** کھانا بھی سنّت ہے، (سُنن ابن ماجہ، ج ٤، ص ٤١، حدیث ۳۳۳٤)

بیک وقت پُرانی اور تازہ **کَھجوریں** کھانا بھی سنّت ہے۔ ابنِ ماجہ میں ہے، جب شیطان کسی کو ایسا کرتا دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پُرانی کیساتھ نئی **کَھجور** کھا کر آدمی تَنُومَن (یعنی مضبوط جسم والا) ہوگیا۔ (سُنن ابن ماجہ، ج ٤، ص ٤٠، حدیث ۳۳۳۰)

مدینہ ١٠ : **کَھجور** کھانے سے پُرانی قَبض دُور ہوتی ہے۔

مدینہ ١١ : دَمہ، دل، گُردہ، مَثانہ، پِتّا اور آنتوں کے اَمراض میں **کَھجور** مُفید ہے۔ یہ بلغم خارج کرتی، مُنہ کی خشکی کو دُور کرتی، قُوّتِ باہ بڑھاتی اور پیشاب آور ہے۔

مدینہ ١٢ : دل کی بیماری اور کالا موتیا کیلئے **کَھجور** کو گُٹھلی سَمیت کُوٹ کر کھانا مُفید ہے۔

مدینہ ١٣ : **کَھجور** کو بھگو کر اِس کا پانی پی لینے سے جگر کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ دَست کی بیماری میں بھی یہ پانی مفید ہے۔ (رات کو بھگو کر صُبح نَہار مُنہ اِس کا پانی پئیں مگر بھگونے کے لئے فریزر میں نہ رکھیں۔)

مدینہ ١٤ : **کَھجور** کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقَوّی (یعنی طاقت دینے والی) غذاء ہے۔ یہ غذاء بیماری کے بعد کی کمزوری دُور کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

مدینہ ١٥ : **کَھجور** کھانے سے زَخم جلدی بھرتا ہے۔

مدینہ ١٦ : یَرقان (یعنی پیلیا) کیلئے **کَھجور** بہترین دواء ہے۔

مدینہ ۱۷: تازہ پکی ہوئی **کھجوریں** صَفرا (یعنی "پت" جس میں قے کے ذریعے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور تیزابیت (ACIDIT) کو ختم کرتی ہیں۔

مدینہ ۱۸: **کھجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں جلا کر اس کا منجن بنا لیجئے۔ یہ دانتوں کو چمکدار اور منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔

مدینہ ۱۹: **کھجور** کی جلی ہوئی گٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زخم کا خون بند ہوتا اور زخم بھر جاتا ہے۔

مدینہ ۲۰: **کھجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دھونی لینا بواسیر کے مسّوں کو خشک کرتا ہے۔

مدینہ ۲۱: **کھجور** کے دَرَخت کی جڑوں یا پتّوں کی راکھ سے منجن کرنا دانتوں کے درد کیلئے مفید ہے۔ جڑوں یا پتّوں کو پانی میں اُبال کر اِس سے کُلّیاں کرنا بھی دانتوں کے درد میں فائدہ مند ہے۔

مدینہ ۲۲: جس کو **کھجور** کھانے سے کسی قسم کا نقصان (SIDE EFFECT) ہوتا ہو تو اَنار کا رس، یا خشخاش یا کالی مرچ کے ساتھ استعمال کرے اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

مدینہ ۲۳: اَدھ پکی اور پُرانی **کھجوریں** بیک وقت کھانا نقصان دہ ہے۔ اسی طرح **کھجور** کے ساتھ انگور یا **کشمش** یا مُنقّہ ملا کر کھانا، **کھجور** اور انجیر بیک وقت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں **کھجوریں** کھانا مُضِر یعنی نقصان دِہ ہے۔

مدینہ ۲۴: ایک وقت میں ۵ تولہ (یعنی تقریباً ۶۰ گرام) سے زیادہ **کھجوریں** نہ کھائیں۔ پُرانی **کھجور** کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیوں کہ اِس میں بعض اوقات سُرسُریاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتی ہیں لہٰذا صاف کر کے کھایئے۔ جس **کھجور** میں کیڑے ہونے کا گمان ہو اُس کو صاف کئے بغیر کھانا مکروہ ہے۔ (عون المعبود، ج ۱۰، ص ۲۴۶)

بیچنے والے چمکانے کیلئے اکثر سرسوں کا تیل لگا دیتے ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ **کھجوروں** کو چند منٹ کیلئے پانی میں بھگو دیں۔ تاکہ مکھیوں کی بیٹ اور مَیل کچیل چُھوٹ جائے۔ پھر دھو کر استعمال فرمائیں۔ دَرَخت کی پکی ہوئی **کھجوریں** زیادہ مُفید ہوتی ہیں۔

مدینہ ۲۵: مدینۂ منوّرہ زادَھا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتعظِیماً کی **کھجوروں** کی گٹھلیاں مت پھینکئے۔ کسی اَدَب کی جگہ ڈال دیجئے یا دریا بُرد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سَروَتے سے باریک ٹکڑیاں کر کے ڈِبیہ میں ڈال کر جیب میں رکھ لیجئے اور چھالیہ کی جگہ استعمال کر کے اسکی برکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دُنیا کے کسی بھی خطّے کی ہو جب مدینۂ منوّرہ زادَھا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتعظِیماً کی فضاؤں میں داخل ہوئی تو مدینے کی ہوگئی لہٰذا عُشّاق اس کا اَدَب کرتے ہیں۔

افطار کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کتنا خوش نصیب ہے کہ ہر وقت **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی رِضا حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اِفطار کے وقت وہ جو بھی دُعاء مانگتا ہے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے اپنے فضل و کرم سے قبول فرماتا ہے۔ چُنانچہ سیّدنا

عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ امامُ الْمُتَوَکِّلِین، سیِّدُ القانعین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے،

"اِنَّ لِلصَّآئِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃً مَّا تُرَدُّ"
(الترغیب والترہیب، ج۲، ص۵۳، حدیث ۲۹)

ترجمہ: بے شک روزہ دار کے لئے اِفْطار کے وَقْت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو رَد نہیں کی جاتی۔"

سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرعظمت ہے، "تین شخصوں کی دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی

﴿۱﴾ ایک روزہ دار کی بوَقتِ اِفطار

﴿۲﴾ دُوسرے بادشاہِ عادِل کی اور

﴿۳﴾ تیسرے مظلوم کی۔ اِن تینوں کی دُعاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بادَلوں سے بھی اُوپر اُٹھالیتا ہے اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کُھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، "مجھے میری عِزّت کی قَسَم! میں تیری ضَرور مَدَد فرماؤں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہو۔" (سُنَنِ ابنِ ماجہ، ج۲، ص۳۴۹، حدیث ۱۷۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم کھانے پینے میں رہ جاتے ہیں

پیارے روزہ دارو! آپ کو مُبارَک ہو کہ آپ کے لئے یہ بِشارت ہے کہ اِفْطار کے وَقْت جو کچھ دُعاء مانگو گے وہ دَرَجۂ قبولیَّت تک پَہُنچ کر رہے گی۔ مگر افسوس کہ آج کل ہماری حالت کچھ ایسی عجیب ہوچکی ہے کہ نہ پُوچھو بات! اِفطار کے وَقت ہمارا نَفس بڑی سَخت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ عُمُوماً اِفطار کے وَقت ہمارے آگے اَنواع واَقسام کے پھلوں، کباب، سَمُوسَوں، پکوڑوں کے ساتھ ساتھ گرمی کا موسم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شَربت کے جام بھی مَوجود ہوتے ہیں۔ بُھوک اور پیاس کی شِدَّت کے سَبَب ہم نِڈھال تو ہو ہی چکے ہوتے ہیں۔ بس جیسے ہی سُورج غُروب ہوا، کھانوں اور شربت پر ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دُعاء یاد ہی نہیں رہتی! دُعاء تو دُعاء ہمارے بے شُمار اِسلامی بھائی اِفطار کے دَوران کھانے پینے میں اس قَدَر مُنْہمِک ہو جاتے ہیں کہ ان کو نَمازِ مغرب کی پُوری جَماعت تک نہیں مِلتی۔ بلکہ مَعاذَ اللہ بَعْض تو اِس قَدَر سُستی کرتے ہیں کہ گھر ہی میں اِفطار کر کے وَہیں پر بِغیر جَماعت نَماز پڑھ لیتے ہیں۔ تَوبہ! تَوبہ!! جنّت کے طلبگارو! اتنی بھی غفلت مت کرو!! نَمازِ باجماعت کی شَریعت میں نِہایت ہی سَخت تاکید آئی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھو! بِلا کسی صحیح شَرعی مجبوری کے مسجِد کی پنج وَقتہ نَماز کی جَماعت تَرک کر دینا گُناہ ہے۔

اِفطار کی احتیاطیں

بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ کھجور سے اِفطار کر کے فوراً اچھی طرح مُنہ صاف کر لے اور نَمازِ باجماعت میں شریک ہو جائے۔ آج کل مسجِد میں لوگ پھل پکوڑے وغیرہ کھانے کے بعد مُنہ کو اچھی طرح صاف نہیں کرتے فوراً جماعت میں شریک ہو

جاتے ہیں حالانکہ غِذا کا معمولی ذرّہ یا ذائِقہ بھی مُنہ میں نہیں ہونا چاہئے کہ ایک فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ بھی ہے: **کِراماً کاتِبین** (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرِشتوں) پراس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرَّر ہیں اُسے اِس حال میں نَماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔''

(طبرانی کبیر، ج ۴، ص ۱۷۷، حدیث ۴۰۶۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **مُتَعَدَّد** احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وَقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت اِیذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءَت (قِرا۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخِل ہو جاتی ہے۔

(کنزالعمال، ج ۹، ص ۳۱۹)

اور طَبَرانی نے کَبیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابواَیُّوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وُہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۴ تا ۶۲۵)

مسجِد میں افطار کرنے والوں کو اکثر مُنہ کی صفائی دشوار ہوتی ہے کہ اچھی طرح صفائی کرنے بیٹھیں تو جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا مشورہ ہے کہ صرف ایک آدھ کھجور کھا کر پانی پی لیں۔ پانی کو مُنہ کے اندر خوب **جُنبِش دیں** یعنی ہلائیں تاکہ کھجور کی مٹھاس اور اس کے اجزا چھوٹ کر پانی کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں ضَرورتاً دانتوں میں خِلال بھی کریں۔ اگر مُنہ صاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ صِرف پانی سے افطار کر لیجئے۔ مجھے اُن روزہ داروں پر بڑا پیار آتا ہے جو طرح طرح کی نعمتوں کے تھالوں سے بے نیاز ہو کر غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کی پہلی صف میں کھجور، پانی لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اِس طرح افطار سے جلدی فراغت بھی ملے، منہ کو صاف کرنا بھی آسان رہے اور پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ با جماعت نَماز بھی نصیب ہو۔

افطار کی دعاء

ایک آدھ **کھجور** وغیرہ سے روزہ اِفطار کرلیں اور پھر دُعاء ضَرور مانگ لیا کریں۔ کم از کم کوئی ایک **دُعائے ماثُورَہ** (قرآن وحدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں انہیں دعائے ماثورہ کہتے ہیں۔) ہی پڑھ لیں۔ دوعالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو مختلف اَوقات پر جُدا جُدا دُعائیں مانگی ہیں اُن میں سے کم از کم کوئی ایک دُعاء تو یاد کر ہی لینی چاہئے۔ اِسی کو پڑھ لینا چاہئے۔ اِفطار کے بعد کی ایک مشہور دُعاء آگے گُزر چُکی ہے۔ اِس ضِمن میں ایک اور رِوایَت مُلاحَظہ فرمائیے۔ چُنانچہ ابوداؤد (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی رِوایَت میں آتا ہے کہ

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بوَقتِ اِفطار یہ دُعاء پڑھتے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ.

ترجَمہ: اے اللہ عزوجل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزْق سے اِفطار کیا۔

(سُنَن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۷، حدیث ۲۳۵۸)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! گُزَشتہ حدیثِ مُبارَک میں فرمایا گیا ہے کہ "اِفطار کے وَقت دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی۔" بَعض اَوقات قَبولیّتِ دُعاء کے اظہار میں تاخیر ہوجاتی ہے تو ذِہن میں یہ بات آتی ہے کہ دُعاء آخر قَبول کیوں نہیں ہوئی! جبکہ حدیثِ مُبارَک میں تو قَبولِ دُعاء کی بِشارت آئی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! بظاہر تاخیر سے نہ گھبرایئے۔ سیّدی اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدِ گرامی حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُ نا نَقی علی خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن (اَحسَنُ الْوِعاءِ لِاٰدابِ الدُّعاءِ، ص ۷) پر نَقل کرتے ہیں:۔

دعاء کے تین فوائد

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: دُعاء بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی:

﴿۱﴾ یا اُس کا گُناہ بخشا جاتا ہے۔ یا

﴿۲﴾ اُسے فائِدہ حاصِل ہوتا ہے۔ یا

﴿۳﴾ اُس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستَجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعاء قَبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہوجاتیں۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۲، ص ۳۱۵)

دعاء میں پانچ سعادتیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعاء رائِگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اَجر وثواب مِل ہی جائے گا۔ لہٰذا دُعاء میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔

"یا عفوّ"

کے پانچ حُروف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: پہلا فائِدہ یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی پَیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حُکم ہے، مجھ سے دُعاء مانگا کرو۔ جیسا کہ قُراٰنِ پاک میں ارشاد ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ؕ (پ ۲۴، مؤمن ۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعاء کرو میں قَبول کروں گا۔

مدینہ ۲: دُعاء مانگنا سُنّت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر اَوقات دُعاء مانگتے۔ لہٰذا دُعاء مانگنے میں اِتّباعِ سُنّت کا بھی شَرَف حاصِل ہوگا۔

مدینہ ۳: دُعاء مانگنے میں اِطاعَتِ رَسُول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دُعاء کی اپنے غُلاموں کو تاکید فرماتے رہتے۔

مدینہ ٤: دُعاء مانگنے والا عابِدوں کے زُمرہ (یعنی گروہ) میں داخِل ہوتا ہے کہ دُعاء بذاتِ خود ایک عِبادَت بلکہ عِبادَت کا بھی مَغز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:-

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. ترجَمہ: دُعاء عِبادَت کا مَغز ہے۔

مدینہ ٥: دُعاء مانگنے سے یا تو اُس کا گُناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعاء اُس کے لئے آخِرت کا ذَخیرہ بن جاتی ہے۔

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ دُعاء مانگنے میں **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عزّوجل اور اُس کے پیارے حَبیب ماہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت بھی ہے، دُعاء مانگنا سُنّت بھی ہے، دُعاء مانگنے سے عِبادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخِرت کے مُتَعَدَّد فوائد حاصِل ہوتے ہیں۔ بَعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعاء کی قَبولیّت کیلئے بَہُت جلدی مچاتے بلکہ مَعَاذَاللّٰہ! عزّوجل باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ عزّوجل ہماری حاجت پُوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بَعض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں:

"نہ جانے ایسا کون سا گُناہ ہو گیا ہے جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔"

نماز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی "بھڑاس" نِکالنے والے سے اگر دَریافت کیا جائے کہ بھائی! آپ نَماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید جواب ملے، "جی نہیں۔" دیکھا آپ نے! زَبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، "نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!" اور نَماز میں اِن کی غَفلت تو اِنہیں نظر ہی نہیں آرہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَاللّٰہ عزّوجل) کوئی گُناہ ہی نہیں ہے! ارے! اپنے مختصر سے وُجُود پر ہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی! سَر کے بال اِنگریزی، اِنگریزوں کی طرح سَر بھی بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نہ) لِباس بھی اِنگریزی، چہرہ دُشمنانِ مُصطفٰے آتَش پَرَستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم سُنّت داڑھی مُبارَک چہرے سے غائب! تَہذِیب و تَمَدُّن اِسلام کے دُشمنوں جیسا، نَماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نَماز نہ پڑھنا زبردست گُناہ، داڑھی منڈانا حرام اور بھی دِن بھر میں جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، بدگُمانی، بدنگاہی، والِدَین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گُناہ کیے جائیں۔ لیکن یہ گُناہ "جناب" کو نظر ہی نہ آئیں۔ اِتنے اِتنے گُناہ کرنے کے باوُجود شیطان غافِل کر دیتا ہے

اور زبان پر یہ اَلفاظِ شکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے ؟ جس کی ہم کو سزا مِل رہی ہے!''

جس دوست کی بات ہم نہ مانیں

ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی جگری دَوست آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا کام نہ کریں۔ اور کبھی آپ کو اپنے اُسی دَوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سَمجھ رہیں گے کہ میں نے تو اِس کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا ! اگر آپ نے ہمّت کرکے بات کر کے بھی دیکھی اور واقِعی اُس نے کام نہ بھی کیا تب بھی آپ شِکوہ نہیں کر سکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دِل سے غور کیجئے کہ **اللہ** عزوجل نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے اَحکام جاری فرمائے۔ مگر ہم اُس کے کون کون سے اَحکام پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُس کے کئی اَحکامات کی بجا آوری میں نہایت ہی کوتاہ واقع ہوئے ہیں۔ اُمید ہے بات سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے حُکموں پر عَمل نہ کریں۔ اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعاء) کا اثر ظاہر نہ فرمائے تو شِکوہ ، شِکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری دَوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی **خَتْم** کردے۔ لیکن **اللہ عَزَّوَجَلَّ** بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خِلاف وَرزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فہرِس سے خارِج نہیں کرتا۔ وہ لُطف وکرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمایئے! جو بندے اِحسان فَراموشی کا مُظاہَرہ کررہے ہیں۔ اگر وہ بھی بطورِ سزا اپنے اِحسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے ؟ یقیناً اُس کی عِنایَت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ ارے! وہ اپنی عظیمُ الشان نعمت ہوا کو جو بالکل مفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے اَنبار لگ جائیں!!

قبولیتِ دعاء میں تاخیر کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بَسا اَوقات قَبولیتِ دُعاء کی تاخیر میں کافی **مَصْلحتیں** بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حُضُور، سراپا نُور، فَیض گَنجُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، جب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا کوئی پیارا دُعاء کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل (عَلَیهِ السَّلام) سے ارشاد فرماتا ہے،''ٹھہرو! ابھی نہ دو تا کہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔'' اور جب کوئی کافِر یا فاسِق دُعاء کرتا ہے، فرماتا ہے،''اے جبرئیل (عَلَیهِ السَّلام)! اِس کا کام جلدی کردو، تا کہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز مَکرُوہ (یعنی ناپسند) ہے۔ (کنزالعمال، ج۲، ص۳۹، حدیث ۳۲۶۱)

حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا یَحیٰی بن سَعید بن قطّان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کو خواب میں دیکھا، عَرض کی، اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ ! میں اکثر دُعاء کرتا ہوں۔ اور تُو قبول نہیں فرماتا؟ حُکم ہوا،'' اے یَحیٰی ! میں تیری آواز کو دَوست رکھتا ہوں۔ اِس واسطے تیری دُعاء کی قَبولیّت میں تاخیر کرتا ہوں۔'' (اَحسنُ الوِعاء، ص۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک اور حکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ **اللّٰہ** عزوجل کو اپنے نیک بندوں کی گریہ وزاری پسند ہے تو یُوں بھی بسا اوقات قبولیتِ دُعاء میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اس مَصلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بہر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔ اَحسنُ الوِعاء، ص ۳۳ میں آدابِ دُعاء بیان کرتے ہوئے حضرتِ **رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین** مولینا نقی علی خان عَلَیْہِ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:۔

جلدی مچانے والے کی دعاء قبول نہیں ہوتی!

(دعاء کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعاء کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دُعاء قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گُناہ کی دُعاء مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قطعِ رِحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعاء مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔ (الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۳۱۴، حدیث ۹)

اس حدیثِ میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی دُعاء نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رِشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دُعاء بھی نہ مانگیں اور دُعاء کی قبولیت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعاء قبول نہیں کی جائے گی۔

اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِآدابِ الدُّعاء پر اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے حاشِیہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کا نام ذَیلُ الْمُدَّعا لِاَحسَنِ الْوِعاء رکھا ہے۔ اسی حاشیہ میں ایک مقام پر دُعاء کی قبولیت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصُوص اور نہایت ہی عِلمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

افسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر....

سگانِ دُنیا (یعنی دُنیوی اَفسروں) کے اُمّید واروں (یعنی اُن سے کام نکلوانے کے آرزومندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمّید واری (اور انتظار) میں گُزارتے ہیں، صُبح وشام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں، (دھکّے کھاتے ہیں) اور وہ (اَفسران) ہیں کہ رُخ نہیں ملاتے، جواب نہیں دیتے، جھڑکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، اُمّید واری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت) سَر پر ڈالی، یہ حضرت گرِہ (یعنی اُمّید وار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار (فُضُول محنت) کی بلاء اُٹھاتے ہیں، اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دھکّے کھانے میں) برسوں گُزریں ہنُوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے۔ مگر یہ (دنیوی افسروں کے پاس دھکّے کھانے والے) نہ اُمّید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِین، اَکْرَمُ الْاَکْرَمِین، عَزَّجَلَالُہٗ کے دروازے پر اَوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثر نہ ہوا! یہ اَحمق اپنے لئے اِجابت (یعنی قبولیت) کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔ **مُحمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِی.
(صحیح البخاری، ج ۴، ص ۲۰۰، حدیث ۶۳۴۰)

ترجمہ: ''تُمہاری دُعاء قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعاء کی تھی قبول نہ ہوئی۔''

بعض تو اِس پر ایسے جائے سے باہَر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اَعمال واَذ عیہ (یعنی اوراد اور دُعاؤں) کے اَثر سے بے اِعتِقاد، بلکہ اللہ عزوجل کے وَعدۂ کرم سے بے اِعتماد، وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْكَرِيْمِ الْجَوَّاد ۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حَیاء! بے شَرم ہو!! ذرا اپنے گرِیبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تُمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تو آپ لجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غَرَض دِیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اصلاً محلِّ شِکایَت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو، کہ تم مالِکْ عَلَی الْاِطْلَاق عَزَّجَلَالُهٗ کے کِتنے اَحکام بَجا لاتے ہو؟ اُس کے حُکم بجانہ لانا اور اپنی دَرخواست کا خواہی نَخواہی (ہرصُورت میں) قَبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

او اَحمَق! پھر فَرق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظَرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہَر وَقت ہر آن کتنی کتنی ہزار دَرْ ہزار دَرْ ہزار صَد ہزار بے شُمار نِعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعصُوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سَر سے پاؤں تک صحت و عافیّت، بلاؤں سے حِفاظت، کھانے کا ہَضم، فضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفع، خُون کی رَوانی، اَعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حِساب کرم بے مانگے بے چاہے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کا ہے میں ہے! تُو کیا جانے کیسی سَخْت بَلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قَبول ہونے والی) دُعاء نے دَفع کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعاء کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وَعدہ سچّا ہے اور قَبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کرلیا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی. (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)

اَے ذَلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا مُنہ دیکھ اور اِس عظیم شَرَف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے، اپنا پاک، مُتعالی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پُکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اِس فَضلِ عظیم پر نِثار۔

او بے صَبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لوٹ جا۔ اور لِپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پُکارنے، اُس سے مُناجات کرنے کی لَذّت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ و مُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اِس دروازے سے ہرگز مَحروم نہ پھرے گا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْمِ انْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کُھل گیا) وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ. (اور توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے)

(ذَیلُ الْمُدَّعا لِاَحْسَنِ الْوِعاء، ص ۳۴ تا ۳۷)

دعاء کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے

حضرتِ سیِّدُنا مولینا نَقی علی خان (عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن) فرماتے ہیں، اَے عزیز! تیرا پروَردگار عزوجل فرماتا ہے،

اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ۲، البقرہ ۱۸۶)	تَرجَمۂ کنزالایمان: دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔
فَلَنِعۡمَ الۡمُجِیۡبُوۡنَ ٥ (پ۲۳، الصّٰفّٰت ۷۵)	تَرجَمۂ کنزالایمان: تو ہم کیا ہی اچھے قبول کرنے والے۔
اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (پ۲۴، مؤمن ۶۰)	تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دَر سے مَحروم نہیں کرے گا اور اپنے وَعدے کو وَفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے فرماتا ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ٥ (پ۳۰، والضّحیٰ ۱۰)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

آپ عزوجل کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا۔ بلکہ وہ تجھ پر نظرِ کرم رکھتا ہے۔ کہ تیری دُعاء کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حال۔ (اَحسَنُ الوِعاء، ص ۳۲)

عرق النساء کا درد جاتا رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے دعاء مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کے کافی واقعات سننے کو ملتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ہمارا مَدَنی قافِلہ ٹھٹھہ شہر وارِد ہوا، شُرَکاء میں سے ایک اسلامی بھائی کو عرق النِّساء کا شدید درد اُٹھتا تھا بے چارے شدّتِ درد سے ماہیِ بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ایک بار درد کے سبب رات بھر سو نہ سکے۔ آخِری دن امیرِ قافِلہ نے فرمایا: آیئے! سب مل کر ان کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ چُنانچِہ دُعاء شُروع ہوئی، ان اسلامی بھائی کا بیان ہے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَورانِ دُعاء ہی درد میں کمی آنی شُروع ہوگئی اور کچھ دیر کے بعد عرق النِّساء کا درد بالکل جاتا رہا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت کافی عرصہ ہو چکا ہے وہ دن آج کا دن مجھے پھر کبھی **عرقُ النساء** کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ یہ بیان دیتے وَقت مجھے عَلاقائی مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیّت سے مَدَنی قافِلوں کی دھومیں مچانے کی خدمت ملی ہوئی ہے۔

گر ہو عِرق النسا، یا عارِضہ کوئی سا — پاؤ گے صحّتیں، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں، اور پریشانیاں — ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! — صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے !مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے **عِرقُ النّساء** جیسی مُوذی بیماری سے نَجات مل گئی۔ **عِرقُ النّساء** کی پہچان یہ ہے کہ اِس میں چڈھے (یعنی ران کے جوڑ) سے لیکر پاؤں کے ٹخنے تک شدید درد ہوتا ہے یہ مرَض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔

عرق النساء کے دو روحانی علاج

﴿۱﴾ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کراوّل آخِر دُرُود شریف، سورۃُ الفاتِحہ ایک باراور سات مرتبہ یہ دُعا پڑھ کردم کردیجئے: 7
اَللّٰھُمَّ اذْھِبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ (اے **اللّٰہ** عزوجل مجھ سے مَرَض دُور فرمادے) اگر دوسرا دم کرے تو عَنِّیْ کی جگہ عَنْہُ (یعنی اس سے) کہے۔(مدّت: تاحُصولِ شِفاء)

﴿۲﴾ **یَامُحْیِیُ** سات بار پڑھ کرگیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یاعِرقُ النِّساء یاکسی بھی جگہ درد ہو یاکسی عُضو کے ضائع ہوجانے کاخوف ہو، اپنے اوپر دم کردیجئےاِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائِدہ ہوگا۔(مدّتِ علاج: تاحُصولِ شِفاء)

"صَدقے یا رسولَ اللّٰہ"

کے ۱۴حُرُوف کی نسبت سے روزہ توڑنے والی باتوں کے 14 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ : کھانے، پینے یا ہمبستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔
(رَدُّ الْمُحتَار، ج۳،ص۳۶۵)

مدینہ ۲ : حُقّہ، سِگار، سگریٹ، چُرٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ اگرچہ اپنے خیال میں حَلْق تک دُھواں نہ پہنچتا ہو۔(بہارِ شریعت، حصّہ پنجم، ص ۱۱۷)

مدینہ ۳: پان یا صِرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ آپ بار باراس کی پیک تُھوکتے رہیں۔ کیوں کہ حَلْق میں اُس کے باریک اَجزاء ضَرور پہنچتے ہیں۔(اَیضاً)

مدینہ ۴: **شکر** وغیرہ ایسی چیزیں جو مُنہ میں رکھنے سے گُھل جاتی ہیں مُنہ میں رکھی اور تُھوک نِگل گئے روزہ جاتا رہا۔(اَیضاً)

مدینہ ۵ : دانتوں کے دَرمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر مُنہ سے نِکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔(دُرِّمُختار، ج۳،ص۳۹۴)

مدینہ ۶ : دانتوں سے خُون نِکل کر حَلْق سے نیچے اُترا اور خُون تُھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اِس کا مزا حَلْق میں محسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی حَلْق میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔
(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار، ج۳،ص۳۶۸)

مدینہ ۷: روزہ یاد رہنے کے باوُجُود حُقْنَہ(یعنی کسی دوا کی بتّی یا پچکاری پیچھے کے مقام میں چڑھانا جس سے اجابت ہوجائے) لیا۔ یا ناک کے نتھنوں سے دوائی چڑھائی روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری، ج۱،ص۲۰۴)

مدینہ ۸: کُلّی کررہے تھے بلا قصد پانی حَلْق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دِماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً ہو۔ یُوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے حَلْق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ج۱،ص ۱۷۸)

مدینہ ۹: سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا مُنہ کُھلا تھا، پانی کا قَطْرہ یا بارِش کا اَوْلا حَلْق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ج۱،ص ۱۷۸)

مدینہ ۱۰: دُوسرے کا تُھوک نِگل لیا یا اپنا ہی تُھوک ہاتھ میں لے کر نِگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔
(عالمگیری، ج۱،ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۱: جب تک تُھوک یا بَلْغَم مُنہ کے اندر موجُود ہوا سے نِگل جانے سے روزہ نہیں جاتا، بار بار تُھوکتے رہنا ضَروری نہیں۔

مدینہ ۱۲: مُنہ میں رَنگین ڈورا وغیرہ رکھا جس سے تُھوک رَنگین ہوگیا پھر ڈ ہی رَنگین تُھوک نِگل گئے تو روزہ جاتا رہا۔
(عالمگیری، ج۱،ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۳: آنسو مُنہ میں چلا گیا اور آپ اُسے نِگل گئے۔ اگر قَطْرہ دو قَطْرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی نمکینی پورے مُنہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حُکم ہے۔ (عالمگیری، ج۱،ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۴: فُضلے کا مَقام باہَر نِکل آیا تو حُکم یہ ہے کہ خُوب اچّھی طرح کسی کپڑے وغیرہ سے پُونچھ کر اُٹھیں تاکہ تَری باقی نہ رہے۔ اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑے ہوگئے جس کی وجہ سے پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسِد ہوگیا۔ اِسی وجہ سے فُقہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں کہ روزہ دار **اِسْتِنْجاء** کرتے میں سانس نہ لے۔ (عالمگیری، ج۱،ص ۲۰۴)

روزہ میں قے ہونا

بعض اَوْقات جب روزہ میں قے ہوجاتی ہے تو لوگ پریشان ہوجاتے ہیں بلکہ بعض تو سمجھتے ہیں کہ روزہ میں خُود بَخُود قے ہوجانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چُنانچہ سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ترجَمہ: جس کو ماہِ رَمَضان میں خود بخود قے آئی اسکا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر **قے** کی اسکا روزہ ٹوٹ گیا۔
(کنز العمال، ج۸،ص ۲۳۰، حدیث ۲۳۸۱۴)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، "جس کو خود بخود قے آئی اس پر قضاء نہیں اور جس نے جان بوجھ کر **قے** کی وہ روزہ کی قضاء کرے۔ (ترمذی، ج۲،ص ۱۷۳، حدیث ۷۲۰)

"کرم یا ربّ!"

کے سات حُروف کی نسبت سے قے کے بارے میں 7 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: روزہ میں خود بخود کتنی ہی قے (اُلٹی) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۹۲)

مدینہ ۲: اگر روزہ یاد ہونے کے باوُجُود قَصْداً (یعنی جان بُوجھ کر) قے کی اور اگر وہ مُنہ بھر ہے (مُنہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۹۲)

مدینہ ۳: قَصْداً مُنہ بھر ہونے والی قے سے بھی اِس صُورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صَفْراء (یعنی کڑوا پانی) یا خُون آئے۔ (اَیضاً)

مدینہ ٤: اگر قے میں صِرف بَلْغَم نِکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً، ص ۳۹۴)

مدینہ ٥: قَصْداً قے کی مگر تھوڑی سی آئی، مُنہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۹۳)

مدینہ ٦: مُنہ بھر سے کم قے ہوئی اور مُنہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خُود ہی لوٹا دی، ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً)

مدینہ ۷: مُنہ بھر قے بِلا اِختِیار ہو گئی تو روزہ تو نہ ٹوٹا البتّہ اگر اِس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپس لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور ایک چنے سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۹۲)

مُنہ بھر قے کی تعریف

مُنہ بھر قے کے مَعْنٰی یہ ہیں، "اِسے بِلا تکلُّف نہ روکا جاسکے۔" (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۴)

"مدینہ"

کے پانچ حُروف کی نسبت سے وُضو میں قے کے 5 اَحکامِ شرعی

مدینہ ۱: وُضو کی حالت میں (جان بُوجھ کر قے کریں یا خود بخود ہو جائے دونوں صُورتوں میں) اگر مُنہ بھر قے آئی اور اِس میں کھانا، پانی یا صَفْراء (کڑوا پانی) آیا تو وُضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصّہ دُوم، ص ۲٦)

مدینہ ۲: اگر بَلْغَم کی مُنہ بھر قے ہوئی تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً)

مدینہ ۳: بہتے خُون کی قے وُضو توڑ دیتی ہے۔

مدینہ ٤: بہتے خُون کی قے سے وُضو اُس وَقت ٹوٹتا ہے جبکہ خُون تھوک سے مَغلُوب نہ ہو۔ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲٦۷)

یعنی خُون کی وجہ سے قے سُرخ ہو رہی ہے تو خُون غالِب ہے وُضو ٹوٹ گیا اور اگر تھوک زیادہ ہے اور خون کم تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ خون کم ہونے کی نشانی یہ ہے کہ پُوری قے جو تھوک پر مُشتَمِل ہے وہ زَرد (یعنی پیلی) ہو گی۔

مدینہ ٥: اگر قے میں جَما ہوا خُون نِکلا اور وہ مُنہ بھر سے کم ہے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

(ملخص از بہارِ شریعت، حصہ دوم، ص ۴۶)

ضروری ہدایت

مُنہ بھر قے (عِلاوہ بلغم کے) ناپاک ہے۔ اِس کا کوئی چھینٹا کپڑے یا جِسم پر نہ گرنے پائے اِس کی احتیاط فرمائیے۔ آج کل لوگ اِس میں بڑی بے اِحتیاطی کرتے ہیں، کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور مُنہ وغیرہ پر جو ناپاک قے لگ جاتی ہے اُس کو بھی بلا جھجک اپنے کپڑوں سے پُونچھ لیتے ہیں۔ **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ** ہمیں نَجاست سے بچنے کا ذِہن عنایت فرمائے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ جس روزہ دار نے بُھول کر کھایا پیا وہ اپنے روزہ کو پُورا کرے کہ اُسے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے کِھلایا اور پلایا۔ (صحیح بُخاری، ج۱، ص ۶۳۶، حدیث ۱۹۳۳)

"واہ کیا بات ہے ماہِ رمضان کی"

کے اکیس حُروف کی نسبت سے روزہ نہ توڑنے والی چیزوں کے متعلق 21 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: بُھول کر کھایا، پیا یا جِماع کیا روزہ فاسِد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۳۶۵)

مدینہ ۲: کسی روزہ دار کو اِن اَفعال میں دیکھیں تو یاد دِلانا واجِب ہے۔ ہاں اگر روزہ دار بَہُت ہی کمزور ہو کہ یاد دِلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اِتنی بڑھ جائے گی کہ اِس کیلئے روزہ رکھنا ہی دُشوار ہو جائے گا اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پُورا کرلے گا اور دیگر عِبادَتیں بھی بَخُوبی ادا کرسکے گا (اور چُونکہ بُھول کر کھا پی رہا ہے اِس لئے اِس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہٰذا اِس صُورت میں یاد نہ دِلانا ہی بہتر ہے۔ بَعض مَشائِخ کِرام (رحمہم اللہ تعالٰی) فرماتے ہیں: "جوان کو دیکھے تو یاد دِلادے اور بُوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں۔" مگر یہ حُکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ جوان اکثر قَوی (یعنی طاقتور) ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور۔ چُنانچہ اَصل حُکم یہی ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دَخل نہیں، بلکہ قوت وضُعف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا لحاظ ہے لہٰذا اگر جوان اِس قَدَر کمزور ہو تو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں اور بوڑھا قَوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دِلانا واجِب ہے۔ (رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۳۶۵)

مدینہ ۳: روزہ یاد ہونے کے باوُجود بھی مکّھی یا غُبار یا دُھواں حَلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ غُبار آٹے کا ہو جو چکّی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اُڑتا ہے یا غلّہ کا غُبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کُھر یا ٹاپ سے۔

(دُرِّمختار، رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۳۶۶)

مدینہ٤: اسی طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غُبار اُڑ کر حلْق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا، روزہ نہیں جائے گا۔

مدینہ٥: اگربتی سُلگ رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر لُوبان یا اگربتی سُلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوُجُود مُنہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسِد ہو جائیگا۔ (رَدُّالْمُحتار، ج٣، ص٣٦٦)

مدینہ٦: بھری سینگی (یہ درد کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینگ درد کی جگہ رکھ کر منہ کے ذریعہ جسم کی گرمی کھینچتے ہیں۔) لگوائی یا تیل یا سُرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سُرمہ کا مزہ حلْق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تُھوک میں سُرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (الجَوْہَرَۃُ النیرۃ، ج١، ص١٧٩)

مدینہ٧: غُسل کیا اور پانی کی خُنکی (یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری، ج١، ص٢٣٠)

مدینہ٨: کُلّی کی اور پانی بِالکل پھینک دیا صِرف کچھ تری مُنہ میں باقی رہ گئی تھی تُھوک کے ساتھ اِسے نِگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (رَدُّالْمُحتار، ج٣، ص٣٦٧)

مدینہ٩: دوا کُوٹی اور حلْق میں اِس کا مزہ محسوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً)

مدینہ١٠: کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔ (دُرِّمُختار، ج٣، ص٣٦٧)

مدینہ١١: تِنکے سے کان کُھجایا اور اُس پر کان کا مَیل لگ گیا پھر وُہی مَیل لگا ہوا تِنکا کان میں ڈالا اگرچہ چند بار ایسا کیا ہو جب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (اَیضاً)

مدینہ١٢: دانت یا مُنہ میں خَفِیف (یعنی معمولی) چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لُعاب کیساتھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ اُتر گئی، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً)

مدینہ١٣: دانتوں سے خُون نِکل کر حلْق تک پہنچا مگر حلْق سے نیچے نہ اُترا تو روزہ نہ گیا۔ (فتح القدیر، ج٢، ص٢٥٨)

مدینہ١٤: مکھی حلْق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نِگلی تو چلا گیا۔ (عالمگیری، ج١، ص٢٠٣)

مدینہ١٥: بُھولے سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لُقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی مُنہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا۔ اگر مُنہ میں کا لُقمہ یا پانی یاد آنے کے باوُجُود نِگل گئے تو روزہ گیا۔ (اَیضاً)

مدینہ١٦: صُبحِ صادِق سے پہلے کھا پی رہے تھے اور صُبح ہوتے ہی (یعنی سَحَری کا وَقت خَتْم ہوتے ہی) مُنہ میں کا سب کچھ اُگل دیا تو روزہ نہ گیا، اور اگر نِگل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری، ج١، ص٢٠٣)

مدینہ١٧: غیبت کی تو روزہ نہ گیا۔ (دُرِّمُختار، ج٣، ص٣٦٢)

اگر چہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ قرآنِ مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا، "جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔" اور حدیثِ پاک میں فرمایا، "غیبت زِنا سے بھی سخت تر ہے۔"

(الترغیب والترہیب، ج۳،ص۳۳۱،حدیث۲۴)

غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۵،ص۱۱۶)

مدینہ ۱۸: جَنَابَت (یعنی غُسل فَرض ہونے) کی حالت میں صُبح کی بلکہ اگرچہ سارے دِن **جُنُب** (یعنی بے غُسل) رہا روزہ نہ گیا۔ (دُرِّمختار، ج۳،ص۳۷۲)

مگر اتنی دیر تک قَصداً (یعنی جان بُوجھ کر) غُسل نہ کرنا کہ نَماز قضاء ہو جائے گناہ وحرام ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا، جس گھر میں **جُنُب** ہو اُس میں رَحمت کے فِرِشتے نہیں آتے۔" (بہارِ شریعت، حصّہ ۵،ص۱۱۶)

مدینہ ۱۹: تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز چَبائی اور تُھوک کے ساتھ حَلْق سے اُتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزہ حَلْق میں مَحسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر، ج۲،ص۲۵۹)

مدینہ ۲۰: تُھوک یا بَلْغَم مُنہ میں آیا پھر اُسے نِگل گئے تو روزہ نہ گیا۔ (رَدُّالمُحتار، ج۳،ص۳۷۳)

مدینہ ۲۱: اِسی طرح ناک میں رِینٹھ جمع ہو گئی، سانس کے ذَرِیعے کھینچ کر نِگل جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔

(اَیضاً)

مکروہاتِ روزہ

اب رَوزہ کے مَکرُوہات کا بَیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے روزہ ہو تو جاتا ہے مگر اُس کی نُورانیّت چلی جاتی ہے۔ لفظ "نبی" کے تین حُرُوف کی نسبت سے پہلے تین احادیثِ مُبارَکہ مُلاحظہ فرمائیں۔ پھر فِقہی اَحکام عَرض کئے جائیں گے۔

﴿۱﴾ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرَہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، مَحبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کو اِس کی کچھ حاجت نہیں کہ اُس نے کھانا، پینا چھوڑ دیا ہے۔"

(صحیح بُخاری، ج۱،ص۶۲۸،حدیث۱۹۰۳)

﴿۲﴾ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرَہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، غریبوں کے ہمدم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: روزہ سِپَر (یعنی ڈھال) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ عَرض کی گئی، کِس چیز سے پھاڑے گا؟ اِرشاد فرمایا: "جُھوٹ یا غیبت سے۔"

(الترغیب والترہیب، ج۲،ص۹۴،حدیث۳)

﴿۳﴾ حضرتِ سَیِّدُنا عامِر بن رَبیعہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہما سے رِوایَت ہے: "میں نے بے شُمار بار سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروردگار دو جہاں کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو روزہ میں مِسواک کرتے دیکھا۔"

(ترمذی، ج۲،ص۱۷۶،الحدیث۷۲۵)

"رَمَضانُ المُبارَك"

کے بارہ حُروف کی نِسبت سے مکروہاتِ روزہ پر مُشتَمِل 12 پَیرے

مدینہ ۱ : جُھوٹ، چُغلی، غیبت، بدنِگاہی، گالی دینا، بِلا اجازتِ شرعی کسی کا دِل دُکھانا، داڑھی مُنڈانا وغیرہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزہ میں اور زِیادہ حرام اوران کی وجہ سے روزہ میں کراہیّت آتی اور روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے۔

مدینہ ۲ : روزہ دار کا بِلا عُذر کسی چیز کو چکھنا یا چَبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لئے عُذر یہ ہے کہ مَثَلاً عورت کا شوہر بدمِزاج ہے کہ نمک کم یا بیش ہوگا تو اُس کی ناراضگی کا باعِث ہوگا۔ اِس وجہ سے چکھنے میں حَرَج نہیں۔ چَبانے کیلئے عُذر یہ ہے کہ اِتنا چھوٹا بچّہ ہے کہ روٹی نہیں چَبا سکتا اور کوئی نرم غذاء نہیں جو اُسے کِھلائی جاسکے، نہ حَیض ونِفاس (حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو روزہ، نماز، تلاوت ناجائز وگناہ ہے۔ نماز معاف ہے مگر بعد فراغت روزہ قضاء کرنا لازمی ہے۔) والی یا کوئی اور ایسا ہے کہ اُسے چَبا کر دے۔ تو بچّے کے کِھلانے کیلئے روٹی وغیرہ چَبانا مَکرُوہ نہیں۔ (دُرِّ مُختار، ج ۳، ص ۳۹۵)

مگر پوری احتیاط رکھئے اگر حَلْق سے نیچے کچھ اُتر گیا تو روزہ گیا۔

چکھنا کسے کہتے ہیں؟

چکھنے کے معنٰی وہ نہیں جو آج کل عام مُحاوَرہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دَرْیافْت کرنے کیلئے اُس میں سے تھوڑا کھالیا جاتا ہے! کہ یُوں ہو تو کراہیّت کیسی روزہ ہی جاتا رہے گا۔ بلکہ کَفّارہ کے شرائط پائے جائیں تو کَفّارہ بھی لازِم ہوگا۔ چکھنے سے مُراد یہ ہے کہ صِرف زَبان پر رکھ کر مزہ دَرْیافْت کرلیں اور اُسے تُھوک دیں۔ اُس میں سے حَلْق میں کچھ بھی نہ جانے پائے۔

مدینہ ۳: کوئی چیز خریدی اور اُس کا چکھنا ضَروری ہے کہ اگر نہ چکھا تو نقصان ہوگا تو ایسی صُورت میں چکھنے میں حَرَج نہیں ورنہ مَکرُوہ ہے۔ (دُرِّ مُختار، ج ۳، ص ۳۹۵)

مدینہ ٤ : بیوی کا بَوسہ لینا اور گلے لگانا اور بَدَن کو چُھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اَندیشہ ہو کہ اِنْزال ہوجائے گا یا جِماع میں مُبتَلا ہوگا اور ہونٹ اور زَبان چُوسنا روزہ میں مُطلَقاً مکروہ ہیں۔ یُوں ہی مُباشَرتِ فاحِشہ (یعنی شرمگاہ سے شرمگاہ ٹکرانا)

(رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۹٦)

(شادی شدگان وغیرہ کی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد ۲۳ صفحہ نمبر 386.385 پر مسئلہ نمبر 42.41 کا مطالعہ فرمالیں۔)

مدینہ ٥: **گُلاب** یا مُشک وغیرہ سُونگھنا، داڑھی مُونچھ میں تیل لگانا اور سُرمہ لگانا مکروہ نہیں۔

(دُرِّ مُختار، ج ۳، ص ۳۹۷)

مدینہ ٦: روزے کی حالت میں ہر قِسم کا **عِطر** سُونگھ بھی سکتے ہیں اور کپڑوں پر لگا بھی سکتے ہیں۔

(رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۹۷)

مدینہ ۷ : روزے میں مِسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دِنوں میں سُنّت ہے وَیسے ہی روزہ میں بھی سُنّت ہے، مِسواک خُشک ہو یا تَر، اگرچہ پانی سے تَر کی ہو، زَوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وَقت بھی مکروہ نہیں۔

(رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۹۹)

مدینہ ۸: اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے مسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مذہب حنفیہ کے خلاف ہے۔ (اَیضاً)

مدینہ ۹: اگر مسواک چبانے سے رَیشے چھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو ایسی مسواک روزے میں نہیں کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱۰، ص ۵۱۱)

اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے مسواک کا ریشہ یا کوئی جُز حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ فاسِد ہو جائے گا۔

مدینہ ۱۰: وضو وغسل کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غرض سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا بھی مکروہ نہیں۔ ہاں اگر پریشانی ظاہر کرنے کیلئے بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۹۹)

مدینہ ۱۱: بعض اسلامی بھائی روزہ میں بار بار تھوکتے رہتے ہیں شاید وہ سمجھتے ہیں کہ روزے میں تھوک نہیں نگلنا چاہئے، ایسا نہیں۔ البتہ منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا، یہ تو بغیر روزہ کے بھی ناپسندیدہ ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۲۹)

مدینہ ۱۲: رَمَضَانُ الْمُبارَك کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضُعف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظنِّ غالِب ہو۔ لہٰذا نانبائی کو چاہئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۴۰۰)

یہی حُکم مِعمار و مزدور اور دیگر مَشَقَّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضُعف (کمزوری) کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ ادا کر سکیں۔

آسمان پر سے کاغذ کا پرزہ گرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزوں کے شرعی اَحکام سیکھنے کا جذبہ اُجاگر کرنے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجرِبہ کر لیجئے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصِل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔ چُنانچہ قصبہ کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: "ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذِہن کے مُطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے مَنّت مانی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مُنّی کی امّی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آ کر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا، **بلال**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے میرے یہاں مَدَنی مُنّے کی آمد ہوگئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے دو مَدَنی مُنّے مزید پیدا ہوئے۔ اللہ عزوجل کا کرم دیکھئے! 30 دن کے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مَدَنی مُنے تَوَلُّد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں عَلاقائی مَدَنی قافِلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافِلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوششیں کررہا ہوں۔

آکے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب مَدَنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہو گی ہری مُنّا مُنّی ملیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مانگی مراد نہ ملنا بھی انعام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بَر آتی ہیں! اُمّیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہوجاتی ہیں، دلوں کی پَژمُردہ کلیاں کِھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ ضَروری نہیں ہر ایک کی دِلی مُراد لازِمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سُوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے اِنعام ہوتا ہے۔ مَثَلاً یہی کہ وہ اولادِ نرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مُنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چُنانچہ پارہ دوسرا سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں ربُّ العِباد عزوجل کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ (پ۲، البقرۃ ۲۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

بیٹی کے فضائل

یاد رکھئے! بیٹی کی فضیلت کسی طرح کم نہیں اس ضِمن میں مُلاحظہ ہوں **تین فرامینِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:-

﴿۱﴾ جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنّت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا عزوجل میں اُس جہاد کرنے والے کی مثل اَجر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نَماز قائم کی۔

(الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۴۶، حدیث ۲۶، دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿۲﴾ جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ اُن کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے تو داخِلِ جنّت ہوگا۔

(جامع ترمذی، ج ۳، ص ۳۶۶، حدیث ۱۹۱۹، دارالفکر بیروت)

﴿۳﴾ جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے

یہاں تک کہ **اللہ** عزوجل انہیں بے نیاز کردے (یعنی وہ بالغ ہوجائیں یا ان کا نکاح ہوجائے یا وہ صاحب مال ہوجائیں)

(اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۱۳۲)

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت واجب فرمادیتا ہے۔ یہ ارشاد نبوی سُن کر صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورِش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے بھی یہی اَجر وثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذِکر کرتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔

(شرح السنۃ للبغوی، ج ۶، ص ۴۵۲، حدیث ۳۳۵۱)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر مانگنے کے لیے آئی (بعض مجبوریوں میں مانگنا جائز ہے یہ بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھیں مجبوریوں میں پھنسی ہوں گی اس لیے سوال درست تھا) (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۵۴۵)

تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا، وُہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی۔ تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردیا اور خود نہیں کھایا اور بیٹیوں کے ساتھ چلی گئی۔ اِس کے بعد جب رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اس واقِعہ کا تذ کرہ حُضُور سے کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ مُبتَلا کیا گیا اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سُلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے آگ (جہنّم) سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔

(صحیح مسلم، ص ۱۴۱۴، حدیث ۲۶۲۹، دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے مجمعِ مسلمین اقرب بقبول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) عُلَماء فرماتے ہیں، جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک **ولیُّ اللہ** ضَرور ہوتا ہے۔

(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ، ج ۲۴، ص ۱۸۴، تیسیر شرح جامع صغیر تحت الحدیث ۱۴۷، ج ۱، ص ۳۱۲، طبعۃ دار الحدیث، مصر)

بالفرض دُعاء کی قَبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بہتری کس بات میں ہے اِس کو یقیناً **اللہ** عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اُس کا شکر گزار بندہ بن کر رَہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں ۲ دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔

پارہ ۲۵ سورۃ الشّورٰی کی آیت نمبر، ۴۹ اور ۵۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (پ ۲۵، الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے بیشک وہ علم وقدرت والا ہے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، وہ مالِک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وحضرتِ سیِّدُنا شُعَیب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صرف فرزند تھے کوئی دُختر ہوئی ہی نہیں اور سیِّدُ الانبیاء حبیبِ خدا **مُحَمَّد مُصطفٰے** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزائن العرفان، ص ۷۷۷)

روزہ نہ رکھنے کی مجبوریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سبب رَمَضانُ الْمُبارَك میں روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں وہ مجبوری خَتْم ہو جانے کے بعد اس کی قضاء رکھنا فَرض ہے۔ البتّہ قضاء کا گناہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ''بہارِ شریعت'' میں ''دُرِّمُختار'' کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سَفَر وحَمل اور بچّہ کو دُودھ پلانا اور مَرَض اور بُڑھاپا اور خوفِ ہلاکت و اِکراہ یعنی (اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عُضو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے وہ کر گزرے گا تو ایسی صورت میں روزہ فاسِد کر دینا یا ترک کرنا گناہ نہیں۔ ''اِکراہ سے مُراد یہی ہے'') ونُقصانِ عَقْل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عُذر ہیں اِن وُجُوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گُناہ گار نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۴۰۲)

سفر کی تعریف

دَورانِ سَفَر بھی روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ سَفَر کی مِقدار بھی ذِہن نشین کر لیجئے۔ سیِّدی ومُرشِدی امام اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت، مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرّحمٰن کی تحقیق کے مُطابِق شَرْعاً سَفَر کی مِقدار ساڑھے ستاون میل (یعنی تقریباً بانوے کلو میٹر) ہے جو کوئی اِتنی مِقدار کا فاصِلہ طے کرنے کی غَرَض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہَر نِکل آیا، وہ

اب شرعاً مُسافِر ہے۔ اُسے روزہ قَضاء کرکے رکھنے کی اِجازت ہے اور نَماز میں بھی وہ قَصر کرے گا۔ مُسافِر اگر روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رَکْعَت والی فَرض نَمازوں میں اُسے قَصر کرنا واجِب ہے۔ نہیں کرے گا تو گُنہگار ہوگا۔ اور جَہالتاً (یعنی علم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس نَماز کا پھیرنا بھی واجب ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج۸، ص۲۷۰)

یعنی معلومات نہ ہونے کی بِناء پر آج تک جتنی بھی نَمازیں سفر میں پوری پڑھی ہیں ان کا حساب لگا کر چار رکعتی فرض قصر کی نیّت سے دو دو لوٹانے ہوں گے۔ ہاں مسافر کو مقیم امام کے پیچھے فرض چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں سُنَّتیں اور وتر لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ قَصر صِرف ظُہر، عَصر اور عِشاء کی فَرض رَکْعَتوں میں کرنا ہے۔ یعنی اِن میں چار رَکْعَت فَرض کی جگہ دو رَکْعَت ادا کی جائیں گی۔ باقی سُنَّتوں اور وِتر کی رَکْعَتیں پُوری ادا کی جائیں گی۔ دُوسرے شہر یا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک پندرہ دِن سے کم مُدَّت تک قِیام کی نِیَّت تھی مُسافِر ہی کہلائے گا اور مُسافِر کے اَحکام رہیں گے۔ اور اگر مُسافِر نے وہاں پہنچ کر پندرہ دِن یا اُس سے زِیادہ قِیام کی نِیَّت کرلی تو اب مُسافِر کے اَحکام خَتْم ہوجائیں گے۔ اور وہ مُقیم کہلائے گا۔ اب اسے روزہ بھی رکھنا ہوگا اور نَماز بھی قَصر نہیں کرے گا۔ سفر کے متعلق ضروری اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے (بہارِ شریعت حصّہ چہارم کے باب "نَمازِ مسافر کا بیان") کا مُطالَعہ فرمائیں۔

معمولی بیماری کوئی مجبوری نہیں

کوئی سخت بیمار ہو اور اُسے روزہ رکھنے کی صُورت میں مَرض بڑھ جانے یا دیر میں شِفایابی کا گُمانِ غالِب ہو تو ایسی صُورت میں بھی روزہ قضاء کرنے کی اِجازت ہے۔ (اِس کے تفصیلی اَحکام آگے آرہے ہیں) مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نزلہ، بُخار یا دَرْدِ سَر کی وجہ سے لوگ روزہ تَرک کردیا کرتے ہیں یا مَعَاذَاللّٰہ عزوجل رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی صحیح شَرعی مجبوری کے بِغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عُمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس سے قَبل کہ روزہ نہ رکھنے کے اَعذار (یعنی مجبوریوں) کا تفصیلی بَیان کیا جائے گا لفظ "کرم" کے تین حُرُوف کی نسبت سے تین احادیثِ مُبارَکہ بَیان کیجاتی ہیں۔

سَفر میں چاہے روزہ رکھو، چاہے نہ رکھو

مدینہ ۱: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں، حضرتِ سَیِّدُنا حَمزہ بن عَمرو اَسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہُت روزے رکھا کرتے تھے۔ اُنہوں نے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے دریافت کیا، سَفر میں روزہ رکھوں؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "چاہے رکھو، چاہے نہ رکھو۔" (صحیح بُخاری، ج۱، ص۶۴۰، حدیث ۱۹۴۳)

مدینہ ۲: حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سولہویں رَمَضانُ الْمُبارَک کو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ ہم جہاد میں گئے، ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا۔ نہ تو

روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ اِنہوں نے اُن پر۔ (صحیح مُسلم ص ۵۶۴، حدیث ۱۱۱۶)

مدینہ ۳ : حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک کَعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ مَدینے کے تاجدار، غریبوں کے **غمگسار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: **اللہ** عزوجل نے مُسافِر سے آدھی نَماز مُعاف فرمادی۔ (یعنی چار رَکعت والی فَرض نَماز دو رَکعت پڑھے) اور مُسافِر اور دُودھ پلانے والی اور حامِلہ سے روزہ مُعاف فرمادیا۔ (کہ اجازت ہے اُس وَقت نہ رکھیں بعد میں وہ مِقدار پُوری کرلیں) (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۷۰، حدیث ۷۱۵)

"الصَّلٰوۃ وَالسَّلامُ علیکَ یا سیدی یا رسولَ اللّٰہ"

کے تینتیس حُروف کی نسبت سے روزہ نہ رکھنے کی اجازات پرمبنی 33 مدنی پھول

(مگر وہ مجبوری ختم ہوجانے کی صُورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک روزہ قَضاء رکھنا ہوگا)

مدینہ ۱ : مُسافِر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اِختیار ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۴۰۳)

مدینہ ۲ : اگر خود اُس مُسافِر کو اور اُس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچے تَو روزہ رکھنا سَفَر میں بہتر ہے اور اگر دونوں یا اُن میں سے کسی ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۴۰۵)

مدینہ ۳ : مُسافِر نے ضَحوَۂ کُبریٰ (ضَحوَۂ کُبریٰ کی تعریف روزے کی نیت کے بیان میں گزر چکی ہے۔) سے پیشتر اِقامَت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تَو روزہ کی نِیّت کرلینا واجِب ہے۔ (الجَوہَرَۃُ النَّیِّرۃ، ج ۱، ص ۱۸۶)

مَثَلاً آپ کا گھر پاکستان کے مشہور شہر حیدر آباد میں ہے اور آپ بابُ المدینہ کراچی سے حیدر آباد کیلئے چلے اور صُبح دس بجے پہنچ گئے اور صُبحِ صادِق کے بعد راستے میں کچھ کھایا پیا نہ تھا تو اب روزہ کی نِیّت کرلیجئے۔

مدینہ ٤ : دِن میں اگر سَفَر کیا تَو اُس دِن کا روزہ چھوڑ دینے کیلئے آج کا سَفَر عُذر نہیں۔ البتّہ اگر دَورانِ سَفَر تَوڑ دیں گے تو کفّارہ لازِم نہ آئے گا مگر گُناہ ضَرور ہوگا۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۴۱۶) اور روزہ قضا کرنا فرض رہے گا۔

مدینہ ۵ : اگر سَفَر شُروع کرنے سے پہلے توڑ دیا۔ پھر سَفَر کیا تَو (اگر کفارے کے شرائط پائے گئے تو) کفّارہ بھی لازِم آئیگا۔ (اَیضاً)

مدینہ ٦ : اگر دن میں سَفَر شُروع کیا (اور دَورانِ سَفَر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپَس آئے اور اب اگر آکر روزہ توڑ ڈالا تَو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) کفّارہ بھی واجِب ہے۔ اگر دَورانِ سَفَر ہی توڑ دیا ہوتا تَو صِرف قضاء رکھنا فَرض ہوتا جیسا کہ نمبر ۴ میں گُزرا۔ (فتاوٰی عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۷)

مدینہ ۷ : کسی کو روزہ توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو روزہ توڑ سکتا ہے مگر **صَبر** کیا تَو اَجر ملے گا۔ (مجبوری کی تعریف ماقبل گُزر چکی ہے۔) (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۴۰۲)

مدینہ ۸ : سانپ نے ڈس لیا اور جان خَطرے میں پڑ گئی تَو روزہ توڑ دے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۴۰۲)

مدینہ ۹ : جن لوگوں نے اِن مجبوریوں کے سَبَب روزہ توڑا اُن پر فَرض ہے کہ اُن روزوں کی قَضاء رکھیں اور اِن قَضاء روزوں میں ترتیب فَرض نہیں۔ لہٰذا اگر اُن روزوں کی قضا کرنے سے قَبل نَفل روزے رکھے تَو یہ نَفلی روزے ہوگئے، مگر

حکم یہ ہے کہ عُذر جانے کے بعد آئندہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آنے سے پہلے پہلے قضاء رکھ لیں۔ حدیثِ پاک میں فرمایا، "جس پر گزشتہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی قضاء باقی ہے اور وہ نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے قبول نہ ہوں گے۔" (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۴۱۵)

اگر وقت گزرتا گیا اور قضاء روزے نہ رکھے یہاں تک کہ دُوسرا رَمَضان شریف آ گیا تو اب قضاء روزے رکھنے کی بجائے پہلے اِسی رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے رکھ لیجئے۔ قضاء بعد میں رکھ لیجئے۔ بلکہ اگر غیرِ مَریض و مُسافِر نے قضاء کی نیّت کی جب بھی قضاء نہیں بلکہ اِسی رَمَضان شریف کے روزے ہیں۔ (دُرِّمختار، ج ۳، ص ۴۰۵)

مدینہ ۱۰: **حَمل** والی یا دُودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچّہ کی جان جانے کا صحیح اَندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اِسوقت روزہ نہ رکھے۔ خواہ دُودھ پلانے والی بچّہ کی ماں ہو یا دائی، اگرچہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دُودھ پلانے کی نوکری اِختیار کی ہو۔ (دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار، ج ۳، ص ۴۰۳)

مدینہ ۱۱: بُھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوفِ صحیح ہو یا نُقصانِ عَقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں۔ (دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار، ج ۳، ص ۴۰۲)

مدینہ ۱۲: مَریض کو مَرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندُرُست کو بیمار ہو جانے کا گُمانِ غالِب ہو تو اجازت ہے کہ اُس دِن روزہ نہ رکھے۔ (بلکہ بعد میں قضا کرلے) (دُرِّمختار، ج ۳، ص ۴۰۳)

مدینہ ۱۳: اِن صُورتوں میں غالِب گُمان کی قَید ہے، مَحض وَہم ناکافی ہے۔ غالِب گُمان کی تین صُورتیں ہیں۔

﴿۱﴾ پہلی صُورت یہ ہے کہ اس کی ظاہِری نِشانی پائی جاتی ہے۔

﴿۲﴾ دُوسری یہ کہ اِس شخص کا ذاتی تَجرِبہ ہے۔

﴿۳﴾ تیسری یہ کہ کسی مُسلمان حاذِق (یعنی تَجرِبہ کار اور اپنے فنِّ طِب میں ماہر) طبیبِ مَستُور یعنی غیرِ فاسِق نے اِس کی خبر دی ہو۔ اور اگر نہ کوئی علامت ہو، نہ تَجرِبہ، نہ اِس قسم کے طبیب نے اُسے بتایا بلکہ کسی کافر یا فاسِق طبیب (مَثَلاً داڑھی مُنڈے ڈاکٹر) کے کہنے سے اِفطار کر لیا یعنی روزہ توڑ ڈالا تو شرائط پائے جانے کی صورت میں قضاء کے ساتھ ساتھ کفّارہ بھی لازِم آئے گا۔ (رَدُّالمُحتار، ج ۳، ص ۴۰۴)

مدینہ ۱۴: حَیض یا نِفاس کی حالت میں نماز، روزہ حرام ہے اور ایسی حالت میں نماز و روزہ صحیح ہوتے ہی نہیں۔ نیز تلاوتِ قُرآنِ پاک یا قُرآنِ پاک کی آیاتِ مُقدّسہ یا اُن کا تَرجَمہ چُھونا یہ سب بھی حرام ہے۔ (بہارِشریعت، حصہ ۲، ص ۸۸، ۸۹)

مدینہ ۱۵: حَیض و نِفاس والی کے لئے اِختیار ہے کہ چُھپ کر کھائے یا ظاہِراً۔ روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضَروری نہیں۔ (الجَوہَرۃ النیرہ، ج ۱، ص ۱۸۶)

مدینہ ۱۶: مگر چُھپ کر کھانا بہتر ہے خُصُوصاً حَیض والی کے لئے۔ (بہارِشریعت، حصہ ۵، ص ۱۳۵)

مدینہ۱۷: ''شیخِ فانی''یعنی وہ مُعَمَّر بُزُرگ جن کی عُمر اتنی بڑھ چُکی ہے کہ اب وہ بے چارے روز بروز کمزور ہی ہوتے چلے جائیں گے۔ جب وہ بالکل ہی روزہ رکھنے سے عاجِز ہوجائیں۔ یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آیندہ روزے کی طاقت آنے کی اُمید ہے۔ اُنہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ لہٰذا ہر روزہ کے بدلہ میں (بطورِ فِدیہ) **ایک صَدَقَۂ فِطْر** (صدقہ فطر کی مقدار سوا دو سیر یعنی تقریباً دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُن گیہوں کی رقم ہے۔) کی مِقدار **مِسْکین** کو دیدیں۔ (دُرِّ مُختار، ج۳، ص۴۱۰)

مدینہ۱۸: اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو نہ رکھے مگر اِس کے بدلے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج۳، ص۴۷۲)

مدینہ۱۹: اگر فِدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو دیا ہوا **فِدیہ صَدقۂ نَفل** ہوگیا۔ اُن روزوں کی **قضاء** رکھیں۔ (عالمگیری، ج۱، ص۲۰۷)

مدینہ۲۰: یہ اِختیار ہے کہ شُروعِ رَمَضان ہی میں پُورے رَمَضان کا ایک دَم **فِدیہ** دے دیں یا آخِر میں دیں۔ (عالمگیری، ج۱، ص۲۰۷)

مدینہ۲۱: فِدیہ دینے میں یہ ضَروری نہیں کہ جتنے فِدیے ہوں اُتنے ہی مَساکین کو الگ الگ دیں۔ بلکہ ایک ہی مسکین کو کئی دِن کے بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ (دُرِّ مُختار، ج۳، ص۴۱۰)

مدینہ۲۲: نَفْل روزہ قَصْداً شُروع کرنے والے پر اب پُورا کرنا واجِب ہوجاتا ہے کہ توڑ دیا تو **قضاء** واجِب ہوگی۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج۳، ص۴۱۱)

مدینہ۲۳: اگر آپ نے یہ گُمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذِمّہ کوئی روزہ ہے مگر روزہ شُروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھ پر کسی قِسم کا کوئی روزہ نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو کچھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد اگر فوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو **قضاء** واجِب ہوگی۔ (دُرِّ مُختار، ج۳، ص۴۱۱)

مدینہ۲۴: نَفل روزہ قَصْداً نہیں توڑا بلکہ بِلا اِختیار ٹوٹ گیا۔ مَثَلاً دَورانِ روزہ عورت کو حَیض آ گیا، جب بھی **قضاء** واجِب ہے۔ (دُرِّ مُختار، ج۳، ص۴۱۲)

مدینہ۲۵: عیدُ الفِطر یا بَقَر عید کے چار دِن یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ **ذُوالحجّۃُ الْحرام** میں سے کسی بھی دِن کا روزہ نَفل رکھا تو (چُونکہ اِن پانچ دِنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے لہٰذا) اِس روزہ کا پورا کرنا واجِب نہیں۔ نہ اِس کے توڑنے پر **قضاء** واجِب، بلکہ اِس کا توڑ دینا ہی واجِب ہے۔ اور اگر اِن دِنوں میں روزہ رکھنے کی مَنّت مانی تو مَنّت پُوری کرنی واجِب ہے مگر اِن دِنوں میں نہیں، بلکہ اور دِنوں میں۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج۳، ص۴۱۲)

مدینہ۲۶: نَفل روزہ بِلا عُذر توڑ دینا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے گا تو میزبان کو اَذِیّت ہوگی تو نَفل روزہ توڑ دینے کیلئے یہ عُذر ہے۔ (سُبحٰنَ اللہ شریعت کو احترامِ مسلم کا کس قَدَر لحاظ ہے) بَشَرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اِس کی قَضاء رکھ لے گا اور **ضَحْوَۂ کُبریٰ** سے پہلے توڑ دے بعد کو

نہیں۔(عالمگیری،ج ۱،ص ۲۰۸)

مدینہ ۲۷: دعوت کے سبب **ضَحْوَۂ کُبریٰ** سے پہلے روزہ توڑ سکتا ہے جبکہ دعوت کرنے والا مَحض اس کی موجودگی پر راضی نہ ہو اور اس کے نہ کھانے کے سبب ناراض ہو بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ بعد میں رکھ لے گا، لہٰذا اب روزہ توڑ لے اور اُس کی قضا رکھے۔ لیکن اگر دعوت کرنے والا مَحض اس کی موجودگی پر راضی ہو جائے اور نہ کھانے پر ناراض نہ ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱،ص ۲۰۸ کوئٹہ)

مدینہ ۲۸: **نَفل** روزہ زَوال کے بعد ماں باپ کی ناراضگی کے سَبَب توڑ سکتا ہے۔ اور اِس میں عَصر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعدِ عَصر نہیں۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۱۴)

مدینہ ۲۹: عورت بِغیر شوہَر کی اِجازت کے نَفل اور مَنّت وقسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لئے تو شوہَر تُڑوا سکتا ہے مگر توڑے گی تو قَضاء واجِب ہوگی مگر اِس کی **قَضاء** میں بھی شوہَر کی اِجازت دَرکار ہے۔ یا شوہَر اور اُس کے دَرمیان جُدائی ہو جائے یعنی طلاقِ بائن (طلاقِ بائن اُس طلاق کو کہتے ہیں جس سے بیوی نکاح سے باہَر ہو جاتی ہے، اب شوہر رُجوع نہیں کرسکتا) دے دے یا مر جائے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہَر کا کچھ حَرَج نہ ہو، مَثَلاً وہ سَفر میں ہے یا بیمار ہے یا اِحرام میں ہے تو ان حالتوں میں بِغیر اِجازت کے بھی قَضاء رکھ سکتی ہے بلکہ وہ مَنع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔ البتّہ اِن دنوں میں بھی شوہَر کی اِجازت کے بِغیر نَفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔(رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۱۵)

مدینہ ۳۰: رَمَضانُ الْمُبارَك اور قَضائے رَمَضانُ الْمُبارَك کیلئے شوہَر کی اِجازت کی کچھ ضَرورت نہیں بلکہ اُس کی مُمانَعَت پر بھی رکھے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۱۵)

مدینہ ۳۱: اگر آپ کسی کے مُلازِم ہیں یا اُس کے یہاں مزدُوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اِجازت کے بِغیر نَفل روزہ نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزہ کی وجہ سے کام میں سُستی آئے گی۔ ہاں۔ اگر روزہ رکھنے کے باوُجود آپ باقاعِدہ کام کرسکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قِسم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پُورا ہو جاتا ہے۔ تو اب نَفل روزہ کی اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔(رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۱۶)

مدینہ ۳۲: **نَفل** روزہ کیلئے بیٹی کو باپ، ماں کو بیٹے، بَہن کو بھائی سے اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔
(رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۱۶)

مدینہ ۳۳: ماں باپ اگر بیٹے کو روزۂ نَفل سے مَنع کر دیں اِس وجہ سے کہ مَرض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اِطاعت کرے۔ (رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۱۶)

اب "**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**" کے بارہ حُرُوف کی نِسبت سے "۱۲ اپرے" ان چیزوں کے مُتَعَلِّق بیان کئے جاتے ہیں جن کے کرنے سے صِرف قَضاء لازِم آتی ہے۔ قَضاء کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے رَمَضانُ الْمُبارَك کے بعد قَضاء کی نیّت سے ایک روزہ رکھ لیں۔

قضاء کے بارے میں ۱۲ پیرے

مدینہ ۱: یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا، پیا یا، جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہوچکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اِس روزہ کی قضاء کرنا ضروری ہے یعنی اِس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۸۰)

مدینہ ۲: کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی اِکراہِ شرعی پایا گیا۔ اب چُونکہ مجبوری ہے، لہٰذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صِرف **قضاء** لازِم ہے۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۴۰۲)

اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی قتل یا عُضو کاٹ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا۔ تو اب "اکراہِ شرعی" پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد میں اِس روزہ کی قضا لازِمی ہے۔

مدینہ ۳: بُھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے اِنزال ہوا تھا یا اِحتِلام ہوا یا قے ہوئی اور ان سب صُورَتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا۔ اب قَصداً کھا لیا تو صِرف **قضاء** فرض ہے۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۷۵)

مدینہ ٤: روزہ کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضاء لازِم ہے۔
(دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۷٦)

مدینہ ۵: پتّھر، کنکر، (ایسی) مٹّی (جو عادَتاً نہ کھائی جاتی ہو) رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیزیں کھائیں جن سے لوگ گِھن کرتے ہوں۔ اِن سے بھی روزہ تو ٹوٹ گیا مگر صِرف **قضاء** کرنا ہوگا۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۷۷)

مدینہ ٦: بارش کا پانی یا اَولا حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور **قضاء** لازِم ہے۔ (دُرِّمُختار، ج ۳، ص ۳۷۸)

مدینہ ٦: بہُت سارا پسینہ یا آنسو نِگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، **قضاء** کرنا ہوگا۔ (اَیضاً)

مدینہ ۷: گمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، **سَحَری** کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سَحَری کا وَقت **خَتْم** ہوچکا تھا۔ اِس صُورت میں بھی روزہ گیا اور قضاء کرنا ہوگا۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۸۰)

مدینہ ۸: اِسی طرح گمان کرکے کہ سُورج غُروب ہوچکا ہے۔ کھا پی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء کریں۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۸۰)

مدینہ ۹: اگر غُروبِ آفتاب سے پہلے ہی سائرن کی آواز گونج اُٹھی یا اذانِ مَغرِب شُروع ہوگئی اور آپ نے روزہ اِفطار کر لیا۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یا اَذان تو وَقت سے پہلے ہی شُروع ہوگئے تھے۔ اِس میں آپ کا قُصُور ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ ٹوٹ گیا اِسے قضاء کرنا ہوگا۔ (ماخوذ من رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۸۳)

مدینہ ۱۰: آج کل چُونکہ لاپرواہی کا دَور دَورہ ہے اِس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خُود حفاظت کرے۔ سائرن، ریڈیو، ٹی. وی. کے اِعلان بلکہ مسجِد کی اذان پر بھی اکتِفاء کرنے کے بجائے خُود **سَحَری و اِفطار** کے وَقت کی صحیح صحیح معلومات حاصِل کرے۔

مدینہ ۱۱: وُضو کررہے تھے پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حَلْق کے نیچے اُتر گیا، روزہ دار ہونا یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء لازِم ہے۔ ہاں اگر اُس وَقت روزہ دار ہونا یاد نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۲)

کفّارے کے احکام

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبارَك کا روزہ رکھ کر بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر توڑ دینے سے بَعض صُورتوں میں صِرف **قضاء** لازِم آتی ہے اور بَعض صُورتوں میں **قضاء** کے ساتھ ساتھ **کفّارہ** بھی لازِم ہو جاتا ہے۔ اِس کے بارے میں چند اَحکام بیان ہوں اِس سے پہلے یہ ذِہن نشین کر لیجئے کہ روزہ کا کفّارہ کیا ہے۔

روزہ کے کفّارہ کا طریقہ

روزہ توڑنے کا کفّارہ یہ ہے کہ مُمکن ہو تو ایک باندی یا غُلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مَثَلاً اِس کے پاس نہ لونڈی، غُلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غُلام مُیَسَّر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غُلام نہیں ملتے۔ تو اب پے دَرْ پے ساٹھ روزے رکھے۔ یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مِسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وَقت کھانا کِھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت بھی اُسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ساٹھ مساکین کو ایک ایک صَدَقۂ فِطر یعنی تقریباً دو کلو ۵۰ گرام گیہوں یا اُس کی رقم کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ صَدَقۂ فِطر نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صَدَقۂ فِطر دیں۔ رَوزوں کی صُورت میں (دورانِ کفّارہ) اگر درمیان میں ایک دِن کا بھی روزہ چُھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے پہلے کے روزے شامِلِ حِساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ رکھ چُکا تھا۔ چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عُذر کے سَبَب چُھوٹا ہو۔ ہاں عورت کو اگر حَیض آ جائے تو حَیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے، یہ ناغے شُمار نہیں کیے جائیں گے۔ یعنی پہلے کے روزے اور حَیض کے بعد والے دونوں مِل کر ساٹھ ہو جانے سے کفّارہ ادا ہو جائے گا۔ (مُلَخَّص از ردالمحتار، ج ۳، ص ۳۹۰)

جو کوئی رات سے ہی روزے کی نِیّت کر چکا ہو اور پھر صُبح یا دِن میں کسی بھی وَقت بلکہ اگر اِفْطار سے ایک لَمحہ بھی قَبل کسی صحیح مجبوری کے بِغیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعتِ اِنسانی نفرت نہ کرتی ہو (مَثَلاً کھانا، پانی، چائے، پھل، بسکٹ، شربت، شہد، مٹھائی وغیرہ وغیرہ) سے عَمْداً (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب **رَمَضان شریف** کے بعد اِس روزہ کی **قضاء** کی نِیّت سے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ اور پھر اُس کا کفّارہ بھی دینا ہوگا۔ جس کا طریقہ گُزرا۔

"یا اللہ کرم کر"

کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے کفّارہ سے مُتَعَلِّق 11 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: رَمَضانُ الْمُبارَك میں کسی عاقِل بالِغ مُقیم (یعنی جو مُسافر نہ ہو) نے ادائے روزۂ رَمَضان کی نِیّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کِسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کیا یا کروایا، یا کوئی بھی چیز لَذّت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی **قضاء** اور کفّارہ دونوں لازِم ہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳، ص ۳۸۸)

مدینہ ۲: جس جگہ روزہ توڑنے سے کفّارہ لازِم آتا ہے، اُس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رَمَضانُ الْمُبَارَك کی نیّت کی ہو۔ اگر دِن میں نیّت کی اور توڑ دیا تو کفّارہ لازِم نہیں۔ صرف قَضاء کافی ہے۔
(الجوہرۃ النیرۃ، ج۱، ص۱۸۰)

مدینہ ۳: قَے آئی یا بُھول کر کھایا یا جماع کیا اور اِن سب صُورتوں میں اِسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھالیا تو کفّارہ لازِم نہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج۳، ص۳۷۵)

مدینہ ٤: اِحْتِلام ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اس کے باوُجُود کھالیا تو کفّارہ لازِم ہے۔
(رَدُّ الْمُحتار، ج۳، ص۳۷۵)

مدینہ ٥: اپنا لُعاب تُھوک کر چاٹ لیا۔ یا دُوسرے کا تُھوک نِگل لیا تو کفّارہ نہیں مگر محبوب کا لُعاب یا مُعَظَّمِ دینی (یعنی بُزُرگ) کا **تَبَرُّك** کے طور پر تُھوک نِگل لیا تو کفّارہ لازِم ہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۲۰۳)

مدینہ ٦: خَربُوزہ یا تَربُوز کا چِھلکا کھایا۔ اگر خُشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اِس کے کھانے سے گِھن کرتے ہوں، تو کفّارہ نہیں، ورنہ ہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۲۰۲)

مدینہ ۷: کچے چاوَل، باجرہ، مَسُور، مُونگ کھائی تو کفّارہ لازِم نہیں، یہی حُکم کچے جَو کا ہے اور بُھنے ہوئے ہوں تو کفّارہ لازِم۔ (عالمگیری، ج۱، ص۲۰۲)

مدینہ ۸: **سَحَری** کا نِوالہ مُنہ میں تھا کہ صُبحِ صادِق کا وَقت ہوگیا، یا بُھول کر کھا رہے تھے، نِوالہ مُنہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نِگل لیا تو اِن دونوں صُورتوں میں کفّارہ واجِب اور اگر نِوالہ مُنہ سے نِکال کر پھر کھالیا ہو تو صِرف قَضاء واجِب ہوگی کفّارہ نہیں۔ (عالمگیری، ج۱، ص۲۰۳)

مدینہ ۹: باری سے بُخار آتا تھا اور آج باری کا دِن تھا لہٰذا یہ گُمان کر کے کہ بُخار آئے گا، روزہ قَصْداً توڑ دیا تو اِس صُورت میں کفّارہ ساقِط ہے (یعنی کفّارہ کی ضَرورت نہیں صرف قَضاء کافی ہے)۔ یُوں ہی عورت کو مُعَیَّن تارِیخ پر حَیض آتا تھا اور آج حَیض آنے کا دِن تھا اُس نے قَصْداً روزہ توڑ دیا اور حَیض نہ آیا تو کفّارہ ساقِط ہوگیا۔ (یعنی کفّارہ کی ضَرورت نہیں صرف قَضاء کافی ہے)۔ (دُرِّمُختار، رَدُّ الْمُحتار، ج۳، ص۳۹۱)

مدینہ ۱۰: اگر دو روزے توڑے تو دونوں کیلئے دو کفّارے دے اگرچِہ پہلے کا اَبھی کفّارہ ادا نہ کیا تھا جبکہ دونوں دو رَمَضان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رَمَضان کے ہوں اور پہلے کا کفّارہ نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی کفّارہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (الجَوہَرۃ النیرۃ، ج۱، ص۱۸۲)

مدینہ ۱۱: کفّارہ لازِم ہونے کے لئے یہ بھی ضَروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا اَمر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے مُنافی ہے یا بِغیر اختیار ایسا اَمر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی رُخصت ہوتی مثلاً عورت کو اس دن حَیض یا نِفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفّارہ ساقِط ہے اور سفر سے ساقِط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری اَمر ہے۔ (الجَوہَرۃ النیرۃ، ج۱، ص۱۸۱)

مدینہ ۱۲: جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازِم نہیں اِن میں شرط ہے کہ ایک بار ایسا ہوا ہو اور معصیّت (یعنی نافرمانی) کا قصد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفارہ دینا ہوگا۔ (اَلدُّرُّالْمُختار ورَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۴۴۰)

روزہ برباد ہونے سے بچاؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات سے اکثر مسلمان بالکل کورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ بعض اوقات عِبادت ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ **افسوس!** کہ اب تمام تر توجُّہ صِرف اور صِرف دُنیوی عُلُوم وفُنُون کے حُصُول پر ہی ہے۔ آہ! اب سنّتیں سیکھنے کیلئے، عِبادات کے اَحکامات کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے ہماری اکثریت کو فُرصت ہے نہ شوق۔ بلکہ اگر کوئی دَرد مَند **اِسلامی بھائی** سمجھانے کی کوشش کرے بھی تو ناگوار گزرتا ہے۔ عِبادات میں اِس قَدَر غَلَط باتیں خَلَط مَلَط ہو گئی ہیں کہ **پناہ خُدا عزوجل!** اِنہیں میں سے **سَحَری** اور اِفطار بھی ہے۔ اِن کے بارے میں بھی بعض لوگ طرح طرح کی باتیں بتاتے ہیں اور پھر اُس پر ضِد بھی کرتے ہیں۔ مَثَلاً **سَحَری** کے آخِری وَقت کے بارے میں بعض لوگ کہہ دیتے ہیں، "جب تک صُبح کا اِتنا اُجالا پھیل جائے کہ چیونٹیاں نظر آنے لگیں اُس وَقت تک سَحَری کا وَقت باقی رہتا ہے۔"!!!! اِسی طرح کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک **فَجر** کی اذان کی آواز آتی رہے **سَحَری** کھانے پینے میں مُضایقہ نہیں اور جہاں کئی کئی اذانوں کی آوازیں آتی ہیں وہاں آخِری اذان کی آواز خَتْم ہونے تک کھاتے پیتے رہتے رہیں۔ **عَجَب** تماشہ ہے! ذرا سوچئے تو سہی! اگر آپ ایسی جگہ ہوں جہاں اذان کی آواز ہی نہ آئے تو آپ کیا کریں گے؟ **اللّٰہ** عزوجل کی عِبادَت کا ذَوق رکھنے والو! اپنی عِبادَت کو چند منٹوں کی غَفلت کے سَبَب برباد مت کیجئے۔ **سَحَری** کے بَیان میں بھی سورۃُ البَقَرہ کی یہ آیت مُقدَّسہ گزری، اِس کو پھر بغور مُلاحَظہ فرمائیے:-

وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ (پ۲، البقرہ ۱۸۷)	**ترجَمۂ کنزالایمان:** اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سَپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پَو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پُورے کرو۔

ظاہِر ہے اِس آیتِ مُقدَّسہ میں نہ چیونٹیوں کا تذکِرہ ہے نہ اذانِ فَجر کا۔ بلکہ صُبحِ صادِق کا ذِکر ہے۔ لہٰذا اذان کا اِنتِظار نہ کیا کریں، مُعتَبَر نقشۂ نِظامُ الْاَوْقات (ٹائم ٹیبل) میں صُبحِ صادِق اور غُروبِ آفتاب کا وَقت دیکھ کر اُسی کے مُطابِق سَحَری و اِفطار کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللّٰہ** عزوجل ہمیں عَین شریعت وسُنّت کے مطابِق ماہِ رَمَضانُ المبارَک کا اِحتِرام کرنے، اِس میں روزے رکھنے، تَراویح ادا کرنے، تِلاوت کلامِ پاک اور نوافِل کی کثرت کرنے کی توفیق مَرحمت فرما۔ اور ہماری عِبادات قبول فرما اور محض اپنے فضل و کرم سے ہماری مغفِرت فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

الحمد للہ میں بدل گیا

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے کیا کہنے اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا بات ہے۔ ترغیب کیلئے ملاحظہ ہو۔ شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعِث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صُحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صبحِ بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دِلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی وبدکار کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنّتوں بھرے مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گنہگار واَبُو الفُضُول سنّتوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز واقرِبا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

بے نمازیوں میں بیٹھنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُری صُحبتوں کا کتنا زبردست نقصان ہوتا ہے۔ بُری صُحبت میں رہ کر بگڑ جانے والے آدمی پر لوگ تُھو تُھو کرتے ہیں اور اچھی صُحبتوں کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ گناہوں سے بھی بچت ہوتی رہتی ہے اور لوگ بھی مَحَبَّت کرتے ہیں۔ ہمیشہ ایسی صُحبت اختیار کرنی چاہئے جس سے عبادت کا شوق اور سنّت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہمنشین ایسا ہو جسے دیکھ کر اللّٰہ عزوجل یاد آ جائے، اس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحَبَّت میں کمی اور آخرت کی اُلفت میں زِیادتی ہو۔ مُصاحِب ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مَحَبَّت میں اضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نَمازیوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔ بے نَمازیوں کی بابت پوچھے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: (بے نمازیوں کو) بہ نرمی سمجھائیں ترکِ نَماز وترکِ جماعت وترکِ مسجد پر قرانِ عظیم واحادیث میں جو سخت وعیدیں ہیں بار بار سُنائیں جن کے دلوں میں ایمان ہے انھیں ضَرور نفع پہنچے گا۔ اللّٰہ تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ ۲۷ سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اللہ کے کلام و احکام یاد دلاؤ کہ بیشک ان کا یاد دلانا ایمان والوں کو نفع دے گا۔ اور جو کسی طرح نہ مانیں اُس پر اگر کسی کا دباؤ ہے اس کے ذَرِیعے سے دباؤ ڈالیں اور یُوں بھی باز نہ آئے تو اس سے سلام و کلام، میل جول یک لخت ترک کر دیں، قال اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ ۷ سورۃُ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝ (پ۷، الانعام ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج۶، ص۱۹۱، ۱۹۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ تراویح

درود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "دعاء آسمان وزمین کے درمیان مُعلّق رَہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا (یعنی دعاء قبول نہیں ہوتی) جب تک تُو اپنے نبی پر دُرود نہ بھیجے۔

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۲۸، حدیث ۴۸۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

سنت کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمبارَك میں جہاں ہمیں بے شمار نعمتیں مُیسَّر آتی ہیں انہی میں تراویح کی سنّت بھی شامل ہے اور سنّت کی عظمت کے کیا کہنے! اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کا فرمانِ جنّت نشان ہے، "جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

(جامع ترمذی، ج ۴، ص ۳۱۰، حدیث ۲۶۸۷)

رمضان میں 61 بار ختم قرآن

تراویح سنّتِ مُؤکّدہ ہے اور اس میں کم از کم ایک بار ختمِ قرآن بھی سنّتِ مُؤکّدہ۔ ہمارے امامِ اعظم سیِّدُ نا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رَمَضانُ الْمبارَك میں اِکسٹھ بار قرانِ کریم خَتْم کیا کرتے۔ تیس دن میں، تیس رات میں اور ایک تراویح میں نیز آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پینتالیس برس عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۳۷)

ایک اور روایت کے مطابق امامِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الاکرم نے زندگی میں 55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار بار قرانِ مجید خَتْم فرمائے تھے۔ (عقود الجمان، ص ۲۲۱)

تلاوت اور اہل اللہ

میرے آقا اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: امام الائمہ سیِّدُ نا امام اعظم (ابوحنیفہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تیس برس کامل ہر رات ایک رکعت میں قرانِ کریم خَتْم کیا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ، ج ۷، ص ۴۷۶)

عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی نے فرمایا ہے، سَلَف صالحین (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین) میں بعض اکابر دن رات میں دو خَتْم فرماتے بعض چار بعض آٹھ، میزانُ الشّریعۃ از امام عبدالوہّاب شَعرانی (قُدِّسَ سِرُّهُ النُّورانی) میں ہے کہ سیِّدی علی مرصفی قُدِّسَ سِرُّهُ الرَّبّانی نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار خَتْم فرماتے۔

(المیزانُ الشریعۃ الکبرٰی، ج۱،ص ۷۹)

آثار میں ہے، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم بایاں پاؤں رِکاب میں رکھ کرقراٰنِ مجید شروع فرماتے اور دَہنا (سیدھا) پاؤں رکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف خَتْم ہو جاتا۔ بلکہ خود حدیث شریف میں ارشادِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ حضرت سیِّدُ نا داود عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی سواری تیار کرنے کا حکم فرماتے اور اس سے پہلے کہ سواری پر زین کس دی جائے (یہ) زبور شریف ختم فرمالیتے۔ (صحیح بخاری، ج ۲،ص ۴۴۷، حدیث ۳۴۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کسی کو وسوسہ آئے کہ ایک دن میں کئی بار بلکہ لمحہ بھر میں خَتْمِ قراٰنِ پاک یاخَتْمِ زبور و توراۃ شریف کیسے ممکن ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی کرامات اور حضرت سیِّدُ نا داود عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا معجزہ ہے اور معجزہ اور کرامت وہی ہوتی ہے جو عقلاً مُحال یعنی ناممکن ہو۔

حرف چبانا

افسوس! آج کل دینی مُعامَلات میں سُستی کا دَور دورہ ہے، عُموماً تراویح میں قراٰنِ مجید ایک بار بھی صحیح معنوں میں خَتْم نہیں ہو پاتا۔ قراٰنِ پاک ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اُس کے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اب وُہی حافِظ پسند کیا جاتا ہے جو تراویح سے جلد فارِغ کردے۔ یاد رکھیے! تراویح کے علاوہ بھی تِلاوت میں حَرف چبا جانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافِظ صاحِب پورے قراٰنِ مجید میں سے صِرف ایک حَرف بھی چبا گئے تو خَتْمِ قراٰن کی سنّت ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا کسی آیت میں کوئی حَرف ''چَب'' گیا یا اپنے ''مَخْرَج'' سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے بغیر پلٹ پڑھیے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھیے۔ ایک افسوس ناک اَمر یہ بھی ہے کہ حُفّاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمت میں ہمدردانہ مَدَنی مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! اللہ عزوجل کی ناراضگی بَہُت بھاری پڑے گی لہٰذا بلا تاخیر تجوید کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحِب کی مدد سے از اِبتِداء تا اِنتِہا اپنا حِفظ دُرُست فرمالیں۔ مَد ولین (واؤ، ی اور الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس مداور واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح کو لین کہتے ہیں۔ (نصاب التجوید ص ۹ المدینۃ العلمیۃ باب المدینہ)، (یعنی واؤ کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر۔) کا خیال رکھنا لازِمی ہے نیز مَد، غُنّہ، اظہار، اِخفا وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں۔ صاحِبِ بہارِ شریعت حضرت صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ''فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قِراءَت کرے اور تراویح میں مُتَوَسِّط (یعنی درمیانہ) انداز پر اور رات کے نوافِل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم ''مَد'' کا جو دَرَجہ قارِیوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قراٰن پڑھنے کا حُکم ہے۔'' (الدُّرُّ المُختار وردُّ المُحتار، ج ۲،ص ۲۶۲)

پارہ۲۹سورۃُ الْمُزَّمِّل کی چوتھی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ۝۴ ترجَمۂ کنزالایمان: اور قراٰن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمالین علی حاشیہ جلالین کے حوالے سے ''ترتیل'' کی وضاحت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں: یعنی قراٰنِ مجید اِس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اس کی آیات والفاظ گن سکے۔

(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ، ج۶، ص۲۷۶)

نیز فرض نَماز میں اس طرح تِلاوت کرے کہ جدا جدا ہر حرف سمجھ آئے، تراویح میں مُتَوَسِّط طریقے پر اور رات کے نوافل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (دُرِّمُختار، ج۱، ص۸۰)

مدارک التنزیل میں ہے: قراٰن کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ حروف جدا جدا، وقف کی حفاظت اور تمام حرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے ''ترتیلا'' اس مسئلہ میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔

(تفسیر مدارک التنزیل، ج۴، ص۲۰۳، دارالکتب العربیہ بیروت، فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ، ج۶، ص۲۷۸، ۲۷۹)

تراویح بغیر اجرت پڑھائے

پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر اِخلاص پیدا کرنا ضَروری ہے اگر حافظ اپنی تیزی دکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چمکانے کیلئے قراٰنِ پاک پڑھے گا تو ثواب تو دُور کی بات ہے، اُلٹا حبِّ جاہ اور ریاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑے گا۔ اِسی طرح اُجرت کا لین دین بھی نہ ہو۔ طے کرنے ہی کو اُجرت نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں تراویح پڑھانے اِسی لئے آتے ہیں کہ معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ طے نہ ہوا ہو تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلّہ وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی ہے۔ ہاں اگر حافِظ صاحِب اصلاحِ نیّت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے، نہیں دوں گا۔ پھر بعد میں حافِظ صاحِب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں کہ حدیثِ مبارَک میں ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

(صحیح بخاری، ج۱، ص۶، حدیث۱)

تلاوت و ذکر و نعت کی اجرت حرام ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں اُجرت دے کر میّت کے ایصالِ ثواب کیلئے خَتْمِ قراٰن وذِکرُ اللہ عزوجل کروانے سے مُتَعَلِّق جب اِستِفتاء پیش ہوا تو جواباً ارشاد فرمایا: ''تلاوتِ قراٰن و ذِکرِ الٰہی عزوجل پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فِعلِ حرام کے مُرتکِب ہیں تو ثواب کس چیز کا اَموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمّید اور زیادہ سخت واَشد (یعنی شدید ترین جُرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقۂ جائزۂ شَرعیہ بھی حاصِل ہو (یعنی

شرعاً جائز بھی رہے) تو اُوس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اُتنی دیر کی ہر شخص کی مُعَیَّن (مقرّر) کردیں۔ مَثَلاً پڑھوانے والا کہے، میں نے تجھے آج فُلاں وَقت سے فُلاں وَقت کیلئے اِس اُجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔ وہ کہے، میں نے قَبول کیا۔ اب وہ اُتنی دیر کے واسطے اَجیر (یعنی مُلازِم) ہوگیا۔ جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُوس سے کہے فُلاں مَیِّت کے لئے اِتنا قراٰنِ عظیم یا اِس قَدَر کلمۂ طیّبہ یا دُرُود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۹۳، ۱۹۴)

تراویح کی اجرت کا شرعی حیلہ

اِس مبارَک فتوٰی کی روشنی میں تراویح کیلئے حافِظ صاحِب کی بھی ترکیب ہوسکتی ہے۔ مَثَلاً مسجد کی کمیٹی والے اُجرت طے کر کے حافِظ صاحِب کو ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں نَمازِ عشاء کیلئے امامت پر رکھ لیں اور حافِظ صاحِب بِالتَّبَع یعنی ساتھ ہی ساتھ تراویح بھی پڑھا دیا کریں کیوں کہ رَمَضانُ المبارَک میں تراویح بھی نَمازِ عشاء کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں روزانہ تین گھنٹے کیلئے (مَثَلاً رات 8 تا 11) حافِظ صاحِب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی بتا دیں۔ اگر حافِظ صاحِب منظور فرما لیں گے تو وہ ملازم ہو گئے۔ اب روزانہ حافِظ صاحِب کی ان تین گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ تراویح پڑھا دیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا خطابت، مُؤَذِّنی ہو یا کسی قسم کی مَزدوری جس کام کیلئے بھی اِجارہ کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ کا لین دَین یقینی ہے تو پہلے سے رقم طے کرنا واجِب ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں پہلے ہی سے اُجرت کی مقررہ رقم معلوم ہو مَثَلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے، لے جانے کی فی بوری مزدوری کی رقم وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ جب حافِظ صاحِب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسب ہوگا دے دیں گے یا آپ کو راضی کردیں گے، بلکہ صَراحَۃً یعنی واضِح طور پر رقم کی مِقدار بتانی ہوگی، مَثَلاً ہم آپ کو ۱۲ ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ حافِظ صاحِب بھی منظور فرما لیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے، چاہے چندہ ہوسکے یا نہ ہوسکے۔ ہاں حافِظ صاحِب کو مطالَبہ کے بِغیر اگر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زائد دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافِظ صاحِبان، یا نعت خوان بِغیر پیسوں کے تراویح، قراٰن خوانی یا نعت خوانی میں حصّہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی وجہ سے ناجائز کام کا ارتِکاب نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابِق عمل کر کے پاک روزی حاصِل کریں۔ اور اگر سخت مجبوری نہ ہو تو حِیلے کے ذَرِیعے بھی رقم حاصِل کرنے سے گُریز کریں کہ جس کا عمل ہو بے غَرض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔ ایک امتحان سخت امتحان یہ ہے کہ جو ملنے والی رقم قبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ! واہ! ہوتی ہے اور وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح ریاکاری سے بچا پاتا ہوگا! زہے مقدر! ایسا جذبہ نصیب ہو جائے کہ بیان کردہ حِیلے کے ذَرِیعے رقم حاصِل کر لے اور چُپ چاپ خیرات کردے مگر اپنے قریبی کسی ایک اسلامی بھائی بلکہ گھر کے کسی فرد کو بھی نہ بتائے، ورنہ ریاکاری سے بچنا دشوار ہو جائے گا۔ لُطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اُس کا ربّ عَزَّوَجَلَّ جانے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

ختمِ قرآن اور رقت

جہاں تراویح میں ایک بار قرانِ پاک کی تلاوت کی جائے وہاں بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب کو خَتْم کریں۔ رِقّت و سوز کے ساتھ اِختِتام ہو اور یہ اِحساس دل کو تڑپا کر رکھ دے کہ میں نے صحیح معنوں میں قرانِ پاک پڑھایا سنا نہیں، کوتاہیاں بھی ہوئیں، دل جَمعی بھی نہ رہی، اِخلاص میں بھی کمی تھی۔ صد ہزار افسوس! دُنیوی شخصیت کا کلام تو توجُّہ کے ساتھ سنا جاتا ہے مگر سب سے کے خالق و مالِک اپنے پیارے پیارے **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ** کا پاکیزہ کلام دھیان سے نہ سنا، ساتھ ہی یہ بھی غم ہو کہ افسوس! اب ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك چند گھڑیوں کا مہمان رَہ گیا، نہ جانے آئندہ سال اس کی تشریف آوری کے وَقت اس کی بہاریں لوٹنے کیلئے میں زندہ رہوں گا یا نہیں! اِس طرح کے تصوُّرات جما کر اپنی لاپرواہیوں پر خود کو شرمندہ کرے اور ہو سکے تو روئے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنائے کہ اچھوں کی نَقل بھی اچھی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ سے مَحَبَّتِ قرآن و فِراقِ رَمَضان میں ایک آدھ قطرۂ آنسو ٹپک کر مقبولِ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہو گیا تو کیا بعید کہ اُسی کے صَدْقے خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ سبھی حاضِرین کو بخش دے۔

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یا ربّ!
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یا ربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یا ربّ!
تو کریم اور کریم بھی ایسا
کہ نہیں جس کا دوسرا یاربّ!

تراویح کی جماعت بدعتِ حسنہ ہے

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی تراویح ادا فرمائی اور اس کو خوب پسند بھی فرمایا: چُنانچِہ صاحِبِ قرآن، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو ایمان وطلبِ ثواب کے سبب سے رَمَضان میں قِیام کرے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (یعنی صغیرہ گناہ) پھر اس اندیشے کی وجہ سے ترک فرمائی کہ کہیں امّت پر (تراویح) فرض نہ کر دی جائے۔ پھر امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی ایک رات مسجد میں دیکھا کہ لوگ جُدا جُدا انداز پر (تراویح) ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اقتِداء میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں مناسِب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لِھٰذا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا **اُبَیِّ ابْنِ کَعْب** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سب کا امام بنا دیا۔ پھر جب دوسری رات تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ با جماعت (تراویح) ادا کر رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور) فرمایا، نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ۔ یعنی "یہ اچھی بدعت ہے"۔ (صحیح بخاری، ج۱، ص۶۵۸، حدیث ۲۰۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ہمارا کتنا خیال ہے! محض اِس خوف سے تراویح پر ہمیشگی نہ فرمائی کہ کہیں اُمّت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اِس حدیثِ پاک سے بعض وَساوِس کا علاج بھی ہو گیا۔ مثلاً تراویح کی باقاعِدہ جماعت سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بھی جاری فرما سکتے تھے مگر نہ فرمائی اور یوں اسلام میں اچّھے اچّھے طریقے رائج کرنے کا اپنے غلاموں کو موقع فراہم کیا۔ جو کام شاہِ خیرُ الانام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے نہیں کیا وہ کام سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محض اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ سرکارِ عالم مدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے تاقِیامت ایسے اچّھے اچّھے کام جاری کرتے رہنے کی اپنی حیاتِ ظاہری میں ہی اجازت مَرحمت فرما دی تھی۔ چنانچہ حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے، ''جو کوئی اسلام میں اچّھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو (لوگ) اِس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اِسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے اُس پر اِس کا گناہ بھی ہے اور ان (لوگوں) کا بھی جو اِس کے بعد اِس پر عمل کریں اور اُن کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''

(صحیح مُسلم، ص ۱۴۳۸، حدیث ۱۰۱۷)

''کرم یا نبیَّ اللہ'' بارہ حُروف کی نسبت سے 12 بدعاتِ حَسَنہ

اِس حدیثِ مبارَک سے معلوم ہوا، قِیامت تک اسلام میں اچّھے اچّھے نئے طریقے نکالنے کی اجازت ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نکالے بھی جا رہے ہیں جیسا کہ

﴿۱﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی باقاعِدہ جماعت کا اہتمام کیا اور اس کو خود اچھی بدعت بھی قرار دیا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی جو اچھا نیا کام جاری کریں وہ بھی بدعتِ حَسَنہ کہلاتا ہے۔

﴿۲﴾ مسجِد میں امام کیلئے طاق نُما محراب نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجدُ النَّبوِی الشّریف علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسّلام میں محراب بنانے کی سعادت حاصل کی اِس نئی ایجاد (بدعتِ حَسَنہ) کو اِس قَدَر مقبولیت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجِد کی پہچان اِسی سے ہے۔

﴿۳﴾ اِسی طرح مساجِد پر گُنبد و مِینار بنانا بھی بعد کی ایجاد ہے۔ بلکہ کعبے کے مَنارے بھی سرکارِ مدینہ وصحابۂ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم و علیہم الرضوان کے دَور میں نہیں تھے۔

﴿۴﴾ ایمانِ مُفَصَّل

﴿۵﴾ ایمانِ مُجمَل

﴿۶﴾ چھ کلمے ان کی تعداد و ترکیب کہ یہ پہلا یہ دوسرا اور ان کے نام

﴿۷﴾ قرانِ پاک کے تیس پارے بنانا، اِعراب لگانا ان میں رُکوع بنانا، رُمُوزِ اَوقاف کی علامات لگانا۔ بلکہ نُقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت جلدیں چھاپنا وغیرہ۔

﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کو کتابی شکل دینا، اس کی اَسناد پر جرح کرنا، ان کی صحیح، حَسَن، ضعیف اور مَوضُوع وغیرہ اَقسام بنانا۔
﴿۹﴾ فِقہ، اُصولِ فِقہ و عِلمِ کلام۔
﴿۱۰﴾ زکوٰۃ و فطرہ سکّۂ رائج الوقت بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا۔
﴿۱۱﴾ اونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذَرِیعے سفرِ حج کرنا۔
﴿۱۲﴾ شریعت و طریقت کے چاروں سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اسی طرح قادِری نقشبندی، سُہروردی اور چشتی۔

ہر بدعت گمراہی نہیں ہے

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو کہ ان دو احادیث مبارکہ
(۱) کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَّ کُلُّ ضَلاَلَةٍ فِی النّار یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنّم میں (لے جانے والی) ہے۔ (سُنَنُ النَّسائی، ج ۲، ص ۱۸۹)
(۲) شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلالة یعنی بدترین کام نئے طریقے ہیں ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۴۳۰، حدیث ۸۶۷)
کے کیا معنیٰ ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں احادیثِ مبارکہ حق ہیں۔ یہاں بدعت سے مُراد بدعتِ سَیِّئَہ (سَیْ۔ یِ۔ ءَ۔ ہْ) یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنّت کے خِلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو۔ جیسا کہ دیگر احادیث میں اس مسئلے کی مزید وضاحت موجود ہے چنانچہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ گمراہ کرنے والی بدعت جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہو تو اس گمراہی والی بدعت کو جاری کرنے والے پر اس بدعت پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہے، اسے گناہ مل جانا لوگوں کے گناہوں میں کمی نہیں کرے گا۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۳۰۹، حدیث ۲۶۸۶)
ایک اور حدیثِ مبارک میں مزید وَضاحت ملاحَظہ فرمایئے چُنانچہ اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، **اللہ کے محبوب**، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ" یعنی "جو ہمارے دین میں ایسی نئی بات نکالے جو اس (کی اصل) میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔" (صحیح بخاری شریف، ج ۲، ص ۲۱۱، الحدیث ۲۶۹۷)
ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا ایسی نئی بات جو سنّت سے دُور کر کے گمراہ کرنے والی ہو، جس کی اصل دین میں نہ ہو وہ بدعتِ سَیِّئَہ یعنی بُری بدعت ہے جبکہ دین میں ایسی نئی بات جو سنّت پر عمل کرنے میں مدد کرنے والی ہو اور جس کی اصل دین سے ثابت ہو وہ بدعتِ حَسَنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔
حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی حدیثِ پاک، "وَّکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النّار" کے تحت فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اُصول اور قواعدِ سنّت کے مُوافِق اور اُس کے مطابق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و

سنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو بدعتِ حَسَنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہے وہ بدعتِ ضَلالت یعنی گمراہی والی بدعت کہلاتی ہے۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات، ج اوّل، ص ۱۳۵)

بدعتِ حسنہ کے بغیر گزارہ نہیں

بہر حال اچھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضَروری ہے ورنہ کئی اچھی اچھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو صِرف اس لئے ترک کردیا جائے کہ قُرُونِ ثلاثہ یعنی شاہِ خیرالانام، صَحابۂ کرام وتابعینِ عِظام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم وعلیہم الرضوان کے اَدوارِ پُرانوار میں نہیں تھیں، تو دین کا موجودہ نِظام ہی نہ چل سکے۔ جیسا کہ دینی مدارِس، ان میں درسِ نظامی، قُرآن و احادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام پہلے نہ تھے بعد میں جاری ہوئے اور بدعتِ حَسَنہ میں شامل ہیں۔ بہر حال ربِّ ذُوالجلال عزوجل کی عطا سے اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم یقیناً یہ سارے اچّھے اچّھے کام اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی رائج فرما سکتے تھے۔ مگر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے غلاموں کے لئے ثوابِ جارِیَہ کمانے کے بے شمار مَواقع فراہم کردیئے اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نیک بندوں نے صَدَقۂ جارِیَہ کی خاطر جو شریعت سے نہیں ٹکراتی ہیں ایسی نئی ایجادوں کی دھوم مچادی۔ کسی نے اذان سے پہلے دُرُود وسلام پڑھنے کا رَواج ڈالا، کسی نے عیدِ میلاد منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چَراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرحبا کی دھوم میں مچاتے مَدَنی جلوسوں کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارھویں شریف تو کسی نے اَعراسِ بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کی بنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے جاری ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** والوں نے سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں اُذْکُرُوا الله! (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرو!) اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! (یعنی حبیب پر دُرُود بھیجو!) کے نعرے لگانے کی بالکل نئی ترکیب نکال کر **اللہ اللہ** اور دُرُود وسلام کی پُرکیف صداؤں کا حَسین سماں قائم کردیا!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

سبز گنبد کی تاریخ

سبز سبز گنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ اشکبار ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی بدعتِ حَسَنہ ہے کیوں کہ وہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے۔ اس کی مختصراً معلومات بھی حاصِل کرلیجئے۔

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے روضۂ انور پر سب سے پہلا گنبد شریف ۶۷۸ ھ (1269ء) میں تعمیر ہوا اور اس پر زَرد رنگ کروایا گیا اور وہ پیلا گنبد کہلایا، پھر مختلف ادوار میں تَغَیُّر و تَبَدُّل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۸۸۸ ھ (1483ء) میں کالے پتھر سے نیا گنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا۔ عُشّاق اُس کو قُبَّۃُ البَیضا یا "گنبدِ بیضاء" یعنی سفید گنبد کہنے لگے۔ ۹۸۰ ھ (1572ء) میں انتہائی حسین گنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتھروں سے سجایا گیا۔ اب اس کا ایک رنگ نہ رہا۔ غالباً مینا کاری کے دِلکش وجاذبِ نظر منظر کے باعث وہ رنگ برنگا گنبد کہلایا۔

۱۲۳۳ھ (1818ء) میں ازسرِ نو اس کی تعمیر کی گئی اور اس پر سبز رنگ کیا گیا۔ جو اَلْقُبَّۃُ الْخَضْرَاء یعنی سبز گنبد کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے اس میں ردّوبدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی رہتی ہے کہ وہ خُدّام کے ہاتھوں اُوپر جا کر لِپَٹ جاتا ہے۔ گنبدِ خضرا جو کہ یقیناً قطعاً بدعتِ حَسَنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مَرجَع، آنکھوں کا نور اور دل کا سُرُور ہے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ جو اس کو عِناداً (یعنی بُغض کی وجہ سے) مٹانا چاہے گا اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ خود ہی مِٹ جائے گا۔

گنبدِ خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اِن جیسے تمام نوایجاد نیک کاموں کی بنیاد ؤہی حدیثِ پاک ہے جو مُسلِم شریف کے حوالے سے ماقبل گُزری جس میں فرمایا گیا ہے، جو کوئی اسلام میں اچّھا طریقہ جاری کرے اُس کو اِس کا ثواب ملیگا اور اُس کا بھی جو اِس کے بعد اس پر عمل کریں۔ (مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان کی کتاب مستطاب ”جاء الحق وزھق الباطل“ میں بدعات اوران کی اقسام وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات دیکھی جا سکتی ہیں۔)

دیدارِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقائد و اعمال کی اصلاح اور ضَروری معلومات کے حُصول کی خاطِر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی سنّتوں بھری تحریک ہے اس کی ایک ایمان افروز بہار سنئے اور جھومئے چُنانچہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) کے اختتام پر عاشِقانِ رسول کے بے شُمار مَدَنی قافلے سنّتوں کی تربیّت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ اِسی ضِمن میں بین الاقوامی اجتماع (۱۴۲۶ھ) سے آگرہ تاج کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافِلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مطابق ایک مسجِد میں قِیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سو گئے تو مَدَنی قافلے میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہو گیا۔ وہ بَہُت خوش ہوئے، دعوتِ اسلامی کی حقانیّت کے دل و جان سے مُعتَرِف ہو کر مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

اچھوں سے محبت کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ایک خوش قسمت اسلامی بھائی کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہو گئی۔ لہٰذا ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کرنی اور اچّھوں سے مَحَبَّت رکھنی چاہئے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو اچّھوں سے مَحَبَّت کرنے کا بہترین موقع نصیب ہو جاتا

ہے۔رضائے الٰہی عزوجل کیلئے اچھوں سے مَحَبَّت رکھنے سے سات فضائل سنئے اور جھومئے۔

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ قِیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے تھے آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔(صحیح مسلم،ص ۱۳۸۸،حدیث ۲۵۶۶)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجِب ہوگئی۔

(المؤطا،ج ۲،ص ۴۳۹،حدیث ۱۸۲۸)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے نُور کے منبر ہونگے۔ انبیاء وشہداء اُن پر غِبطہ (یعنی رشک) کریں گے۔(سنن الترمذی،ج ۴،ص ۱۷۴،حدیث ۲۳۹۷،دارالفکر بیروت)

﴿٤﴾ دو شخصوں نے **اللہ** کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی۔

(شعب الایمان،ج ٦،ص ۴۹۲،حدیث ۹۰۲۲،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿٥﴾ جنّت میں یاقوت کے ستون ہیں اُن پر زبرجد کے بالاخانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہٖ وسلم ان میں کون رہے گا فرمایا: وہ لوگ جو **اللہ** کیلئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔

(شعب الایمان،ج ٦،ص ۴۸۷،حدیث ۹۰۰۲،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)

﴿٦﴾ **اللہ** کیلئے مَحَبَّت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے۔

(المعجم الکبیر،ج ۴،ص ۱۵۰،حدیث ۳۹۷۳،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

﴿۷﴾ جو کسی سے **اللہ** کے لیے مَحَبَّت رکھے **اللہ** کے لیے دشمنی رکھے اور **اللہ** کے لیے دے اور **اللہ** کے لیے منع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔(سنن ابی داود،ج ۴،ص ۲۹۰،حدیث ۴۶۸۱)

"تراویح پڑھئے اور خدا و رسول کی رحمتیں لوٹئے"

کے ۳۵ حُروف کی نسبت سے تراویح کے 35 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ تراویح ہر عاقِل و بالغ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔(دُرِّمُختار،ج ۲،ص ۴۹۳) اس کا تَرک جائز نہیں۔

مدینہ ۲ تراویح کی بیس رَکْعَتیں ہیں۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بیس رَکْعَتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔(السُّنَنُ الکبریٰ بیہقی،ج ۲،ص ۶۹۹،حدیث ۴۶۱۷)

مدینہ ۳ تراویح کی جماعت سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ ہے۔ اگر مسجد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب اساءت کے مُرتکب ہوئے (یعنی بُرا کیا) اور اگر چند افراد نے باجماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا جماعت کی فضیلت سے

محروم رہا۔ (ھدایہ، ج۱، ص۷۰)

مدینہ ٤ تراویح کا وقت عِشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبحِ صادِق تک ہے۔ عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۱۵)

مدینہ ٥ عشاء کے فرض و **وِتر** کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ج۲، ص۴۹۴) جیسا کہ بعض اوقات ۲۹ کو رُویَتِ ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہوجاتا ہے۔

مدینہ ٦ مُستَحَب یہ ہے تراویح میں تہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ج۲، ص۴۹۵)

مدینہ ۷ تراویح اگر فوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ج۲، ص۴۹۴)

مدینہ ۸ بہتر یہ ہے کہ تراویح کی بیس رَکْعَتیں دو دو کر کے دس سلام کے ساتھ ادا کرے۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ج۲، ص۴۹۵)

مدینہ ۹ تراویح کی بیس رَکْعَتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، ہر دو رَکْعَت پر قعدہ کرنا فَرض ہے۔ ہر قعدہ میں اَلتَّحِیّات کے بعد دُرُود شریف بھی پڑھے اور طاق رَکْعَت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں ثَناء پڑھے اور امام تعوُّذ و تَسمِیَہ بھی پڑھے۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ج۲، ص۴۹۶)

مدینہ ۱۰ جب دو دو رَکعَت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر دو رَکعَت پر الگ الگ نیّت کرے اور اگر بیس رَکعَتوں کی ایک ساتھ نیّت کرلی تب بھی جائز ہے۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ج۲، ص۴۹۴)

مدینہ ۱۱ بلاعُذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فُقَہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ج۲، ص۴۹۹)

مدینہ ۱۲ تراویح مسجِد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ اگر گھر میں باجماعت ادا کی تو تَرکِ جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۱۶)

عشاء کے فرض مسجد میں باجماعت ادا کر کے گھر یا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بلا عذر شرعی مسجد کے بجائے گھر یا ہال وغیرہ میں عشاء کے فرض کی جماعت قائم کرلی تو ترک واجب کے گناہ گار ہوں گے اس کا تفصیلی مسئلہ فیضان سنت کے باب ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' پر ملاحظہ فرمالیجئے۔

مدینہ ۱۳ نابالغ امام کے پیچھے صرف نابالِغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

مدینہ ۱٤ بالغ کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز حتّٰی کہ نفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

مدینہ ۱۵ تراویح میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنّتِ مؤکّدہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ، ج۷، ص۴۵۸)

مدینہ ۱۶ اگر باشرائط حافظ نہ مل سکے یا کسی وجہ سے خَتْم نہ ہو سکے تو تراویح میں کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاس دوبار پڑھ لیجئے، اِس طرح بیس رَکْعَتیں یادرکھنا آسان رہے گا۔
(عالمگیری، ج۱، ص۱۱۸)

مدینہ ۱۷ ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط جَہر کے ساتھ (یعنی اُونچی آواز سے) پڑھنا سنّت ہے اور ہر سُورۃ کی ابتِدا میں آہستہ پڑھنا مُستَحَب ہے۔ مُتَاَخِّرِین (یعنی بعد میں آنے والے فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی) نے خَتْم تراویح میں تین بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھنا مُسْتَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ خَتْم کے دن پچھلی رَکْعَت میں الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْن تک پڑھے۔ (بہارِشریعت حصّہ ۴، ص ۳۷)

مدینہ ۱۸ اگر کسی وجہ سے (تراویح) کی نَماز فاسِد ہو جائے تو جتنا قرانِ پاک اُن رَکْعَتوں میں پڑھا تھا اُن کا اِعادہ کریں تاکہ خَتْم میں نقصان نہ رہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۱۸)

مدینہ ۱۹ امام غَلَطی سے کوئی آیت یا سُورۃ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔
(عالمگیری، ج۱، ص۱۱۸)

مدینہ ۲۰ الگ الگ مسجِد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ خَتْم قران میں نقصان نہ ہو۔ مَثَلاً تین مساجِد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں میں روزانہ باری باری جا سکتا ہے۔

مدینہ ۲۱ دو رَکْعَت پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سَجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے آخر میں سَجدۂ سَہو کر لے۔ اور اگر تیسری کا سَجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوئیں۔
(عالمگیری، ج۱، ص۱۱۸)

مدینہ ۲۲ تین رَکْعَتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہیں تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رَکْعَتیں دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۱۸)

مدینہ ۲۳ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین، تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اعتِبار ہے، اگر امام خود بھی تَذَبذُب کا شکار ہو تو جس پر اعتماد ہو اُس کی بات مان لے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۱۷)

مدینہ ۲۴ اگر لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ؟ تو دو رَکْعَت تنہا تنہا پڑھیں۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۱۷)

مدینہ ۲۵ اَفضل یہ ہے کہ تمام شُفعوں میں قِراءَت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں اِسی طرح ہر شُفع (کہ دو رکعت پر مُشتَمِل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری رَکْعَت کی قِراءَت مُساوی (یعنی یکساں) ہو دوسری کی قِراءَت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۱۷)

مدینہ ۲۶ امام و مقتدی ہر دو رَکْعَت کی پہلی پر ثناء پڑھیں (امام اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے) اور اَلتَّحِیَّات کے بعد دُرُودِ ابراھیم اور دعا بھی۔ (درمختار، ج۲، ص۴۹۸)

مدینہ ۲۷ اگر مقتدیوں پر گرانی ہوتی ہو تو تَشَہُّد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ پر اکتِفا کرے۔

(درمختار، ج ۲، ص ۴۹۹)

مدینہ ۲۸ اگر ستائیسویں کو (یا اس سے قبل) قرانِ پاک خَتْم ہوگیا تب بھی آخِرِ رَمَضان تک تراویح پڑھتے رہیں کہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

مدینہ ۲۹ ہر چار رَکْعَتوں کے بعد اُتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مُستَحَب ہے جتنی دیر میں چار رَکْعَات پڑھی ہیں۔ اِس وَقفے کو تَرْوِیْحَہ کہتے ہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۵)

مدینہ ۳۰ تَرْوِیْحَہ کے دَوران اختیار ہے کہ چُپ بیٹھا رہے یا ذِکرو دُرُود اور تلاوت کرے یا تنہا نَفل پڑھے (درمختار، ج ۲، ص ۴۹۷) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ٥ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْعَظْمَتِ وَالْهَیْبَتِ وَالْقُدْرَةِ ط وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ٥ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ٥ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ٥ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ٥ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ٥ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

مدینہ ۳۱ بیس رَکْعَتیں ہوچکنے کے بعد پانچواں ترویحہ بھی مُستَحَب ہے، اگر لوگوں پر گراں ہو تو پانچویں بار نہ بیٹھے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۵)

مدینہ ۳۲ بعض مُقتدی بیٹھے رہتے ہیں جب امام رُکُوع کرنے والا ہوتا ہے اُس وَقت کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مُنافقین کی مُشابہت ہے۔ چُنانچہ (سورةُ النّساء کی آیت نمبر ۱۴۲) میں ہے، وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا کُسَالٰی (ترجَمۂ کنز الایمان: اور (منافق) جب نَماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے) فرض کی جماعت میں بھی اگر امام رُکوع سے اُٹھ گیا تو سَجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہوجائیں نیز امام قعدۂ اُولیٰ میں ہو تب بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتِظار نہ کریں بلکہ شامل ہوجائیں۔ اگر قعدہ میں شامل ہوگئے اور امام کھڑا ہوگیا تو اَلتَّحِیَّات پوری کئے بغیر نہ کھڑے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴، ص ۳۶، غنیۃ المتملی، ص ۴۱۰)

مدینہ ۳۳ رَمَضان شریف میں وِتْر جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ مگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے وہ وِتْر بھی تنہا پڑھے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص ۳۶)

مدینہ ۳۴ ایک امام کے پیچھے عشاء کے فرض، دوسرے امام کے پیچھے تراویح اور تیسرے امام کے پیچھے وِتْر پڑھے اِس میں حرج نہیں۔

مدینہ ۳۵ حضرت سیّدُ نا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرض و وِتْر کی جماعت کرواتے تھے۔ اور حضرتِ سیّدُ نا اُبَیِّ بِنْ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح پڑھاتے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۶)

اے ہمارے پیارے پیارے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ**! ہمیں نیک، مُخلِص اور دُرُست پڑھنے والے حافِظ صاحب کے پیچھے اِخلاص و دل جَمعی کے ساتھ ہر سال تراویح ادا کرنے کی سعادت نصیب کر اور قَبول بھی فرما۔

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کینسر کا مریض ٹھیک ہوگیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بے حد کرم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کولا علاج قرار دے دیا ان کا مَدَنی قافلوں میں خیر سے علاج ہوگیا چُنانچہ ماڑی پور (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقِعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہاکس بے (بابُ المدینہ کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ کینسر کے مریض تھے انہوں نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کی۔ دورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ شُرَکائے قافِلہ ڈھارس بندھاتے اوران کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ ایک دن صبح کے وقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں قے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی حَلْق سے نکل پڑی! قے کے بعد اُن کو کافی سکون مل گیا۔ مَدَنی قافِلے سے واپَسی پر جب ڈاکٹروں سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے اُن کا کینسر کا مرض ختم ہوچکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ بالکل رُوبہ صحت ہوگئے۔

اَلسَر ہو کینسر یا ہو دردِ کمر — دیگا مولیٰ شفا، قافِلے میں چلو

دور بیماریاں، اور پریشانیاں — ہوں بفضلِ خُدا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ لیلۃ القدر

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے، ''جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنّت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔'' (التَّرغِیب وَالتَّرہِیب ،ج ۲،ص ۳۲۸،حدیث ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! لَیْلَۃُ الْقَدْر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے اِس کو لَیْلَۃُ الْقَدْر اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔یعنی فِرِشتے رجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔جیسا کہ ''تفسیرِ صاوی جلد 6 صفحہ نمبر 2398 پر ہے،'' اَیْ اِظْھَارُھَا فِیْ دَوَاوِیْنِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی '' ترجمہ: اسے (یعنی امورِ تقدیر کو) مقرّب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کردیا جاتا ہے۔''اوربھی مُتَعَدَّد شَرافتیں اِس مُبارَک رات کوحاصِل ہیں۔مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:''اِس شب کو لیلۃُ الْقَدْر چندوُجُوہ سے کہتے ہیں۔

﴿۱﴾ اس میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سپُرد کردیئے جاتے ہیں۔قَدْر بمعنیٰ تقدیر یاقَدْر بمعنیٰ عزت یعنی عزّت والی رات۔

﴿۲﴾ اس میں قَدْر والاقرانِ پاک نازِل ہوا۔

﴿۳﴾ جوعِبادت اس میں کی جاوے اُس کی قَدْر ہے۔

﴿٤﴾ قَدْر بمعنیٰ تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدْر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہوجاتی ہے۔ان وُجُوہ سے اسے شب قدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں''۔(مواعظِ نعیمیہ،ص ٦٢)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے،''جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گزشتہ گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔(صحیح بُخاری،ج ۱،ص ٦٦٠،حدیث ۲۰۱۴)

83 سال 4 ماہ سے زیادہ عبادت کا ثواب

لہٰذا اِس مُقدَّس رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گُزارنا چاہئے۔اِس رات عِبادت کرنے والے کوایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عِبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔اور اِس ''زیادہ'' کا عِلْم اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے یا اِس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جانیں کہ کتنا ہے۔اِس رات میں حضرتِ سَیِّدُنا

جبرِیل (علیہ السلام) اور فرِشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحَہ کرتے ہیں۔ اِس مُبارَک شَب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صُبحِ صادِق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا خاص اُلخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صِرف اپنے پیارے حَبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کو عطا کی گئی ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** قُرانِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۝ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ۝ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۝ (پ۳۰، سورۃ القدر)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ (عزوجل) کے نام سے شُروع جو بَہُت مِہربان رَحمت والا۔ بے شک ہم نے اسے شبِ قَدر میں اُتارا اور تُم نے کیا جانا، کیا شبِ قَدر؟ شبِ قَدر ہزار مہینوں سے بہتر، اِس میں فِرِشتے اور جبرِیل (علیہ السّلام) اُترتے ہیں اپنے ربّ کے حُکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صُبح چمکنے تک۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شبِ قَدر کس قَدر اہم رات ہے کہ اِس کی شانِ مُبارَک میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے پُوری ایک سُورت نازِل فرمائی۔ جسے ابھی آپ نے مُلاحظہ کیا۔ اِس سُورۂ مُبارَکہ میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اِس مُبارَک رات کی کئی خُصوصِیّات اِرشاد فرمائی ہیں۔

مُفَسِّرِین کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی اِسی سُورۂ قَدر کے ضِمن میں فرماتے ہیں، "اِس رات میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے قُرانِ مجید کو لَوحِ مَحفُوظ سے آسمانِ دنیا پر نازِل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مُدّت میں اپنے پیارے حَبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اسے بَتَدرِیج نازِل کیا۔" (از تفسیرِ صاوی، ج ۶، ص ۲۳۹۸)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رنجیدہ ہوگئے

"تفسیرِ عزیزی" میں ہے کہ جب ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سابِقہ اَنبیاء کِرام عَلَیۡہِمُ السَّلام کی اُمّتوں کی طویل عُمروں اور اپنی اُمّت کی قلیل عُمروں کو مُلاحظہ فرمایا تو غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک دِلِ شفقت سے بھر آیا اور سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَنجیدہ ہوگئے کہ میرے اُمّتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی اُن کی برابری نہیں کرسکیں گے۔ چُنانچہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رحمت جوش پر آئی اور اُس نے اپنے پیارے حَبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر عطا فرمائی۔

(تفسیرِ عزیزی، ج ۴، ص ۴۳۴)

ایمان افروز حکایت

سُورۃُ قَدْر کا شانِ نُزول بَیان کرتے ہوئے بَعض مُفَسِّرینِ کِرام نے ایک نِہایَت ہی **ایمان اَفروز حکایت** بَیان کی ہے۔ اِس کا مضمون کچھ اس طرح ہے، کہ **حضرتِ شَمْعُون** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عِبادت کی کہ رات کو قِیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی راہ میں کُفّار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اِس قَدَر طاقتور تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مَضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

کُفّارِ نا ہَنجار نے جب دیکھا کہ **حضرتِ شَمْعُون** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بَہُت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو اُنہیں نِہایَت ہی مضبوط رَسیّوں سے خوب اچھّی طرح جکڑ کر اِن کے حوالے کردے۔ چُنانچہ بے وفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رَسیّوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضاء کو حَرکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رسیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستِفسار کیا، "مجھے کِس نے باندھ دیا تھا؟ **بے وفا بیوی** نے وفاداری کی نَقلی اَداؤں سے جُھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کررہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اِن رسیّوں سے کِس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔" بات رَفع دَفع ہوگئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوُجُود **بے وفا بیوی** نے ہِمّت نہیں ہاری اور مُسَلسَل اِس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ اُنہیں باندھ دے۔

آخِر کار ایکبار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہٰذا جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر نیند کا غَلَبہ ہُوا تو اُس ظالِمہ نے نِہایَت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھّی طرح جکڑوا دیا۔ جُوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھ کُھلی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کردی اور بآسانی آزاد ہوگئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مَکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرادی کہ میں تو آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو آزمارہی تھی۔ دَورانِ گفتگو (حضرتِ) **شَمْعُون** (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشاء کردیا کہ مجھ پر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایَت فرمایا ہے۔ مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثَر نہیں کرسکتی مگر ہاں، "میرے سَر کے بال"۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

آہ! اُسے دُنیا کی مَحَبَّت نے اندھا کردیا تھا۔ آخِر ایک بار موقَعہ پاکر اُس نے آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) ہی کے اُن آٹھ گیسوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بزرگ تھے۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنّتِ گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آنکھ کُھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہوسکے۔ دُنیا کی دولت کے نَشہ میں بَدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کردیا۔

کُفّارِ بَد اَطوار نے **حضرتِ شَمْعُون** (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنتہائی بے دردی اور سَفّاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نِکال لیں۔ اپنے وَلیِ کامل کی بے کَسی پر **رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ** کی غیرت کو

جوش آیا۔ قہرِ قہّار و غضبِ جبّار نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آ کر بے وفائی کرنے والی بدنصیب بیوی پر **قَہرِ** خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بجلی گری اور وہ بھی خاکِستر ہوگئی۔

(ماخوذ از مُکاشَفۃُ القُلوب، ص ۳۰۶)

ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں

حضراتِ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے جب حضرتِ **شَمعُون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عِبادات وجہاد و تکالیف ومَصائِب کا تذکِرہ سُنا تو انہیں **حضرت شمعُون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بڑا رَشک آیا اور ماہِ نُبُوّت، آقائے رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں عَرض کی، "**یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں تو بہُت تھوڑی عُمریں ملی ہیں۔ اِس میں بھی کچھ حِصّہ نیند میں گُزرتا ہے تو کچھ طَلَبِ مَعاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمُورِ دُنیوی میں بھی کچھ وَقت صَرف ہوجاتا ہے۔ لِہٰذا ہم تو **حضرت شمعُون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح عِبادت کرہی نہیں سکتے۔ یُوں بَنی اِسرائیل ہم سے عِبادت میں بڑھ جائیں گے۔"

اُمّت کے غمخوار آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم یہ سُن کر غمگین ہوگئے۔ اُسی وَقت حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین **عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام** حاضِرِ خِدمتِ بابَرَکت ہوئے اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی جانِب سے **سُورۃ قَدْر** پیش کی۔ اور تسلّی دے دی گئی کہ پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم رَنجیدہ نہ ہوں، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات عِنایَت فرمادی کہ **اگر وہ اُس رات میں میری عِبادت کریں گے تو حضرتِ شمعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزار ماہ کی عِبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔**

(ماخوذ از تفسیرِ عزیزی، ج ۴، ص ۴۳۴)

آہ! ہمیں قدر کہاں؟

اَللّٰہُ اَکْبَر عَزَّوَجَلَّ! میرے میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوبِ ذیشاں، رَحمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت پر کس قَدَر مہربان ہے اور اُس نے ہم غُلاموں پر ہمارے میٹھے میٹھے آقا نبیِّ آخِرُ الزّمان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے صَدقے کِس قَدَر عظیمُ الشّان اِحسان فرمایا کہ اگر شَبِ قَدْر میں عِبادت کرلیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔ مگر آہ! ہمیں شَبِ قَدْر کی قَدْر کہاں! ایک صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان بھی تو تھے کہ اُن کی حسرت پر ہم سب کو اِتنا بڑا اِنعام بغیر کسی خواہش کے مِل گیا۔ اُنہوں نے تو اِس کی قدر بھی کی مگر ہم ناقَدْروں کو تو عِبادت کی فُرصت ہی نہیں ملتی۔ آہ! ہر سال ملنے والے اِس عظیمُ الشّان اِنعام کو ہم غفلت کی نَذر کردیتے ہیں۔

مدنی انعامات کے کارڈ کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی دل میں عظمت بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و

اخلاقیات کے تعلّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92 دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 مَدَنی اِنعامات سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمّہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی ابتِدائی 10 تاریخ کے اندر اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو چُنانچہ نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: عَلاقے کی مسجِد کے امام صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ہیں، انہوں نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رَہ گئے کہ اِس مختصر سے کارڈ میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا انتہائی زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! مَدَنی انعامات کا کارڈ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کو نَماز کا جذبہ ملا اور نَمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقت کے نَمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارَک بھی سجالی اور مَدَنی انعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

عاملین مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اِس مَدَنی بہار سے لگائیے چُنانچہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرما دیگا۔

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تمام بھلائیوں سے محروم کون؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار جب ماہِ رَمَضان شریف تشریف لایا تو سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفضل ہے جو شخص اُس رات سے مَحروم رہ گیا، گویا تمام

کی تمام بھلائی سے مَحروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے مَحروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔"

(سُنَن ابنِ مَاجہ، ج ۲، ص ۲۹۸، حدیث ۱۶۴۴)

ایک ہزار شہزادے

سُورَۃُ الْقَدر کا ایک اور شانِ نُزول مشہور تابعی حضرت سَیِّدُ نا کعبُ الاُ حبار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَنقُول ہے۔ چُنانچِہ سَیِّدُ نا کعبُ الاُ حبار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ فُلاں سے کہو کہ اپنی تمنا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی، "اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔" **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیار کیا کرتا اور پھر اسے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی راہ میں مجاہد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہو جاتا۔ پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں تیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا۔ اِس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قِیام کرتا اور دِن کو روزہ رکھا کرتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اِس بادشاہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پا سکتا۔ تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے یہ آیتِ مبارکہ نازِل فرمائی کہ "لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" (ترجمۂ کنزالایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی اس بادشاہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اِس نے رات کے قِیام، دِن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کر کے گُزارے اِس سے بہتر ہے۔ (تفسیرِ قُرطبی، ج ۲۰، پ ۳۰، ص ۱۲۲)

ہزار شہروں کی بادشاہت

حضرتِ سَیِّدُ نا ابوبکر وَراق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ سَیِّدُ نا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ کی مِلک میں پانچ سو شہر تھے اور سَیِّدُ نا ذُوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مِلک میں بھی پانچ سو شہر۔ یوں ان دونوں کی مِلک میں ایک ہزار شہر ہوئے۔ تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اِس رات کے عمل کو جو اِسے پائے اُس کیلئے ان دونوں کی مِلک سے بہتر بنایا ہے۔

(تفسیرِ قُرطبی، ج ۲۰، پ ۳۰، ص ۱۲۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خیریت وسلامتی کی ضامن ہے۔ یہ رات اوّل تا آخِر رَحمت ہی رَحمت ہے۔ مُفَسِّرِینِ کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی فرماتے ہیں، "یہ رات سانپ وبچھو، آفات وبلیّات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔"

پرچم کشائی

روایت ہے کہ شبِ قدر میں سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے فِرِشتوں کی فوج حضرتِ جبرِیل علیہ السلام کی سرداری میں زمین پر اُترتی ہے، اور اُن کے ساتھ چار جھنڈے ہوتے ہیں، ایک جھنڈا حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی قبرِ منوّر پر، ایک جھنڈا بیت المقدّس کی چھت پر۔ اور ایک جھنڈا کعبۂ مُعظّمہ کی چھت پر، ایک جھنڈا طورِ سینا پر لہراتے ہیں پھر یہ فِرِشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مؤمن مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں، سلام عَزَّوَجَلَّ (سلام اللہ عزوجل کا صِفاتی نام ہے) تم پر سلامتی بھیجتا ہے۔ مگر جن گھروں میں شرابی یا خنزیر کا گوشت کھانے والا یا بِلا وجہِ شرعی اپنی رشتہ داری کاٹ دینے والا رہتا ہو اِن گھروں میں یہ فِرِشتے داخل نہیں ہوتے۔" (تفسیرِ صاوی، ج ٦، ص ٢٤٠١)

ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ "اِن فِرِشتوں کی تعداد رُوئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رَحمت لے کر نازِل ہوتے ہیں۔" (تفسیرِ دُرِّ منثور، ج ٨، ص ٥٧٩)

سبز جھنڈا

ایک اور طویل حدیث جسے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رِوایت کیا ہے، اِس میں شَبِ قدر کے بارے میں نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقل کیا گیا ہے۔ "جب شَبِ قدر آتی ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک سبز جھنڈا لئے فِرِشتوں کی بہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ مُعظّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سو بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صِرف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازو مَشرِق و مَغرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو حُکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول ہے اُس سے سلام و مُصافَحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبح تک یہی سِلسِلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عَرض کرتے ہیں، اے جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی اُمّت کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظرِ کرم فرمائی اور چار قِسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرما دیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرض کی، "یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہ چار قِسم کے لوگ کون سے ہیں؟" ارشاد فرمایا:

﴿١﴾ ایک تو عادی شرابی۔

﴿٢﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان۔

﴿٣﴾ تیسرے قَطعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رشتہ داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور

﴿٤﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطعِ تعلُّق کرنے والے۔"

(شُعَبُ الایمان، ج ٣، ص ٣٣٦، حدیث ٣٦٩٥)

بد نصیب لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شبِ قدر کس قدر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص و عام کو بخش دیا جاتا ہے۔ تاہم عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قطعِ رحمی کرنے والے اور بلا مصلحتِ شرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اور اس سبب سے آپس میں تعلّقات منقطع کرنے والے اِس عام بخشش سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قہرِ قہار و غضبِ جبّار عَزَّوَجَلَّ سے لرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شبِ قدر جیسی بابرکت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گناہوں سے صِدقِ دِل سے توبہ کرلی جائے اور حُقوقُ العِباد والے معاملات بھی حل کرلئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم بے حد و بے انتہا ہے۔

لڑائی کا وبال

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں لیکن فُلاں فُلاں شخص جھگڑ رہے تھے۔ اِس لئے اِس کا تعیُّن اُٹھالیا گیا۔ اور ممکن ہے کہ اِسی میں تمہاری بہتری ہو۔ اب اِس کو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں، اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔'' (صحیح بُخاری، ج ۱، ص ۶۶۳، حدیث ۲۰۲۳)

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک میں ہمارے لئے کس قدر درسِ عبرت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بتانے ہی والے تھے کہ شبِ قدر کون سی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہم لڑنا مانع ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شبِ قدر کو مخفی کر دیا گیا۔ اِس سے اندازہ لگایئے کہ مُسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رحمت سے کس قدر دُوری کا سبب بن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے؟ آج تو بڑے فخر سے کہا جارہا ہے کہ ''میاں اِس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں!'' صرف اس قول ہی پر اِکتفا نہیں۔ اب تو معمولی سی بات پر پہلے زبان درازی، پھر دست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ افسوس! آج کل بعض مُسلمان کبھی پٹھان بن کر کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی مُہاجر ہو کر، کبھی سندھی اور بلوچ قومیّت کا نعرہ لگا کر ایک دُوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی اَملاک واَموال کو آگ لگا رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خِلاف صِرف نسلی اور لِسانی فَرق کی بِناء پر محاذ آرائی ہورہی ہے۔ مُسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ

''مؤمنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضْو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اِس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔''
(صحیح بُخاری، ج ۴، ص ۱۰۳، حدیث ۶۰۱۱)

ایک شاعِر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے

مُبْتَلائے دَرْد کوئی عُضْو ہو روتی ہے آنکھ
کِس قَدَر ہمدرد سارے جِسم کی ہوتی ہے آنکھ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہیئے۔ مُسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے، ایک دوسرے کی دُکانیں اور اَسباب جلانے والا نہیں ہوتا۔

مسلمان مومن اور مہاجر کی تعریف

سَیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُـــوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں مؤمِن کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' پھر ارشاد فرمایا: **مؤمِن** وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اَموال سے بے خوف ہوں اور **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور **مجاہد** وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی عَــزَّوَجَلَّ کے معاملے میں اپنے نَفس کے ساتھ جِہاد کیا اور **مہاجِر** وہ ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔'' (المستدرک للحاکم، ج۱، ص ۱۵۸)

اور ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یا اُس کے بارے میں) اِس قِسم کے اشارے، کِنائے سے کام لے جو اُس کی دِل آزاری کا باعث ہو۔ اور یہ بھی حلال نہیں کہ کوئی ایسی حَرَکت کی جائے جو کسی مسلمان کو ہراساں یا خوفزدہ کردے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۷، ص ۱۷۷)

طریقِ مصطفٰے کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

ناقابل برداشت خارش

حضرتِ سَیِّدُنا مُجاہد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** بعض دوزخیوں کو ایسی خارِش میں مُبْتَلا کردے گا کہ کُھجاتے کُھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی یہاں تک کہ اُن کی ہڈّیاں ظاہر ہوجائیں گی۔ پھر ندا سُنائی دے گی کہ کہو، کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ اِنتِہائی سَخت اور ناقابِلِ برداشت ہے۔ تَب انہیں بتایا جائے گا۔ کہ ''دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو سَتایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۷، ص ۱۷۵)

تکلیف دور کرنے کا ثواب

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جِدھر چاہتا تھا نکل جاتا تھا۔ جانتے ہو کیوں؟ صِرف اِس لئے کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک دَرَخت راستے سے اِس لئے کاٹ دیا تھا کہ مُسلمانوں کو راہ چلنے میں تکلیف نہ ہو۔''

(صحیح مُسلم، ص ۱۴۱۰، حدیث ۱۹۱۴)

لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے دَرس حاصِل کیجئے اور آپس میں لڑائی جھگڑا اور لُوٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَردُود شیطان سے لڑیئے، **نَفسِ اَمّارہ** سے لڑائی کیجئے۔ بوَقتِ جِہاد دین کے دشمنوں سے قِتال کیجئے۔ مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہئے۔ آپس میں جھگڑا کرنے کا نقصانِ عظیم تو آپ نے دیکھ ہی لیا کہ شبِ قدر کی تَعیِین اُٹھالی گئی۔ اِس کے عِلاوہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے سے نہ جانے کیسی کیسی عظیم نعمتوں اور رَحمتوں سے ہمیں محرُوم کیا جاتا ہوگا؟ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے اور اِس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اگرچِہ پنجابی، پٹھان، سِندھی، بلوچ، سرائیکی، مُہاجر، بنگالی، بہاری وغیرہ قومیّت سے تعلُّق رکھتے ہوں مگر ہیں ''عَرَبی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غُلام۔'' ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ ''پٹھان'' ہیں، نہ ''پنجابی''، نہ ''بلوچ'' ہیں، نہ ''سندھی''۔ بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ''**عَرَبی**'' ہیں۔ اے کاش! ہم حقیقی معنوں میں عَرَبی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم سے لِپٹ کر رہیں اور تمام نَسلی اور لِسانی اِختِلافات کو بُھلا کر ایک اور نیک بن جائیں۔

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

مدنی انعامات کے کارڈز کو دیکھ کر آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم مسکرا رہے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کسی قسم کا لِسانی اور قومی اِختِلاف نہیں، ہر زَبان بولنے والا اور ہر بَرادری سے تعلُّق رکھنے والا عَرَبی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گُزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہئے اور عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی اِنعامات کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب وتَحرِیص کیلئے ایک خوشگوار وخوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ 5 فروری 2005 میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مَدَنی قافِلہ کورس کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے راولپنڈی کے ایک مُبلِّغ نے جو کچھ حلفیہ لکھ کر دیا اس کا خُلاصہ ہے کہ میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سو رہا تھا، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل کی آنکھیں کھل گئیں، عالَمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالت

مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بلند چبوترے پر جلوہ افروز ہیں، قریب ہی مَدَنی انعامات کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَدَنی انعامات کے ایک ایک کارڈ کو مُسکراتے ہوئے بغور مُلاحظہ فرمارہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مَدَنی انعامات سے عطّار ہم کو پیار ہے

ان شآء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جادوگر کا جادو ناکام

حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حَـقّـی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں، "یہ رات سلامَتی والی رات ہے یعنی اِس میں بہُت سی چیزوں سے سلامَتی ہے۔ اِس رات میں بیماری، شر اور آفات سے سلامتی ہے، اسی طرح آندھی، بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈر پیدا ہوتا ہو ان سے بھی سلامَتی ہے، بلکہ اِس رات میں جو کچھ نازِل ہوتا ہے وہ سلامتی، نفع اور خیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اِس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی جادوگر کا جادو اِس میں چلتا ہے بس اس رات میں سلامَتی ہی سلامَتی ہے۔" (رُوحُ الْبَیان، ج ۱۰، ص ۴۸۵)

علاماتِ شب قدر

حضرتِ سیِّدُنا عُبادَہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ والا تبار، بِــاِذْنِ پروردگار دو جہاں کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں شبِ قدر کے بارے میں سُوال کیا تو سرکارِ مـدیـنـۂ منـوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "شبِ قدر رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخری عَشرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، یا اُنتیسویں شب یا رَمَضان کی آخری شب میں ہے۔ تو جو کوئی ایمان کیساتھ بہ نیّتِ ثواب اِس مُبارَک رات میں عِبادت کرے، اُس کے تمام گُزَشتہ گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اُس کی عَلامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب کُھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف وشَفّاف ہوتی ہے۔ اِس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی بلکہ یہ رات مُعتَدِل ہوتی ہے، گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے، اِس پُوری رات میں شیاطین کو آسمان کے سِتارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گُزرنے کے بعد جو صُبح آتی ہے اُس میں سُورج بِغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس دِن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔ (اِس ایک دِن کے عِلاوہ ہر روز سُورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے)۔"

(مُسند اِمام احمد، ج ۸، ص ۴۱۴، حدیث ۲۲۸۲۹)

سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے چاہے وہ ۳۰ ویں شب ہو کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ اِس رات کو مخفی رکھنے میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اِسی رات کی جُستجو میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی عِبادت میں گزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، شبِ قدر ہو۔ اِسی حدیث پاک میں شبِ قدر کی بعض علامات بھی اِرشاد فرمائی گئی ہیں۔ اِن علامات کے علاوہ بھی دیگر روایات میں مزید علاماتِ لَیْلَۃُ الْقَدْر کا بیان کیا گیا ہے۔ اِن علامات کو پالینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو صِرف اَہلِ نَظَر ہی کا حِصّہ ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظُہور فرماتا ہے۔ شبِ قدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اِس رات میں سَمُندر کا کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ نیز اِنسان و جِنّات کے عِلاوہ کائِنات کی ہر شے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی بُزرگی کے اِعتِراف میں سَجدہ ریز ہو جاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔

حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا عُبَیْد ابنِ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "میں ایک رات بُحَیرَۂ قُلْزُم (قُلزُم نامی سمندر) کے کنارے پر تھا اور اُسی کھاری پانی سے وُضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ پانی چکھا تو شہد سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تَعَجُّب ہوا۔ میں نے جب حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بات کا ذِکر کیا تو اُنہوں نے فرمایا: "**اے عُبَیْد!** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لَیْلَۃُ الْقَدْر ہو گی۔" مزید فرمایا: "جس شخص نے یہ رات **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی یاد میں گزاری اُس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عِبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو مُعاف فرمادے گا۔" (تذکرۃ الواعظین، ص ۶۲۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان ابنِ ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غُلام نے اُن سے عَرض کی، "اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے کشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ جس کو میری عقل تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پُوچھا "وہ کیا عجیب بات ہے؟" عَرض کی، "اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سَمُندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے"۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غُلام سے فرمایا: "اِس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے تو مجھے مُطَّلع کرنا۔ جب رَمضان کی ستائیسویں رات آئی تو غُلام نے آقا سے عَرض کی کہ آقا! آج سَمُندر کا پانی میٹھا ہو چُکا ہے۔" (رُوحُ البَیان، ج ۱۰، ص ۴۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شبِ قدر کی مُتَعَدَّد علامات کا ذِکر گُزرا۔ ہمارے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر سکتا ہے کہ ہماری عُمر کے کافی سال گُزرے ہر سال شبِ قدر آتی رہتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہمیں کبھی اِس کی علامات نظر نہیں آتیں؟ اِس کے جواب میں عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی فرماتے ہیں، اِن باتوں کا عِلْم ہر ایک کو نہیں ہوسکتا کیوں کہ اِن کا تَعَلُّق کشف وکرامت سے ہے۔ اِسے تَو وُہی دیکھ سکتا ہے جس کو بَصیرت (یعنی قلبی نَظَر) کی نِعمت حاصِل ہو۔ ہر وَقت مَعصِیَت کی نُحُوست میں لَت پَت رہنے والا گُنہگار اِنسان اِن نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے
دِیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طاق راتوں میں ڈھونڈو

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَشِیَّت کے تَحت شبِ قدر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہٰذا ہمیں یقین کیساتھ نہیں معلوم کہ شبِ قدر کون سی رات ہوتی ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایَت ہے، میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شبِ قدر کو رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اور اُنتیسویں راتوں میں تلاش کرو۔'' (صحیح بُخاری، ج ا، ص ۶۶۲، حدیث ۲۰۲۰)

آخری سات راتوں میں تلاش کرو

حضرتِ سَیِّدُ نا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما رِوایَت کرتے ہیں کہ بحروبر کے بادشاہ، دوعالم کے شَہَنْشاہ، اُمّت کے خیرخواہ، آمِنہ کے مہرو ماہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کے صَحابۂ کرام رِضْوانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْهِم اَجْمَعِیْن میں سے چند اَفراد کو خواب میں آخِری سات راتوں میں شبِ قدر دِکھائی گئی۔ میٹھے میٹھے آقا مَکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخِری سات راتوں میں مُتَّفِق ہوگئے ہیں۔ اِس لئے اِس کا تلاش کرنے والا اِسے آخِری سات راتوں میں تلاش کرے۔''

(صحیح بُخاری، ج ا، ص ۶۶۰، حدیث ۲۰۱۵)

لیلۃ القدر پوشیدہ کیوں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی سُنَّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے بَعض اَہَم ترین مُعامَلات کو اپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے، ''اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضگی کو گُناہوں میں اوراپنے اَولیاء رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔'' اِس کا خُلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کس نیکی پر راضی ہوجائے۔ ہوسکتا ہے کہ نیکی بظاہر

بہُت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اُسی سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ راضی ہو جائے۔ مُتَعَدَّد احادیثِ مُبارَکہ سے یِہی پتا چلتا ہے۔ مَثَلًا قِیامت کے روز ایک بدکار عورت صِرف اِس نیکی کے عِوض بَخش دی جائے گی کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو دُنیا میں پانی پِلا دیا تھا۔ اِسی طرح اپنی ناراضگی کو گُناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یِہی ہے کہ بندہ کسی گُناہ کو چھوٹا تَصَوُّر کرکے کر نہ بیٹھے بلکہ ہر گُناہ سے بچتا ہی رہے۔ چُونکہ بندہ نہیں جانتا کہ **اللہ** تَبارَکَ وتعالیٰ کس گُناہ سے ناراض ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ ہر گُناہ سے پرہیز ہی کرے۔ اِسی طرح اَولیاء رَحِمَهُمُ **اللہُ** تعالیٰ کو بندوں میں اِسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ اِنسان ہر نیک مسلمان کی رِعایت و تعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہوسکتا ہے کہ ''یہ'' **وَلِیُّ اللہ** ہو۔ ہوسکتا ہے، ''وہ'' **وَلِیُّ اللہ** ہو۔ اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا اَدَب و تعظیم کرنا سیکھ لیں گے، بدگمانی کی عادت نِکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے اچھا تَصَوُّر کرنے لگیں گے تو ہمارا مُعاشَرہ بھی صحیح ہو جائے گا اور اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری عاقِبت بھی سَنْوَر جائے گی۔

حکمتوں کے مدنی پھول

امام فخر الدِّین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تفسیر، تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں، **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے شبِ قَدْر کو چند وُجُوہ کی بناء پر پوشیدہ رکھا ہے۔ اوّل یہ کہ جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا، مَثَلًا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رَغبت حاصِل کریں۔ اپنے غَضَب کو گُناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ ہر گُناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں، قَبُولیت دعاء کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالَغہ کریں اور اسمِ اعظم کو اَسماء میں پوشیدہ رکھا کہ سب اسماء کی تعظیم کریں۔ اور صلوٰۃِ وُسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر محافظت کریں اور قبولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اختیار کرے۔ اور موت کا وَقت پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔ اسی طرح شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمَضانُ المُبارَك کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔ دوسرے یہ کہ گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے، ''اگر میں شبِ قَدْر کو مُعَیَّن کردیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُرأت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شَہوت تجھے اِس رات میں معصیت کے کَنارے لا چھوڑتی اور تو گُناہ میں مبتلا ہوجاتا تو تیرا اس رات کو جاننے کے باوُجُود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گُناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا۔ پس اِس سبب سے میں نے اِسے پوشیدہ رکھا۔ مَروی ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص کو سوئے ہوئے مُلاحظہ فرمایا، ارشاد فرمایا، ''اے علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَهُ الْکَرِیْم اسے اُٹھاؤ کہ وُضو کرلے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَهُ الْکَرِیْم نے اسے بیدار فرمایا، پھر عرض کی، **یارسول اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم تو نیکی کی طرف زیادہ سَبقت فرمانے والے ہیں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے خود اسے بیدار کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا، ''اِس لئے کہ اسکا تجھے انکار کردینا کُفر نہیں لہٰذا میں نے اس کے جُرم میں تخفیف کیلئے ایسا کیا۔'' تو جب رحمتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا یہ حال ہے تو اب اِسی پر ربّ تعالیٰ کی رَحمت کو قِیاس کرو کہ اس کا کیا عالَم ہوگا! گویا کہ **اللہ** عزَّوجَلَّ ارشاد فرمارہا ہے، ''اگر تُو شبِ قدر کو جانتا

اور اِس میں عِبادت کرتا تو ہزار ماہ سے زِیادہ کا ثواب کماتا اور اگر اِس میں معصِیَت (گناہ) کرتا تو ہزار مہینے کی سزا پاتا اور سزا کا دَفع کرنا ثواب لینے سے اَولیٰ (یعنی بہتر) ہے۔ **تیسرے** یہ کہ میں نے اِس رات کو پوشیدہ رکھا تا کہ مُکَلَّف (بندہ) اِس کی طلب میں محنت کرے اور اِس محنت کا ثواب کمائے۔ **چوتھے** یہ کہ جب بندے کو شبِ قَدْر کا یقین حاصِل نہ ہوگا تو رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر رات میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی اطاعت میں کوشش کریگا اِس اُمید پر کہ ہو سکتا ہے کہ یہی رات شبِ قَدْر ہو۔ تو ان کے ساتھ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے فِرِشتوں کو تنبیہ (تَم۔بی۔ہ) فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان (انسانوں) کے بارے میں کہتے تھے کہ جھگڑا کریںگے اور خون بہائیں گے، حالانکہ یہ تو اِس کی اِس گمان شدہ رات میں محنت و کوشش ہے اگر میں اِسے اِس رات کا عِلْم عطا کر دیتا تو پھر کیسا ہوتا......؟ تو یہاں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے اس قول کا بھید کُھلا کہ جو فِرِشتوں کو جواباً ارشاد فرمایا تھا۔ جب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے ان سے ارشاد فرمایا کہ

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط (پ ۱، البقرہ، ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: "میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔"

تو فِرِشتوں نے عرض کی:۔

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط (پ ۱، البقرہ، ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: بولے، کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اِس میں فساد پھیلائے اور خُونریزیاں کرے اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔"

تو پھر یہ ارشاد فرمایا کہ:۔

قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱، البقرہ، ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: فرمایا، مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔"

تو آج اِسی قول کا بھید کھولا گیا۔ (تفسیرِ کبیر، ج ۱۱، ص ۲۲۹)

سال میں کوئی بھی رات شب قدر ہو سکتی ہے

چُنانچِہ بےشُمار مَصلَحتوں کی بِنا پر لَیْلَةُ الْقَدْر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تا کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نیک بندے اُس کی تلاش میں سارا سال ہی لگے رہیں اور یُوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔ اِس کے تَعَیُّن میں عُلَمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کا بےحد اِختِلاف پایا جاتا ہے۔ بَعض بُزُرگوں رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کے نزدیک تو شبِ قَدْر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے۔ مَثَلاً حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مَسْعُود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے، شبِ قَدْر کو وُہی شخص پا سکتا ہے جو سارا ہی سال راتوں کو **مُتَوَجِّہ** رہے۔ اِسی قول کی تائید کرتے ہوئے امامُ الْعارِفِین سَیِّدُنا شَیخ مُحی

الدّین ابنِ عَرَبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب (یعنی شبِ بَرَاءَت) اور ایک بار شَعْبانُ الْمُعَظَّم ہی کی اُنیسویں شب میں شبِ قدر کو پایا ہے۔ نیز رَمَضانُ الْمُبارَک کی تیرہویں شب اور اٹھارہویں شب کو بھی دیکھا۔ اور مختلف سالوں میں رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشْرہ کی ہر طاق رات میں اِس کو پایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگرچِہ زیادہ تر شبِ قدر رَمَضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجرِبہ تو یہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اِس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔

رحمتِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بمع شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما جلوہ گری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ الْمُبارَک کے اعتِکاف کی خوب بہاریں ہوتی ہیں دنیا کے مختلف مقامات پر اسلامی بھائی مساجد میں اور اسلامی بہنیں ''مسجدِ بیت'' میں اعتِکاف کی سعادت حاصِل کرتے اور خوب جلوے سمیٹتے ہیں ترغیب کیلئے ایک بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے۔ چُنانچِہ تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی حلقہ قافِلہ ذِمّہ دار کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں فلموں کا ایسا رسیا تھا کہ ہمارے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے طلبانی گاؤں کی مدنی مسجد میں آخری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۲ھ 2001ء) کے اعتِکاف کی سعادت نصیب ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتوں کے کیا کہنے! 27 رَمَضانُ الْمُبارَک کا ناقابلِ فراموش ایمان افروز واقِعہ تحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں: شب بھر بیدار رہ کر میں نے خوب رو رو کر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے دیدار کی بھیک مانگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صبح دم بابِ کرم کُھل گیا، میں نے عالمِ غُنُودگی میں اپنے آپ کو کسی مسجد کے اندر پایا، اتنے میں اعلان کیا گیا: ''سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم تشریف لائیں گے اور نماز کی امامت فرمائیں گے'' کچھ ہی دیر میں رحمتِ کونین، سلطانِ دارین، نانائے حَسَنَین، ہم دُکھیا دلوں کے چین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالٰی عنہما بمع شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما جلوہ نُما ہوگئے اور میری آنکھ کُھل گئی۔ صرف ایک جھلک نظر آتے ہی وہ حسین جلوہ نگاہوں سے اوجھل ہوگیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں اے کاش!

اتنی دیر تک دیدِ مُصحفِ عارِض نصیب
حفظ کر لوں ناظِرہ پڑھ پڑھ کے قراٰنِ جمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بعد میرے دل میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی مَحبَّت اور بڑھ گئی بلکہ میں دعوتِ اسلامی ہی کا ہو کر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں نے بابُ المدینہ کراچی کا رُخ کیا اور درسِ نظامی کرنے کیلئے جامِعۃُ المدینہ میں داخِلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وقت درجہ اولی میں علمِ دین حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذیلی حلقے کے قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر، مَدَنی ماحول میں کر لو تُم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امامِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دو اقوال

حضرتِ سَیِّدُ نا اِمامِ اعظم اَبُو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اِس بارے میں دو قول منقول ہیں:

﴿۱﴾ لیلۃُ الْقَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن نہیں۔ جبکہ سَیِّدُ نا امام اَبُو یوسف اور سَیِّدُ نا امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے نزدیک رَمَضان کی آخِری پندرہ راتوں میں لَیْلَۃُ الْقَدْر ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ سَیِّدُ نا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْر پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں یہی قول سَیِّدُ نا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس سَیِّدُ نا عبد اللہ ابنِ مسعُود اور سَیِّدُ نا عِکرِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔

(عُمدۃُ القاری، ج ۸، ص ۲۵۳، حدیث ۲۰۱۵)

سَیِّدُ نا امام شافِعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے عَشرۂ اخیرہ میں ہے اور اسکا دِن مُعَیَّن ہے اس میں قِیامَت تک تبدیلی نہیں ہوگی۔ (عُمدۃُ القاری، ج ۸، ص ۲۵۳، الحدیث ۲۰۱۵)

شبِ قدر بدلتی رہتی ہے

سَیِّدُ نا امام مالِک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ مگر اس کیلئے کوئی ایک رات مخصوص نہیں، ہر سال اِن طاق راتوں میں گُھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی اکیسویں شب لَیْلَۃُ الْقَدْر ہو جاتی ہے تو کبھی تیئسویں، کبھی پچیسویں تو کبھی ستائیسویں اور کبھی کبھی اُنتیسویں شب بھی شبِ قدْر ہو جایا کرتی ہے۔ (تفسیرِ صاوی، ج ۶، ص ۲۴۰۰)

ابوالحسن عراقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور شبِ قدر

بعض بُزُرگوں نے حضرتِ سَیِّدُ نا شیخ اَبُو الْحَسن عِراقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ارشاد نَقل کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں جب سے بالغ ہوا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے شبِ قدْر کو نہ دیکھا ہو۔ پھر اپنا تجرِبہ ارشاد فرماتے ہیں، "جب کبھی اتوار یا بُدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنتیسویں شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جُمعہ کو ہوا تو ستائیسویں شب اگر پہلا روزہ جُمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو میں نے تیئسویں شب میں شَبِ قدْر کو پایا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۲۲۳)

ستائیسویں رات کو شبِ قدر

اگرچہ بُزُرگانِ دین اور مُفَسِّرین و مُحَدِّثین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی اجمعین کا شبِ قدْر کے تَعَیُّن میں اِختِلاف ہے۔ تاہم بھاری اکثریّت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شبِ قدْر ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ستائیسویں شب کو ہی ہوتی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیّ بِنْ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں شب رَمَضان ہی کو شبِ قَدْر کہتے ہیں۔
(تفسیرِ صاوی، ج ۶، ص ۲۴۰۰)

حُضُور غوثِ اعظم سَیِّدُ نا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی بھی اِسی کے قائل ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُ نا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُ نا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی بھی فرماتے ہیں کہ شبِ قَدْر رَمَضان شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بَیان کی تائید کیلئے اُنہوں نے دو دلائل بَیان فرمائے ہیں، اَوَّلاً یہ کہ ''لَیْلَۃُ الْقَدْر'' کا لفظ نو حُرُوف پر مُشْتَمِل ہے اور یہ کلِمہ سُورۃُ القَدْر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ اِس طرح ''تین'' کو ''نو'' سے ضَرْب دینے سے حاصِلِ ضَرب ''ستائیس'' آتا ہے۔ جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شبِ قَدْر ستائیسویں کو ہوتی ہے۔ دوسری تَوجِیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اِس سُورۂ مُبارَکہ میں تیس کلِمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں۔ ستائیسواں کلِمہ ''ھِیَ'' ہے جس کا مرکز لَیْلَۃُ الْقَدْر ہے۔ گویا اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اِشارہ ہے کہ رَمَضان شریف کی ستائیسویں کو شبِ قَدْر ہوتی ہے۔ (تفسیرِ عزیزی، ج ۴، ص ۴۳۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قَدْر کو پوشیدہ رکھ کر گویا اپنے بندوں کو ہر رات میں کچھ نہ کچھ عِبادت کرنے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔ اگر وہ **شَبِ قَدْر** کیلئے کسی ایک رات کو مخصوص فرما کر صَراحۃً اِس کا عِلْم ہمیں عطا فرما دیتا تو پھر اِس بات کا امکان تھا کہ ہم سال کی دیگر راتوں کے مُعامَلہ میں غافِل ہو جاتے۔ صِرف اُسی ایک رات کا اِہتمام کرتے۔ اب چُونکہ اِسے مَخْفِی رکھا گیا ہے۔ اِس لئے **عقلمند** وُہی ہے جو تمام سال اِس عظیم الشّان رات کی جُستجُو میں رہے کہ نہ جانے کون سی رات **شَبِ قَدْر** ہو۔ واقِعی اگر کوئی صِدْقِ دِل سے اِس کو تمام سال تلاش کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ ضَرور اپنے فَضْل وکَرَم سے اُسے اِس رات کی سَعادت عطا فرما دے گا۔

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

''غرائبُ القرآن'' ص ۱۸۷ پر ایک رِوایت نَقْل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء تین مرتبہ پڑھ لے گا۔ تو اُس نے گویا شبِ قَدْر کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہئے۔ دُعاء یہ ہے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم. یعنی اللہ حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے خواہشمند و! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات میں خُصوصی اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل ضَرور کر لینا چاہیے۔ کہ نہ جانے کب **شَبِ قَدْر** ہو جائے۔ ہر رات میں دو فرض نَمازیں آتی ہیں، دیگر نَمازوں کے ساتھ ساتھ مَغرِب وعِشاء کی نَمازوں کی جماعت کا بھی خُوب اِہتمام ہونا چاہئے کہ اگر **شَبِ قَدْر** میں ان کی

جماعت نصیب ہوگئی تو اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا ہی پار ہے۔ بلکہ اسی طرح پانچوں نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عِشاء وفجر کی جماعت کی بھی خُصُوصیت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جس نے عِشاء کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قِیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قِیام کیا۔''

(صحیح مُسلم، ص۳۲۹، حدیث ۶۵۶)

امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان نَقْل کرتے ہیں، ''جس نے عِشاء کی نماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے **لَیْلَۃُ الْقَدْر** سے اپنا حِصّہ حاصِل کرلیا۔''

(الجامع الصَّغیر، ص۵۳۲، حدیث ۸۷۹۶)

ستائیسویں شب کی قدر کریں

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے مُتلاشیو! اگر تمام سال یہی عادت ِجماعت رہی تو شبِ قَدْر میں بھی اِن دونوں نمازوں کی جماعت اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نصیب ہوجائے گی۔ اور رات بھر سوئے رہنے کے باوُجُود بھی اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ کی طرح شبِ قَدْر میں بھی تمام رات عِبادت کرنے کا ثواب مِل جائے گا۔

اگر قَدْر ردانی تو ہر شب، شبِ قَدْر اَست

جن راتوں میں شبِ قَدْر ہونے کا زیادہ اِمکان ہے مَثَلاً رَمَضانُ الْمُبارَك کا آخِری عَشرہ یا کم از کم اُس کی طاق راتیں ان میں تو عِبادت کا خاص اِہتمام ہونا چاہیے اور خاص کر ستائیسویں شب کہ اِس رات کے بارے میں قَوی تَر گمان شبِ قَدْر ہونے کا ہے۔ اِس رات کو تو غفلت میں گنوانا ہی نہیں چاہئے۔ ستائیسویں رات تو خُصُوصاً توبہ واِستِغفار اور دُرُود واَذکار کی تکرار میں گُزارنا چاہئے۔

شب قدر میں پڑھئے

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا **کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم** فرماتے ہیں، ''جو کوئی شبِ قَدْر میں سُورۃُ القَدْر سات بار پڑھتا ہے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے ہر بلا سے مَحفُوظ فرمادیتا ہے اور ستّر ہزار فِرِشتے اس کیلئے جَنّت کی دُعاء کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب کبھی) **جُمُعہ** کے روز نمازِ جُمعہ سے قَبل تین بار پڑھتا ہے **اللّٰہ عَزَّوجَلَّ** اُس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔''

(نُزہۃُ الْمَجالِس، ج۱، ص۲۲۳)

شب قدر کی دعا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں، مَیں نے اپنے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں عَرض کی، ''**یا رسولَ اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

وسلّم !اگر مجھے شبِ قَدْر کا عِلْم ہوجائے تو کیا پڑھوں ؟'' سرکارِ ابَدِ قرار ، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِس طرح دُعاء مانگو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی یعنی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور مُعافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی مُعاف فرمادے۔

(جامع ترمذی، ج ۵،ص ۳۰۶،حدیث ۳۵۲۴)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کاش! روزانہ رات کو ہم اِس دُعاء کو کم از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو شبِ قَدْر نصیب ہو جائے گی۔ ورنہ کم از کم ستائیسویں شب تو اِس دُعاء کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ اِس کے عِلاوہ بھی ستائیسویں شب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو شب بیداری کرکے دُرُود وسلام کی کثرت کیجئے، اجتماعِ ذِکر ونعت مُیَسَّر آئے تو اُس میں بھی شرکت فرمایئے اور نوافل میں وَقْت گزارنے کی کوشِش کیجئے۔

شب قدر کے نوافل

حضرتِ سَیِّدُ نا اِسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ'' تفسیرِ رُوحُ البَیان '' میں یہ رِوایَت نَقْل کرتے ہیں، جو شبِ قَدْر میں اِخلاصِ نیّت سے نوافل پڑھے گا۔ اُس کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (رُوحُ البَیان، ج ۱۰،ص ۴۸۰)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم جب رَمَضانُ المُبارک کے آخِری دس دِن آتے تو عِبادت پر کمر باندھ لیتے ان میں راتوں کو جاگا کرتے اور اپنے اہل کو جگایا کرتے۔ (سُنَن ابنِ ماجہ، ج ۲،ص ۳۵۷،حدیث ۱۷۶۸)

حضرتِ سَیِّدُ نا اِسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقْل کرتے ہیں کہ بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین اس عَشرے کی ہر رات میں دو رکعت نفل شبِ قَدْر کی نیت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بَعض اکابر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دس آیات اِس نیت سے پڑھ لے تو اس کی بَرَکت اور ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ اور فقیہ اَبُو اللَّیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، شبِ قَدْر کی کم سے کم نَماز دو رَکْعَت ہے اور زیادہ سے زیادہ ہزار رَکْعَت (نوافل) اور درمیانہ دَرَجہ دو سو رَکْعَت ہے، اور ہر رَکْعَت میں اوسط قِراءَ ت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قَدْر اور تین مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے اور ہر دو رَکْعَت کے بعد سلام پھیرے اور سلام کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود پاک بھیجے اور پھر نَماز کے لئے کھڑا ہوجائے یہاں تک کہ اپنا دو سو رَکْعَت کا یا اس سے کم یا اِس سے زیادہ کا جو ارادہ کیا ہو پورا کرے تو ایسا کرنا اِس شبِ قَدْر کی جلالتِ قَدْر جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمائی اور جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کے قِیام کے مُتَعَلِّق ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے اسے کِفایت کریگا۔ (رُوحُ البَیان، ج ۱۰،ص ۴۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مَنْبَعِ بَرَکات ہے۔ چُنانچہ حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر محبوبِ داوَر عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اِس رات سے محروم رہ گیا وہ پُوری بھلائی سے مَحروم رہ گیا۔ اور شبِ قَدْر کی بھلائی سے مَحروم نہیں رہتا مگر اَصلی مَحروم۔ (مِشکوٰۃ، ج ۱،ص ۳۷۲،حدیث ۱۹۶۴)

ایسی رَحمتوں اور بَرَکتوں والی رات کو گنوانا بہُت بڑے مَحروم ہونے کی دلیل ہے۔ لہٰذا سب کو چاہئے کہ شبِ قَدْر کی پُورے رَمَضانُ الْمُبارَك میں تلاش کریں ورنہ کم ازکم ستائیسویں شب کو تو ضَرور، عِبادت میں گزاریں۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفیل ہم گنہگاروں کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کی بَرَکتوں سے مالا مال کر اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کی توفیق مَرحمت فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق
مانگ کی استِقامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

بیداری میں دیدار ہوگیا... کس کا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کا معمول بنائیے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شبِ قَدْر پانے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک خوشبودار بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں نے پہلی بار **12 دن کے مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کی، نواب شاہ (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک مسجِد میں ہمارا مَدَنی قافِلہ قِیام پذیر ہوا۔ نیکیوں کی طرف رغبت کم ہونے کے سبب دل اُچاٹ سا تھا۔ ایک دن صحنِ مسجِد میں جدوَل کے مطابِق **سنّتوں بھرا حلقہ** قائم تھا کہ دھوپ آگئی۔ ایک اسلامی بھائی اٹھ کر مسجِد کے اندرونی حصّے میں چلے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد مسجِد کے اندرونی حصّے میں ایک آواز بُلند ہوئی۔ سب اُس طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اتنے میں وُہی اسلامی بھائی روتے ہوئے برآمد ہوئے اور کہنے لگے، ابھی ابھی جاگتی حالت میں مجھے سبز سبز عمامہ سجائے ہوئے، روشن چہرے والے ایک بُزُرگ نظر آئے جو کچھ اس طرح فرما رہے تھے، **"صحن کے اندر دھوپ میں سنّتیں سیکھنے والے زِیادہ ثواب کما رہے ہیں۔"** یہ سُن کر تمام شُرکائے مَدَنی قافِلہ اشکبار ہوگئے اور میں بھی بہُت ہی مُتاثِر ہوا اور میں نے دل ہی دل میں ٹھان لی کہ اب کبھی **دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول** نہیں چھوڑوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تو **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی عادت میری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ ایک بار ہمارا **مَدَنی قافِلہ** میر پور خاص (بابُ الاسلام سندھ) میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک عاشِقِ رسول نے بتایا کہ تہجُّد کے وَقت میں نے دیکھا سارے قافِلے والوں پر نور کی برسات ہو رہی ہے۔ اِس سے مزید جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں سے **مَدَنی انعامات** کی علاقائی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

آدھی دھوپ میں نہ بیٹھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلے والوں پر کیا خوب کرم کی بارِشیں ہوتی ہیں! غالباً وہ موسم سخت گرمیوں کا نہیں ہوگا اور صُبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ میں دیوانے سنّتیں سیکھنے میں مشغول ہوں گے۔ اور ان کی حوصَلہ اَفزائی کی ترکیب بنی ہوگی۔ ورنہ بلاوجہ سخت دھوپ میں سنّتیں سیکھنے کا حلقہ لگانا مناسب نہیں کہ اس سے یکسوئی حاصِل نہیں ہوگی اور سیکھنے میں بھی غَلَط فہمیوں کا اِمکان رہے گا۔ تحصیلِ علمِ دین کیلئے پُرسکون ماحول ہونا چاہئے۔ جسم کے کچھ حصّے پر دھوپ آرہی ہو تو سنّت یہ ہے کہ وہاں سے ہٹ جائے۔ یعنی یا تو مکمّل چھاؤں میں رہے یا پھر مکمّل دھوپ میں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، **اللّٰہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفقت نشان ہے، جب کوئی شخص سائے میں ہو اور سایہ سمٹ گیا، کچھ سائے میں ہوگیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داود، ج ۴، ص ۳۳۸، حدیث ۴۸۲۱)

اولیا کا کرم ، خوب لوٹیں گے ہم آؤ مل کر چلیں ، قافِلے میں چلو

دھوپ میں چھاؤں میں، جاؤں میں آؤں میں سب یہ نیّت کریں ، قافِلے میں چلو

ہوتی ہیں سب سَیں نور کی بارشیں
سب نہانے چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ اعتکاف

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیعُ المُذْنِبِین رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ دل نشین ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
(مجمع الزّوائد، ج۱۰، ص۱۶۳، حدیث۱۷۰۲۲)

ترجمہ: جس نے مجھ پر صبح وشام دَس دَس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا وہ قیامت کے دن میری شفاعت کو پائے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ المُبَارَك کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یوں تو اس کی ہر ہر گھڑی رَحمت بھری اور ہر ہر ساعت اپنے جِلَو میں بے پایاں بَرَکتیں لئے ہوئے ہے۔ مگر اس ماہِ مُحتَرَم میں شبِ قَدْر سب سے زیادہ اَہَمِیَّت کی حامِل ہے۔ اسے پانے کے لئے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ماہِ رَمَضَانِ پاك کا پورا مہینہ بھی اعتِکاف فرمایا ہے اور آخری دس دن کا بہُت زیادہ اہتمام تھا۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذر کے تحت "آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم رَمَضَانُ المبارَك میں اعتِکاف نہ کر سکے تو شَوّالُ المکرم کے آخری عَشرہ میں اعتِکاف فرمایا۔" (صحیح بخاری، ج۱، ص۶۷۱، حدیث۲۰۳۱)

"ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا اعتِکاف رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں بیس دن کا اعتِکاف فرمایا۔" (جامع ترمذی، ج۲، ص۲۱۲، حدیث۸۰۳)

اعتکاف پرانی عبادت ہے

پچھلی اُمّتوں میں بھی اعتِکاف کی عبادت موجود تھی۔ چُنانچہ پارہ پہلا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۲۵ میں **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝
(پ۱، البقرہ ۱۲۵)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمٰعیل (عَلَيْهِمَا السَّلام) کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طواف والوں اور اعتِکاف والوں اور رُکوع و سُجود والوں کیلئے۔

مسجدوں کو صاف رکھنے کا حکم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز و اعتکاف کیلئے کعبۂ مُشَرَّفہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود ربِّ کعبہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فرمان جاری کیا گیا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے، وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے یہ سنّتِ انبیاء ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف عبادت ہے اور پچھلی اُمّتوں کی نمازوں میں رکوع سجود دونوں تھے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کا مُتَوَلّی ہونا چاہئے اور متولی صالح (پرہیزگار) انسان ہونا چاہئے۔ مزید آگے فرماتے ہیں: طواف و نماز و اعتکاف بڑی پرانی عبادتیں ہیں جو زمانۂ ابراہیمی میں بھی تھیں۔ (نور العرفان، ص ۲۹)

دس دن کا اعتکاف

اِس کے بعد اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ معمول ہوگیا کہ ہر رَمَضان شریف کے عَشرۂ آخِرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے اور اسی سنّتِ کریمہ کو زندہ رکھتے ہوئے اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہن بھی اعتِکاف فرماتی رہیں۔ چُنانچہ اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم رَمضانُ المبارَك کے آخِری عَشرَہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالٰی عنہن اعتِکاف کرتی رہیں۔

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۶۴، حدیث ۲۰۲۶)

عاشقوں کی دھن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشرَہ کا اِعتِکاف سُنّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ایک پیاری پیاری سُنّت ادا کر رہے ہیں۔ عاشِقوں کی تو دُھن یہی ہوتی ہے کہ فُلاں فُلاں کام ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے۔ مگر عمل کرنے کیلئے یہ ضَروری ہے کہ ہمارے لئے کوئی شَرعی مُمانعت نہ ہو مَثَلاً اِعتِکاف میں چارپائی بچھانا سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ثابت ہے مگر ہم نہیں بچھا سکتے کہ نمازیوں کیلئے جگہ کی تنگی بھی ہوگی اور مسلمانوں کیلئے تشویش کا باعث بھی۔

اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے کی حکمت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بہت زیادہ مُتَّبِعِ سنّت تھے۔ انہیں جب بھی کوئی سُنّت معلوم ہو جاتی تو اُس کی بجا آوری میں کسی قسم کی پَس و پیش کا مُظاہَرہ نہ فرماتے۔ چُنانچہ "ایک بار کسی مقام پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اونٹنی کے

ساتھ پھیرے لگا رہے تھے یہ دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا۔ پوچھنے پر ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہاں اسی طرح کرتے دیکھا تھا، لہٰذا آج میں اِس مقام پر اُسی ادائے مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ادا کر رہا ہوں۔" (الشفاء، ج۲،ص۳۰)

میں پھیرے جو ناقے کو لگوا رہا ہوں	بتاتا ہوں تم کو میں کیا کر رہا ہوں
میں سنّت کا ان کی مزا پا رہا ہوں	مجھے شادمانی اسی بات کی ہے

ایک بار تو اعتکاف کر ہی لیں!

آقا کی سنّتوں کے دیوانو! ہوسکے تو ہر برس ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو رَمَضَانُ المبارَک کے آخِری عَشرہ کا اعتِکاف کر ہی لینا چاہئے اور یوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بَہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مشاغِلِ دنیا سے کنارہ کش ہوجاتا ہے جو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا اِنتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف ان (فرشتوں) سے مُشابَہَت رکھتا ہے جو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حُکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔" (فتاوٰی عالمگیری، ج۱،ص۲۱۲)

ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

جو رَمَضَانُ المبارَک کے عِلاوہ بھی صِرف ایک دن مسجِد کے اندر اِخلاص کے ساتھ اعتِکاف کرلے اُس کیلئے بھی زبردست ثواب کی بِشارت ہے۔ چُنانچہ اعتِکاف کی ترغیب دلاتے ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار شَہَنشاہِ اَبرار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "جو شخص **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رضا و خوشنودی کیلئے ایک دن کا اعتِکاف کرے گا **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اس کے اور جہنّم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دے گا جن کی مَسافَت مشرِق و مغرِب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔" (الدر المنثور، ج۱،ص۴۸۶)

سابقہ گناہوں کی بخشش

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابدقرار، شفیعِ روزِ شمار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ خوشبودار ہے:

مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (جامع صغیر،ص۵۱۶،الحدیث۸۴۸۰)

ترجمہ: ''جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جائے اعتکاف

حضرتِ سیِّدُ نانافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ماہِ رَمَضان کے آخِری عَشرے کا اعتِکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نانافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجِد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعتِکاف فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم،ص۵۹۷،حدیث۱۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجدِ نَبَوِی الشَّرِیف علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں جس جگہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعتِکاف کیلئے کھجور شریف کی لکڑی وغیرہ سے بنی ہوئی مبارک چارپائی بچھاتے تھے۔ وہاں بطورِ یادگار ایک مبارَک ستون بنام ''اُسْطُوَانَۃُ السَّرِیر'' آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب عُشّاق اس کی زیارت کرتے اور حُصُولِ بَرَکت کیلئے یہاں نَوافِل ادا کرتے ہیں۔

سارے مہینے کا اعتکاف

ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا جوئی کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے لٰہذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ ناابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یکُم رَمَضان سے بیس رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرہ کا اعتِکاف کیا پھر درمیانی عَشرہ کا اعتِکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخِری عَشرہ میں ہے لٰہذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔'' (صحیح مسلم،ص۵۹۴،حدیث۱۱۶۷)

تُرکی خیمے میں اعتکاف

حضرتِ سیِّدُ ناابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک تُرکی خیمے کے اندر رَمَضانُ الْمُبارَک کے پہلے عَشرے کا اعتِکاف فرمایا، پھر درمیانی عَشرے کا، پھر سرِ اقدس باہَر نکالا اور فرمایا، ''میں نے پہلے عَشرے کا اعتِکاف شبِ قدر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اسی مقصد کے تحت دوسرے عَشرے

کا اعتِکاف بھی کیا، پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی گئی کہ شبِ قَدْر آخِری عَشرے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے ساتھ اعتِکاف کرنا چاہے وہ آخِری عَشرے کا اعتِکاف کرے۔ اس لئے کہ مجھے پہلے شبِ قدر دکھادی گئی تھی پھر بُھلادی گئی، اوراب میں نے یہ دیکھا ہے کہ شبِ قَدر کی صبح کو گیلی مٹّی میں سجدہ کررہا ہوں۔ لہٰذا اب تم شبِ قَدْر کو آخِری عَشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شب بارِش ہوئی اور مسجد شریف کی چھت مبارک ٹپکنے لگی، چُنانچہ اکیس رَمَضَانُ الْمُبارَک کی صُبح کو میری آنکھوں نے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیشانی مُبارک پر پانی والی گیلی مٹّی کا نشانِ عالی شان تھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ج۱،ص۳۹۲، حدیث ۲۰۸۶)

اعتکاف کا مقصد عظیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہئے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِعْتِکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قَدْر کی تلاش ہے۔ اورراجح (یعنی غالِب) یہی ہے کہ شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری ۱۰ دنوں کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اِس حدیثِ مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُس بار شبِ قَدْر اکیسویں ۲۱ تھی مگر یہ فرمانا کہ "آخِری عَشَرہ کی طاق راتوں میں اِس کو تلاش کرو۔" اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ شبِ قَدْر بدلتی رَہتی ہے۔ یعنی کبھی اکیسویں، کبھی تیئیسویں ۲۳ کبھی پچیسویں ۲۵ کبھی ستائیسویں ۲۷ تو کبھی اُنتیسویں ۲۹ شب۔ مسلمانوں کو شبِ قَدْر کی سعادت حاصِل کرنے کیلئے آخِری عَشَرہ کے اِعتِکاف کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ کیوں کہ مُعتَکِف ۱۰ دسوں دن مسجد میں ہی پڑا رہتا ہے اوران ۱۰ دنوں میں کوئی بھی ایک رات شبِ قَدر ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ یہ شب مسجد میں گزارنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ ایک اور نکتہ اس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خاک پر سَجدہ ادا فرمایا جبھی تو خاک کے خوش نصیب ذرّات سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نورانی پیشانی سے بے تابانہ چمٹ گئے تھے۔

بلا حائل زمین پر سجدہ کرنا مستحب ہے

اَللّٰہُ اَکْبَر عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کس قدر سادگی پسند ہیں، یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدہ میں اپنی پیشانی خاک پر رکھنا اور پیشانی سے خاکِ پاک کے ذرّات کا چمٹ جانا سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت بڑی عاجزی ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: زمین پر بلا حائل (یعنی مُصلّٰی، کپڑا وغیرہ نہ ہو یوں) سجدہ کرنا مُستحب ہے۔ (مراقی الفلاح، حصہ ۳، ص۸۵)

"مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں ہے، "حضرت عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ صِرف مٹّی ہی پر سَجدہ کرتے تھے۔" (مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب، ص۱۸۱)

دو حج اور عمروں کا ثواب

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰهُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ محمد مصطفٰی، حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشنما ہے:

مَنِ اعْتَکَفَ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ۔
(شعب الایمان، ج ۳، ص ۴۲۵، حدیث ۳۹۶۶)

ترجمہ: ''جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں (دس دن کا) اعتِکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔''

گناہوں سے تحفظ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سلطانِ ذی شان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ تَحَفُّظ نشان ہے:

هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ يُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔
(ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۶۵، حدیث ۱۷۸۱)

ترجمہ: ''اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''

بغیر کئے نیکیوں کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتِکاف کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن مسلمان اعتِکاف میں رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا اور جو گناہ وہ باہَر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اعتِکاف کی حالت میں اگرچہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہء اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مَثَلًا کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عِیادت کرتا تھا، اور اعتِکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کرسکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔

روزانہ حج کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ''مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔''
(شعب الایمان، ج ۳، ص ۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸)

اعتکاف کی تعریف

''مسجد میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بہ نیّتِ اِعتِکاف ٹھہرنا اِعتِکاف ہے۔'' اس کیلئے مسلمان کا عاقِل اور جَنابت اور حَیض و نِفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بُلوغ شرط نہیں نابالغ بھی جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّتِ اعتِکاف مسجد میں ٹھہرے

تو اُس کا اعتکاف صحیح ہے۔ (عالمگیری، ج ۱،ص ۲۱۱)

اعتکاف کے لفظی معنی

اِعتِکاف کے لُغوی معنیٰ ہیں، ''دھرنا مارنا'' مطلب یہ کہ مُعتَکِف اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عظمت میں اُس کی عبادت پر کمر بَستہ ہوکر دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔ اس کی یہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوجائے۔

اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

حضرتِ سیّدُنا عطاء خُراسانی قدس سرّہُ النّورانی فرماتے ہیں، ''مُعتَکِف کی مِثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے در پر آ پڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو، ''یا اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ جب تک تُو میری مغفِرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔'' (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۴۲۶، حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
(حدائقِ بخشش)

اِعتِکاف کی قسمیں

اِعتِکاف کی تین قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ اِعتِکافِ واجِب۔
﴿۲﴾ اِعتِکافِ سُنّت۔
﴿۳﴾ اِعتِکافِ نَفل۔

اِعتِکاف واجب

اِعتِکاف کی نَذْر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زَبان سے کہا: ''میں اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کیلئے فُلاں دن یا اتنے دن کا اِعتِکاف کروں گا۔'' تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اُتنے دن کا اِعتِکاف کرنا واجِب ہوگیا۔ یہ بات خاص کر یاد رکھئے کہ جب کبھی کسی بھی قسم کی مَنّت مانی جائے اُس میں یہ شَرط ہے کہ مَنّت کے اَلفاظ زَبان سے ادا کئے جائیں صِرف دل ہی دل میں مَنّت کی نیّت کر لینے سے مَنّت صحیح نہیں ہوتی۔ (ایسی مَنّت کا پورا کرنا واجِب نہیں ہوتا) (رَدُّ المحتار، ج ۳، ص ۴۳۰)

اِعتِکاف سنت

مَنّت کا اِعتِکاف مَرد مسجِد میں کرے اور عورت مسجِد بَیت میں۔ اِس میں روزہ بھی شَرط ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نَماز کیلئے مخصوص کرلے اسے ''مسجِدِ بیت'' کہتے ہیں) رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کا اِعتِکاف ''سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ'' ہے۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۳۰)

یعنی پورے شہر میں کسی ایک نے کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی مُجرِم ہوئے۔
(بہارِ شریعت، حصّہ پنجم، ص ۱۵۲)

اِس اعتِکاف میں یہ ضَروری ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی بیسویں تاریخ کو غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کے اندر بہ نیّتِ اعتِکاف موجود ہو اور اُنتیس کے چاند کے بعد یا تیس کے غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد سے باہَر نکلے۔
(بہارِ شریعت، حصّہ پنجم، ص ۱۵۱)

اگر ۲۰ رَمَضانُ المبارَک کو غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد میں داخِل ہوئے تو اِعتِکاف کی سنّتِ مُؤَکَّدَہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مسجِد میں تو داخِل ہو چکے تھے مگر نیّت کرنا بھول گئے تھے یعنی دل میں نیّت ہی نہیں تھی (نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں) تو اِس صورت میں بھی اعتِکاف کی سنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی۔ اگر غُروبِ آفتاب کے بعد نیّت کی تو نفلی اعتِکاف ہوگیا۔ دل میں نیّت کرلینا ہی کافی ہے زَبان سے کہنا شرط نہیں۔ البتّہ دل میں نیّت حاضِر ہونا ضَروری ہے ساتھ ہی زَبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے:

اِعتِکاف کی نیت اس طرح کیجئے

''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کرتا ہوں۔''

اِعتِکاف نفل

نذر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ جو اعتِکاف کیا جائے وہ مستَحَب (یعنی نفلی) و سنّتِ غَیر مُؤَکَّدہ ہے۔
(بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۵۲)

اِس کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقت کی قید۔ جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں اِعتِکاف کی نیت کر لیجئے۔ جب تک مسجِد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا، جب مسجِد سے باہَر نکلیں گے اِعتِکاف ختم ہوجائے گا۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مذہبِ مُفتیٰ بِہٖ پر (نفلی) اِعتِکاف کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے جب سے داخِل ہو باہر آنے تک (کیلئے) اِعتِکاف کی نیت کرلے، انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۵، ص ۶۷۴)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں: جب مسجِد میں جائے اِعتِکاف کی نیّت کرلے، جب تک مسجِد ہی میں رہے گا اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (ایضاً، ج ۸، ص ۹۸)

اِعتِکاف کی نیت کرنا کوئی مشکل کام نہیں، نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کرلیا کہ ''میں سنّت اِعتِکاف کی نیت کرتا ہوں۔'' یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیت حاضِر ہے اور زَبان سے بھی یہی الفاظ ادا کرلیں تو زیادہ بہتر ہے۔ مادَری زَبان میں بھی نیت ہوسکتی ہے اور اگر عَرَبی میں نیت یاد کرلیں تو زیادہ مناسِب ہے۔ ہوسکے تو آپ یہ عَرَبی نیت یاد کرلیجئے: جیسا کہ ''اَلْمَلفوظ، حصہ 2، ص 272 پر ہے:

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف

ترجمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی۔

مسجدُ النّبویِّ الشّریف علٰی صاحِبِہا الصّلٰوۃ والسّلَام کے قدیم اور مشہور دروازہ "بابُ الرَّحمۃ" سے داخِل ہوں تو سامنے ہی سُتونِ مبارک ہے اُس پر یاددہانی کیلئے قدیم زمانے سے نُمایاں طور پر نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف لکھا ہوا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی آپ کسی عبادت مَثَلاً نَماز، روزہ، اِحرام، طوافِ کعبہ وغیرہ کی عَرَبی میں نیّت کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ اس عَرَبی عبارت کے معنیٰ بھی آپ سمجھ رہے ہوں کیوں کہ نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اگر آپ نے رَٹی ہوئی "عَرَبی نیّت" کے الفاظ ادا کرلئے یا کتاب میں دیکھ کر پڑھ لئے اور دھیان کسی اور طرف لگا ہوا تھا اور ارادہ دل میں موجود نہ تھا تو نیّت سِرے سے ہوگی ہی نہیں۔ مَثَلاً آپ مسجِد میں داخِل ہو کر نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف کہیں تو دل میں بھی ارادہ ہونا لازِمی ہے کہ میں یہ اعتِکاف کی نیّت کررہا ہوں۔ یہ بات خاص طور پر ذِہن نشین کرلیں کہ یہ آخِری عَشَرَۂ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اعتِکاف نہیں یہ نَفلی اعتِکاف ہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی کیا جاسکتا ہے، آپ جب بھی مسجِد سے باہَر نکلیں گے یہ نَفلی اعتِکاف اُسی وَقت خَتْم ہوجائے گا۔

مسجد میں کھانا پینا

یاد رکھئے! مسجِد کے اندر کھانے پینے اور سونے کی شَرعاً اجازت نہیں، اگر اعتِکاف کی نیّت تھی تو ضِمناً کھانے پینے اور سونے کی اجازت بھی ہوجائے گی۔ ہمارے یہاں اکثر مساجِد میں دُرُود وسلام وغیرہ کا وِرد ہوتا ہے پھر پانی پر دم کر کے ہمارے اسلامی بھائی اس کو تَبَرُّکاً پیتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بَہُت اچھا عمل ہے۔ البتّہ کسی اسلامی بھائی کی اعتِکاف کی نیّت نہ ہو تو وہ مسجِد میں یہ پانی نہیں پی سکتا۔ اسی طرح مسجِد کے اندر جس نے اعتِکاف کی نیّت کی ہوئی تھی وُہی مسجِد کے اندر رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِفطار کرسکتا ہے۔ مسجِدُ الحرام شریف میں بھی آبِ زم زم شریف پینے، اِفطار کرنے یا سونے کیلئے اِعتِکاف کی نیّت ہونی چاہئے۔ مسجدُ النّبویِّ الشّریف عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں بھی بِلانیّتِ اعتِکاف، پانی وغیرہ نہیں پی سکتے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضَروری ہے کہ اعتِکاف کی نیّت صِرف کھانے، پینے اور سونے کیلئے نہ کی جائے، ثواب کیلئے کی جائے۔

رَدُّالْمُحتار (شامی) میں ہے، اگر کوئی مسجِد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اعتِکاف کی نیّت کرلے۔ کچھ دیر ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سوسکتا ہے)۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۲، ص ۴۳۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک کے جدا جدا شہروں میں اجتماعی اعتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعدہ تربیّتی جدول پیش کیا جاتا ہے اِن مُعتَکِفین کیلئے نیّتوں کی فِہرس حاضِر کی ہے۔ جو اجتماعی اعتکاف سے الگ ہوں وہ بھی حسبِ ضرورت نیّتیں کرکے اپنے ثواب میں اضافے کی ترکیب فرمائیں۔

اجتماعی اِعتکاف کی 41 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ۔ ''مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''
(طَبَرانی معجم کبیر، حدیث ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

اپنے اعتکاف کی عظیم الشان نیکی کے ساتھ مزید اچھّی اچھّی نیتیں شامل کر کے ثواب میں خوب اِضافہ کیجئے۔ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ کارڈ میں سے سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیان کردہ مسجِد میں جانے کی 40 نیتوں کے ساتھ ساتھ مزید یہ نیتیں کر کے گھر سے نکلئے، (مسجِد میں آ کر بھی حسبِ حال نیتیں کی جاسکتی ہیں، جب بھی اچھّی اچھّی نیتیں کریں ثواب کی نیت پیشِ نظر رکھا کریں)

(۱) رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخِری دس دن (یا پورے ماہ) کے سنّتِ اعتِکاف کیلئے جارہا ہوں۔
(۲) تصوُّف کے ان مَدَنی اُصولوں (الف) تقلیلِ طَعام (یعنی کم کھانا) (ب) تقلیلِ کلام (یعنی کم بولنا) (ج) تقلیلِ مَنام (یعنی کم سونا) پر کاربند رہوں گا۔
(۳) روزانہ پانچوں نمازیں پہلی صَف میں
(۴) تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ
(۵) باجماعت ادا کروں گا۔
(۶) ہر اذان اور
(۷) ہر اِقامت کا جواب دوں گا۔
(۸) ہر بار مع اوّل وآخِر دُرُود شریف اذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا۔
(۹) روزانہ تہجّد
(۱۰) اِشراق
(۱۱) چاشت اور
(۱۲) اَوّابین کے نوافل ادا کروں گا۔
(۱۳) تِلاوت اور
(۱۴) دُرُود شریف کی کثرت کروں گا۔
(۱۵) روزانہ رات سورۃُ الْمُلْك پڑھوں یا سُنوں گا۔
(۱۶) کم از کم طاق راتوں میں صلوٰۃُ التسبیح ادا کروں گا۔
(۱۷) تمام سنّتوں بھرے حلقوں اور
(۱۸) بیانات میں اوّل تا آخِر شرکت کروں گا۔
(۱۹) رشتے داروں اور مُلاقاتیوں کو بھی اِنفرادی کوشِش کر کے سنّتوں بھرے حلقوں میں بٹھاؤں گا۔

(۲۰) زَبان پر قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضُول گوئی سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو اِس نیّتِ خیر کے ساتھ ضَرورت کی بات بھی حتَّی الامکان لکھ کر یا اشارہ سے کروں گا تاکہ فُضُول، یا بُری باتوں میں نہ جا پڑوں یا شور وغُل کا سبب نہ بن جاؤں۔
(۲۱) مسجِد کو ہر طرح کی بدبُو سے بچاؤں گا۔
(۲۲) مسجِد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں کے گچھے وغیرہ اٹھاتے رہنے کیلئے اپنی جیب میں شاپر رکھوں گا۔ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مسجِد سے اَذِیّت کی چیز نکالے اللہ عزَّوجلَّ اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائیگا۔
(سُنَن ابنِ ماجہ، ج ۱، ص ۴۱۹، حدیث ۷۵۷)
(۲۳) اپنے پسینے، مُنہ کی رال وغیرہ کی آلودَگی سے مسجِد کے فرش یا دری کو بچانے کیلئے صرف اپنی چادر یا چٹائی پر ہی سوؤں گا۔
(۲۴) بہ نیّتِ حیا سونے میں پردے میں پردہ کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا (سوتے وقت پاجامے پر تہبند باندھ کر مزید اوپر سے چادر اوڑھ لینی مفید ہے۔ مَدَنی قافلے میں، گھر میں اور ہر جگہ اس کا خیال رکھنا چاہئے)
(۲۵) وُضو خانہ فِنائے مسجِد میں ہونے کی صورت میں (اگر کوئی وُضو کیلئے مُنتظر ہو تو نِشَست سے ہٹ کر تیل کنگھی کیجئے) تیل کنگھی وَہیں کروں گا اور جو بال جھڑیں گے اُٹھالوں گا۔
(۲۶) بِغیر اجازت کسی کی کوئی چیز مَثَلًا اِستِنجا خانے جانے کیلئے دوسروں کے چپّل وغیرہ استعمال نہیں کروں گا بلکہ
(۲۷) چپّل، چادر تکیہ وغیرہ کسی چیز کیلئے دوسروں سے سُوال بھی نہیں کروں گا۔
(۲۸) کھانا فِنائے مسجِد میں وہ بھی کھانے کی مخصوص دری پر کھاؤں گا نماز کی دری پر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔
(۲۹) کھانا کم ہونے کی صورت میں ایثار کی نیّت سے آہستہ آہستہ کھاؤں گا تاکہ دوسرے اسلامی بھائی زِیادہ کھا سکیں۔ ایثار کا ثواب بے شُمار ہے چُنانچِہ تاجدارِ رِسالت، مـاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔''
(اتحاف السادۃ المتقین، ج ۹، ص ۷۷۹)
(۳۰) پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی خواہش سے کم کھاؤں گا۔
(۳۱) اگر کسی نے زیادَتی کی تو **صَبْر** کروں گا اور
(۳۲) اُس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے مُعاف کروں گا۔
(۳۳) پڑوسی **مُعتَکِف** کے ساتھ حُسنِ سُلوک کروں گا۔
(۳۴) اپنے اِعتِکاف کے حلقے کے نگران کی اطاعت کروں گا۔
(۳۵) فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کروں گا۔
(۳۶) اسلامی بھائیوں کے سامنے مُسکرا مُسکرا کر صَدَقہ کرنے کا ثواب کماؤں گا۔
(۳۷) کوئی میری طرف دیکھ کر مسکرائے گا تو یہ دعا پڑھوں گا: اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یعنی (اللہ عزوجل تجھے ہنستا ہنستا

(رکھے)

(۳۸) اپنے لئے، گھر والوں، احباب اور ساری اُمّت کیلئے دعائیں کروں گا۔

(۳۹) اگر کوئی مُعتَکِف بیمار ہوگیا تو ممکِنہ حد تک اُس کی دلجوئی اور خدمت کروں گا۔

(۴۰) عمر رسیدہ مُعتَکِفین کے ساتھ بہُت زیادہ حُسنِ سُلوک کروں گا۔

(۴۱) دَورانِ اعتِکاف حسبِ توفیق لنگرِ رسائل تقسیم کروں گا (ہر مُعتَکِف اسلامی بھائی کی خدمت میں دردبھری مَدَنی التجاء ہے کہ کم ازکم 25 روپے کے مکتبۃ المدینہ کے رسائل یا سنّتوں بھرے مَدَنی پھولوں کے مَدَنی پمفلٹ ضَرور تقسیم فرمائیں اور اگر حیثیت ہوتو زیادہ تقسیم کریں۔ آنے والے ملاقاتیوں کو سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ یا رسالہ یا کم ازکم مَدَنی پھولوں کا ایک پمفلٹ ضَرور تحفے میں پیش کیا جائے کہ رَمَضانُ المبارَک میں ثواب زیادہ ملی گا۔ بانٹنے میں بدنظمی نہ ہو اِس کا خیال رکھنا ضَروری ہے)

اِعتِکاف کس مسجد میں کرے؟

اِعتِکاف کیلئے تمام مساجِد سے مسجِدُ الحرام شریف افضل ہے، پھر مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پھر مسجِد اقصٰی شریف (بیتُ المُقَدَّس) پھر ایسی جامع مسجِد جس میں پنج وقتہ باجماعت نَماز ہوتی ہو۔ اگر جامع مسجِد میں جماعت نہ ہوتی ہوتو پھر اپنے محلّہ کی مسجِد میں اعتِکاف کرنا افضل ہے۔

(فتحُ القدیر، ج ۲، ص ۳۰۸)

جامع مسجِد ہونا اعتِکاف کے لئے شَرط نہیں بلکہ مسجِدِ جماعت میں بھی ہوسکتا ہے۔ مسجِدِ جماعت وہ ہے جس میں امام ومُؤَذِّن مقرّر ہوں اگرچہ اس میں پنجگانہ نَماز نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مُطلَقاً ہر مسجِد میں اعتِکاف صحیح ہے۔ اگرچہ وہ مسجِدِ جماعت نہ ہو۔ (رَدُّ المُحتار، ج ۳، ص ۴۲۹)

خُصوصاً اِس زمانے میں کہ بعض مسجِدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مُؤَذِّن۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۵۱)

معتکف اور احترامِ مسجد

پیارے مُعتَکِف اسلامی بھائیو! چُونکہ آپ کو دس روز مسجِد ہی میں گزارنے ہیں اِس لئے مناسِب یہی ہے کہ چند باتیں احترامِ مسجِد سے مُتَعَلِّق سیکھ لیجئے۔ دَورانِ اعتِکاف مسجِد کے اندر ضَرورۃً دُنیَوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن دِھیمی آواز کے ساتھ اور احترامِ مسجِد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بات کیجئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ چلّا کر کسی اسلامی بھائی کو بُلا رہے ہوں اور وہ بھی آپ کو چلّا کر جواب دے رہا ہو، "ابے تبے" اور غُل غَپاڑے سے مسجِد گونج رہی ہو۔ یہ انداز ناجائز وگناہ ہے۔ یاد رکھئے! مسجِد میں بلاضَرورت دُنیَوی بات چیت کی مُعتَکِف کو بھی اجازت نہیں۔

ان کو اللّٰہ سے کچھ کام نہیں

سیِّدُنا حَسَن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی شان ہے:

يَأتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ. (شُعَبُ الایمان، ج ۳،ص ۸۷، حدیث ۲۹۶۲)	ترجمہ: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے کچھ کام نہیں۔

اللّٰہ تیری گمشدہ چیز نہ ملائے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں:

مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا (صحیح مسلم، ص ۲۸۴، حدیث ۵۶۸)	ترجمہ: جو کسی کو مسجد میں باآوازِ بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے سُنیں تو وہ کہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ گمشدہ شے تجھے نہ ملائے"۔ کیونکہ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

مسجد میں جوتے تلاش کرتے پھرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ اپنے جوتے یا کوئی اور چیز گم ہوجانے پر مسجد میں شور کرتے ہوئے ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو بیان کردہ حدیثِ مبارک سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ معلوم ہوا کہ ہر اُس کام سے مسجد کو بچانا ضَروری ہے جس سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مذاق اور اسی طرح کی لغویات کیلئے مسجدیں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الٰہی، کیلئے بنائی گئی ہیں۔ مسجد میں بُلند آواز سے گفتگو کرنے کو صَحابہء کرام علیہم الرضوان کتنا ناپسند کرتے ہیں اس کا اس روایت سے اندازہ لگایئے۔ چُنانچہ

تو تمہیں سزا دیتا

حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا امیرُ الْمُؤمِنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہُ تھے، اُنھوں نے مجھ سے (اشارہ کرکے) فرمایا: "ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!" میں ان دونوں کو لے آیا حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے اِستِفسار فرمایا، "تم کہاں سے تعلُّق رکھتے ہو؟ عرض کی، "طائف سے۔" فرمایا، "اگر تم مدینۃ منوّرہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضَرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مسجد میں اپنی آوازیں بُلند کرتے ہو! (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۷۸، حدیث ۴۷۰)

مباح کلام نیکیوں کو کھا جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رَحمۃُ اللہ الباری، مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلاق شیخ ابن ھُمام علیہ رحمۃُ اللہ السّلام کے حوالے سے نَقل فرماتے ہیں،

"اَلْکَلامُ الْمُبَاحُ فِی الْمَسْجِد مَکْرُوْہٌ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ" (مرقاۃ المفاتیح، ج۲، ص۴۴۹)

(ترجَمہ) "مسجِد میں مُباح (یعنی جائز) بات کرنا مکروہِ (تحریمی) ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔"

سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروَردگارِ دو جہاں کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

اَلضَّحِکُ فِی الْمَسْجِد ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ (الجامع الصَّغیر، ۳۲۲، حدیث ۵۲۳۱)

ترجَمہ: "مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔"

قبر میں اندھیرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا رِوایات کو بار بار پڑھئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزیئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجِد میں داخِل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خوب ہَنس بَول کر نیکیاں برباد کر کے باہَر نکلے کہ مسجِد میں دُنیا کی جائز بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ لہٰذا مسجِد میں پُر سکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی کریں یا سنیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔ نہ خود ہنسئے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجِد میں ہنسنا قَبْر میں اندھیرا لاتا ہے۔ ہاں ضَرورتاً مسکرانا منع نہیں۔ مسجِد کے اِحترام کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کا معمول بنائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ

مفتی دعوت اسلامی کا اِعتِکاف

حویلیاں کینٹ (سرحد، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر 52 سال) کا کچھ اس طرح بیان ہے، میں سرتا پا گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، بچّے جوان ہو چکے تھے پھر بھی فیشن کا بھوت نہیں اُترتا تھا۔ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں بابُ المدینہ کراچی سے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عاشِقانِ رسول کا 30 دن کا مَدَنی قافِلہ حویلیاں تشریف لایا۔ اُس مَدَنی قافلے کی خصوصیّت یہ تھی کہ اُس میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شوریٰ کے رُکن **مفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق عطّاری مَدَنی** علیہ رحمۃُ اللہِ الغنی بھی شریک تھے۔ میرے بڑے صاحِبزادے مجھے مَدَنی قافلے والے عاشِقانِ رسول سے ملوانے لے گئے۔ **مفتیِ دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی انفرادی کوشش سے میں اُن کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آخری عَشَرہ میں مُعتکِف ہو گیا۔ **مفتی**

دعوت اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کے حُسنِ اَخلاق نے میرا دل جیت لیا، دیگر عاشِقانِ رسول نے بھی مجھ پر خوب اِنفِرادی کوشِش کی۔ حتّٰی کہ مجھ ساسخت دل اِنسان بھی موم ہوگیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیا۔ میں نے فیشن سے مُنہ موڑا، سنّتوں سے رِشتہ جوڑا، داڑھی مُنڈانا چھوڑا، بُرائیوں سے ناطہ توڑا اور بھر پور طریقے پر مَدَنی ماحول سے تعلُّق جوڑا۔ اَلغَرَض میں نے گناہوں سے توبہ کرلی، داڑھی رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج سر پر سجالیا۔ اب میری کوشِش یہ ہوتی ہے کہ جو بھی سنّت معلوم ہوجائے اُس پر عمل کروں۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے تنظیمی طور پر حلقہ سطح کا ذمّہ دار ہوں۔

آئیں گی سنّتیں جائیں گی فیشنیں نیکیاں بھی ملیں کیجئے اعتِکاف
بَرَکتیں پائیں گے اور سُدھر جائیں گے مَدَنی ماحول میں کیجئے اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتی دعوتِ اسلامی نے بعد وفات بھی مدنی قافلے کی دعوت دی

مفتی دعوت اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی بھی کیا بات ہے! مَدَنی ماحول میں رہ کر انہوں نے مَدَنی قافِلوں میں خوب سفر کیا اور بے شمار اسلامی بھائیوں کی اصلاح کر کے اپنے لئے ثوابِ جارِیَہ کا ذخیرہ جمع کر کے ۱۸ محرّمُ الحرام ۱۴۲۷ھ 17.2.2006 کو بعدِ نمازِ جُمعہ رِحلت فرمائی اور اب دنیا سے جانے کے بعد بھی خواب میں آ کر انفرادی کوشِش کے ذَرِیعے ایک اسلامی بھائی کو مَدَنی قافلے کا مسافِر بنادیا اور پھر مَدَنی قافلے میں پہنچ کر بھی اُس کو جلوہ دِکھایا اور بِاِذنِ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مثانے کے مَرَض سے چُھٹکارا دلایا چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میرے مَثانے میں کچھ عرصہ سے تکلیف تھی، میں نے خواب میں حضرتِ قبلہ مفتی دعوتِ اسلامی مولینا محمد فاروق عطاری مَدَنی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی کی زِیارت کی انہوں نے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کا حُکم فرمایا۔ میں نے سفر کی نیّت کرلی مگر جُمادِی الاُولٰی (۱۴۲۷ھ) میں سفر نہ کرسکا۔ ۲۴ جُمادِی الآخِر (۱۴۲۷ھ) کو میں نے تین روزہ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ قافِلے والی مسجِد میں پہنچ کر جب لیٹا تو مفتی دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی میرے خواب میں تشریف لائے اُس وقت آپ پردے میں پردہ کئے (یعنی گود میں چادر پھیلا کر رانیں وغیرہ چھپائے) تشریف فرما تھے اور کچھ مَلفوظات سے نواز رہے تھے جو میں سمجھ نہ پایا۔ جب سے مَدَنی قافلے سے واپَس آیا ہوں یہ بیان دیتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہوچکا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَثانے کی تکلیف سے نَجات مل چکی ہے۔

درد گرچہ تمہارے مَثانے میں ہے، نَفع پر آخِرت کے بنانے میں ہے
کہتے فاروق ہیں قافِلے میں چلو سب مُبلِّغ کہیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم"
کے اُنّیس حُروف کی نسبت سے مسجِد کے مُتَعلِّق 19 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: مروی ہوا کہ ایک مسجِد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے، ہم ان (مسجِد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہَلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۱۲)

مدینہ ۲: روایت کیا گیا ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے (جو کہ سخت حرام اور زِنا سے بھی اَشَدّ ہے) اور جو لوگ مسجِد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فِرِشتے اللّٰہ عزوجل کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" سبحٰنَ اللّٰہ جب مُباح و جائز بات بِلا ضَرورتِ شَرعیّہ کرنے کو مسجِد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجِد میں) حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا! (ایضاً)

مدینہ ۳: درزی کو اجازت نہیں کہ مسجِد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے۔ ہاں اگر بچّوں کو روکنے اور مسجِد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حرج نہیں۔ اسی طرح کاتِب کو (مسجِد میں) اُجرت پر کِتابت کرنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۰)

مدینہ ٤: مسجِد کے اندر کسی قسم کا کوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی "جذبُ القلوب" میں نَقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خَس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔
(جذبُ القلوب، ص ۲۵۷)

مدینہ ۵: مسجِد کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نُوچنا سب ممنوع ہے۔

مدینہ ٦: ضَرورتاً اپنے رومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

مدینہ ۷: مسجِد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

مدینہ ۸: جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گَرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیں۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گرد کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔

مدینہ ۹: مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وُضو خانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے۔ گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجِد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بدنُما ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین و ملّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجِد پیش کئے جا رہے ہیں:

مدینہ ۱۰: مسجِد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔

مدینہ ۱۱: وُضو کرنے کے بعد اَعضائے وُضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرشِ مسجِد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اعضائے

وُضو سے وُضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر گرانا، ناجائز ہے)

مدینہ ۱۲: مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خطیب جب منبر پر جانے کا ارداہ کرے۔ پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

مدینہ ۱۳: مسجِد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتّی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلس میں یا کسی معظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔

حدیث میں ہے، ''ایک شخص نے دربارِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈکار لی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مدّت تک بھوکے رہیں گے۔'' (شَرحُ السُّنّہ، ج ۷، ص ۲۹۴، حدیث ۲۹۴۴)

اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہئے۔ اگرچہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حتّی الامکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں۔ اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حتّی الامکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسّلام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ ''انبیاء کرام عَلَیھِمُ الصَّلوٰۃ والسَّلام کو جماہی نہیں آتی۔'' اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائیگی۔
(رَدُّ الْمُحتار، ج ۲، ص ۴۱۳)

مدینہ ۱۴: تَمَسْخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

مدینہ ۱۵: مسجِد میں ہنسا مَنع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَبَسُّم میں حَرَج نہیں۔

مدینہ ۱۶: مسجِد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جَھلتے جَھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجِد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چَھتری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اِس کی مُمانَعت ہے۔ غَرَض مسجد کا اِحترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

مدینہ ۱۷: مسجِد میں حدَث (یعنی رِیح خارج کرنا) مَنع ہے ضَرورت ہو تو (جو اعتِکاف میں نہیں ہیں وہ) باہَر چلے جائیں۔ لہٰذا مُعتکِف کو چاہیے کہ ایّامِ اعتِکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وَقت کے سوا کسی وَقت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہَر نہ جاسکے گا۔ (البتہ اِحاطۂ مسجِد میں موجود بیتُ الخَلاء میں رِیح خارج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

مدینہ ۱۸: قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ ابراہیم بن اَدھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجد سے ہاتِف نے آواز دی، ''ابراہیم! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟'' مَعاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ قبلہ کی طرف نہ ہو)

مدینہ ۱۹: استعمال شُدہ جُوتا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(مُلَخَّصاً از الملفوظ، حصہ دُوُم، ص ۳۷۷)

مسجدوں کو خوشبودار رکھئے

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں ''حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے محلّوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔''

(سُنَن ابی داود، ج ۱، ص ۱۹۷، حدیث ۴۵۵)

ائیر فریشنر سے کینسر ہو سکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسجدیں بنانا اور انہیں عُوْد لُوبان اور اگربتّی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِ ثواب ہے۔ مگر مسجد میں دِیا سلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے کہ اس سے بارُود کی **بدبُو** نکلتی ہے اور مسجد کو **بد بُو** سے بچانا واجب ہے۔ بارُود کا **بدبُودار** دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہر سے لُوبان یا اگربتّی وغیرہ سُلگا کر مسجد میں لایئے۔ اگر بتّیوں کو کسی بڑے طَشت وغیرہ میں رکھنا ضَروری ہے تاکہ اِس کی راکھ مسجد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگربتّی کے پیکِٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو کُھرچ ڈالئے۔ مسجد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ''ائیر فریشنر'' (AIR FRESHNE) سے خوشبو کا چِھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیاوی مادّے فَضاء میں پھیل جاتے اور سانس کے ذَریعے **پھیپھڑوں** میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طِبّی تحقیق کے مطابق ائیر فریشنر کے استِعمال سے جلد کا سرطان یعنی (SKINCANCE) ہوسکتا ہے۔

منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے یعنی ابھی خواہش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے، اور وقت بے وقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدانخواستہ ''گندہ دَہنی'' یعنی **مُنہ سے بد بُو** آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیوں کہ مُنہ سے **بدبُو** آتی ہو تو مسجد کا داخِلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جس وقت مُنہ سے **بد بُو** آرہی ہو اُس وقت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی مسجد میں آنا گناہ ہے۔ چُونکہ فکرِ آخرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حِرص زیادہ اور آج کل ہر طرف ''فوڈ کلچر'' کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے

منہ سے **بد بُو** آتی ہے۔ مجھے بارہا کا تجربہ ہے کہ جب کوئی منہ قریب کرکے بات کرتا ہے تو اُس کے **مُنہ کی بدبُو** کے سبب سانس روکنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات امام و مُؤَذِّن کو بھی گندہ دہنی کا مرض ہو جاتا ہے، ایسا ہو تو انہیں فوراً چُھٹیاں لے کر علاج کروانا چاہئے کیوں کہ منہ میں **بد بُو** ہونے کی صورت میں مسجد کے اندر داخل ہونا حرام ہے۔ افسوس! بدبُو دار منہ والے کئی افراد مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد کے اندر مُعتَکِف بھی ہو جاتے ہیں۔ رَمَضانُ المُبارَک میں کباب سموسے اور دیگر تلی ہوئی چیزیں اور طرح طرح کی مُرَغَّن غذائیں ٹھونس ٹھانس کر کھانے کے سبب منہ کی بدبُو کے مریضوں میں اِضافہ ہو جاتا ہے، اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ صِرف مُنہ ہی کی **بد بُو** نہیں ہر طرح کی بدبُو سے مسجد کو بچانا واجِب ہے۔

منہ میں بدبو ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 7 صَفحہ 384 پر ہے: مُنہ میں **بدبُو** ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نَماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجِد جانا حرام ہے جب تک مُنہ صاف نہ کرلے۔ اور دوسرے نَمازی کو اِیذا پہنچنی حرام ہے، اور دوسرا نَمازی نہ بھی ہو تو بھی **بد بُو** سے ملائکہ کو اِیذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: ''جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فِرِشتے بھی ان سے تکلیف مَحسوس کرتے ہیں۔'' (صحیح مسلم، ص ۲۸۲، حدیث ۵۶۴)

بدبودار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''جس کے بدن میں **بد بُو** ہو کہ اُس سے نَمازیوں کو اِیذا ہو مَثَلاً مَعاذَاللّٰہ گندہ دَہَن (یعنی جس کو مُنہ سے بدبُو آنے کی بیماری ہو) گندہ بغل (یعنی جس کو بغل سے بدبُو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارِش وغیرہ کے باعِث گندھک ملی (یا کوئی سا بدبُو دار مرہم یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجِد میں نہ آنے دیا جائے۔''

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۸، ص ۷۲)

کچی پیاز کھانے سے بھی منہ بدبودار ہو جاتا ہے

کچّی مُولی، کچّی پیاز، کچّا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی **بُو** ناپسند ہو اسے کھا کر مسجِد میں اُس وقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں **بُو** باقی ہو کہ فِرِشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، **اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ** و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن یا گَندَنا (لہسن سے مشابہ ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجِد کے قریب ہرگز نہ آئے۔'' اور فرمایا: ''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی **بُو** دُور کرلو۔'' (صحیح مسلم، ص ۲۸۲، حدیث ۵۶۴، دار ابن حزم بیروت)

صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ **بُو** باقی ہو۔ اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں **بُو** ہو جیسے گَندَنا (یہ لہسن سے ملتی جلتی ترکاری ہے) مُولی، کچّا گوشت اور مٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج

کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبُو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبُودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو مُنقطِع (یعنی ختم) نہ ہو اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۳، ص ۱۵۴)

کچی پیاز والے کچومر اور رائتے سے محتاط رہئے

کچّی پیاز والے چنے، چھولے، رائتے اور کچومر نیز کچّے لہسن والے اَچار چٹنی وغیرہ کھانے سے نَماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ بعض اوقات کباب سموسے وغیرہ میں بھی کچّی پیاز اور کچّے لہسن کی بُو محسوس ہوتی ہے لہٰذا نَماز سے پہلے ان کو بھی نہ کھائیے۔ ایسی بُو والی چیزیں مسجِد میں لانے کی بھی اجازت نہیں۔

بد بودار منہ لیکر مسلمانوں کے مجمع میں جانے کی ممانعت

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مَجمَعوں، درسِ قراٰن کی مجلسوں، عُلَمائے دین و اولیائے کاملین کی بارگاہوں میں بدبُودار مُنہ لے کر نہ جاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۲۵)

مزید فرماتے ہیں: جب تک مُنہ میں **بدبُو** رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مَجمَعوں میں نہ جاؤ۔ حُقّہ پینے والے، تمباکو والا پان کھا کر کُلّی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں: جسے گندہ دَہنی کی بیماری ہو اُسے مسجِدوں کی حاضِری مُعاف ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۲۶)

نماز کے اوقات میں کچی پیاز کھانا کیسا؟

سُوال: ''گندہ دَہَن'' کو مسجِد کی حاضِری مُعاف ہے، تو کیا کچّی پیاز والا رائتہ یا کچومر یا ایسے کباب سَموسے جن میں لہسن پیاز برابر پکے ہوئے نہ ہوں اور اُن کی بُو آتی ہو یا مَسلی ہوئی باجرے کی روٹی جس میں کچّا لہسن شامل ہوتا ہے ایسی غذا وغیرہ جماعت سے کچھ دیر پہلے اس نیّت سے کھا سکتے ہیں کہ مُنہ میں بُو ہو جائے اور مسجِد کی جماعت واجِب نہ رہے!

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں۔ مَثَلاً نَمازِ مغرِب کے بعد ایسا کچومر یا سَلاد وغیرہ نہ کھائے جس میں کچّی مولی یا کچّی پیاز یا کچّا لہسن ہو کیوں کہ عشاء کی نَماز کا وَقت قریب ہوتا ہے اور اِتنی جلدی منہ صاف کر کے مسجِد میں پہنچنا دُشوار۔ ہاں اگر جلد مُنہ صاف کرنا ممکِن ہے یا کسی اور وجہ سے مسجِد کی حاضِری سے معذور ہے مَثَلاً عورت۔ یا نَماز پڑھنے میں ابھی کافی دیر ہے اُس وقت تک **بُو** خَتم ہو جائیگی تو کھانے میں مُضایَقہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: کچّا لہسن پیاز کھانا کہ بلاشُبہ حلال ہے اور اُسے کھا کر جب تک **بُو** زائل نہ ہو مسجِد میں جانا ممنوع مگر جو حُقّہ ایسا کثیف (گاڑھا) و بے اِہتمام ہو کہ مَعَاذَاللّٰہ تَغَیُّرِ باقی (یعنی دیرپا بدبُو) پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک کُلّی سے بھی **بَکُلّی** (یعنی مکمّل طور پر) زائل نہ ہو تو قُربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ تَرکِ جماعت و تَرکِ سجدہ یا **بد بُو** کے ساتھ دُخولِ مسجِد کا مُوجِب (سبب) ہوگا اور یہ دونوں ممنوع و ناجائز ہیں اور (یہ شرعی اصول ہے کہ) ہر مُباح فی نَفسِہٖ (یعنی ہر وہ کام جو حقیقت میں جائز ہو مگر) امرِ ممنوع کی طرف مُؤَدِّی (یعنی ممنوع کام کی طرف لے جانے والا) ہو ممنوع و نارَوا (یعنی ناجائز) ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج ۲۵، ص ۹۴)

منہ کی بدبو معلوم کرنے کا طریقہ

اگر مُنہ میں کوئی تَغَیُّرِ رائِحہ (یعنی بدبُو) ہوتو جتنی بار مسواک اور کلّیوں سے اس (بدبُو) کا اِزالہ (یعنی دُور کرنا ممکن) ہو (اُتنی بار کلیاں وغیرہ کرنا) لازِم ہے، اِس کے لیے کوئی حد مقرّر نہیں۔ بدبُو دار کثیف (گاڑھا) بے احتیاطی کا حُقّہ پینے والوں کو اس کا خیال (رکھنا) سخت ضَروری ہے اور اُن سے زیادہ سگرٹ والے کو کہ اس کی بدبُو مُرکّب تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیرپا ہے اور ان سب سے زائد اَشد ضَرورت تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اُس کا جِرم (یعنی دھوئیں کے بجائے خود تمباکو ہی) دبا رہتا ہے اور منہ اپنی **بد بُو** سے بسا دیتا ہے۔ یہ سب لوگ وہاں تک مِسواک اور کُلّیاں کریں کہ مُنہ بالکل صاف ہو جائے اور **بُو** کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے مُنہ کے قریب لے جا کر منہ کھول کر زور سے تین بار حَلق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور معاً (فوراً) سونگھیں۔ بِغیر اس کے اندر کی **بد بُو** خود کم محسوس ہوتی ہے اور جب مُنہ میں **بدبُو** ہو تو مسجِد میں جانا حرام، نَماز میں داخِل ہونا منع۔ وَاللہُ الھادی۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج اول، ص ۶۲۳)

منہ کی بدبو کا علاج

اگر کسی چیز کے کھانے کے سبب مُنہ میں **بدبُو** آتی ہو تو ہرا دھنیہ چبا کر کھایئے نیز گُلاب کے تازہ یا سُوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھئے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے **بدبُو** آتی ہو تو "کم خوری" کی سعادت حاصل کر کے بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے سے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصّوں کے درد، قبض، سینے کی جلن، مُنہ کے چھالے، بار بار ہونے والے نزلے کھانسی اور گلے کے درد، مَسُوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بہُت سارے اَمراض کے ساتھ ساتھ مُنہ کی بدبو سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک باقی رہے اس طرح سے کم کھانے میں **80 فیصد اَمراض** سے بچت ہو سکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" کا مُطالَعہ فرمایئے) اگر نَفس کی حِرص کا علاج ہو جائے تو کئی جسمانی اور روحانی امراض خود ہی دم توڑ جائیں۔

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

منہ کی بدبو کا مدنی علاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِر

مُندَرَجَۂ بالا دُرُود شریف موقع بہ موقع ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھ لیجئے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُنہ کی **بدبُو** زائل ہو جائیگی۔ ایک ہی سانس میں پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُنہ بند کر کے آہستہ آہستہ ناک سے سانس لینا شُروع کیجئے اور مُمکِنہ حد تک ہوا پھیپھڑوں میں بھر لیجئے۔ اب دُرُود شریف پڑھنا شُروع کیجئے۔ چند بار اس طرح مَشق کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قَبل اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مکمّل گیارہ بار دُرُود شریف پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ

طریقے پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد مُنہ سے خارِج کرنا صحت کیلئے انتہائی مفید ہے۔دن بھر میں جب جب موقع ملے بِالخصوص کھلی فضاء میں روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) ایک سِن رسیدہ حکیم صاحِب نے بتایا تھا کہ میں سانس لینے کے بعد آدھے گھنٹے تک (یا کہا) دو گھنٹے تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اِس دَوران اپنے وِرد وَ ظائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔ بقول اُن حکیم صاحِب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مَشّاق (یعنی مَشق کر کے ماہر ہوجانے والے لوگ) بھی دنیا میں ہوتے ہیں کہ صبح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

استنجا خانے مسجد سے کتنی دور ہونے چاہئیں

بارگاہِ رضویّت میں سُوال ہوا کہ نمازیوں کیلئے **استنجاء خانے** مسجِد سے کتنی دُور بنانے چاہئیں؟ اِس پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: مسجِد کو **بُو** سے بچانا واجِب ہے وَلہٰذا مسجِد میں مٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی بد بودار بارُود والی ماچس کی تیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (ابنِ ماجہ، ج ۱، ص ۴۱۳، حدیث ۷۴۸، دارالمعرفۃ بیروت)

حالانکہ کچّے گوشت کی **بُو** بَہُت **خَفِیف** (یعنی ہلکی) ہے۔تو جہاں سے مسجِد میں **بُو** پہنچے وہاں تک (استِنجاء خانے بنانے کی) مُمانَعت کی جائے گی۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۱۶، ص ۲۳۲)

کچّے گوشت کی بدبُو ہلکی ہوتی ہے جب یہ بھی مسجِد میں لے جانا جائز نہیں تو کچّی مچھلی لے جانا بدرَجۂ اولیٰ ناجائز ہوگا کیوں کہ اس کی بُو گوشت سے زیادہ تیز ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات پکانے والوں کی بے احتیاطی کے سبب اِس کا سالن کھانے سے بھی ہاتھ اور مُنہ میں ناگوار بُو ہوجاتی ہے۔ایسی صورت میں بُو دُور کئے بِغیر مسجِد میں نہ جائے۔ اِستِنجا خانوں کی جب صَفائی کی جاتی ہے اُس وَقت بدبُو کافی پھیلتی ہے لہٰذا (اِستِنجا خانے اور مسجِد کے درمیان) اتنا فاصِلہ رکھنا ضَروری ہے کہ صَفائی کے موقع پر بھی **بد بُو** مسجِد میں داخِل نہ ہوسکے۔ اِستِنجاء خانے اِحاطۂ مسجِد میں کھلتے ہوں تو ضَرورتاً دیوار پاٹ کر باہَر کی جانب دروازے سے نکال کر بھی بدبو سے مسجِد کو بچایا جاسکتا ہے۔

اپنے لباس وغیرہ پر غور کرنے کی عادت بنائیے

مسجِد میں **بدبُو** لے جانا حرام ہے۔ نیز **بد بُو** والے شخص کا داخِل ہونا بھی حرام ہے۔ مسجِد میں کسی تنکے سے خِلال بھی نہ کریں کہ جو پابندی سے ہر کھانے کے بعد خِلال کے عادی نہیں ہوتے ان کے دانتوں کے خَلاؤں سے بدبُو نکلتی ہے۔ مُعتَکِف فِنائے مسجِد میں بھی اتنی دُور دانتوں کا خِلال کرے کہ بدبُو اصل مسجِد میں داخِل نہ ہو۔ بد بودار زخم والا یا وہ مریض جس نے پیشاب کی تھیلی (URINBAG BAG STOOL) لگائی ہوئی ہے وہ مسجِد میں داخِل نہ ہوں۔اسی طرح لیباٹری ٹیسٹ کروانے کیلئے لی ہوئی خون یا پیشاب کی شیشی، ذبیحہ کے بوَقتِ ذَبح نکلے ہوئے خون سے آلود کپڑے وغیرہ کسی چیز میں چُھپا کر بھی مسجِد کے اندر نہیں لے جاسکتے چنانچہ فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں: مسجِد میں نَجاست لے کر جانا اگرچہ اس سے مسجِد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو مسجِد میں جانا منع ہے۔

(رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ۶۱۴)

مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔" (دُرِّمختار، ج۱،ص۶۱۴)
پاک بدبُو چھپی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بدبُو ہوتی ہے مگر لباس میں چھپی ہوئی ہوتی ہے تو اِس صورت میں مسجد کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ کی بدبو ہے تو مسجد کے اندر نہ نکالے، جیب ہی میں رہنے دے، اگر عمامہ یا ٹوپی اُتارتے سے پسینے یا میل کچیل وغیرہ کی بدبُو آتی ہے تو مسجد میں نہ اُتارے۔ اِسی طرح کچّا گوشت یا کچّی مچھلی وغیرہ اس طرح پیک کئے ہوئے ہیں کہ بدبُو نہیں آتی تو مسجد میں لے جانے میں حرج نہیں۔ چُنانچہ اِس کی مثال دیتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: "ہاں اگر کسی صورت سے مٹّی کے تیل کی بدبُو اُڑا دی جائے یا اِس طرح لیمپ وغیرہ میں بند کیا جائے کہ اس کی بدبُو ظاہر نہ ہو تو (مسجد میں) جائز ہے۔" (فتاوٰی نعیمیہ، ص۶۵)
ہر مسلمان کو اپنے مُنہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چپل وغیرہ پر غور کرتے رَہنا چاہئے کہ اس میں کہیں سے بدبُو تو نہیں آ رہی اور ایسا مَیلا کُچیلا لباس پہن کر بھی مسجد میں نہ آئیں جس سے لوگوں کو گِھن آئے۔ افسوس! دُنیوی افسروں وغیرہ کے پاس تو عمدہ لباس پہن کر جائیں اور اپنے پیارے پیارے پروردگار عزوجل کے دربار میں حاضری کے وقت نفاست کا کوئی اِہتمام نہ کریں۔ مسجد میں آتے وقت انسان کم از کم وہ لباس تو پہنے جو دعوتوں میں پہن کر جاتا ہے۔ مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ لباس شریعت وسنّت کے مطابق ہو۔

مسجد میں بچے کو لانے کی ممانعت

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مسجِدوں کو بچّوں اور پاگلوں اور خرید وفروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابنِ ماجہ، ج۱، ص۴۱۵، حدیث ۷۵۰)
ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) **کا خطرہ** ہو اور **پاگل** کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔ جو لوگ جُوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اِس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر نَجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا بے اَدَبی ہے (ردالمحتار، ج۲، ص۵۱۸)
بچّہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دم کروانے کیلئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ "پیکنگ" کر کے بھی نہیں لاسکتے۔ اگر آپ بچّہ وغیرہ کو مسجد میں لانے کی بھول کرچکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کرکے آیندہ نہ لانے کا عہد کیجئے۔ ہاں فِنائے مسجد مثلاً امام صاحِب کے حُجرہ میں بچّہ کو لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ گزرنا پڑے۔

گوشت مچھلی بیچنے والے

گوشت یا مچھلی بیچنے والے کے لباس میں سخت **بدبُو** ہوتی ہے لہٰذا ان کو چاہئے کہ فارغ ہو کر اچھی طرح نہائیں، صاف لباس زیبِ تن فرمائیں، خوشبو لگائیں اور پھر مسجد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شرط نہیں صِرف مشورۃً عرض کیا ہے، کوئی

بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبو مکمّل طور پر زائل (یعنی دُور) ہوجائے۔

بعض غذاوئں کی وجہ سے پسینے میں بدبو

بعض غِذائیں ایسی ہوتی ہیں جن کے کھانے سے **بدبُو دار پسینہ** آتا ہے ایسے اَفراد غذائیں تبدیل کریں۔

منہ کی صفائی کا طریقہ

جو مِسواک اور کھانے کے بعد خِلال کی سنّت ادا نہیں کرتے اور دانتوں کی صفائی کرنے میں سُست ہوتے ہیں اکثر اُن کے مُنہ **بدبُو دار** ہوتے ہیں۔ صِرف رَسمی طور پر مسواک اور خِلال کا تنکا دانتوں سے مَس کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ مسوڑھے زخمی نہ ہوں اِس احتیاط کے ساتھ ممکنہ صورت میں غذا کا ایک ایک ذرّہ دانتوں سے نکالنا ہوگا ورنہ دانتوں کے درمیان غِذائی اَجزاء پڑے پڑے سڑتے اور سخت سڑانڈ کا باعِث بنتے رہیں گے۔ دانتوں کی صفائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کوئی چیز کھانے اور چائے وغیرہ پینے کے بعد اور اِس کے علاوہ بھی جب جب موقع ملے مَثَلاً بیٹھے بیٹھے کوئی کام کر رہے ہیں اُس وَقت پانی کا گھونٹ منہ میں بھر لیں اور جُنبشیں دیتے رہیں یعنی ہلاتے رہیں، اِس طرح مُنہ کا کچرا اور میل کچیل صاف ہوتا رہے گا۔ سادہ پانی بھی چل جائے گا اور اگر نمک والا نیم گرم پانی ہو تو یہ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہترین ''ماؤتھ واش'' ثابت ہوگا۔

داڑھی کو بدبو سے بچایئے

داڑھی میں اکثر غذائی اَجزاء اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی **بد بُو دار** رال بھی داخل ہوجاتی ہے اور اِس طرح **بدبُو** آتی ہے لہٰذا مشورۃً عرض ہے، کہ ہوسکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابن سے داڑھی دھولی جائے۔

خوشبودار تیل بنانے کا آسان طریقہ

سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات **بد بُو** کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ **خوشبودار تیل تیار** ہے۔ (خوشبودار تیل بنانے کے مخصوص ایسنس بھی خوشبویات کی دُکانوں سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں) سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہئے۔

ہو سکے تو روز نہائیں

جس سے بن پڑے وہ روزانہ نہائے کہ کافی حد تک بیرونی بدن کی **بدبُو** زائل ہوگی اور یہ **صحت** کیلئے بھی مُفید ہے۔ (مگر **مُعتکفین** مسجد کے غُسل خانوں میں بلا سخت ضَرورت کے نہ نہائیں کہ نمازیوں کیلئے وُضو کے پانی کی تنگی ہوسکتی ہے اور موٹر بھی بار بار چلنے سے خراب ہوسکتی ہے)

عمامہ وغیرہ کوبدبو سے بچانے کا طریقہ

بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشُعُوری میں مسجِد کے اندر "بدبُو" پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔لہٰذا مَدَنی التجاء ہے کہ عمامہ، سر بند شریف اور چادر استِعمال کرنے والے اسلامی بھائی حتَّی الامکان ہر ہفتے اور موسِم کے اعتِبار سے یا ضَرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ورنہ مَیل کچیل، پسینہ اور تیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں **بد بُو** ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبُو کے سبب کافی گھن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُستَقِلاً کوئی مخصوص خوشبو یا **بد بُو** ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

عمامہ کیسا ہونا چاہئے

سخت ٹوپی پر بندھے بندھائے عمامے کا استِعمال بھی اس کے اندر **بد بُو** پیدا کر سکتا ہے۔اگر ہو سکے تو باریک ململ کے ہلکے پُھلکے کپڑے کا عمامہ شریف استِعمال کیجئے اور اس کیلئے کپڑے کی ایسی ٹوپی پہنئے جو سر سے چپڑی ہوئی ہو۔کہ ایسی ٹوپی پہننا بھی سُنّت ہے۔بندھا بندھایا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اُتار کر رکھ دینے کے بجائے باندھتے وقت سنّت کے مطابق ایک ایک پیچ کر کے باندھئے اور اِسی طرح کھولنے کی ترکیب کیجئے اِس طرح کرنے سے بحکمِ احادیث ہر بار باندھتے ہوئے ہر پیچ پر ایک نیکی اور ایک نور ملے گا اور ہر بار اُتارنے میں (جبکہ دوبارہ باندھنے کی بھی نیت ہو تو) ایک ایک گناہ اُترے گا۔(ماخوذ از کنز العمال، ج ۱۵، ص ۱۳۲، ۱۳۳، الحدیث ۴۱۱۳۸، ۴۱۱۲۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اور بار بار ہوا لگنے کی وجہ سے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **بد بُو** بھی دُور ہو گی۔ عمامہ و سر بند شریف، چادر اور لباس وغیرہ کو اُتار کر دھوپ میں ڈالنے سے بھی پسینے وغیرہ کی **بد بُو** دُور ہو سکتی ہے۔نیز ان پر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ عُمدہ عطر لگاتے رہنا بھی بدبُو کو دُور کر سکتا ہے۔ضمناً عطر لگانے کی نیتیں بھی مُلاحظہ فرما لیجئے:

"دنیا پسند کرتی ہے عطرِ گلاب کو لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے"

کے سینتالیس حُروف کی نسبت سے خوشبو لگانے کی 47 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔"

(طبرانی معجم کبیر، حدیث ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵، داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱) سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا۔

(۲) لگانے سے قبل بسم اللہ

(۳) لگاتے ہوئے دُرُود شریف اور

(۴) لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہوں گا۔

(۵) ملائکہ اور

(۶) مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا۔

(۷) عقل بڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنّتیں سیکھنے پر قوّت حاصل کروں گا (امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے عقل بڑھتی ہے)

(۸) لباس وغیرہ سے بدبُو دور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مثلاً اس طرح سے کہنا کہ "اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبو آرہی تھی" غیبت ہے)

(۹) موقع کی مُناسَبَت سے یہ نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں مَثَلاً

(۱۰) نَماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا۔

(۱۱) مسجد

(۱۲) نَمازِ تہجُّد

(۱۳) جُمعہ

(۱۴) پیر شریف

(۱۵) رَمَضانُ المُبارَك

(۱۶) عیدُ الفطر

(۱۷) عیدُ الاضحیٰ

(۱۸) شبِ مِیلاد

(۱۹) عیدِ مِیلادُ النّبی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

(۲۰) جُلوسِ میلاد

(۲۱) شبِ مِعراجُ النّبی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

(۲۲) شبِ بَرَاءت

(۲۳) گیارہویں شریف

(۲۴) یومِ رضا

(۲۵) درسِ قرآن و

(۲۶) حدیث

(۲۷) تلاوت

(۲۸) اَوراد و وظائف

(۲۹) دُرُود شریف

(۳۰) دینی کتاب کا مُطالَعہ

(۳۱) تدریسِ علمِ دین
(۳۲) تعلیمِ علمِ دین
(۳۳) فتوٰی نویسی
(۳۴) دینی کُتُب کی تصنیف وتالیف
(۳۵) سُنّتوں بھرے اجتماع
(۳۶) اجتماعِ ذکرونعت
(۳۷) قراٰن خوانی
(۳۸) درسِ فیضانِ سنّت
(۳۹) عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت
(۴۰) سُنّتوں بھرابیان کرتے وَقت
(۴۱) عالم
(۴۲) ماں
(۴۳) باپ
(۴۴) مومنِ صالح
(۴۵) پیرصاحِب
(۴۶) موئے مبارک کی زیارت اور
(۴۷) مزارشریف کی حاضِری کے مواقع پربھی تعظیم کی نیت سے خوشبولگائی جاسکتی ہے۔

جتنی اچھی اچھی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا۔ جبکہ نیّت کا موقع بھی ہواوروہ نیّت شرعاً دُرست بھی ہو۔ زیادہ یادنہ بھی رہیں توکم ازکم دوتین نیّتیں کرہی لینی چاہئیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عزوجل آج تک ہم سے جتنی باربھی مسجِد میں بدبُو لے جانے کا گناہ ہوا ہو اُس سے توبہ کرتے ہیں اور یہ عزم کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی بھی مسجِد میں کسی طرح کی بدبُونہیں لے جائیں گے۔ یاربِّ مصطَفٰے عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہمیں مساجد کوخوشبودار رکھنے کی سعادت دے۔ **یااللہ** عزوجل ہمیں ہرطرح کی ظاہری باطِنی بدبوؤں سے پاک ہوکرمسجِد میں حاضِری کی توفیق عطافرما۔ **یااللہ** عزوجل ہمارے خوشبودار سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے صَدقے ہمیں گناہوں کی بدبوؤں سے نَجات دے اورخوشبوؤں سے مہکتی ہوئی جنّتُ الفِردوس میں اپنے مُعطّر مُعطّر محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرما۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

والله جو مِل جائے مِرے گُل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عِطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فنائے مسجد اور متعکف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِنائے مسجِد میں جانے سے اِعتِکاف فاسِد نہیں ہوتا۔ مُعتَکِف بغیر کسی ضَرورت کے بھی فِنائے مسجِد میں جاسکتا ہے۔ فِنائے مسجِد سے مُراد وہ جگہیں ہیں جو اِحاطۂ مسجِد (عُرف عام میں جس کو مسجِد کہا جاتا ہے) میں واقِع ہوں اور مسجِد کی مَصالِح یعنی ضَروریاتِ مسجِد کے لئے ہوں، جیسے مَنارہ، وُضُو خانہ، اِستِنجاء خانہ، غُسل خانہ، مسجِد سے مُتَّصِل مَدرَسہ، مسجِد سے مُلحَق اِمام و مُؤَذِّن وغیرہ کے حُجرے، جُوتے اُتارنے کی جگہ وغیرہ یہ مقامات بعض مُعامَلات میں حکمِ مسجِد میں ہیں اور بعض مُعامَلات میں خارِجِ مسجِد۔ مَثَلاً یہاں پر جُنُبی (یعنی جس پر غُسل فرض ہو) جاسکتا ہے۔ اِسی طرح اِقتِداء اور اعتِکاف کے مُعاملے میں یہ مقامات حکمِ مسجِد میں ہیں۔ مُعتَکِف بِلا ضَرورت بھی یہاں جاسکتا ہے۔ گویا وہ مسجِد ہی کے کسی ایک حصّے میں گیا۔

متعکف فنائے مسجد میں جا سکتا ہے

حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، صاحِبِ بہارِ شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "فِنائے مسجِد جو جگہ مسجِد سے باہَر اس سے مُلحَق ضَروریاتِ مسجِد کیلئے ہے، مَثَلاً جُوتا اُتارنے کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ اِن میں جانے سے اِعتِکاف نہیں ٹُوٹے گا۔" مزید آگے فرماتے ہیں، "فنائے مسجِد اس مُعامَلے میں حُکمِ مسجِد میں ہے"۔

(فتاوٰی امجدیہ، ج۱ص۳۹۹)

اِسی طرح مَنارہ بھی فِنائے مسجِد ہے۔ اگر اسکا راستہ مسجِد کی چار دیواری (باؤنڈری وال) کے اندر ہو تو مُعتَکِف بِلا تکلُّف اس پر جاسکتا ہے اور اگر مسجِد کے باہَر سے راستہ ہو تو صرف اذان دینے کے لئے جاسکتا ہے کہ اذان دینا حاجتِ شَرعی ہے۔

اعلٰی حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فتوی

میرے آقا اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "بلکہ جب وہ مدارِس مُتعلّقِ مسجِد حُدودِ مسجِد کے اندر ہیں، ان میں راستہ فاصِل نہیں (جو ان مدارِس کو مسجِد کی چار دیواری سے جدا کردے) صرف ایک فَصِیل (یعنی دیوار) سے صحنوں کا امتیاز کر دیا ہے تو ان میں جانا مسجِد سے باہَر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ معتکف کا جانا جائز کہ وہ گویا مسجِد ہی کا ایک قطعہ (یعنی حصہ ہے)۔"

رَدُّالمُحتار (ج۳،ص۴۳۶) میں "بَدائِعُ الصَّنائع" کے حوالے سے ہے، اگر مُعتَکِف مَنارہ پر چڑھا تو بِلا اختِلاف اس کا اعتِکاف فاسد نہ ہوگا کیوں کہ مَنارہ (مُعتَکِف کیلئے) مسجِد ہی (کے حکم) میں ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید، ج ۷، ص ۴۵۳)

دیکھا آپ نے امیرِ آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے مسجِد سے مُلحَق مدارِس میں بھی مُعْتَکِف کیلئے بغیر حاجتِ شرعی جانے کو جائز رکھا اور ان مدارِس کو اِس مُعاملے میں مسجِد ہی کا ایک قِطعہ (یعنی حصہ) قرار دیا۔

مسجد کی چھت پر چڑھنا

صحنِ مسجِد کا حصّہ ہے لہٰذا مُعْتَکِف کو صحنِ مسجِد میں آنا جانا بیٹھے رہنا مُطلقاً جائز ہے۔ مسجِد کی چھت پر بھی آ جاسکتا ہے لیکن یہ اُس وَقت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجِد کے اندر سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں اِحاطۂ مسجِد سے باہَر ہوں تو مُعْتَکِف نہیں جاسکتا۔ اگر جائے گا تو اعتِکاف فاسِد ہوجائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مُعْتَکِف غیرِ مُعْتَکِف دونوں کو مسجِد کی چَھت پر بلا ضَرورت چڑھنا مکروہ ہے کہ یہ بے اَدَبی ہے۔

معتکف کے مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں

اعتِکاف کے دَوران دو وُجُوہات کی بِناء پر (احاطہ) مسجِد سے باہَر نکلنے کی اجازت ہے۔

﴿۱﴾ حاجتِ شَرعی

﴿۲﴾ حاجتِ طَبعی

حاجتِ شَرعی

حاجتِ شَرعی یعنی جن اَحکام واُمور کی ادائیگی شرعاً ضَروری ہو۔ اور مُعْتَکِف، اعتِکاف گاہ میں ان کو ادا نہ کرسکے، اُن کو حاجاتِ شَرعی کہتے ہیں۔ مَثَلاً نمازِ جُمُعہ اور اذان وغیرہ۔

"کرم" کے تین حُروف کی نسبت سے حاجتِ شرعی کے مُتَعلّق 3 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: اگر مَنارے کا راستہ خارِجِ مسجِد (یعنی اِحاطۂ مسجِد سے باہَر) ہو تو بھی اذان کیلئے مُعْتَکِف بھی جاسکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجِد سے نکلنا حاجتِ شَرعی کی وجہ سے ہے۔ (رَدُّالمحتار، ج ۳، ص ۴۳۶)

مدینہ ۲: اگر ایسی مسجِد میں اعتِکاف کررہا ہو جس میں جُمُعہ کی نَماز نہ ہوتی ہو تو مُعْتَکِف کیلئے اس مسجِد سے نکل کر جُمُعہ کی نَماز کیلئے ایسی مسجِد میں جانا جائز ہے جس میں جُمُعہ کی نَماز ہوتی ہو۔ اور اپنی اعتِکاف گاہ سے اندازاً ایسے وَقت میں نکلے کہ خُطبہ شُروع ہونے سے پہلے وہاں پہنچ کر چار رَکعت سنّت پڑھ سکے اور نمازِ جُمُعہ کے بعد اتنی دیر مزید ٹھہر سکتا ہے کہ چار یا چھ رَکعت پڑھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرا رہا بلکہ باقی اِعتِکاف اگر وَہیں پورا کرلیا تب بھی اِعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن نَمازِ جُمُعہ کے بعد چھ رَکعت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج۳، ص۴۳۷)

مدینہ۳: اگر اپنے مَحَلّے کی ایسی مسجِد میں اعتِکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یہی ہے کہ بغیر جماعت ہی اِس مسجِد میں نَماز ادا کی جائے۔ (جَدُّ المُمتار، ج۲، ص۲۲۲)

حاجتِ طَبعی

حاجتِ طَبعی یعنی وہ ضَرورت جس کے بغیر چارہ نہ ہو مَثَلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

حاجتِ طَبعی کے متعلّق ۶ پیرے

مدینہ۱: اِحاطۂ مسجِد میں اگر پیشاب وغیرہ کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو پھر ان چیزوں کیلئے مسجِد سے نکل کر جاسکتے ہیں۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار، ج۳، ص۴۳۵)

مدینہ۲: اگر مسجِد میں وُضو خانہ یا حَوض وغیرہ نہ ہو تو مسجِد سے وُضو کیلئے جاسکتے ہیں لیکن یہ اِس صورت میں ہے جب کسی لگن یا ٹب میں اِس طرح وُضو کرنا ممکن نہ ہو کہ وُضو کے پانی کی کوئی چھینٹ (اصل) مسجد میں نہ پڑے۔ (رَدُّالمُحتار، ج۳، ص۴۳۵)

مدینہ۳: اِحتِلام ہونے کی صُورت میں اگر اِحاطۂ مسجِد میں غُسل خانہ نہیں اور نہ ہی کسی طرح مسجِد میں غُسل کرنا ممکن ہو تو غُسلِ جَنابت کے لئے مسجِد سے نکل کر جاسکتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار، ج۳، ص۴۳۵)

مدینہ۴: قَضائے حاجت کیلئے اگر گھر گئے تو طہارت کر کے فوراً چلے آیئے، ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر آپ کا مکان مسجِد سے دور ہے اور آپ کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضَروری نہیں کہ دوست کے یہاں قَضائے حاجت کو جائیں۔ بلکہ اپنے مکان پر بھی جاسکتے ہیں۔ اور اگر خود آپ کے اپنے دو مکان ہیں ایک نزدیک، دوسرا دُور، تو نزدیک والے مکان میں جایئے۔ بعض مشائخ رَحِمَهُمُ اللّٰه تعالٰی فرماتے ہیں، دور والے مکان میں جانے سے اِعتِکاف فاسِد ہوجائیگا۔ (عالمگیری، ج۱، ص۲۱۲)

مدینہ۵: عام طور پر نَمازیوں کی سَہولت کیلئے مسجِد کے اِحاطے میں بیتُ الخَلاء، غُسل خانہ، اِستِنجاء خانہ اور وُضو خانہ ہوتا ہے۔ لہٰذا **مُعتَکِف** انہیں کو استعمال کرے۔

مدینہ۶: بعض مساجِد میں اِستِنجاء خانوں، غُسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ اِحاطۂ مسجِد (یعنی فِنائے مسجد کے بھی) باہَر سے ہوتا ہے لہٰذا اِن اِستِنجاء خانوں اور غُسل خانوں وغیرہ میں حاجتِ طَبعی کے علاوہ نہیں جاسکتے۔

اعتکاف توڑنے والی چیزوں کا بیان

اب ان باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے جہاں جہاں مسجِد سے نکلنے پر اِعتِکاف ٹوٹنے کا حکم ہے وہاں اِحاطۂ مسجِد (یعنی عمارتِ مسجد کی باؤنڈری وال) سے نکلنا مُراد ہے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں، "مُعْتَکِف کیلئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عِیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شامل ہو، نہ کسی عورت کو چُھوئے، نہ اُس کے ساتھ مِلاپ کرے اور نہ ہی ناگُزیر ضَروریات کے سوا کسی بھی

ضرورت کیلئے باہَر نکلے۔" (سُنَنِ ابی داود، ج ۲، ص ۴۹۲، حدیث ۲۴۷۳)

"راحتِ قلب و جگر مدینہ"

کے سولہ حروف کی نسبت سے اعتِکاف توڑنے والی چیزوں کے متعلّق 16 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ : جن ضَروریات کا پیچھے ذِکر کیا گیا ہے ان کے سِوا کسی بھی مقصد سے اگر آپ حُدودِ مسجِد (یعنی احاطۂ مسجِد) سے باہَر نکل گئے، خواہ یہ نکلنا ایک ہی لمحے کیلئے ہو، تو اِس سے اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا۔ (مَراقِی الفَلاح، ص ۱۷۹)

مدینہ ۲ : واضِح رہے کہ مسجِد سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا جب پاؤں مسجِد سے اس طرح باہَر نکل جائیں کہ اسے عُرفاً مسجِد سے نکلنا کہا جاسکے۔ لہٰذا اگر صرف سَر مسجِد سے نکال دیا تو اس سے اِعتِکاف فاسِد نہیں ہوگا۔
(اَلْبَحْرُ الرَّائِق، ج ۲، ص ۵۳۰)

مدینہ ۳ : بلاضرورتِ شَرعی مسجِد سے باہَر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، یا غَلَطی سے، بہرصورت اس سے اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتّہ اگر بھول کر یا غلطی سے باہَر نکلیں گے تو اس سے اعتِکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔
(رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۴۳۸)

مدینہ ٤ : اِسی طرح آپ شَرعی ضَرورت سے (احاطۂ مسجِد سے) باہَر نکلے، لیکن ضَرورت سے فارِغ ہونے کے بعد ایک لمحے کیلئے بھی باہَر ٹھہر گئے تو اس سے بھی اعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔ (حاشیۃ الطَّحطاوی علَی الْمَراقی، ص ۷۰۳)

مدینہ ۵ : اعتِکاف کیلئے چُونکہ روزہ شَرط ہے، اِس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عُذر سے توڑا ہو یا بلاعُذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غَلَطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غَلَطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہوگیا جو روزے کے مُنافی تھا۔ مَثَلاً صبحِ صادِق طُلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے، یا غُروبِ آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہوگئی یا سائرن شروع ہوگیا اور اِفطار کرلیا پھر پتا چلا کہ اذان و سائرن وقت سے پہلے ہی ہوگئے تھے۔ اس طرح بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوُجُود کُلّی کرتے وقت بے اختیار پانی حَلْق میں چلا گیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اِعتِکاف بھی ٹوٹ گیا۔

مدینہ ٦ : اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھا پی لیا، تو اِس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اِعتِکاف۔

مدینہ ۷ : **مُعتَکِف** اسلامی بھائی اور اسلامی بہن یہ ضابِطہ یاد رکھیں کہ وہ تمام اُمُور جن کے اِرتِکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اعتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

مدینہ ۸ : جِماع کرنے سے بھی اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ جِماع جان بوجھ کر کرے یا بھول کر، دن میں کرے یا رات میں، مسجِد میں کرے یا مسجِد سے باہَر، اس سے اِنزال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔
(دُرِّمُختار مع رَدِّالْمُحتار، ج ۳، ص ۴۴۲)

مدینہ ۹ : **بَوس** وکنار اعتِکاف کی حالت میں ناجائز ہے اور اگر اس سے اِنزال ہوجائے تو اعتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر اِنزال نہ ہو تو ناجائز ہونے کے باوُجود اعتِکاف نہیں ٹوٹتا۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۴۴۲)

مدینہ ۱۰ : پیشاب کرنے کیلئے (احاطۂ مسجِد سے باہَر) گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک لیا، اعتِکاف فاسِد ہوگیا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۲)

مدینہ ۱۱ : مُعتَکِف اگر بے ہوش یا مجنون (یعنی پاگل) ہوگیا اور یہ بے ہوشی یا جُنون اتنا طول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہوسکے تو اِعتِکاف جاتا رہا اور قَضا واجِب ہے۔ اگرچِہ کئی سال کے بعد صحّت مند ہو۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۳)

مدینہ ۱۲ : **مُعتَکِف** مسجِد ہی میں کھائے، پئے۔ ان اُمُور کیلئے مسجِد سے باہَر جائے گا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔ (تبیین الحقائق، ج ۲، ص ۲۲۹) مگر یہ خیال رہے کہ مسجِد آلودہ نہ ہو۔

مدینہ ۱۳ : اگر آپ کے لئے کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر آپ کھانا لانے کیلئے مسجِد سے باہَر جاسکتے ہیں۔ لیکن مسجِد میں لاکر کھانا کھایئے۔ (اَلْبَحرُ الرَّائق، ج ۲، ص ۵۳۰)

مدینہ ۱۴ : مرض کے علاج کیلئے مسجِد سے نکلے تو اِعتِکاف فاسِد ہوگیا۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۴۳۸)

مدینہ ۱۵ : اگر کسی مُعتَکِف کو نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور وہ نیند میں چلتے چلتے مسجِد سے نکل گیا تو اِعتِکاف فاسِد ہوجائے گا۔

مدینہ ۱۶ : کوئی بدنصیب دَورانِ اعتِکاف مُرتَد ہوگیا (نَعُوذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ) تو اِعتِکاف باطِل ہے اور پھر اگر **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) مُرتَد کو ایمان کی توفیق عنایت فرمائے تو فاسِد شُدہ اعتِکاف کی قَضا نہیں۔ کیونکہ اِرتِداد (یعنی اسلام سے پھر جانے) سے زمانۂ اسلام کے تمام اعمال ضائِع ہوجاتے ہیں۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۴۳۷)

میری کمر کا درد چلا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتِکاف کی عظمت کے کیا کہنے اور اگر اعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آجائے تو اِس کی بَرَکت وَ منفعت کی تو کیا ہی بات ہے! چُنانچِہ **عطّار آباد** (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا: میں آوارہ گرد اور گندی ذہنیّت کا مالِک تھا، دوستوں کی مَنڈلیوں میں فُحش باتیں کرنا پھر اوپر سے زوردار قہقہے مارنا میرا خاص مشغلہ تھا۔ ایک ناشائستہ گناہ کی نُحوست سے مُستقِل طور پر میری کمر میں درد رہنے لگا تھا، جو کسی طرح کے علاج سے بھی نہ جاتا تھا۔ میری قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ ھ 2005ء) بعض شناسا اسلامی بھائی ایک دم میرے پیچھے پڑ گئے کہ تم کو ہر حال میں ہمارے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف میں شرکت کرنا ہے۔ میں ٹالتا رہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے، مجبوراً مجھے ''ہاں'' کرنی پڑی۔ میں آخِری عَشَرَۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ ھ) میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ **میمن مسجِد** (عطّار آباد) میں مُعتَکِف ہوگیا۔ میں گویا کسی نئی دنیا میں آگیا تھا، پانچوں نَمازوں کی بہاریں، سنّتوں بھرے پُرسوز بیانات، رِقّت انگیز دعائیں، سنّتوں بھرے حلقے پھر اوپر سے عاشِقانِ رسول کی شفقتیں اور ان کی برکتیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَورانِ اِعتِکاف میری کمر کا درد بِغیر کسی دواء کے خود بخود ٹھیک

ہوگیا اور میرے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا۔ میں نے گناہوں سے توبہ کی، چہرے کو مَدَنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَحَبَّت کی مبارک نشانی داڑھی سے آراستہ کیا اور سبز عمامہ شریف سے سر بھی سرسبز ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **41** دن کا مَدَنی قافِلہ کورس کرنے کی سعادت حاصِل کی اور اب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

ان شآء اللہ ہوٹھیک دردِ کمر، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا چاہو اگر، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چپ کا روزہ

حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "صَومِ وِصال" یعنی بغیر سَحَری و اِفطار کے مُسَلسَل روزہ رکھنے اور "صَومِ سُکُوت" یعنی "چُپ کا روزہ" رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (مُسندِ امامِ اَعْظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ص ۱۱۰)

عوام میں یہ غَلَط فَہمی پائی جاتی ہے کہ مُعْتَکِف کو مسجِد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل چُپ چاپ پڑے رہنا چاہئے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ پردے بے شک لگایئے کہ اِعتِکاف کیلئے خیمہ لگانا سُنَّت ہے، پردے سے عِبادَت میں یکسُوئی حاصِل ہوتی ہے اور بغیر پردہ لگائے بھی اِعْتِکاف دُرُست ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں: اِعْتِکاف کی حالت میں خاموشی کو عِبادَت سمجھ کر اَپنائے رکھنا مَکْرُوہِ تَحرِیمی (ناجائز) ہے اور اگر چُپ رہنا ثَواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو کوئی مُضایَقہ نہیں۔ اور بُری بات سے بچنے کیلئے چُپ رہنا تو اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے۔ کیونکہ بُری بات زَبان سے نہ نکالنا واجِب ہے اور نکالنا گناہ۔ اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مُباح بات بھی مُعْتَکِف کو مکرُوہ ہے۔ مگر ضَرورۃً اجازت ہے اور بِلا ضَرورت مسجِد میں مُباح بات نیکیوں کو اِس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (دُرِّ مُختار، ج ۳، ص ۴۴۱)

معتکف سے گناہ سرزد ہونا

بدنِگاہی، بدگُمانی، بِلا اجازتِ شَرْعی کسی کی بے عِزّتی کرنا، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حَسد، کسی پر تُہمت یا بُہتان باندھنا، کسی کا مَذاق اُڑانا، دل آزاری کرنا، فُحش باتیں کرنا، گانے باجے سننا، گالَم گلوچ کرنا، ناحق لڑائی جھگڑا کرنا، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا یہ سب گناہ ہیں اور مسجِد میں! وہ بھی حالتِ اِعْتِکاف میں!! ظاہر ہے کہ اور بھی سخت گُناہ ہے۔ ان گناہوں سے توبہ، سچّی توبہ، ہمیشہ کیلئے توبہ کرنی چاہئیے۔

اگر کسی نے حالتِ اِعتِکاف میں مَعاذَ اللّٰہ کوئی نَشہ آور چیز رات میں استِعمال کی تو اس سے اِعْتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔ نَشہ کرنا حرام ہے اور اِعْتِکاف میں تو زیادہ گناہ ہے۔ توبہ کرنی چاہئے۔

"یا مصطفٰی" کے سات 7 حُروف کی نسبت سے مُلاحظہ فرمایئے

اِعتِکاف توڑنے کی سات ۷ جائز صورتیں

ان تمام صُورتوں میں اِعتِکاف فاسِد ہوجائے گا اوراس کی قضاء بھی لازِم ہوگی لیکن گناہ نہ ہوگا۔

مدینہ ۱: اِعتِکاف کے دَوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجِد سے باہَر نکلے بِغیر نہیں ہوسکتا تو اِعتِکاف توڑنا جائز ہے۔ (رَدُّالْمُحتَار، ج۳،ص ۴۳۸)

مدینہ ۲: کوئی آدَمی ڈُوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو تو اِعتِکاف توڑ کر ڈوبتے ہوئے کو بچائیں اور جلتے ہوئے کی آگ بُجھائیں۔ (رَدُّالْمُحتَار، ج۳،ص ۴۳۸)

مدینہ ۳: جہاد کیلئے اِعلانِ عام کر دیا جائے (یعنی جہاد فرضِ عَین ہوجائے) تو اِعتِکاف کو توڑ کر جہاد میں شرکت کریں۔ (رَدُّالْمُحتَار، ج۳،ص ۴۳۸)

مدینہ ٤: اگر جَنازہ آجائے، کوئی اور نَماز پڑھنے والا نہیں ہے تو اِعتِکاف توڑ کر (اِحاطۂ مسجِد سے باہَر نکل کر بھی) نَمازِ جَنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ (رَدُّالْمُحتَار، ج۳،ص ۴۳۸)

مدینہ ٥: کوئی شخص زبردستی نکال کر باہَر لے جائے مَثَلاً حُکُومَت کی طرف سے گِرِفتاری کا وَارَنٹ آجائے تو بھی اِعتِکاف توڑنا جائز ہے جب کہ فوراً دوسری مسجِد میں جانا ممکن نہ ہو۔ (رَدُّالْمُحتَار، ج۳،ص ۴۳۸)

مدینہ ٦: اگر اپنے عزیز، مُحَرَّم یا زَوجہ کا انتِقال ہوجائے تو نَمازِ جنازہ کیلئے اِعتِکاف توڑ سکتے ہیں۔ (مگر قضاء کرنا واجب ہوجائے گا) (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی،ص ۷۰۳)

مدینہ ۷: آپ اگر کسی مُعاملہ میں گواہ ہوں اور آپ کی گواہی پر فیصلہ موقُوف ہو تو آپ کیلئے یہ جائز ہے کہ اِعتِکاف توڑ کر گواہی دینے کیلئے جائیں اور حق دار کے حق کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (رَدُّالْمُحتَار، ج۳،ص ۴۳۸)

حاجت روائی اور ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

مُحَدِّثین کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ظاہری اِنتقالِ پُر ملال کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد کی ایک نہایت ہی رِقّت انگیز حکایت نَقل کی ہے، چُنانچہ منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما **مسجِدِ نبوِیِ الشّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُر نور اور رَحمت سے مَعمور فضاؤں میں مُعتَکِف تھے۔ ایک نہایت ہی غمگین شخص آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ بابَرکت میں حاضِر ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہمدردی کے ساتھ وَجہِ غم دریافت کی۔ اُس نے عرض کی، "اے **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چچا جان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لختِ جگر رضی اللہ تعالٰی عنہ! فُلاں کا میرے ذِمّہ کچھ حق ہے۔"۔ پھر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مزارِ پُر انوار کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا، "اس روضۂ انور کے اندر تشریف فرما مَحبوبِ رحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حُرمَت (یعنی عزّت) کی قسم!

میں اُس کا حق ادا کرنے کی اِستطاعت (یعنی طاقت) نہیں رکھتا۔" حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، "کیا میں تمہاری سفارش کروں؟" اُس نے عرض کی، "جس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر سمجھیں۔ چنانچہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سن کر فوراً **مسجد نبوِیّ الشّریف** علٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے باہر نکل آئے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص مُتَعَجِّب ہو کر عرض گزار ہوا، "عالی جاہ! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعتِکاف بھول گئے؟" جواباً ارشاد فرمایا، "نا، اعتِکاف نہیں بھولا۔" پھر مَدَنی تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ نور بار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اَشکبار ہو گئے، کیونکہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جُدا ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا، سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یاد نے بے قرار کر دیا، آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے — اس پہ دیوانگی چھا گئی ہے
یاد آقا کی تڑپا رہی ہے — یاد آئے ہیں شاہِ مدینہ

سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ پُراَنوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے روتے ہوئے فرمانے لگے، "کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے اِس مزار شریف میں آرام فرمانے والے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ فرما رہے تھے، "جو اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلے اور اسکو پورا کر دے تو یہ دس سال کے اِعتِکاف سے افضل ہے اور جو رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک دن کا اِعتِکاف کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے اور جہنّم کے درمیان تین خندقیں (گڑھے) حائل فرما دے گا جن کا فاصِلہ مشرِق و مغرِب کے درمیانی فاصِلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔" (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۴۲۴، حدیث ۳۹۶۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **سبحٰنَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب ایک دن کے اعتِکاف کی اتنی فضیلت ہے تو پھر "دس سال کے اِعتِکاف سے بھی افضل" کی بَرَکتوں کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اِس حِکایت سے اپنے اسلامی بھائیوں کی حاجت رَوائی اور مُشکِل کُشائی کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔ مسلمانوں کی دِلجوئی کی اَہَمِّیَّت بَہُت زیادہ ہے چُنانچِہ حدیثِ پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں **اللہ** عزوجل کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔"

(اَلمُعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۵۹، حدیث ۱۱۰۷۹)

واقِعی اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت و آبرو اور اُس کے جان و مال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحَبَّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"مسجدِ نبوی" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے

اِعتکاف میں جائز کاموں کی اجازت پر مُشتَمِل 8 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: کھانا، پینا، سونا (مگر مسجد کی دَری پر کھانے اور سونے کے بجائے اپنی چادر یا چٹائی پر کھائیں، سوئیں)

مدینہ ۲: ضَرورۃً دُنیوی بات چیت کرنا۔ (مگر آہستگی کے ساتھ اور فالتو باتیں ہرگز مت کیجئے)۔

مدینہ ۳: مسجد میں کپڑے تبدیل کرنا، عِطر لگانا، سر یا داڑھی میں تَیل ڈالنا۔

مدینہ ٤: داڑھی کا خط بنوانا، زُلفیں تراشنا، کنگھی کرنا، مگران سب کاموں میں یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ کوئی بال مسجِد میں نہ گرے، تَیل یا کھانے وغیرہ سے مسجِد کی صَفیں اور دیواریں وغیرہ آلُودہ نہ ہوں۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ یہ کام وُضوخانہ یا فِنائے مسجِد میں اپنی چادر بچھا کر کریں۔

مدینہ ۵: مسجِد میں بِلا اُجرت کسی مریض کا مُعایَنہ کرنا، دوا بتانا بلکہ نُسخہ لکھ کر دینا۔

مدینہ ٦: مسجِد میں بِلا اُجرت قرآنِ مجید یا عِلمِ دین پڑھنا، پڑھانا یا سنّتیں اور دُعائیں سیکھنا، سکھانا۔

مدینہ ۷: اپنی یا اَہل وعِیال کی ضَرورت کیلئے مسجِد میں خرید وفروخت **مُعتَکِف** کیلئے جائز ہے۔ مگر تجارت کی کوئی چیز مسجِد میں نہیں لاسکتے۔ ہاں اگر تھوڑی سی چیز ہے کہ مسجِد میں جگہ نہ گھیرے تو لاسکتے ہیں۔ خرید وفروخت صِرف ضَرورت کیلئے ہو اور مال کمانا مقصود ہو تو جائز نہیں، چاہے وہ مال مسجِد کے باہَر ہی کیوں نہ ہو۔ (دُرِّ مختار، ج ۳، ص ۴۴۰)

مدینہ ۸: کپڑے، برتن وغیرہ مسجِد کے اندر دھونا جائز ہے۔ بشرطیکہ مسجِد کی دری یا فرش پر اس کا کوئی چھینٹا نہ پڑے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی بڑے برتن وغیرہ میں دھوئیں۔

ان باتوں کے علاوہ دیگر تمام وہ کام جو اِعتکاف کیلئے مُفسِد و مَمنوع نہیں اور فی نَفسِہٖ جائز بھی ہیں اور ان کے کرنے سے مسجد کی کسی طرح سے بے حُرمتی بھی نہیں ہوتی وہ سب کے سب کام **مُعتَکِف** کیلئے جائز ہیں، لیکن بے جا چیزوں سے بچیں۔ اب **مُعتَکِف** کو چند کام کرنے کی اجازت سے متعلِّق دو احادیثِ مبارکہ پیش کیجاتی ہیں۔

مُعتَکِف مسجِد سے سَر نکال سکتا ہے

مدینہ ۱: اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں، "جب سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسول مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعتکاف میں ہوتے (تو مسجد ہی میں سے) اپنا سرِ اقدس میرے (حُجرہ کی) طرف نکال دیتے اور میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ اقدس میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر میں قضائے حاجت کے سوا کسی اور کام کیلئے تشریف نہ لاتے تھے۔"

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ٦٦۵، حدیث ۲۰۲۹)

باہر نکلے تو چلتے چلتے عیادت کر سکتا ہے

مدینہ ۲: اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں، ''سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعتِکاف کی حالت میں مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے بغیر ہٹے گزرتے ہوئے (چلتے چلتے) اُس کا حال پوچھ لیتے تھے۔''

(سنن ابی داود، ج ۲، ص ۴۹۲، حدیث ۲۴۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارَک سے یہ معلوم ہوا کہ شہنشاہِ نُبُوّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی شَرعی یا طَبعی حاجت کیلئے مسجِد سے باہَر تشریف لاتے اور سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر کسی بیمار کے پاس سے ہوتا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ تو اُس کی عِیادت کیلئے اپنے راستے سے ہٹتے اور نہ مریض کے پاس ٹھہرتے، بلکہ چلتے چلتے اُس کی مِزاج پُرسی فرمالیتے۔ کوئی مُعتَکِف اسلامی بھائی جب کسی شَرعی عُذر سے اِحاطۂ مسجِد سے باہَر نکلے تو اُسے ضَرورت سے زائد ایک لمحہ بھی نہ ٹھہرنا چاہئے۔ ہاں راستے میں چلتے چلتے کسی کو سلام کرلیا، کسی سے کوئی بات کرلی یا چلتے چلتے بیمار پُرسی کرلی تو جائز ہے۔ لیکن اِس غَرَض سے راستے میں رُک گئے یا راستہ تبدیل کیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

اسلامی بہنوں کا اعتکاف

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں، ''نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری دس دنوں کا اعتِکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اِعتِکاف کرتی تھیں۔'' (صحیح بُخاری، ج ۱، ص ۶۶۴، حدیث ۲۰۲۶)

اسلامی بہنیں بھی اعتکاف کریں

اِسلامی بہنوں کو بھی اعتِکاف کی سعادت حاصِل کرنی چاہئے۔ وَیسے بھی جو باحیا اسلامی بہنیں ہیں وہ تو اپنے گھروں کے اندر پردہ نشین ہی ہوتی ہیں کیونکہ گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنا بے حَیا عورَتوں کا کام ہے۔ لہٰذا باحیا اسلامی بہنوں کیلئے اعتِکاف کرنا شاید زیادہ مشکل نہ ہو۔ اگر تھوڑی سی تکلیف ہو بھی تو کیا حَرَج ہے؟ رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینہ کہاں روز روز آتا ہے! پھر دس ہی دنوں کی تو بات ہے۔ اسلامی بہنوں کو چُونکہ **مسجِد بَیت** (تفصیل آگے آتی ہے) میں جو کہ نہایت ہی مختَصر جگہ ہوتی ہے **اعتِکاف** کرنا ہوتا ہے تو یوں قَبر کی بھی یاد تازہ ہوجاتی ہے، کہ بَہو بیٹیوں اور منّے مُنّیوں کی رَونَقوں میں دس دن کونے میں بیٹھنا گراں گزر رہا ہے تو ناراضیِ خداو مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورت میں تنہا قَبر میں ہزاروں سال کس طرح گزارہ ہوگا؟ اگر آپ دس دن رَمَضانُ الْمُبارَک میں اپنے

گھر میں اِعْتِکاف کی حالت میں گزاریں تو کیا عَجَب کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے اور اپنی رَحمت سے آپ کی قَبر اور مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَکْرِیْمًا کے درمیان تمام پردہ ہائے حائل اُٹھادے۔ ہر اسلامی بہن کو زندگی میں کم از کم ایک بار تو اِس سَعادت کو حاصِل کرنا ہی چاہئے۔

"تاجدارِ مرسلین"

کے بارہ حُروف کی نسبت سے اسلامی بہنوں کیلئے ۱۲ مَدَنی پھول

مدینہ ۱: اسلامی بہنیں مسجِد میں نہیں صرف **مسجِدِ بَیت** میں اعتِکاف کریں۔ مسجِدِ بَیت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نَماز کیلئے مخصوص کرلیتی ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے یہ مُستَحَب بھی ہے کہ گھر میں نَماز پڑھنے کیلئے جگہ مقرَّر کریں اور اُس جگہ کو پاک وصاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ اُس جگہ کو چبوترے وغیرہ کی طرح بُلند کرلیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ نوافِل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرَّر کرلیں کہ نَفل نَماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۳، ص ۴۲۹)

مدینہ ۲: اگر اسلامی بہن نے نَماز کے لئے کوئی جگہ مقرَّر نہیں کررکھی تو گھر میں اِعتِکاف نہیں کرسکتی البتّہ اگر اُس وَقت یعنی جبکہ اِعتِکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نَماز کیلئے خاص کرلیا تو اُس جگہ اِعتِکاف کرسکتی ہے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۳، ص ۴۲۹)

مدینہ ۳: کسی اور کے گھر جاکر اسلامی بہن اعتکاف نہیں کرسکتی۔

مدینہ ٤: شوہر کی اجازت کے بِغیر بیوی کیلئے اِعتِکاف کرنا جائز نہیں۔ (رَدُّالمُحتار، ج ۳، ص ۴۲۹)

مدینہ ٥: اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے اِعتِکاف شروع کردیا، بعد میں شوہر مَنع کرنا چاہتا ہے تو اب مَنع نہیں کرسکتا۔ اور اگر مَنع کرے گا تو بیوی کے ذِمّے اس کی تعمیل واجِب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۱۱)

مدینہ ٦: اسلامی بہنوں کے اِعتِکاف کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ حَیض اور نِفاس سے پاک ہوں کہ ان دنوں میں نَماز، روزہ اور تِلاوتِ قراٰن حرام ہے۔ (عامۂ کُتُب)

(عورت کو بچّہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا رہتا ہے اس کو نِفاس کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور چالیس رات ہے۔ چالیس دن رات کے بعد اگر خون بند نہ ہو تو بیماری ہے، غسل کر کے نَماز، روزہ شروع کردیں۔ اسلامی بہنوں میں یہ عام غَلَط فہمی ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ نِفاس کی مدّت مکمّل چالیس دن ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ حکمِ شریعت یہ ہے کہ اگر خون ایک دن میں بند ہوگیا، بلکہ بچّہ ہونے کے بعد فوراً ہی بند ہوگیا تو نِفاس ختم ہوا، غسل کر کے نَماز، روزہ شروع کردیں۔ حَیض کی مدّت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے۔ تین دن اور تین رات کے بعد جب بھی خون بند ہوا فوراً غسل کرلیں اور نماز وغیرہ شروع کردیں۔ (یہاں شوہر والیوں کیلئے کچھ تفصیل ہے اسے بہارِ شریعت حصہ ۲ میں لازِمی ملاحظہ فرمائیں) اور اگر دس دن رات کے بعد خون جاری رہا تو اِستحاضہ یعنی بیماری ہے۔ دس دن رات پورے ہوتے ہی غسل کر کے نَماز روزہ شروع کردیں)

مدینہ۷: اِعتِکافِ سُنّت شروع کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں۔ اگر تاریخیں رَمَضان کے آخری عَشرہ میں آنے والی ہوں تو اِعتِکاف شروع ہی نہ کریں۔

مدینہ۸: اگر حالتِ اعتکاف میں عورت کو حیض آجائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔
(بدائع الصنائع، ج ۲،ص ۲۸۷، داراحیاء التراث العربی بیروت)

اِس صُورت میں جس دن اس کا اِعتِکاف ٹوٹا ہے صِرف اُس ایک دن کی قضا اُس کے ذِمّے واجِب ہوگی۔
(ردالمحتار، ج ۳،ص ۵۰۰، دارالمعرفۃ بیروت)

ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن بہ نیّت قضا اِعتِکاف کرلے۔ اگر رَمَضان شریف کے دن باقی ہوں تو رَمَضانُ المُبارَک میں بھی قضا کرسکتی ہے۔ اس صورت میں رَمَضانُ المُبارَک کا روزہ ہی کافی ہوجائے گا۔ اگر اُن دنوں قضا کرنا نہیں چاہتی یا پاک ہونے تک رَمَضانُ المُبارَک خَتم ہوجائے تو کسی اور دن قضا کرلے۔ مگر عیدُ الفِطر اور ذُوالحِجّۃُ الحَرام کی دسویں تا تیرھویں کے علاوہ کہ ان پانچ دنوں کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔ (الدُّرُّالمختار معہٗ رَدُّالمحتار، ج ۳،ص ۳۹۱)

قضا کا طریقہ یہ ہے کہ غروبِ آفتاب کے وقت (بلکہ اِحتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ مزید قبل) بہ نیّت قضا اعتِکاف مسجدِ بیت میں آجائے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غُروبِ آفتاب تک معتکف رہے۔ اِس میں روزہ شَرط ہے۔

مدینہ۹: شَرعی ضَروریات کے بغیر جائے اِعتِکاف سے نکلنا جائز نہیں۔ وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حِصّے میں بھی نہیں جاسکتی۔ اگر جائے گی تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

مدینہ۱۰: اسلامی بہنوں کیلئے بھی اِعتِکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وُہی اَحکام ہیں جو اسلامی بھائیوں کے ہیں۔ یعنی جن ضَروریات کی وجہ سے اِسلامی بھائیوں کو مسجِد سے نکلنا جائز ہے، انہیں کے لئے اِسلامی بہنوں کو بھی اِعتِکاف کی جگہ سے ہلنا جائز اور جن کاموں کیلئے مَردوں کو مسجِد سے نِکلنا جائز نہیں، اِن کیلئے اِسلامی بہنوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلنا جائز نہیں۔

مدینہ۱۱: اِسلامی بہنیں اِعتِکاف کے دَوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پِرونے کا کام کرسکتی ہیں۔ گھر کے کاموں کے لئے دُوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اُٹھ کر نہ جائیں۔

مدینہ۸: بہتر یہ ہے کہ اِعتِکاف کے دَوران ساری تَوَجُّہ تِلاوت، ذِکرو دُرُود، تسبیحات، دینی مطالعہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے اور دیگر عِبادات کی طرف رہے، دوسرے کاموں میں زیادہ وَقت صَرف نہ کریں۔

اعتکاف قضاء کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشَرہ کا اِعتِکاف کیا اور کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو دس۱۰ دن کی قَضاء کرنا ضَروری نہیں۔ آپ کے ذِمّہ صِرف اُس ایک دن کی قَضاء ہے جس دن اِعتِکاف ٹوٹا ہے۔ اگر ماہِ رَمَضان شریف کے دن ابھی باقی ہیں تو ان میں بھی قضا ہوسکتی ہے۔ اگر رَمَضان شریف گُزر گیا تو پھر کسی دن قضا کرلیجئے اور اُس

میں روزہ بھی رکھئے۔ مگر عیدُ الْفِطر اور ذُوالحِجَّۃُ الْحَرام کی دسویں تا تیرھویں کے علاوہ کہ ان پانچ دنوں کے روزے مکروہِ تحریمی ہیں۔ قضا کا طریقہ یہ ہے کہ کسی دن غُروبِ آفتاب کے وقت (بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ مزید قبل) بہ نیّت قضا اعتِکاف مسجد میں داخِل ہو جائیے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غُروبِ آفتاب تک مُعتَکِف رہئے۔ اِس میں روزہ شرط ہے۔

اعتکاف کا فدیہ

اگر قضاء کرنے کی مُہلَت ملنے کے باوُجُود قضاء نہ کی اور موت کا وقت آ پہنچا تو وارثوں کو وصیّت کرنا واجِب ہے کہ وہ اِس اِعتِکاف کے بدلے فِدْیہ ادا کردیں اور اگر وصیت نہ کی اور وُرَثا فدیہ کی ادائیگی کی اجازت دے دیں تو بھی فدیہ ادا کرنا جائز ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج۱،ص۲۱۳ کوئٹہ)

فِدْیہ ادا کرنا زیادہ مشکِل نہیں۔ اِعتِکاف کے فِدیے کی نیّت سے کسی مستَحِق زکوٰۃ کو صَدَقہء فطر کی مقدار میں (یعنی تقریباً دو کلو ۵۰ گرام) گیہوں یا اسکی رقم ادا کردیجئے۔

اعتکاف توڑنے کی توبہ

اگر اِعتِکاف کسی مجبوری کے تحت توڑا تھا یا بُھولے سے ٹوٹا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑا تھا تو یہ گناہ ہے لہٰذا قضاء کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کیجئے۔ اور جب بھی کوئی گناہ سَرزد ہو جائے اُس کی توبہ کرنا واجب ہے اور توبہ بلا تاخیر کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ دونوں گالوں پر چند بار چپت مار لینے کا نام توبہ نہیں بلکہ اُس خاص گناہ کا نام لے کر اُس پر شرمندگی کے ساتھ گِڑگِڑا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور مُعافی طلب کیجئے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا سچا عہد بھی کیجئے۔ توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اُس گناہ سے دل میں بیزاری بھی ہو۔

مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آکر بے شمار بگڑے ہوئے افراد راہِ راست پر آکر نمازوں اور سنّتوں کے پابند ہو گئے اِس ضِمن میں ایک مشکبار مَدَنی بہار ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ مندسَور شہر (M.P. الھند) کے ایک نوجوان کی بینڈ باجے کی پارٹی اپنے شہر کی مشہور بینڈ پارٹی مانی جاتی تھی۔ ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی **انفِرادی کوشش** کے نتیجے میں اُس نے آخری عشرۂ رَمَضَانُ الْمُبارَک ۱۴۲۶ھ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتِکاف کیا۔ تربیّتی حلقوں میں گناہوں کی تباہ کاریاں سُن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت رنگ لائی، اُس نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، داڑھی سجانے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر پر جانے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بینڈ باجے بجانے کا گناہوں بھرا حرام رُوزگار ترک کردیا۔

چوٹ کھا جائے گا اِک نہ اِک روز دل ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ھدایت بھی جائیگی مل ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

معتکفین کے لئے ضرورت کی اشیاء

﴿۱﴾ یکسُوئی حاصِل کرنے اورحفاظتِ سامان کیلئے اگر پردہ لگانا ہوتو حسبِ ضَرورت کپڑا (سبز ہوتو خوب) ڈوری اوربکسُوئے (سَیفٹی پنیں)

﴿۲﴾ کَنزُالْاِیمان شریف

﴿۳﴾ سُوئی دھاگہ

﴿٤﴾ قینچی

﴿۵﴾ تسبیح

﴿٦﴾ مِسواک

﴿۷﴾ سُرمہ،سَلائی

﴿۸﴾ تیل کی شیشی

﴿۹﴾ کنگھا

﴿۱۰﴾ آئینہ

﴿۱۱﴾ عِطر

﴿۱۲﴾ دو جوڑے کپڑے

﴿۱۳﴾ تہبند

﴿١٤﴾ عِمامہ شریف بمع ٹوپی وسَر بند

﴿۱۵﴾ گلاس

﴿۱٦﴾ رِکابی

﴿۱۷﴾ پیالہ (مٹی کا ہوتو خوب)

﴿۱۸﴾ کپ سائز

﴿۱۹﴾ تھرماس

﴿۲۰﴾ دستر خوان

﴿۲۱﴾ دانتوں کے خلال کیلئے تنکے

﴿۲۲﴾ تولیہ
﴿۲۳﴾ (غُسل کیلئے اِحتیاطاً) بالٹی اور ڈونگا
﴿۲۴﴾ ہاتھ کا رومال
﴿۲۵﴾ چھُری
﴿۲۶﴾ قلم
﴿۲۷﴾ غیر ضَروری باتوں کی عادت نکالنے کی خاطر لکھ کر گفتگو کرنے کیلئے قفلِ مدینہ کا پَیڈ
﴿۲۸﴾ مُطالَعہ کیلئے فیضانِ سُنّت اور حسبِ ضَرورت اِسلامی کتابیں
﴿۲۹﴾ مَدَنی اِنعامات کا فارم
﴿۳۰﴾ ڈائری
﴿۳۱﴾ جائے اِستِنجاء خُشک کرنے کیلئے ضَرورت ہو تو درزی کی بے قیمت کترن یا ٹشو پیپرز
﴿۳۲﴾ سونے کیلئے چٹائی ایسی چٹائی کا استِعمال مسجِد میں جائز نہیں جس سے مسجِد میں تنکے جھڑیں اور کوڑا ہو
﴿۳۳﴾ ضَرورت ہو تو تکیہ
﴿۳۴﴾ اوڑھنے کیلئے چادر یا کمبل
﴿۳۵﴾ پردے میں پردہ کرنے کیلئے چادر
﴿۳۶﴾ دردِ سر، نَزلہ، بُخار وغیرہ کیلئے ٹِکیاں وغیرہ۔

مدنی مشورہ: اپنی چیزوں پر کوئی نشانی (مَثَلاً © ☆ وغیرہ) بنالیں تا کہ خَلط مَلط ہو جانے کی صُورت میں تلاش آسان ہو۔

چادر وغیرہ پر نام بلکہ کوئی حَرف بھی نہ لکھیں کہ بے اَدَبی ہوتی رہے گی۔ (نشانیوں کے نمونے اِسی باب "فیضانِ اِعتِکاف" کے آخِری صَفْحے پر مُلاحَظہ فرمایئے)

اِعتِکاف کے 50 مَدَنی پھول

مدینہ ۱: رَمَضانُ المُبارَک کی بیس۲۰ تاریخ کو غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے بہ نیّتِ اِعتِکاف مسجد میں داخِل ہو جائیں۔ اگر غُروبِ آفتاب کے بعد ایک لَمحہ بھی تاخیر سے مسجِد میں داخِل ہوں گے تو رَمَضانُ المُبارَک کے آخِری عَشَرہ کے اِعتِکاف کی سُنّت ادا نہ ہوگی۔

مدینہ ۲: اگر غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد میں بہ نیّتِ اِعتِکاف داخِل تو ہو گئے اور پھر فِنائے مسجِد مَثَلاً اِحاطۂ مسجِد میں واقع وُضُو خانے یا اِستِنجاء خانے میں چلے گئے اور بیسویں رَمَضان کا سُورج غروب ہو گیا تو کوئی حَرَج نہیں اِس سے اِعتِکاف نہیں ٹوٹتا۔

مدینہ ۳: اِستِنجاء خانے جاتے ہوئے، چلتے چلتے سلام و جواب، بات چیت کرنے کی اجازت ہے مگر اِس کیلئے ایک لمحہ

بھی رُک گئے تو اِعتِکاف ٹوٹ گیا۔ہاں اگر استِنجاء خانہ اِحاطہء مسجِد کے اندر ہے تو رُکنے میں حَرَج نہیں۔

مدینہ٤: اگر استِنجاء خانہ گئے لیکن کوئی پہلے سے اندر گیا ہوا ہے تو مسجِد میں آ کر اِنتِظار کرنا ضَروری نہیں بلکہ وہیں پر اِنتِظار کرسکتے ہیں۔

مدینہ٥: پیشاب کرنے کے بعد مسجِد کے باہَر ہی ضَرورۃً اِستِبْراء (اِس۔تِبْ۔را) بھی کرسکتے ہیں۔(پیشاب کرنے کے بعد جس کو یہ اِحتِمال (یعنی شک) ہو کہ کوئی قَطرہ باقی رہ گیا ہے یا پھر آئے گا،اس کیلئے اِسْتِبْراء (اِس۔تِبْ۔را) یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر کوئی قَطرہ رُکا ہوا ہو تو گر جائے واجِب ہے۔اِسْتِبْراء ٹہلنے سے، زمین پر زور سے پاؤں مارنے،سیدھا پاؤں اُلٹے پاؤں پر یا اُلٹا پاؤں سیدھے پاؤں پر رکھ کر زور کرنے ،بُلندی سے نیچے اُترنے یا نیچے سے اُوپر چڑھنے سے، کھنکارنے یا بائیں کروٹ لیٹنے سے بھی ہوتا ہے اور اِسْتِبْراء اُس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ٹہلنے کی مقدار بعض عُلَماء نے چالیس قدم رکھی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ اِستِبْراء کا حکم مردوں کیلئے ہے عورت (کو اگر قطرہ رہ جانے کا شبہ ہو تو) بعد فارِغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کرکے طہارت کرلے۔(بہارِ شریعت،حصہ۲،ص۱۱۵)

اِستِبْراء کرتے وَقت ضَرورۃً ڈھیلا بائیں ہاتھ سے آلہ کے سُوراخ پر رکھیں۔اِستِبْراء کرنے والا پیشاب کرنے والے ہی کے حکم میں ہے لہٰذا سَلام کلام وغیرہ نہ کرے اور دَورانِ اِسْتِبْراء قِبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پیٹھ کرنا اسی طرح حرام ہے،جس طرح پیشاب یا پاخانہ کرتے وَقت حرام ہے)

مدینہ٦: اگر مسجِد کے باہَر بنے ہوئے اِستِنجاء خانے میں گندَگی وغیرہ کے سبب طبیعت گھبراتی ہو تو رَفعِ حاجت کیلئے گھر پر جانے میں کوئی حَرَج نہیں۔(رَدُّالْمُحتار،ج۳،ص۴۳۵)

مدینہ٧: مسجِد (کی چاردیواری) سے باہَر نکلے اور اگر کسی قرض خواہ نے روک لیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا۔

مدینہ٨: کھانا کھاتے وقت اپنا دسترخوان ضَرور بچھایئے۔فرشِ مسجِد یا دریاں آلودہ نہیں ہونی چاہئیں۔

مدینہ٩: مسجِد کی دیواروں یا دَرِیوں وغیرہ پر ہرگز مَیلے یا چکنے ہاتھ مت لگائیں،تھوک نہ ڈالئے اِسی طرح کان یا ناک وغیرہ سے مَیل نکال کر ان پر نہ لگایئے۔بلکہ فِنائے مسجِد کی دیوار یا فرش وغیرہ پر بھی پان کی پیک وغیرہ نہ ڈالئے۔مسجِد کی صفائی میں حصّہ لیجئے ہوسکے تو مُعتَکِفین ایک شاپر جیب میں رکھ لیں اور بالوں کے گُچھے اور تنکے وغیرہ چُنتے رہیں آپ کی ترغیب کیلئے حدیثِ پاک پیش کرتا ہوں۔فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مسجِد سے اذیّت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائیگا۔(سُنَن ابنِ ماجہ،ج۱،ص۴۱۹،حدیث ۷۵۷،مطبوعۃ دارالمعرفۃ بیروت)

مدینہ١٠: مسجِد کی دریوں کا دھاگہ اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کیجئے۔(ہر جگہ اس بات کا خیال رکھئے)

مدینہ١١: مسجِد میں سُوال کرنے والے کو ہرگز رقم وغیرہ مت دیجئے کہ مسجِد میں سُوال کرنا حرام ہے اور اُس کو دینے کی بھی اجازت نہیں۔مُجَدِّدِ اعظم اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ مسجِد کے سائل کو اگر کوئی ایک پیسہ دے دے تو اسے چاہئے کہ اس کے کفارہ میں ستّر پیسے مزید صَدَقہ کرے۔(یہ صَدَقہ بھی مسجِد کے سائل کو نہ دے)

(فتاوٰی رضویہ جدید،ج۱۶،ص۴۱۸)

مدینہ ۱۲: صِرف ایک پاؤں مسجِد سے باہَر نکالا تو کوئی حرج نہیں۔

مدینہ ۱۳: دونوں ہاتھ مَع سر بھی اگر مسجِد سے باہَر نکال دیئے تو کوئی مُضایقہ نہیں۔

مدینہ ۱٤: بے خیالی میں مسجِد سے باہَر نکل گئے اور یاد آنے پر فوراً مسجِد کے اندر آ بھی گئے پھر بھی اعتکاف ٹوٹ چکا۔

مدینہ ۱۵: کوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ مسجِد سے نکلے بِغیر علاج ممکن نہیں تو عِلاج کیلئے باہَر تو نکل سکتے ہیں مگر اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا البتّہ اِعتِکاف توڑنے کا گناہ نہ ہوگا، اُس ایک دن کی قَضاء ذِمّہ رہے گی۔

مدینہ ۱٦: کھانا اور پینے کیلئے پانی لانے والا کوئی نہیں تو لینے کیلئے باہَر نکل سکتے ہیں مگر کھائیں اور پئیں مسجِد ہی میں۔

مدینہ ۱۷: معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ اگر کسی بدنصیب نے کلمہء کُفر بکا اور مُرتَد ہوگیا تو اِعتِکاف ٹوٹ گیا۔ اب تجدیدِ ایمان کرے یعنی اس کلمہء کُفر سے توبہ کرے، کلِمہ پڑھے، تجدیدِ بیْعت اور اگر شادی شدہ تھا تو تجدیدِ نکاح بھی کرے۔ اِعتِکاف کی قَضاء نہیں کیونکہ مُرتَد ہوجانے سے سابِقہ تمام نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔

مدینہ ۱۸: مُعتَکِف نے مَعاذ اللہ عزوجل کوئی نشہ آور چیز کھالی یا خُدا نخواستہ داڑھی جیسی پاکیزہ اور محترم سنّت کو مُونڈ ڈالا اگرچِہ یہ دونوں کام ویسے ہی حرام ہیں اور مسجِد میں اور بھی سخت گناہ لیکن اعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔

مدینہ ۱۹: **مُعتَکِف** کیلئے مسجِد میں داڑھی کا خط بنوانے یا زُلفیں تَراشنے یا سر اور داڑھی میں تیل ڈالنے میں کوئی مُضایقہ نہیں جبکہ اپنا کپڑا وغیرہ بچھا کر پوری اِحتیاط سے یہ کام کئے جائیں۔ مسجِد کی دریاں تیل سے آلود نہیں ہونی چاہئیں اور بال وغیرہ بھی اُن پر نہیں گرنے چاہئیں۔

مدینہ ۲۰: **مُعتَکِف** دینی مدرَسے کی کتابیں پڑھ سکتا ہے۔

مدینہ ۲۱: رات کے وقت جتنی دیر تک مسجِد میں بتّی جلانے کا عُرف (رواج) ہے۔ اُتنی دیر تک اُس بتّی کی روشنی میں بِلا تکلُّف دینی مُطالَعہ کیا جاسکتا ہے۔ زائد بجلی استعمال کرنے کیلئے انتظامیہ سے طے کرلیجئے۔

مدینہ ۲۲: اَخبارات چُونکہ جانداروں کی تصاویر بلکہ فِلمی اشتہارات سے عُموماً پُر ہوتے ہیں لہٰذا مسجِد میں ان کے مُطالَعے سے بچئے۔

مدینہ ۲۳: کوئی اُچکّا اپنے یا کسی اسلامی بھائی کے جوتے چُرا کر بھاگا تو اُس کو پکڑنے کیلئے مسجِد سے باہَر نہیں جاسکتے۔ باہَر گئے تو اِعتِکاف ٹوٹ گیا۔

مدینہ ۲٤: مسجِد اگر کئی منزِلہ ہے اور سیڑھیاں اِحاطہء مسجِد کے اندر ہی بنی ہوئی ہیں تو بِلا تکلُّف اوپر کی تمام منزِلوں بلکہ چھت پر بھی جاسکتے ہیں۔ البتّہ بِلاضَرورت مسجِد کی چھت پر چڑھنا مکروہ اور بے اَدَبی ہے۔

مدینہ ۲۵: مسجِد میں بیان کی یا نعت شریف کی **کیسیٹیں** سننا چاہیں تو ٹیپ ریکارڈر میں اپنے سَیل ڈال لیجئے۔ اگر مسجِد کی بجلی سے چلانا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ جتنی بجلی آپ نے خَرچ کی ہے اُس کا اندازہ کرکے اس سے کچھ زیادہ پیسے اِنتِظامیہ کے حوالے کردیجئے اور یہ بھی اِحتیاط کیجئے کہ کسی کی عبادت یا آرام میں خَلَل واقِع نہ ہو۔

مدینہ ۲۶: مسجد کی چھت وغیرہ اگر گر پڑی یا کسی نے زبردستی نکال دیا تو فوراً دوسری مسجد میں مُعتکِف ہو جائیں اعتِکاف صحیح ہو جائے گا۔

مدینہ ۲۷: دَورانِ اعتِکاف حتَّی الاِمکان اپنا وَقت، نوافِل، تلاوتِ قراٰن، ذِکر و دُرود، مُطالَعۂ کُتُبِ اِسلامیہ اور سُنّتیں اور دُعائیں وغیرہ سیکھنے سکھانے میں گزاریئے۔

مدینہ ۲۸: اِعتِکاف کیلئے اگر مسجد میں پردہ لگائیں تو کم سے کم جگہ گھیریں تاکہ نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر (مسجد میں) چیزیں رکھے جن سے نَماز کی جگہ رُکے تو سخت ناجائز و گناہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۸، ص ۹۷)

مدینہ ۲۹: مسجد کو ہر قسم کی آلُودگی اور گرد و غُبار وغیرہ سے بچائیں۔

مدینہ ۳۰: مسجد میں شور و غُل، ہنسی مَذاق وغیرہ ہرگز نہ کریں کہ گناہ ہے۔

مدینہ ۳۱: آپ گھر سے سُوئے مسجد چلے تو نیکیاں کمانے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہوں کا ڈھیر لے کر پلٹیں۔ لہٰذا خبردار! مسجد میں ہرگز ہرگز بلا ضَرورت کوئی لفظ منہ سے نہ نکلے، زبان پر مضبوط **قفلِ مدینہ** لگایئے۔

مدینہ ۳۲: مُعتَکِفِین اسلامی بھائیوں کو مسجد میں ضَروری اشیاء پہلے ہی سے مُہَیّا کر لینی چاہئیں تاکہ بعد میں کسی سے سُوال کرنے کی حاجت نہ رہے اور دوسروں سے چیزیں مانگتے رہنے کی عادت بھی اچھی نہیں۔ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو سُوال سے اس قَدَر بچتے تھے کہ اگر اُن کا چابُک بھی گر جاتا تو گھوڑے پر بیٹھے ہونے کے باوُجود کسی کو اتنا تک نہ کہتے کہ "بھائی! یہ چابُک تو ذرا اُٹھا دینا" بلکہ خود گھوڑے سے اُتر کر اُٹھا لیتے۔

مدینہ ۳۳: دوسرے کی موجودگی میں تِلاوت کی آواز اتنی آہستہ رکھئے کہ اُس کے کانوں تک آواز نہ پہنچے۔

مدینہ ۳۴: اگر آپ کی مسجد میں دیگر اسلامی بھائی مُعتَکِف ہوں تو اُن کے حُقُوقِ صُحبت کا ہر طرح سے لحاظ رکھئے دیگر مُعتَکِفین کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھئے، اُن کی ضَروریات پوری کرنے کی حتَّی الاِمکان سَعی کیجئے اور اِخلاص و ایثار کا مُظاہَرہ کرتے رہئے۔ ایثار کا ثواب بے شُمار ہے چُنانچہ تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے، "جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔" (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۹، ص ۷۷۹)

مدینہ ۳۵: آپ جو کچھ دعائیں اور سُنّتیں جانتے ہیں دوسرے مُعتَکِفین کو سِکھانے کی کوشش کیجئے کہ ثواب لُوٹنے کا ایسا سُنَہری موقع بار بار نہیں ملتا۔

مدینہ ۳۶: اعتِکاف کے دَوران جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ سنّتوں پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ مثلاً چٹائی اور مٹّی کے برتن وغیرہ استعمال کیجئے۔

مدینہ ۳۷: مَدَنی انعامات پر عمل کر کے کارڈ پُر کیجئے اور اِس کی ہمیشہ کیلئے عادت بنایئے۔

مدینہ ۳۸: مسجد کے فرش، دری یا چٹائی پر سونے سے پرہیز کیجئے کہ پسینے کی بدبو اور سر کے تیل کا دھبّہ ہونے نیز اِحتِلام کی صورت میں ناپاک ہوجانے کا بھی خطرہ ہے۔ لٰہذا اپنی چٹائی ضَرور ساتھ لائیے۔ اس سے چٹائی پر سونے کی سنّت بھی ادا کرنے کا موقع ملے گا اور مسجِد کی دریاں اور چٹائیاں بھی آلودگی سے محفوظ رہیں گی۔

مدینہ ۳۹: اگر اپنی چٹائی مُیَسّر نہ ہو تو کم از کم اپنی چادر ہی بچھا لیجئے۔

مدینہ ۴۰: گھر ہو یا مسجِد، جہاں بھی سوئیں پردہ میں پردہ کا خیال رکھیں ممکن ہو تو پاجامے پر ایک چادر تہبند کی طرح لپیٹنے اور دوسری اوڑھنے کی عادت بنائیے کہ نیند میں بعض اوقات کپڑے پہنے ہوئے بھی سخت بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔

مدینہ ۴۱: ہرگز ہرگز دو اسلامی بھائی ایک ہی تکیہ پر یا ایک ہی چادر میں نہ سوئیں۔

مدینہ ۴۲: اسی طرح مَحَلِّ فتنہ میں کسی کی ران یا گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے بھی پرہیز کیجئے۔

مدینہ ۴۳: جب ۲۹ رَمَضانُ الْمُبارَک کو عیدُ الفِطر کے چاند کی خبر سنیں یا ۳۰ رَمَضان شریف کا سورج ڈوب جائے تو مسجد سے ایسے نہ دوڑ پڑیئے کہ جیسے قید سے رہا ہوئے، بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے رخصت ہونے کی خبر سنتے ہی صدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ آہ! محترم ماہ ہم سے جدا ہوگیا، خوب رو رو کر ماہِ رمضان کو الوداع کیجئے۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا
میں چھوڑ کے مسجِد کو نہیں اب کہیں جاتا

مدینہ ۴۴: اختتامِ اعتِکاف کے وقت خوب رو رو کر اپنی خامیوں اور کوتاہیوں اور مسجِد کی بے اَدبیوں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی طَلَب کیجئے۔ خوب گڑگڑا کر اپنے اور تمام عالَم کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اعتِکاف کی قَبولیّت اور کُل اُمّت کی مَغْفِرَت کی دعاء مانگئے۔

مدینہ ۴۵: آپس میں ایک دوسرے سے حق تلفیاں مُعاف کروائیے۔

مدینہ ۴۶: خُدّامِ مسجِد کو بھی ہوسکے تو تحائف دیکر راضی کیجئے۔

مدینہ ۴۷: انتظامیہ مسجِد کا بھی تعاوُن کے سبب شکریہ ادا کیجئے۔

مدینہ ۴۸: شبِ عیدُ الفِطر ہوسکے تو عبادت میں گزاریئے۔ ورنہ کم از کم عِشاء اور فجر کی نَمازیں باجماعت ادا کیجئے تو بحکمِ حدیث پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

مدینہ ۴۹: کوشِش کر کے نفلی اعتِکاف کی نیّت سے چاند رات اُسی مسجِد میں گزاریئے جہاں سنّت اعتِکاف کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ (عیدُ الفطر کی) رات (مسجد ہی) میں گزاریں تاکہ وہیں سے ان کے دن (یعنی عید کے مبارک دن) کی ابتِداء ہو۔'' سیِّدُنا امام مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کا یہ معمول نَقْل فرماتے ہیں کہ وہ چاند رات کو اپنے

گھروں کو نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ لوگوں کیساتھ عید کی نماز ادانہ کرلیتے۔ (الدرالمنثور، ج۱،ص ۴۸۸)

مدینہ ۵۰: عید کی مقدس ساعتیں بازاروں کے اندر خریداریوں میں گزارنے سے پرہیز کیجئے۔اسی طرح عید کے یوم سعید کو بھی معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ مخلوط تفریح گاہوں، سنیما گھروں اور ڈرامہ گاہوں میں گزار کر یومِ وعید نہ بنائیے۔

عاشقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت نے مجھے کیا سے کیا بنا دیا

جہاں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے اجتماعی اعتکاف کی ترکیب ہوتی ہے وہاں چاندرات کو یارات مسجد ہی میں گزار کر عید کے روز سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی ترکیب بنائیے اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔اگر ماڈرن دوستوں وغیرہ کے ساتھ گناہوں بھرے ماحول میں عید گزاری تو ہوسکتا ہے کہ اعتکاف کی کمائی ضائع ہوجائے۔آپ کی ترغیب کیلئے عید کے مَدَنی قافلے کی ایک مشکبار وخوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔چُنانچہ لائنز ایریا، بابُ المدینہ کراچی کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: پہلے میں بھی ایک عام سا ماڈرن اور بے نَمازی لڑکا تھا، زندگی کے شب وروز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہورہے تھے۔ماہِ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۳ھ میں ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر **انفرادی کوشِش** کرتے ہوئے ہمارے ہی علاقے کی **فیضانِ رضا مسجد** (لائنز ایریا) میں ہونے والے سنّتوں بھرے **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھنے کی ترغیب دلائی، میں نے حامی بھرلی اور گھر والوں سے اجازت لیکر رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرہ میں **مُعتَکِف** ہوگیا۔**اعتکاف** میں دس دن تک **عاشِقانِ رسول** کی صحبتوں کی برکتوں سے خوب مالامال ہوا اور **اعتکاف** میں عمر بھر کیلئے پنج وقتہ نمازی بنے رہنے کا عزم بالجزم کرلیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کرلی۔ہاتھوں ہاتھ عمامہ شریف بھی سجالیا اور سنّت کے مطابق مَدَنی لباس کی بھی نیّت کرلی۔عید کے دوسرے دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ تین روزہ **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیا اور اِس مبارک سفر کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا ہوکر رہ گیا۔**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کرے کہ مرتے دم تک **دعوتِ اسلامی** کا **مَدَنی ماحول** مجھ سے نہ چھوٹے۔اب میں **فیشن ایبل ماڈرن لڑکا** نہ رہا تھا۔اعتِکاف اور ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافلے** کے سفر کے دوران **عاشقانِ رسول** کے **قُرب** نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کیا سے کیا بنادیا۔ مجھ پر **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا کرم بالائے کرم ہے کہ میں یہ بیان دیتے وقت اپنے علاقے میں مَدَنی انعامات کے ذمّہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت بجا رہا ہوں۔

فضلِ ربّ سے گناہوں کی عادت چُھٹے ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنی چیزیں سنبھالنے کا طریقہ

اَلحمدُللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" سے وابستہ ہزاروں اسلامی بھائی دُنیا کی مختلف مساجد میں اِجتماعی اِعتکاف کرتے ہیں۔ ان سب کی خدمت میں عَرض ہے، شَرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر دُوسرے کی کوئی چیز غلطی سے تبدیل ہوکر آجائے، چاہے اپنی چیز سے ملتی جُلتی ہو تب بھی اُس کا استعمال ناجائز و گُناہ ہے۔ لٰہذا مُعتکِفِین (اور مدرسوں کے مُقیم طلبہ بلکہ ہر ایک) کو چاہئے کہ اپنی اپنی اُن چیزوں پر کوئی نشانی لگالیں جن کا دوسروں کی چیزوں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہوجانے کا اندیشہ ہو۔ رہنمائی کیلئے کچھ نشانیاں آگے آرہی ہیں۔

(چپّل، چادر وغیرہ پر نام یا کسی بھی زَبان کا کوئی حَرف مثلاً A,B وغیرہ نہ لکھیں بلکہ ہوسکے تو کمپنی کا نام بھی مٹادیں۔ تاکہ پاؤں تلے آنے پر بے ادبی نہ ہو۔ ہر زَبان کے حُروفِ تہجّی (ALPHABET) کا ادب کیجئے۔ اس مسئلے کی تفصیل فیضانِ سنّت کے باب فیضانِ بسم اللہ میں مُلاحَظہ فرمایئے)

اعتکاف میں بیمار پڑجانے کے اسباب

اَلحَمدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ برسہا برس سے **مُعتکِفِین** کی خدمتوں میں حاضِریوں سے مُشرَّف ہے۔ اِعتکاف کے دَوران کئی اسلامی بھائیوں کو بیمار پڑتے دیکھا ہے۔ اِس کا سب سے بڑا سبب جو اُبھر کر سامنے آیا وہ ہے "غِذائی بے احتیاطِیاں۔" گھر والے اور احباب وغیرہ عُمدہ و لذیذ کھانے، خوشبو دار میٹھی میٹھی ڈِشیں، کباب سَموسے، پیزے، پکوڑے، کھٹّی چٹنیاں، کھچڑا اور **چٹپٹے** آلو چھولے اور سحری میں ملائی پراٹھے، کھجلہ پھینی وغیرہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض مُعتکِفِین مَغلوبُ الحِرص ہوکر، انجام سے بے خبر جو کچھ سامنے آیا اُس کا خَیر مقدم کرکے اچھی طرح چَبائے بِغیر ہی جھٹ پٹ پیٹ میں پہنچاتے چلے جاتے ہیں۔ نتیجۃً قبض، گیس، پیٹ میں درد، بدہضمی، دست، قے، جسم میں سُستی، نزلہ، بخار، سر اور بدن میں درد وغیرہ اَمراض آدھمکتے ہیں۔ حالانکہ بے چارے بڑے جذبے کے ساتھ خوب عبادت کا ذِہن لیکر اِعتکاف کیلئے گھر سے چلے ہوتے ہیں مگر کھا کھا کر بیمار پڑجاتے ہیں اور بعض اَوقات تو نَوبَت یہاں تک پہنچتی ہے کہ نَماز کی جماعت کھڑی ہوجاتی ہے مگر یہ غریب سر درد و بخار کے مارے مسجِد میں لیٹے کراہ رہے ہوتے ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو اَمرت بھی زہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سو دواء کی اک دواء پرہیز ہے

کھانے کی احتیاط کا فائدہ

اَلحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرہ میں ہزار بلکہ ہزاروں عاشِقانِ رسول مُعتکِف ہوتے ہیں۔ ان کو پیش کئے جانے والے کھانے میں بناسپتی گھی کا استِعمال بند کروانے، تیل اور مَصالَحہ جات میں بھی آدھوں

آدھ کی لانے اور کباب سموسوں اور پکوڑوں پر پابندی ڈلوانے کی درخواستیں کرتے رہنے سے کچھ نہ کچھ عمل ہوا اور اِس طرح دَورانِ اعتِکاف مریضوں کی شرح میں اچھی خاصی کمی دیکھی گئی۔ کاش! ہر اعتِکاف والی مسجد بلکہ مسلمانوں کے ہر گھر میں مذکورہ احتیاطیں اپنالی جائیں۔

مجھے مسلمانوں کی صحت عزیز ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مسلمانوں کی روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت وفَلاح کا بھی آرزومند ہوں۔ کاش! کاش! میری درخواستوں کے مطابق خواہش سے کم کھا کر اور بے وقت مختلف چیزیں کھانے سے خود کو بچا کر سبھی مُعتَکِفِین صحت وعافیت کے ساتھ عبادت وتربیّت میں حصّہ لیکر اجتماعی اِعتِکاف کے اِختِتام پر چاند رات کو ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنے کے قابل رہیں۔ اگر میری عرض کردہ غذائی احتیاطوں پر عمر بھر عمل پیرا رہیں گے تو اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی زندگی خوشگوار رہے گی۔ اور ڈاکٹروں اور دواؤں کے اَخراجات سے بھی نجات ملے گی۔ (برائے کرم! فیضانِ سنّت کے باب آدابِ طعام میں کھانے کا جدول اور طبی مشوروں سے بھرپور مکتوبِ عطار پڑھ لیجئے) آپ کی تندُرُستی میں مجھے یوں بھی دلچسپی ہے کہ اس طرح اِن شَآءَ اللّٰہ عزوجل عبادتوں کا ذوق بھی بڑھے گا اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کا شوق بھی بڑھے گا۔ آپ صحت مند ہوں گے تو بآسانی نمازوں، سنّتوں، والدین اور بال بچّوں کی خدمت کیلئے بھاگ دوڑ کر سکیں گے۔ اگر میری درخواستوں کے سبب یہ سب نیک اعمال ہوئے تو اِن شَآءَ اللّٰہ عزوجل مجھے بھی کثیر ثواب ملے گا۔

ظالموں کے لئے درازی عمر کی دعاء کرنا کیسا؟

نمازوں اور فرض عبادتوں سے دُور رہنے والے مسلمانوں، اپنے مسلمان بھائیوں پر ظُلم وستم کی آندھیاں چلانے والوں اور گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ آہ! ایسوں کی صحت بھی اکثر اوقات گناہوں میں زِیادت کا سبب بنتی ہے۔ حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''جو ظالموں اور فاسقوں کیلئے درازیٔ عمر کی دعاء کرتا ہے، گویا اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ زمین پر **اللّٰہ** تعالیٰ کی (مزید) نافرمانی ہو۔''

(ایھا الولد مع مجموعہ رسائل امام غزالی، ص ۲۶۶، دار الفکر بیروت)

ہاں ظالموں اور فاسقوں کیلئے ظُلم وفِسق سے باز رہتے ہوئے صحت وعبادت کے ساتھ طویل عمر پانے کی دعا کی جاسکتی ہے۔ کھانے کی احتیاطوں کی نرالی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کا باب پیٹ کا قفلِ مدینہ ضرور پڑھ لیجئے۔

مسلمان کی بھلائی چاہنا کارِ ثواب ہے

حضرتِ سیّدُنا جَرِیر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے حُضُور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے اِس بات پر بیعت کی کہ نَماز قائم کروں گا اور زکوٰۃ ادا کروں گا اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کروں گا (یعنی بھلائی چاہوں گا)'' (صحیح مسلم، ص ۴۸، حدیث ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خودکو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اورثوابِ کمانے کے مقدّس جذبے کے تحت دُعاء کے ساتھ ساتھ صحت مندرَہنے کیلئے چند **مَدَنی پھول** نذرِحاضِر کئے ہیں۔ اگر محض دُنیا کی رنگینیوں سے لُطف اندوز ہونے کیلئے تندُرُست رَہنے کی آرزو ہے تو بے شک پڑھنا یہیں مَوقُوف کر دیجئے اور اگر عُمدہ صحت کے ذَرِیعے عبادَت اور سُنّتوں کی خدمت پر قُوّت حاصِل کرنے کا ذِہن ہے تو ثواب کمانے کی غَرَض سے اچّھی اچّھی نیّتیں کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کرآگے بڑھیۓ اورشوق سے پڑھیۓ:۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

اللّٰہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ میری، آپکی، جُملہ اہلِ خاندان اورساری اُمّت کی مغفِرت فرمائے۔ ہمیں صحت وعافیت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَہتے ہوئے اِسلام کی خدمت پر اِستِقامت عنایت فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری جسمانی بیماریاں دُور کرکے ہمیں **بیمارِ مدینہ** بنائے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

کباب سموسے کھانے والے مُتَوجّہ ہوں

بازار اور دعوتوں کے چٹ پٹے کباب سموسے کھانے والے توجُّہ فرمائیں۔ کباب سموسے بیچنے والے عُموماً قیمہ دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بقول قیمہ دھوکرڈالیں تو کباب سموسے کا ذائقہ **مُتَأَثِّر** ہوتا ہے! بازاری قیمہ میں بعض اَوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے! گائے کی **اَوجھڑی** کا چھلکا اُتار کر اُس کی ''بَٹ'' میں **تلّی** بلکہ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو جَما ہوا خون ڈالکر مشین میں پیستے ہیں اِس طرح سفید بٹ کے قیمے کا رنگ گوشت کی مانِند **گلابی** ہوجاتا ہے۔ بسا اوقات کباب سموسے والے حسبِ ضَرورت ادرک لہسن وغیرہ بھی قیمے کے ساتھ ہی پسوالیتے ہیں۔ اب اس قیمے کے دھونے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیمے میں مرچ مَصالَحہ ڈال کر بھون کر اُس کے **کباب سموسے** بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اسی طرح کے قیمے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے کباب سموسے والوں سے **پکوڑے** وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑاہی ایک اور تیل بھی وُہی گندے قیمے والا۔ خیر میں یہ نہیں کہتا کہ مَعاذَاللّٰہ ہر گوشت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یا خُدانخواستہ ہر کباب، سَموسے والا ناپاک قیمہ ہی استِعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالِص گوشت کا قیمہ بھی ملتا ہے۔ عَرض کرنے کا مَنشاء یہ ہے کہ قیمہ یا کباب سموسے قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان ایسی اُوچھی حَرکتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کرلینی چاہئے۔

کباب سَموسے طبیبوں کی نظر میں

کباب، سَموسے، پکوڑے، شامی کباب، مچھلی اور مُرغی وغیرہ کی تلی ہوئی بوٹیاں، پُوریاں، کچوریاں، پیزے، پراٹھے، انڈہ آملیٹ وغیرہ ہم خوب مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ مگر بے ضَرَرنظر آنے والی یہ خستہ اور کراری غذائیں اپنے اندر کیسے کیسے مُہلِک (مُہْ۔لِکْ) امراض لئے ہوئے ہیں اِس کا شاذ و نادِر ہی کسی کو علم ہوتا ہے۔ تلنے کیلئے جب تیل کو خوب گرم کیا جاتا ہے تو طِبّی تحقیقات کے مطابِق اِس کے اندر کئی ناخوشگوار و نقصان دِہ مادّے پیدا ہوجاتے ہیں، تلنے کیلئے ڈالی جانے

والی چیز بھی نمی چھوڑتی ہے جس کے سبب تیل مُشتَعِل (مُش۔تَ۔عِل) ہوکر چٹاخ پٹاخ کا شور مچاتا ہے جو کہ اِس کے کیمیائی اَجزاء کی توڑ پھوڑ کی علامت ہے اور اِس کے سبب غِذائی اَجزاء اور وِٹامنز تباہ ہوجاتے ہیں۔

''یا ربّ! لَذّاتِ نفسانی سے بچا''

کے اُنّیس حُروف کی نسبت سے تلی ہوئی چیزوں سے ہونے والی 19 بیماریوں کی نشاندہی

(۱) بَدَن کا وزن بڑھتا ہے۔
(۲) آنتوں کی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے۔
(۳) اِجابت (پیٹ کی صفائی) میں گڑبڑ پیدا ہوتی ہے۔
(۴) پیٹ کا درد
(۵) متلی
(۶) قے یا
(۷) اِسہال (یعنی پانی جیسے دست) ہوسکتے ہیں۔
(۸) چربی کے مقابلے میں تلی ہوئی چیزوں کا استعمال زیادہ تیزی کے ساتھ خون میں نقصان دہ کولیسٹرول یعنی LDL بناتا ہے۔
(۹) مُفید کولیسٹرول یعنی HDL میں کمی آتی ہے۔
(۱۰) خون میں لوتھڑے یعنی جمی ہوئی ٹکڑیاں بنتی ہیں۔
(۱۱) ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔
(۱۲) گیس ہوتی ہے۔
(۱۳) زیادہ گرم کردہ تیل میں ایک زَہریلا مادّہ ''اَیکرُولین'' پیدا ہوجاتا ہے جو کہ آنتوں میں خُراش پیدا کرتا ہے بلکہ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
(۱۴) کینسر کا سبب بھی بن سکتا ہے۔
(۱۵) تیل کو زِیادہ دیر تک گرم کرنے اور اِس میں چیزیں تلنے کے عمل سے اس میں ایک اور خطرناک زَہریلا مادّہ ''فری ریڈیکلز'' پیدا ہوجاتا ہے جو کہ دل کے امراض
(۱۶) کینسر
(۱۷) جوڑوں میں سوزش
(۱۸) دماغ کے اَمراض اور
(۱۹) جلد بڑھاپا لانے کا سبب بنتا ہے۔

''فری ریڈیکلز'' نامی خطرناک زہریلا مادّہ پیدا کرنے والے مزید اور بھی عوامل ہیں مَثَلاً

✿ تمباکو نوشی
✿ ہوا کی آلودَگی (جیسا کہ آج کل گھروں میں ہر وقت کمرہ بند رکھا جاتا ہے نہ دھوپ آنے دی جاتی ہے نہ تازہ ہوا)
✿ کار کا دُھواں
✿ ایکسرے X RAY
✿ مائیکرو وَیْو اَووَن
✿ T.V. اور
✿ کمپیوٹر کے اِسکرین کی شُعائیں
✿ فَضائی سفر کی تابکاری (یعنی ہوائی جہاز کا شعائیں پھینکنے کا عمل)

خطرناک زہر کا توڑ

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس خطرناک زَہر یعنی "فری ریڈیکلز" کا توڑ بھی پیدا فرمایا ہے چُنانچِہ جن سبزیوں اور پھلوں کا رنگ سبز، زَرد یا نارنجی یعنی سُرخی مائل زرد ہوتا ہے یہ اِس خطرناک زہر کو تباہ کر دیتے ہیں اِس طرح کے پھلوں اور سبزیوں کا رنگ جس قدر گہرا ہوگا اُن میں وٹامنز اور مَعدَنی اَجزاء کی مقدار بھی زِیادہ ہوتی ہے وہ اِس زہر کا زِیادہ قوّت کے ساتھ توڑ کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم کرنے کا طریقہ

دو باتوں پر عمل کرنے سے تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات میں کمی آسکتی ہے:

(۱) کباب سَموسے، پکوڑے، انڈہ آملیٹ، مچھلی وغیرہ تلنے کیلئے جو کڑاہی یا فرائی پین استعمال کیا جائے وہ نان اسٹک (non stick) ہو۔

(۲) تلنے کے بعد ایک ایک چیز کو بے خوشبو ٹشو پیپر میں اچّھی طرح لپیٹ لیا جائے تاکہ کچھ نہ کچھ تیل جَذْب ہو جائے۔

بچا ہوا تَیل دوبارہ استِعمال کرنے کا طریقہ

ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک بار تلنے کیلئے استعمال کرنے کے بعد تیل کو دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔ اگر دوبارہ استعمال کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اِس کو چھان کر ریفریجریٹر میں رکھ دیا جائے، بغیر چھانے فِرِج میں نہ رکھا جائے۔

فنِّ طِبّ یقینی نہیں

تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات کے تعلُّق سے میں نے جو کچھ عرض کیا وہ میری اپنی نہیں طبیبوں کی تحقیق ہے۔ یہ اصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فنِّ طِبّ سارے کا سارا ظنّی ہے یقینی نہیں۔

فیشن پرست، مبلغِ سنت بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نقصان دِہ چیزیں کھانے پینے کی حرص مٹانے، فرنگی فیشن سے جان چھڑانے سنّتیں اپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا مدینہ بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سدا بہار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خوشگوار و مشکبار مدنی بہار آپ کے گوشِ گزار کرتا ہوں چُنانچِہ اِنْدَور شہر (M.P الھند) کے ایک ماڈرن نوجوان نے آخری عَشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱٤۲٦ھ میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے اجتماعی اِعْتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے قلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا، چہرے پر داڑھی کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سر سبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے خوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مبلّغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر اپنے شہر کے اندر دعوتِ اسلامی کی ایک حلقہ مُشاوَرَت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھوم مچا رہے ہیں۔

گرچہ دل میں ہے فیشن کی اُلفت بھری، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
عمر آئندہ گزرے گی سنّت بھری مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن کا اِعْتِکاف قبول فرما اور اس کی برکتوں سے مالا مال کر۔ **یا اللہ**! عزوجل ہمیں بھی اِعْتِکاف کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ عید الفطر

درود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دستِ سُوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے دس بار دُرُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مُٹھی بند کرلو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹھی کھولی تو وہ سونے کے دِیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحۃ القلوب، ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے رَمَضان شریف کے مُبارَک مہینہ کے مُتَعَلِّق ارشاد فرمایا ہے کہ اِس مہینے کا پہلا عَشرہ رَحمت، دوسرا **مغفرت** اور تیسرا عشرہ جہنَّم سے آزادی کا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ج ۳، ص ۱۹۱، حدیث ۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک رَحمت و مغفِرت اور جہنَّم سے آزادی کا مہینہ ہے، لہٰذا اِس بَرَکتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عیدِ سَعید کی خوشی مَنانے کا موقع فَراہَم کیا گیا ہے اور عیدُ الفِطر کے روز خوشی کا اِظہار کرنا مُستحب ہے۔ لہٰذا ہمیں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے فَضل و رَحمت پر ضَرور اظہارِ مُسَرَّت کرنا چاہیے کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے فضل و رحمت پر خوشی کرنے کی تَرغیب تو ہمیں خود **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا سچّا کلام بھی دے رہا ہے۔ چُنانچہ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس کی آیت نمبر 58) میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط (پ ۱۱، یونس ۵۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کے فَضل اور اُسی کی رَحمت اور اِسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

ہم عید کیوں نہ منائیں ؟

دیکھئے! جب کوئی طالِبِ عِلم امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کس قَدَر خوش ہوتا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی بَرَکتوں اور رَحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عظیمُ الشّان مہینہ ہے۔ جس میں بَنی نَوعِ انسان کی فَلاح و بَہبودی، اِصلاح و تَرقّی اور

نجاتِ اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) کیلئے ایک ''خُدائی قانون'' یعنی قُرانِ مجید نازِل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مُسلمان کی حَرارتِ اِیمان کا اِمتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندَگی کا ایک بہترین دستُورُ الْعَمَل پا کر اور ایک مہینے کے سخت اِمتحان میں کامیاب ہو کر ایک مسلمان کا خوش ہونا فِطری بات ہے۔

معافی کا اعلانِ عام

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کے فوراً ہی بعد ہمیں عِیدُالْفِطْر کی نِعمتِ عُظمٰی سے سَرفَراز فرمایا۔ اس **عیدِ سعید** کی بے حد فضیلت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی ایک رِوایت میں یہ بھی ہے: جب عِیدُ الْفِطْر کی مبارَک رات تشریف لاتی ہے تو اِسے ''لَيْلَةُ الْجَائِزَة'' یعنی ''اِنعام کی رات'' کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صُبح ہوتی ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مَعصُوم فِرِشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چُنانچہ وہ فِرِشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اِس طرح نِدا دیتے ہیں، ''اے **اُمّتِ محمّد** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہُت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ مُعاف فرمانے والا ہے''۔ پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں سے یُوں مُخاطِب ہوتا ہے: ''اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عِزّت وجَلال کی قسم! آج کے روز اِس (نمازِ عید کے) اِجتماع میں اپنی آخِرت کے بارے میں جو کچھ سُوال کرو گے وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نَظَر فرماؤں گا (یعنی اِس مُعاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عِزّت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عِزّت وجلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مُجرِموں) کے ساتھ رُسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف **مَغْفِرت یافتہ** لَوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔''

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج۲، ص۶۰، حدیث۲۳)

عیدی ملنے کی رات

سُبْحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ)، سُبْحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) پیارے اسلامی بھائیو! خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم گنہگاروں پر کس قَدَر مہربان ہے۔ ایک تو رَمَضانُ الْمُبارَك میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رَحمتیں نازِل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر جُوں ہی یہ مُبارَک مہینہ ہم سے جُدا ہوتا ہے، فوراً ہمیں **عیدِ سعید** کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گزشتہ حدیثِ مُبارَک میں شَوَّالُ الْمُکَرَّم کی چاند رات یعنی شبِ عِیدُالفِطْر کو ''لَيْلَةُ الْجَائِزَة'' یعنی ''اِنعام کی رات'' قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو اِنعام ملنے گویا ''عِیدی'' دیئے جانے کی رات ہے۔ اِس مُبارَک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چُنانچہ

دل زندہ رہے گا

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان بَرَکت نشان ہے، جس نے عِیدَین کی رات (یعنی شبِ عِیدُ الفِطر اور شبِ عِیدُ الاضحیٰ) طلبِ ثواب کیلئے قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔ (سُنَنِ ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۶۵، حدیث ۱۷۸۲)

جنت واجب ہو جاتی ہے

ایک اور مَقام پر حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے اُس کے لئے جَنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجّہ شریف کی آٹھویں[۸]، نویں[۹] اور دسویں رات (اِس طرح تین[۳] راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عِیدُ الفِطر کی رات، پانچویں[۵] شَعْبانُ الْمُعظَّم کی پندرھویں رات (یعنی شبِ بَراءت)۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۲، ص ۹۸، حدیث ۲)

سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رِوایَت کردہ طویل حدیثِ پاک (جو آگے گُزری) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عِید کے روز مَعْصُوم فِرِشتے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی عطاؤں اور بَخشِشوں کا اِعلان کرتے ہیں۔ اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور اپنی عنایت و رَحمت سے نَمازِ عید کیلئے جمع ہونے والے مسلمانوں کی **مَغْفِرت** فرما دیتا ہے۔ مَزید بَرآں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جسے جو کچھ دُنیا و آخِرت کی خَیر مانگنی ہے وہ سُوال کرے، اُس پر ضَرور کرم کیا جائے گا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقع پر ہمیں مانگنا آ جائے، کیونکہ عُموماً لوگ اِن مَوقعوں پر صِرف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرَکت اور نہ جانے کیا کیا دنیا کے مُعامَلات پر سُوال کرتے ہیں۔ دنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخِرت کی خیر زیادہ مانگنی چاہئے۔ دِین پر اِستِقامت اور خاتِمہ بالْخَیر وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں وہ بھی بصورتِ شہادت اور مدفن جنّتُ البقیع میں اور بِلا حساب و کتاب مغفرت اور جنّت الفردوس میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس بھی مانگ لینا چاہئے۔

کوئی سائل مایوس نہیں جاتا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! عِیدُ الْفِطْر کا دِن کس قَدَر اہم ترین ہے۔ اِس دِن **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت نِہایَت ہی جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سائل مایُوس نہیں لوٹایا جاتا۔ ایک طرف **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نیک بندے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی بے پایاں رَحمتوں اور بَخشِشوں پر خوشیاں مَنا رہے ہوتے ہیں۔ تو دُوسری طرف مؤمِنوں پر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی اِتنی کرم نوازیاں دیکھ کر اِنسان کا بدترین دُشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چُنانچِہ

شیطان کی بدحواسی

حضرت سَیِّدُ نا وَہب بِن مُنَبِّہ (مُ.نَبْ.بِہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عِید آتی ہے، شیطان چلّا چلّا کر روتا ہے۔ اِس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پُوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غضبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** نے آج کے دِن **اُمّتِ محمد** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بخش دیا ہے۔ لٰہذا تم اِنہیں لذّات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔ (مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب، ص ۳۰۸)

کیا شیطان کامیاب ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شیطان پر عِید کا دِن کس قَدَر گراں گزرتا ہے۔ لٰہذا وہ اپنی ذُرِّیَّت کو حُکم صادِر کر دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لذّاتِ نفسانی میں مشغول کر دو۔ آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ آہ! صد آہ!! عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عِبادات وحَسَنات کی کثرت وبُہتات کر کے **اللّٰہ** ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ سے زیادہ شُکر ادا کیا جاتا۔ مگر افسوس! صَد کروڑ افسوس! اب مسلمان **عید سَعید** کا حقیقی مقصد ہی بُھلا بیٹھے ہیں۔ **وَا حَسرتا!** اب تو عِید منانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ بے ہُودہ قِسم کے الٹے سیدھے ڈیزائن والے بلکہ **مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** جانداروں تک کی تصاویر والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے ایسے کپڑے تبدیل کر کے یا اوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ نماز کے علاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (خلاصہ از بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۱۴۱ تا ۱۴۲) رَقص وسُرود (س، رُو۔د) کی محفلیں گرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے مَیلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فِلموں ڈراموں کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جی کھول کر وَقت ودولت دونوں کو خِلافِ سُنَّت وشریعت اَفعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صَد ہزار افسوس! اب اِس مُبارَک دن کو کس قَدَر غَلَط کاموں میں گزارا جانے لگا ہے۔ **میرے اسلامی بھائیو!** اِن خلافِ شَرع باتوں کے سَبَب ہو سکتا ہے کہ یہ **عیدِ سعید** ناشکروں کے لئے ''یومِ وَعید'' بن جائے۔ **لِلّٰہ!** اپنے حال پر رحم کیجئے! فیشن پرستی اور فُضُول خرچی سے باز آ جائیے! دیکھئے تو سہی! **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** نے فُضُول خرچوں کو قُرآنِ پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چُنانچہ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 26 اور 27) میں ارشاد ہوتا ہے:-

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ۝ (پ ۱۵، بنی اسرائیل، ۲۶، ۲۷)	ترجمۂ کنزالایمان: اور فُضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ناشکرا ہے۔

انسان و حیوان کا فرق

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فُضُول خرچی کرنے کی کس قدر مذمّت قراٰنِ پاک میں وارِد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! اِن فُضُول خرچیوں سے ہرگز ہرگز **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** خوش نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! اِنسان اور حَیوان میں جو **ما بِہِ الْاِمْتِیاز** (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عَقل وتدبیر، دُور بینی اور دُور اندیشی ہے۔ عُموماً حیوان کو "کل" کی فِکر نہیں ہوتی، اور عام طور پر اُس کی کوئی حَرَکت کسی حکمتِ عملی کے ماتحت نہیں ہوتی۔ بَرخِلاف انسانوں کے، کہ اُنہیں نہ صِرف کل ہی کی بلکہ مسلمان کو تو اِس دُنیوی زندگی کے بعد والی اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) زندگی کی بھی فِکر ہوتی ہے۔ پَس سمجھدار انسان وُہی ہے بلکہ حقیقۃً انسان ہی وہ ہے جو "کل" یعنی آخِرت کی بھی فِکر کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے مگر افسوس! آجکل حکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا، اِس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخِرت کیلئے کوئی اِنتظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خُوب غفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔ ؎

کیا کہوں اَحباب کیا کارِ نُمایاں کر گئے!
B.A کیا، نوکر ہوئے، پِنشن مِلی پھر مَر گئے!!

زندگی کا مقصد کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد صِرف بڑی بڑی ڈِگریاں حاصِل کرنا، کھانا پینا، اور مَزے اُڑانا نہیں ہے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** نے آخِر ہمیں زندگی کیوں مَرحمت فرمائی؟ آیئے! قُراٰنِ پاک کی خدمت میں عَرض کریں کہ اے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی سچّی کتاب! تُو ہی ہماری رہنُمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مَرنے کا مقصد کیا ہے؟ قُراٰنِ عظیم سے جواب مِل رہا ہے کہ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا فرمانِ عالیشان ہے:-

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ۲۹، الملک، آیت۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے مَوت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی میں) تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

یعنی اِس موت وحَیات کو اِس لئے تخلیق (پیدا) کیا گیا تاکہ آزمایا جائے کہ کون زیادہ مُطیع (فرماں بردار) اور مُخلِص ہے۔

گھر پر ہی ولادت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشِش کے ضِمن میں عید کی حسین ساعتیں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں گزاریئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک سچّا واقِعہ عرض کرتا ہوں: جہلَم (صوبۂ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم وبیش 6 ماہ بعد گھر میں "اُمّید" کے آثار ظاہر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا

کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی ہے، ہوسکتا ہے آپریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وَقت 30 دن کیلئے مَدَنی قافلے کا مسافِر بننے کی نیت کرلی اور چندروز کے بعد عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے ایسا کرم ہوگیا کہ نہ اُسپتال جانے کی نَوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دِکھانا پڑا، گھر ہی میں خیریت کے ساتھ مَدَنی مُنّے کی ولادت ہوگئی۔

گھر میں ''اُمّید'' ہو،اس کی تمہید ہو جلد ہی چل پڑیں،قافِلے میں چلو
زَچّہ کی خیر ہو ، بچّہ کی خیر ہو اُٹھئے ہمّت کریں،قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حفاظتِ حمل کے 2 روحانی علاج

﴿۱﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **11** بار کسی رکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیجئے اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمْل** کی حفاظت ہو گی۔ جس عورت کو دُودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مُفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے۔

﴿۲﴾ یا حَیُّ یا قَیُّومُ 111 بار کسی کاغذ پر لکھ کر **حامِلہ** کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور وِلادت کے وَقت تک باندھے رہئے۔ (ضَرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں حَرَج نہیں) اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمْل** بھی محفوظ رہے گا اور بچّہ بھی صحت مند پیدا ہوگا۔

عید یا وعید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لائقِ عذاب کاموں کا اِرتِکاب کرکے ''یومِ عِید'' کو اپنے لئے ''یومِ وَعِید'' نہ بنایئے۔ اور یاد رکھئے!

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَّبِسَ الْجَدِیْد اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِیْد

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عید تو اُس کی ہے جو عذابِ الٰہی عزوجل سے ڈر گیا)

اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی بھی تو عید مناتے رہے ہیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! آج کل گویا لوگ صِرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عُمدہ کھانے تَناوُل کرنے کو ہی مَعاذَاللّٰہ عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین بھی تو آخِر عید مناتے رہے ہیں۔ مگر اِن کے عِید منانے کا انداز ہی نِرالا رہا ہے۔ وہ دُنیا کی لذّتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نَفْس کی مُخالَفت کرتے رہے ہیں۔ چُنانچہ

عید کا انوکھا کھانا

حضرتِ سَیِّدُ ناذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دس برس تک کوئی لذیذ کھانا تناوُل نہ فرمایا، نَفْس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَفْس کی مُخالفت فرماتے رہے، ایک بار عید مُبارَک کی مُقدّس رات کو دِل نے مشورہ دیا کہ کل اگر **عیدِ سعید** کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حَرَج ہے؟ اِس مشورہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی دِل کو آزمائش میں مُبتَلا کرنے کی غَرض سے فرمایا، ''میں اَوّلاً دو رَکْعت نَفْل میں پُورا قُرانِ پاک خَتْم کروں گا، اے میرے دِل! تُو اگر اِس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مِل جائے گا۔'' لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رَکعت ادا کی اور اِن میں پورا قُرانِ مجید خَتْم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دِل نے اِس اَمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رَکعتیں دِل جَمعی کے ساتھ ادا کرلی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کے دِن لذیذ کھانا منگوایا۔ نِوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہوکر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اِس کی وجہ پُوچھی تو فرمایا، جس وَقت میں نِوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نَفْس نے کہا، دیکھا؟ میں آخِر اپنی دس سال پُرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہوگیا نا! میں نے اُسی وَقت کہا، کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا اِرادہ تَرک کردیا۔ اِتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طَباق اٹھائے ہوئے حاضِر ہوا اور عَرض کی، یہ کھانا میں نے رات کو اپنے لئے تیار کیا تھا۔ رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی سعادت حاصِل ہوئی۔ میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اگر تُو کل قِیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذُوالنُّون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ کہ ''حضرتِ **مُحَمَّد** بن عبدُاللہ بن عبدُالمُطَّلِب (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں، کہ دَم بھر کیلئے نَفْس کے ساتھ صُلْح کرلو اور چند نِوالے اِس لذیذ کھانے سے کھالو۔'' حضرتِ سَیِّدُ ناذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ پیغامِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُن کر جھوم اُٹھے، اور کہنے لگے! ''میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔'' اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

رزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں قاسِم یہ ہیں مُعطی ہے ربّ

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مزدوری ملنے کا دِن ہے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کرسکے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

عید کے دِن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضِر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ بند کر کے زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حَیران ہو کر عَرض کی، یا امیرَ الْمُؤمِنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو عید ہے جو کہ خوشی منانے کا دِن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسو پُونچھتے ہوئے فرمایا، "ھٰذا یَوْمُ الْعِیْدِ وَ ھٰذا یَوْمُ الْوَعِیْد" یعنی اے لوگو! یہ عید کا دِن بھی ہے اور وَعید کا دِن بھی۔ آج جس کے نَماز و روزہ مقبول ہوگئے بلا شُبہ اُس کے لئے آج عید کا دِن ہے۔ لیکن آج جس کے نَماز و روزہ کو رَد کر کے اُس کے مُنہ پر مار دیا گیا ہو اُس کیلئے تو آج وَعید ہی کا دِن ہے۔ اور میں تو اِس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

"اَنَا لَا اَدْرِیْ اَ مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ اَمْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ."

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ مَیں مقبول ہُوا ہُوں یا رَد کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عمر یہ رو رو کر
بولے نیکوں کی عید ہوتی ہے

اللہ عَزَّوَجَل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہماری خوش فہمی

اللہ اکبر! (عَزَّوَجَلَّ) مَحَبَّت والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمائیے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مالِکِ جنّت، تاجدارِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جنّت کی بِشارت عِنایت فرمادی تھی۔ خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَل کا آپ پر کِس قَدَر غَلَبہ تھا کہ صِرف یہ سوچ سوچ کر تھرّا رہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمَضانُ الْمُبارَك کی طاعَتیں قَبول ہوئیں یا نہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عیدُ الفِطر کی خُوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف و خَشیّت کا تو یہ عالَم ہو اور ہم جیسے نِکمّے اور باتُونی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے "ن" کے نُقطے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اِس رِقّت انگیز حکایت سے اُن نادانوں کو خُصوصاً درسِ عِبرت حاصِل کرنا چاہئے جو اپنی عِبادات پر ناز کرتے ہوئے پُھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مَثَلاً نَماز، روزہ، حج، مَساجِد کی خدمت، خَلقِ خُدا کی مدد اور سماجی فلاح و بَہبُود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اِعلان کرتے پھرتے، ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اخبارات و رَسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گُریز نہیں کرتے۔ آہ! ان کا ذِہن کِس طرح بنایا جائے۔ اِن کو تعمیری و اَخلاقی سوچ کس طرح فَراہم کی جائے! انہیں کس طرح باوَر کرایا جائے کہ اِس طرح بلا ضَرورت اپنی نیکیوں کا اِعلان کرنے میں ریاکاری کی آفت میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں نہ صِرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ ریاکاری میں سراسر جہنّم کی حقداری ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ تَوبہ! تَوبہ! ریاکاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نُمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذَرِیعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ریاکاری کی تباہ کاری، "مَیں مَیں" کی مُصیبت اور اَنانیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حِفاظت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

شہزادے کی عید

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دِن اپنے شہزادے کو پُرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عَرض کی، **پیارے ابّا جان!** کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: **میرے لال! مجھے** اَندیشہ ہے کہ آج عید کے دِن جب لڑکے تجھے اِس پُرانی قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دِل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عَرض کی، دِل تو اُس کا ٹوٹے جو رِضائے اِلٰہی **عَزَّوَجَلَّ** کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے اُمّید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی رِضامندی کے طُفیل **اللہ عَزَّوَجَلَّ** بھی مجھ سے راضی ہوجائے گا۔ یہ سُن کر حضرتِ **عُمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعاء فرمائی۔ (مُلَخَّصاً مُکاشَفَۃُ القُلُوب، ص ۳۰۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

شہزادوں کی عید

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر بن عبدُ الْعَزِیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دِن قَبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی شہزادیاں حاضِر ہوئیں اور بولیں، "**باباجان!** کل عید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟" فرمایا، "یِہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، اِنہیں دھولو، کل پہن لینا!" "نہیں! **باباجان!** آپ ہمیں نئے کپڑے بنوادیجئے" بچّیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا، "میری بچّیو! عید کا دِن **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ** کی عِبادت کرنے، اُسکا شُکر بجالانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں۔" "**باباجان!** آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طَعنے دیں گی کہ تم امیرُ الْمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!" یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر **امیرُ الْمُؤمِنِین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دِل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **خازِن** (وزیر مالیات) کو بُلا کر فرمایا: "مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔" خازِن نے عَرض کی، "حُضُور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا: "**جَزَاکَ اللہ**! تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔" خازِن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے بچّیوں سے فرمایا، "پیاری بیٹیو! اللہ و رسول **عَزَّوَجَلَّ** و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا پر اپنی خواہشات کو قُربان کردو۔"

(مَعْدَنِ اَخلاق، حصّہ اوّل، ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

عید صرف اجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گُزشتہ دونوں حِکایات سے ہمیں یِہی دَرس مِلا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی عید نہیں۔ اس کے بِغیر بھی عید مَنائی جاسکتی ہے۔ **اللہُ اکبر عَزَّوَجَلَّ! امیرُ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدُ نا **عُمر بن عبدُ الْعزیز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کِس قدر غریب و مِسکین خَلیفہ تھے اِتنی بڑی سلطنت کے حاکِم ہونے کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے **خازِن** بھی کِس قَدر دِیانتدار تھے اور اُنہوں نے کیسے خُوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کردیا۔ اِس **حِکایت** سے ہم سب کو بھی عِبرت حاصِل کرنی چاہئے اور پیشگی تنخواہ یا اُجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کرلینا چاہئے کہ ہم جتنی

میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں نہ صرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ رِیاکاری میں سراسر جہنّم کی حقداری ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ توبہ! توبہ! رِیاکاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نُمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذَرِیعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** رِیاکاری کی تباہ کاری، "مَیں مَیں" کی مُصیبت اور اَنانیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حِفاظت فرمائے۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادے کی عید

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عِید کے دِن اپنے **شہزادے** کو پُرانی قمیص پہنے دیکھا تو رَو پڑے، بیٹے نے عَرض کی، **پیارے ابّا جان!** کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے **لال! مجھے** اَندیشہ ہے کہ آج عِید کے دِن جب لڑکے تجھے اِس پرانی قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دِل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عَرض کی، دِل تو اُس کا ٹوٹے جو رِضائے اِلٰہی **عَزَّوَجَلَّ** کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ **مجھے** اُمّید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رِضامندی کے طُفیل **اللہ عَزَّوَجَلَّ** بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سُن کر حضرتِ **عُمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعاء فرمائی۔

(مُلَخَّصاً مُکاشَفَۃُ القُلوب، ص ۳۰۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

شہزادوں کی عید

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعَزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عِید سے ایک دِن قَبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **شہزادیاں** حاضِر ہوئیں اور بولیں، "**باباجان!** کل عِید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟" فرمایا، "یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، اِنہیں دھو لو، کل پہن لینا!" "نہیں! **باباجان!** آپ ہمیں نئے کپڑے بنوا دیجئے،" بچّیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "میری بچّیو! عید کا دِن **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ** کی عِبادت کرنے، اُسکا شُکر بجالانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں۔" "**باباجان!** آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!" یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر **امیرُ الْمُؤمِنین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دِل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازِن (وزیرِ مالیات) کو بُلا کر فرمایا: "مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔" خازِن نے عَرض کی، "حُضُور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "جَزَاکَ اللہ! تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔" خازِن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچّیوں سے فرمایا، "پیاری بیٹیو! اللہ و رسول **عَزَّوَجَلَّ** و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا پر اپنی خواہِشات کو قُربان کردو۔" (مَعْدَنِ اَخلاق، حصہ اوّل، ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

عید صرف اجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گُزشتہ دونوں حِکایات سے ہمیں یِہی دَرس مِلا کہ اُجلے کپڑے پَہن لینے کا نام ہی عید نہیں۔ اس کے بِغیر بھی عید مَنائی جا سکتی ہے۔ اَللّٰہُ اَکبر عَزَّوَجَلَّ! امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کس قَدَر غریب ومسکین خَلیفہ تھے اِتنی بڑی سلطنت کے حاکِم ہونے کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کوئی رَقم جَمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خازِن بھی کس قَدَر دِیانتدار تھے اور اُنہوں نے کیسے خُوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اِس حِکایت سے ہم سب کو بھی عِبرت حاصِل کرنی چاہئے اور پیشگی تنخواہ یا اُجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جتنی مُدّت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اُتنی مدّت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابل بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہر ہے انسان حادِثہ یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ احتیاطوں بھرا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ مَدَنی قافِلے کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک خوشگوار و مشکبار مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں چُنانچہ

والد مرحوم پر کرم

نِشتَر بَستی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ بِالتَّصَرُّف عَرض کرتا ہوں: میں نے اپنے والِدِ مرحوم کو خواب میں اِنتہائی کمزوری کی حالت میں بَرَہنہ (ب۔رَہ۔نَہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے ایصالِ ثواب کی نیّت سے ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کر لی اور سفر شُروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مَدَنی قافِلے سے واپَسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دِلکش منظر دیکھا کہ والِدِ مرحوم سبز سبز لباس زیبِ تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارِش کی ہلکی پُھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی اَہَمِیَّت مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب پکّی نیّت ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

مانگو آ کر دُعا، قافلے میں چلو ۔۔۔ پاؤ گے مُدَّعا، قافلے میں چلو
خوب ہو گا ثواب، اور ٹلے گا عذاب ۔۔۔ از پئے مصطفٰے، قافلے میں چلو
فوتگی ہو گئی، گُم گیا ہے کوئی ۔۔۔ مانگنے کو دعا، قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سعادت مند بیٹے نے والِدِ مرحوم کی ہمدردی میں مَدَنی قافِلے میں سفر کی بروَقت نیّت کرنے کا کیسا پیارا فیصلہ کیا! اور اس کو مَدَنی قافِلے کی برکتوں کا کتنا زبردست نتیجہ دکھایا گیا۔ مُعَبِّرِین (مُ۔

ایک ولی کی عید

حضرتِ سَیِّدُ نا شیخ نَجیبُ الدّین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُتَوَکِّل، حضرتِ سَیِّدُ نا شیخ بابا فریدُ الدّین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خَلیفہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب **مُتَوَکِّل** ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سَتَّر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذَریعہ مَعاش نہ ہونے کے باوُجُود اِنکے اہل وعِیال نِہایت اطمینان سے زندگی بَسر کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مولیٰ **عَزَّوَجَلَّ** کی یاد میں اِس قَدَر **مُسْتَغْرَق** رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج کونسا دِن ہے؟ اور یہ کون سامہینہ ہے؟ اور سِکّہ کتنی مالیّت کا ہے؟ ایک بار عِید کے دِن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بَہُت سے مہمان جمع ہو گئے۔ اِتّفاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خُورونُوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالاخانے پر جا کر یادِ الٰہی **عَزَّوَجَلَّ** میں مَشغول ہو گئے اور دِل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے، "**یا اللہ عَزَّوَجَلَّ** آج عِید کا دِن ہے اور میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں۔" اچانک ایک شخص چَھت پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا، اے **نجیبُ الدّین!** تمہارے **توَکُّل** کی دُھوم **مَلاءِ اعلٰی** (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طَلَبی) میں مَشغُول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ **عَزَّوَجَلَّ** خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کے لئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعث اِس طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا تھا۔ حضرتِ سَیِّدُ نا نجیب الدّین مُتَوَکِّل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ کرامت ہونے کے باوُجُود اِنتہائی **مُنْکَسِرُ الْمِزاج** تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اِنکِساری کا یہ عالَم تھا کہ ایک روز ایک فقیر بَہُت دُور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مُلاقات کیلئے آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پُوچھا کہ کیا نَجیبُ الدّین مُتَوَکِّل (یعنی تَوَکُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنکِسارًا فرمایا کہ بھائی! میں تو نَجیب الدّین مُتَاَکِّل (یعنی بَہُت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اخبارُ الاخیار، ص ۶۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نیک بندوں اور وَلیوں کی عِید کس قَدَر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اپنے دوستوں کی ضَروریات کا غیب سے اِنتِظام فرمادیتا ہے۔ یہ سب اُس کے کرم کے کرِشمے ہیں۔ بوَقتِ ضَرورت کھانا، پانی وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہو جانا بُزُرگوں سے کرامت کے طور پر وُقُوع میں آتا ہے۔ چُنانچِہ "شرحِ عقائدِ نَسَفِیّہ" میں جہاں کرامت کی چند اَقسام کا بیان ہے وَہاں یہ بھی مَذکور ہے کہ ضَرورت کے وَقت کھانے پانی کا حاضِر ہو جانا بھی کرامت ہی کا ایک شُعبہ ہے۔ بُزُرگانِ دین **رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین** کے خُداداد تَصَرُّفات و کرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مقبُولانِ بارگاہِ خُداوندی **عَزَّوَجَلَّ** ہوتے ہیں کہ اُن کی زَبانِ پاک سے نِکلی ہوئی بات اور دِل میں پیدا ہونے والی خواہشات ربِّ کائنات **عَزَّوَجَلَّ** کی عنایات سے پُوری ہو کر رہتی ہیں۔

ایک سخی کی عید

سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عَمرِو الْاَوْزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بَیان کرتے ہیں کہ **عِیدُ الفِطْر** کی شب دروازے پر دَستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا، "کل عِید ہے لیکن خرچ کیلئے کُچھ نہیں، اگر آپ کچھ

عِنایت فرمادیں توعزّت کے ساتھ ہم عید کادِن گزارلیں گے۔'' میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارافُلاں پڑوسی آیاہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگرتمہاری رائے ہوتو جوپچیس دِرہم ہم نے عِید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمسایہ کودے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔نیک بیوی نے کہا، بہُت اچھا۔چُنانچِہ میں نے وہ سب دِرہم اپنے ہمسایہ کے حوالے کردیئے اور وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھرکسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔میں نے جونہی دروازہ کھولا،ایک آدمی آگے بڑھ کرمیرے قدموں پرگر پڑا اور روروکر کہنے لگا، میں آپ کے والِد کا بھاگا ہوا غُلام ہوں، مجھے اپنی حَرَکت پربہُت نَدامت لاحِق ہوئی تو حاضِر ہوگیا ہوں، یہ پچیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قَبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کاغلام۔میں نے وہ دِینار لے لئے اور غُلام کوآزاد کردیا۔پھرمیں نے اپنی بیوی سے کہا، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو!اُس نے ہمیں دِرہم کے بدلے دِینار عطا فرمائے (پہلے درہم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)!

اللّٰہ عَزَّوَجَل کی اُن پر رَحمت ہواوران کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!دیکھا آپ نے؟ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی نِرالی ہے کہ اُس نے پچیس دِرہم (چاندی کے سِکّے) دینے والے کوآن کی آن میں پچیس دِینار(سونے کے سِکّے) عطافرمادیئے۔اوربُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کا اِیثار بھی خُوب تھا کہ وہ اپنی تمام تَرآسائشوں کودُوسرے مسلمانوں کی خاطِر قُربان کردیتے تھے۔انہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اوراُس کے پیارے حَبیب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔انہیں معلوم تھا کہ اِسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ہمارے حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَحمت عالَم ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ہمارے پیارے سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غُرباء ومَساکین اور یتیموں کی طرف نظرِ خاص رکھتے اور ہر طرح سے اُن کی دِلجُوئی فرمایا کرتے تھے۔

سَلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) اتنی بڑی شان کہ''بعداَزْ خُدا بُزُرگ تُو ہی قِصّہ مُختَصَر'' اوراِس قَدَر تَواضُع کہ جِس کا کوئی نہیں اُس کے حُضُور صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔کیاخُوب فرمایا میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ) نے

کَنْزِ ہر بیکس و بے نَوا پر دُرُود | جرزِ ہر رَفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کَس کی دولت پہ لاکھوں دُرُود | مجھ سے بے بَس کی قوّت پہ لاکھوں سلام

خَلْق کے دَاد رَس سب کے فریاد رَس
کَہفِ روزِ مُصیبت پہ لاکھوں سلام

مُتَوَکِّل (یعنی تَوَکُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنکِسارًا فرمایا کہ بھائی! میں تو نُجیب الدّین مُتَاَکِّل (یعنی بَہُت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اخبارُالاخیار،ص٦٠)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں اور وَلیوں کی عِید کس قَدَر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کی ضَروریات کا غیب سے اِنتِظام فرمادیتا ہے۔ یہ سب اُس کے کرم کے کَرِشمے ہیں۔ بَوَقتِ ضَرورت کھانا، پانی وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہوجانا بُزُرگوں سے کرامت کے طور پر وُقوع میں آتا ہے۔ چُنانچِہ ''شرحِ عقائدِ نَسَفِیَّہ'' میں جہاں کرامت کی چنداَقسام کا بیان ہے وَہاں یہ بھی مَذکور ہے کہ ضَرورت کے وَقت کھانے پانی کا حاضِر ہوجانا بھی کرامت ہی کا ایک شُعبہ ہے۔ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کے خُداداد تَصَرُّفات وکرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مَقبولانِ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتے ہیں کہ اُن کی زَبانِ پاک سے نِکلی ہوئی بات اور دِل میں پیدا ہونے والی خواہشات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے پُوری ہوکر رہتی ہیں۔

ایک سخی کی عید

سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عَمرِو الْاَوْزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بَیان کرتے ہیں کہ عِیدُ الفِطْر کی شب دروازے پر دَستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہَمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا، ''کل عِید ہے لیکن خرچ کیلئے کُچھ نہیں، اگر آپ کچھ عِنایت فرمادیں تو عزّت کے ساتھ ہم عید کا دِن گزارلیں گے۔'' میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فُلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس دِرہم ہم نے عِید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہَمسایہ کو دے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بَہُت اچھا۔ چُنانچِہ میں نے وہ سب دِرہم اپنے ہَمسایہ کے حوالے کردیئے اور وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رورو کر کہنے لگا، میں آپ کے والِد کا بھاگا ہوا غُلام ہوں، مجھے اپنی حَرَکت پر بَہُت نَدامت لاحق ہوئی تو حاضِر ہوگیا ہوں، یہ پچیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دینار لے لئے اور غُلام کو آزاد کردیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں دِرہم کے بدلے دینار عطا فرمائے (پہلے درہم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

سلام اس پر کے جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی شان بھی کتنی نرالی ہے کہ اُس نے پچیس دِرہم (چاندی کے سکّے) دینے والے کو آن کی آن میں پچیس دِینار (سونے کے سِکّے) عطا فرما دیئے۔ اور بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا اِیثار بھی خُوب تھا کہ وہ اپنی تمام تَر آسائشوں کو دُوسرے مسلمانوں کی خاطر قُربان کردیتے تھے۔ انہیں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اور اُس کے پیارے حَبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اِسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَحمتِ عالَم ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ ہمارے پیارے سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غُرَباء ومَساکین اور یتیموں کی طرف نظرِ خاص رکھتے اور ہر طرح سے اُن کی دِلجُوئی فرمایا کرتے تھے ۔

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبحٰنَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) اتنی بڑی شان کہ "بعد اَز خُدا بُزُرگ توئی قصّہ مُختصر" اور اِس قدر تواضُع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے حُضُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ کیا خُوب فرمایا میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ۔

کَنزِ ہر بیکس و بے نَوا پر دُرُود — حرزِ ہر رَفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کَس کی دولت پہ لاکھوں دُرُود — مجھ سے بے بَس کی قوت پہ لاکھوں سلام
خَلْق کے داد رَس سب کے فریاد رَس
کہفِ روزِ مُصیبت پہ لاکھوں سلام

قوت سماعت بحال ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عظمتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑھانے، سینے میں شمعِ اُلفتِ مصطفےٰ جلانے اور عید سعید کی حقیقی خوشیاں پانے کیلئے ہو سکے تو چاندرات ہی کو ہاتھوں ہاتھ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ مَدَنی قافِلے کی برکتیں تو دیکھئے! بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، کوئٹہ میں ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ایک بہرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَورانِ سفر ہی ان کی قوتِ سَماعت بحال ہوگئی اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔

کان بہرے ہیں گر، رکھو ربّ پر نظر — ہو گا لُطفِ خدا، قافِلے میں چلو
دُنیوی آفتیں، اُخروی شامتیں — دور ہوں گی ذرا، قافِلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

صدقہ فطر واجب ہے

سرکارِمدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو حُکم دیا کہ جاکر مکّۂ مُعظّمہ کے گلی کُوچوں میں اِعلان کردو،" صَدَقۂ فِطْر واجِب ہے۔" (جامع ترمذی، ج ۲،ص ۱۵۱، حدیث ۶۷۴)

صدقہ فطر لغویاتوں کا کفارہ ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اِبنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مَدَنی سرکار،غریبوں کے غمخوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَدَقۂ فِطْر مقرّر فرمایا تاکہ فُضُول اور بیہُودہ کلام سے روزوں کی طَہارت (یعنی صفائی) ہوجائے۔نیز مَساکین کی خُورِش (یعنی خوراک) بھی ہوجائے۔ (سنن ابی داود، ج ۲،ص ۱۵۸، حدیث ۱۶۰۹)

روزہ معلق رہتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کہتے ہیں سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پَروَرْدِگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، جب تک **صَدَقۂ فِطْر** ادانہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زَمین وآسمان کے درمیان مُعلّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (کنزُالعُمّال، ج ۸،ص ۲۵۳، حدیث ۲۴۱۲۴)

"عید کی خوشیاں مبارَك" کے 16 حُروف کی نسبت سے فِطرہ کے ۱۶ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ **صَدَقۂ فِطْر** ان تمام مُسلمان مَرد وعورت پر واجِب ہے جو" صاحِبِ نِصاب" ہوں اور اُن کا نِصاب" حاجاتِ اَصلِیَّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی سے)" فارِغ ہو۔ (عالمگیری، ج ۱،ص ۱۹۱)

مدینہ ۲ جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت ہو (اور یہ سب حاجاتِ اَصلِیَّہ سے فارِغ ہوں) اُس کو صاحِبِ نِصاب کہا جاتا ہے۔ (صاحِبِ نصاب "غنی"، "فقیر"، حاجاتِ اصلیہ وغیرہ اصطلاحات کی تفصیلی معلومات فِقہِ حنفی کی مشہور کتاب "بہارِ شریعت حصہ پنجم میں ملاحظہ فرمائیے)

مدینہ ۳ **صَدَقۂ فِطْر** واجِب ہونے کیلئے، "عاقِل وبالِغ" ہونا شَرط نہیں۔ بلکہ بچّہ یا مَجنُون (یعنی پاگل) بھی اگر صاحِبِ نِصاب ہو تو اُس کے مال میں سے اُن کا وَلی (یعنی سَرپرست) ادا کرے۔ (رَدُّالمُحتار، ج ۳،ص ۳۱۲)

"**صدقۂ فطر**" کے لئے مقدارِ نصاب تو وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے جیسا کہ مذکور ہوا لیکن فرق یہ ہے کہ "**صدقۂ فطر**" کے لئے مال کے نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صلاحیت) ہونے اور سال گزرنے کی شرط نہیں اسی طرح جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہیں (مثلاً وہ گھریلو سامان جو روزانہ کام میں نہیں آتا) اور ان کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو تو ان اشیاء کی وجہ سے "**صدقۂ فطر**" واجب ہے۔ زکوٰۃ اور "**صدقۂ فطر**" کے نصاب میں یہ فرق کیفیت کے اعتبار سے ہے۔ (وقارالفتاویٰ، ج ۲،ص ۳۸۵)

مدینہ ٤ **مالِکِ نِصاب** مَرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے اور اگر کوئی **مَجنُون** (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی **صَدَقۂ فِطْر** واجِب ہے، ہاں اگر وہ بچّہ یا مَجنُون خود صاحِبِ نِصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فِطرہ ادا کردے۔ (عالمگیری، ج ۱،ص ۱۹۲)

مدینہ ۵ مَرد صاحبِ نِصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رِشتہ داروں کا **فِطرہ** واجِب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۳)

مدینہ ٦ والد نہ ہو تو دادا جان والِد صاحِب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ صَدَقَۂ فِطْر دینا واجِب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، ج ۲ ص ۳۱۵)

مدینہ ۷ ماں پر اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے صَدَقَۂ فِطْر دینا واجِب نہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳ ص ۳۱۵)

مدینہ ۸ باپ پر اپنی عاقِل بالغ اولاد کا **فِطْرہ** واجِب نہیں۔ (دُرِّمُختار مع رَدِّ الْمُحتار، ج ۳ ص ۳۱۷)

مدینہ ۹ کسی صحیح شَرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکا یا مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بدنصیب نے بِغیر مجبوری کے رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی صاحِبِ نِصاب ہونے کی صُورت میں صَدَقَۂ فِطْر واجِب ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج ۳ ص ۳۱۵)

مدینہ ۱۰ بیوی یا بالغ اولاد جن کا نَفَقَہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) جس شخص کے ذِمّہ ہے وہ اگر اِن کی اجازت کے بِغیر ہی اِن کا **فِطْرہ** ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نَفَقَہ اُس کے ذِمّہ نہیں ہے۔ مَثَلاً بالغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بَسا لیا اور اپنا گُزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو اب اپنے نان نَفَقَہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذِمّہ دار ہو گیا ہے۔ لہٰذا ایسی اولاد کی طرف سے بِغیر اجازت **فِطْرہ** دے دیا تو ادا نہ ہو گا۔

مدینہ ۱۱ بیوی نے بِغیر حُکم شوہر اگر شوہر کا **فِطْرہ** ادا کر دیا تو ادا نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت، حصّہ پنجم، ص ۶۹)

مدینہ ۱۲ عِیدُ الْفِطْر کی صُبحِ صادِق طُلوع ہوتے وَقت جو صاحِبِ نِصاب تھا اُسی پر صَدَقَۂ فِطْر واجِب ہے۔ اگر صُبحِ صادِق کے بعد صاحِبِ نِصاب ہوا تو اب واجِب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۱۳ صَدَقَۂ فِطْر ادا کرنے کا اَفضل وَقت تو یہی ہے کہ عید کو صُبحِ صادِق کے بعد عید کی نَماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رَمَضانُ الْمُبارَک کے کسی بھی دِن بلکہ رَمضان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فِطْرہ** ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۱٤ اگر عید کا دِن گُزر گیا اور **فِطْرہ** ادا نہ کیا تھا تب بھی **فِطْرہ** ساقِط نہ ہوا۔ بلکہ عُمر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے (ایضاً)

مدینہ ۱۵ صَدَقَۂ فِطْر کے مَصارِف وُہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اِنہیں **فِطْرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو **فِطْرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۴)

مدینہ ١٦ ساداتِ کرام کو صَدَقَۂ فِطْر نہیں دے سکتے۔

صدقہ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں

''ایک سو پَچھتّر روپے اَٹھنّی بھر'' (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ، یا دو کلو اور تقریباً پچاس گرام) وَزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صَدَقَۂ فِطْر کی مِقدار ہے۔

قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دِن تین سو مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" پڑھے اور فوت شُدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قَبْر میں ایک ہزار انوار داخِل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی قَبْر میں بھی ایک ہزار انوار داخِل فرمائیگا۔ (یہ وِرْد دونوں عِیْدَین میں کیا جاسکتا ہے)

(مُکاشَفَۃُ القُلُوب، ص ۳۰۸)

نماز عید سے قبل کی ایک سنت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بَیان کیا جاتا ہے جو عِیْدَیْن (یعنی عیدُ الفِطر اور بَقَر عید دونوں ہی) میں سُنَّت ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِیْدُ الفِطْر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور عیدُ الْاَضْحٰی کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجاتے۔

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۷۰، حدیث ۵۴۲)

اور "بُخاری" کی رِوایَت حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہے کہ عِیْدُ الفِطر کے دِن (نَمازِ عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند **کھجوریں** نہ تَناوُل فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح البخاری، ج ۱، ص ۳۲۸، حدیث ۹۵۳)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِید کو (نَمازِ عِید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۶۹، حدیث ۵۴۱)

نماز عید کا طریقہ

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: "میں نیّت کرتا ہوں دو رَکْعَت نَمازِ عیدُ الفِطر (یا عیدُ الاَضحٰی) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اِس امام کے" پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں

(ماخوذ از دُرِّمختار، ردالمحتار، ج ۳، ص ۶۶)

پھر امام تَعوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ جَہر (یعنی بُلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکْعَت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جَہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اکبر کہئے

اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابق نَماز مکمَّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار
''سُبحٰنَ اللّٰہ'' کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، ج۱،ص۱۵۰)

عید کی ادھوری جماعت ملی تو......؟

پہلی رَکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مُقتدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تَحریمہ کے عِلاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچِہ امام نے قراءَت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچِہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللّٰہُ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا تو باقی ساقِط ہو گئیں (یعنی بقِیَّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقِیَّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پاجائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماخوذ از دُرِّمختار و ردالمحتار، ج۳،ص۵۵،۵۶،۵۷)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسِد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رَکعت چاشت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمختار، ج۳،ص۵۸،۵۹)

عید کے خطبے کے احکام

نَماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمُعہ میں جو چیزیں سنّت ہیں اس میں بھی سنّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جُمُعہ کے پہلے خُطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے 14 بار اللّٰہُ اکبر کہنا سنّت ہے اور جُمُعہ میں نہیں۔

(دُرِّمختار، ج۳،ص۵۷،۵۸، بہارِشریعت، حصّہ۴،ص۱۰۹، مدینۃ المرشد بریلی شریف)

”عید میں غریبوں کو مت بھولو“ کے 21 حُروف کی نسبت سے عِید کے اِکیس مستحب

﴿۱﴾ حَجامت بنوانا، (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ انگریزی بال)

﴿۲﴾ ناخُن تَرشوانا۔

﴿۳﴾ غُسل کرنا۔

﴿٤﴾ مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے)

﴿۵﴾ اچّھے کپڑے پہَننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے۔

﴿٦﴾ خُوشبو لگانا۔

﴿۷﴾ انگوٹھی پہَننا، (اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے عِلاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا)

﴿۸﴾ نَمازِ فَجر مسجِد مَحَلّہ میں پڑھنا۔

﴿۹﴾ عِیدُ الفِطر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا۔ مگر عِشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (مَلامت) کیا جائے گا۔

﴿۱۰﴾ نَمازِ عید، عِید گاہ میں ادا کرنا۔

﴿۱۱﴾ عِید گاہ پیدل جانا۔

﴿۱۲﴾ سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں۔

﴿۱۳﴾ نَمازِ عِید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا۔

﴿۱٤﴾ عِید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا۔ (اَفضل تو یِہی ہے مگر عِید کی نَماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں)

﴿۱۵﴾ خُوشی ظاہر کرنا۔

﴿۱٦﴾ کثرت سے صَدَقہ دینا۔

﴿۱۷﴾ عیدگاہ کو اِطمینان ووَقار اور نیچی نِگاہ کئے جانا۔

﴿۱۸﴾ آپس میں مُبارَک باد دینا۔

﴿۱۹﴾ بعدِ نَمازِ عِید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مُسَرَّت ہے (بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص ۱۷۱) مگر اَمرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا محلِّ فِتنہ ہے۔

﴿۲۰﴾ عِیدُ الْاَضحٰی (یعنی بَقَر عید) تمام اَحکام میں عِیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرْف بعض باتوں میں فَرق ہے۔ مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَر عید میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کَراہت بھی نہیں۔

﴿۲۱﴾ عِیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نَمازِ عِیدُ الْاَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** سب سے بڑا ہے، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** سب سے بڑا ہے، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** سب سے بڑا ہے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** سب سے بڑا ہے اور **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہر سال رَمَضانُ المُبارَک میں اعتِکاف کی سعادت اور ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کی خوب بَرَکتیں لوٹئے پھر عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے اور عید کے دنوں میں **مَعاذَ اللّٰہ عزوجل** آج کل کئے جانے والے طرح طرح کے گناہوں سے بچنے کیلئے ایّامِ عید میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافِلوں** میں سُنّتوں بھرا سفر اختیار کیجئے۔ ترغیب وتَحریص کی خاطِر ایک نہایت ہی خوشگوار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ چُنانچِہ بابُ المدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مُقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً ۲۵ برس) کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک گیراج (GARAGE) پر کام کرتا تھا۔ اگرچِہ فی نَفسِہٖ گیراج یعنی گاڑیوں کی مَرَمّت کا کام غَلَط نہیں، مگر آج کل گناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسِطہ پڑا ہوگا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قَدَر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حُصول جُوئے شِیر لانے کے مُتَرادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے۔ گندے ماحول گندی روزی کی نُحوست کا عالَم تو دیکھئے کہ مجھ بدنصیب کو پنج وقتہ نَماز کجا جُمعہ بلکہ عیدَین کی نَمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک T.V. پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتا بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی بُرائیاں میرے اندر موجود تھیں۔ میری اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ **مکتبۃ المدینہ** سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان "**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی خُفیہ تدبیر" کی کیسیٹ سُنی جس نے مجھے سرتاپا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد رَمَضانُ المُبارَک میں **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کا شَرَف ملا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو چکا ہوں، پانچوں وقت نَمازوں کی پابندی ہے، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ مجھ جیسا گنہگار بے نَمازی انسان جو عید کے بہانے بھی مسجد کا رُخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وقت تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک مسجد کی ذَیلی مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے بے نَمازیوں کو نَمازی بنانے کی جُستُجو میں رہتا ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے آگے بڑھوں ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں **عیدِ سعید** کی خُوشیاں سُنَّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دِیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دید کی مَدَنی عید بار بار نصیب فرما۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

مجھ گنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے

کورنگی بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی (عمر ۲۲ سال) کی تحریر کا خلاصہ ہے: افسوس! میں ایک بے نمازی اور فلموں ڈراموں کا شوقین بگڑا ہوا نوجوان تھا۔ بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی اندھیریوں میں بھٹک رہا تھا، بُری صُحبت کی وجہ سے زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (۱٤۲٦ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا رحمتِ خُداوندی عزوجل کی چھما چھم بارِشیں برسنے لگیں، مجھ پاپی و بدکار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے اور میں کریمیہ قادِریہ مسجد کورنگی نمبر ڈھائی، بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے اجتماعی اِعتِکاف میں رَمَضانُ المُبارَک کے آخِری عَشَرہ میں **مُعتَکِف** ہوگیا۔ میری خِزاں رسیدہ زِندگی کی شام میں صبحِ بہاراں کے مَدَنی پھول کھلنے لگے، مجھ گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بن گیا، داڑھی اور عمامہ شریف سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر نصیب ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت ایک مسجِد کے اندر ذَیلی قافِلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصِل ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے میری پیاری پیاری دعوتِ اسلامی میں آخِری دم تک استقامت نصیب فرمائے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا اگر چاہیے ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہیے ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نفل روزوں کے فضائل

درود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **قیامت** کے روز اللہ عزوجل کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا

(۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی کو دور کرے۔

(۲) میری سنت کو زندہ کرنے والا۔

(۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی رحمہ اللہ، حدیث ۳۶۶، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نفل روزوں کے دینی و دُنیوی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے عِلاوہ نَفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہُت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اَصل یہ ہے کہ اِس سے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** راضی ہوتا ہے۔

روزہ داروں کیلئے بخشش کی بشارت

اللّٰہ تبارَکَ وتَعَالٰی (پارہ ۲۲ سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۵) میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝
(پ ۲۲، الاحزاب ۳۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کررکھا ہے۔

اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی (پارہ۲۹ سورۃُ الحاقّۃ کی آیت نمبر۲۴) میں ارشاد فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ (پ۲۹، الحاقۃ ۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

حضرتِ سیِّدُنا وکیع علیہ رحمۃ السَّمیع فرماتے ہیں، اِس آیتِ کریمہ میں ''گزرے ہوئے دنوں سے مُراد روزوں کے دن ہیں کہ لوگ ان میں کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔''

(المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح، ص۳۳۵، دار خضر بیروت)

''یااللہ ہمیں نیک بنا دے''

کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے نَفلی روزوں کے 18 فضائل

جَنّت کا انوکھا دَرَخت

مدینہ ۱: حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن زَید جُہَنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے ایک نَفلی روزہ رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جنّت میں ایک دَرَخت لگائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سَیب سے بڑا ہوگا۔ وہ (موم سے الگ نہ کئے ہوئے) شَہد جیسا میٹھا اور (موم سے الگ کئے ہوئے خالص شہد کی طرح) خوش ذائِقہ ہوگا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت روزہ دار کو اس دَرَخت کا پھل کِھلائے گا۔ (طبرانی کبیر، ج۱۸، ص۳۶۶، حدیث ۹۳۵)

40 سال کا فاصِلہ دوزخ سے دُوری

مدینہ ۲: تاجدارِ رسالت، شفیعِ روزِ قِیامت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: ''جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفل روزہ رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے دوزخ سے چالیس ۴۰ سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔'' (کنزُ العُمّال، ج۸، ص۲۵۵، حدیث ۲۴۱۴۸)

دوزخ سے 50 سال مَسافت دُوری

مدینہ ۳: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافِیَت نشان ہے: ''جس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک دن کا نَفل روزہ رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس ۵۰ سالہ مَسافت کا فاصِلہ فرمادے گا۔'' (کنزُ العُمّال، ج۸، ص۲۵۵، حدیث ۲۴۱۴۹)

زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

مدینہ ۴: **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

والہٖ وسلّم کا فرمانِ رَغبت نِشان ہے: ''اگر کسی نے ایک دِن نَفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔'' (ابویعلی، ج ۵، ص ۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴)

جہنَّم سے بہُت زیادہ دُوری

مدینہ ۵: حضرتِ سیِّدُ نا عُتبہ بن عبدِ سُلَمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''جس نے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابَین (یعنی درمیانی) فاصِلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نَفل روزہ رکھا **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا زمین وآسمان کا درمیانی فاصِلہ ہے۔

(طبرانی معجم کبیر، ج ۱۷، ص ۱۲۰، حدیث ۲۹۵)

ایک روزہ رکھنے کی فضیلت

مدینہ ۶: حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم رءُوف رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو **اللہ عَزَّوَجَل** کی رِضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے جہنَّم سے اِتنا دور کردیتا ہے جتنا فاصِلہ ایک کوا بچپن سے بوڑھا ہوکر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کرسکتا ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۶۱۹، حدیث ۱۰۸۱۰)

بہترین عمل

مدینہ ۷: حضرتِ سیِّدُ نا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے کوئی عَمل بتایئے۔'' ارشادفرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا عَمل کوئی نہیں۔'' میں نے پھر عرض کی، ''مجھے کوئی عَمل بتایئے۔'' فرمایا: ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عَمل نہیں۔'' میں نے پھر عرض کی، ''مجھے کوئی عَمل بتایئے۔'' فرمایا: ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مِثل نہیں۔ (نسائی، ج ۴، ص ۱۶۶)

مدینہ ۸: ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہِ مُکرَّم میں حاضِر ہوکر عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جس کے ذَرِیعے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** مجھے نَفع دے۔'' فرمایا: روزے کو اپنے اوپر لازِم کرلو کیونکہ اِس کی کوئی مِثل نہیں۔ (ایضاً)

مدینہ ۹: ایک رِوایت میں ہے کہ میں نے عَرض کی، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مجھے ایسا عَمل بتایئے جس کے سبب جنَّت میں داخِل ہوجاؤں۔'' فرمایا: ''روزے کو خود پر لازم کرلو کیونکہ اس کی مِثل کوئی عَمل نہیں۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۵، ص ۱۷۹، حدیث ۳۴۱۶)

راوی کہتے ہیں، ''حضرتِ سیِّدُ نا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دن کے وَقت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا۔ (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے) (المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ص ۳۳۸)

سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے

مدینہ ۱۰: حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جہاد کیا کرو خُود کفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو تندُرُست ہو جاؤ گے اور سفر کیا کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ گے۔'' (المعجم الاوسط، ج ۶، ص ۱۴۶، حدیث ۸۳۱۲)

مَحشر میں روزہ داروں کے مزے

مدینہ ۱۱: حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قِیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے اور پانی کے کوزے جن پر مشک سے مُہر ہوگی انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے پس وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں مُبتلا ہوں گے۔ (کنزالعمال، ج ۸، ص ۲۱۳، حدیث ۲۳۶۳۹، والتدوین فی اخبار قزوین، ج ۲، ص ۳۲۶)

سونے کے دستر خوان

مدینہ ۱۲: حضرتِ سیِّدُ نا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روزہ دار کا ہر بال اس کے لئے تسبیح کرتا ہے، بروزِ قیامت عَرش کے نیچے روزے داروں کے لئے مَوتیوں اور جَواہر سے جَڑا ہوا سونے کا ایسا دستر خوان بچھایا جائے گا جو اِحاطۂ دُنیا کے برابر ہوگا، اِس پر قسم قسم کے جنّتی کھانے، مَشروب اور پھل فروٹ ہوں گے وہ کھائیں پیئیں گے اور عیش و عشرت میں ہوں گے حالانکہ لوگ سخت حساب میں ہوں گے۔ (الفردوس بماثور الخطاب، ج ۵، ص ۴۹۰، حدیث ۸۸۵۳)

قِیامت میں روزہ دار کھائیں گے

مدینہ ۱۳: حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (قِیامت میں) دستر خوان بچھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار اِن پر سے کھائیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۴۲۴، حدیث ۱۰)

روزہ رکھے وہ جنّتی ہے

مدینہ ۱۴: حضرتِ سیِّدُ نا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، **رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے محض **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رِضا کیلئے کَلِمہ پڑھا وہ جنّت میں داخِل ہوگا اور اس کا خاتمہ بھی کَلِمہ پر ہوگا۔ اور جس نے کسی دِن **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رِضا کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتمہ بھی اِسی پر ہوگا اور وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔ اور جس نے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رِضا کیلئے صَدَقہ کیا اس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔

(مُسند امام احمد، ج ۹، ص ۹۰، حدیث ۲۳۳۸۴)

سخت گرمی میں روزے کی فضیلت

مدینہ ۱۵ : حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سمندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اُٹھا دیئے گئے تو ہاتفِ غیب سے ایک آواز آئی، "اے سفینے والو! رکو میں تمہیں بتاؤں کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اپنے ذِمّۂ کرم پر کیا لیا ہے؟ حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، "اگر تم بتا سکتے ہو تو ضرور بتاؤ؟ اُس نے کہا، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے لئے پیاسا رکھے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت) میں سَیراب کرے گا۔" امام ابوبکر عبداللہ اَلمعروف ابنِ ابی الدُّنیا "کتابُ الجُوع" میں فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے حضرتِ سیِّدُ نا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص اُس دن بھی روزہ رکھا کرتے کہ اتنی گرمی ہوتی کہ انسان اپنے فاضِل کپڑے بھی گرمی کی وجہ سے اُتارنے پر مجبور ہو جائے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، ج۲، ص۵۱، حدیث۱۸)

دوسروں کو کھاتا دیکھ کر صبر کرنے والے روزہ دار کا ثواب

مدینہ ۱۶ : حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سلطانِ دوجہان شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ۔" میں نے عرض کی، "میں روزے سے ہوں۔" تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔" ایک روایت میں ہے، "کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج۵، ص۱۸۱، حدیث۳۴۲۱)

مدینہ ۱۷ : حضرتِ سیِّدُ نا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت مالکِ جنّت، محبوبِ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے (حضرتِ سیِّدُنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، "اے بلال! آؤ ناشتہ کریں۔" تو (حضرتِ سیِّدُنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، "میں روزہ سے ہوں۔ تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا رزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔" پھر فرمایا، اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور ملائکہ اس کیلئے اِستغفار کرتے رہتے ہیں۔" (ابنِ ماجہ، ج۲، ص۳۴۸، حدیث۱۷۴۹)

روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت

مدینہ ۱۸ : اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ مُنوّرہ، سُلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو روزے کی حالت میں مرا، اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے

اس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔ (الفردوس بماثور الخطاب، ج ۳، ص ۵۰۴، حدیث ۵۵۵۷)

نیک کام کے دوران موت کی سعادت

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے۔ بلکہ کسی بھی نیک کام کے دَوران موت آنا نہایت ہی اچھی علامت ہے۔ مَثَلاً باوُضو یا دورانِ نَماز مَرنا، سفرِ مدینہ کے دَوران بلکہ مدینۂ منوّرہ میں رُوح قبض ہونا، دَورانِ حج مکّۂ مُکرّمہ، مِنٰی، مُزدَلِفہ یا عَرَفات شریف میں فَوتگی، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے دَوران دنیا سے رخصت ہونا، یہ سب ایسی عظیم سعادتیں ہیں کہ صِرف خوش نصیبوں ہی کو حاصِل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا خَیثَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ اِنتِقال کسی اچھے کام مَثَلاً حج، عُمرہ، غَزوہ (جہاد)، رَمَضان کے روزے وغیرہ کے بعد ہو۔

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

اچھے کام کے دَوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت مُقدّر والوں ہی کا حصّہ ہے۔ اِس ضِمن میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اِجتماعی اعتکاف کی ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کا عزمِ مُصَمَّم کرلیجئے۔ چُنانچہ مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات، الھند) کے کالو چاچا (عمر تقریباً 60 برس) رَمَضانُ المُبارَك (۱۴۲۵ھ 2004) کے آخِری عشرے میں شاہی مسجد (شاہ عالم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتِکاف میں مُعتَکِف ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے مگر عاشِقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتِکاف میں شُمولیّت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ اعتِکاف میں بہُت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ دعوتِ اسلامی کے **72** مَدَنی انعامات میں سے پہلی صَف میں نَماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے مَدَنی انعام کا خوب جذبہ ملا۔ چُنانچہ اُنہوں نے پہلی صَف میں نَماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ ۲ شوال المکرّم یعنی عیدُ الفِطر کے دوسرے روز تین دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیا۔ مَدَنی قافِلہ سے واپَسی کے پانچ یا چھ دن کے بعد یعنی 11 شوال المکرّم ۱۴۲۵ھ (2004) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیّت بھی تھی مگر تاخیر کی صورت میں پہلی صَف فوت ہوجانے کا خَدشہ تھا۔ لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کیا اور اذان سے قَبل ہی مسجِد میں پہنچ گئے، وُضو کر کے جُوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کَلِمہ شریف اور دُرُود پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اعتِکاف کی بَرَکت سے مَدَنی انعامات کے دوسرے مَدَنی انعام پہلی صَف میں نَماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالو چاچا کو انتِقال کے وَقت بازار کی غفلت بھری فَضاؤں سے اُٹھا کر مسجِد کی رحمت بھری فَضاؤں میں پہنچا دیا اور کیسی خوش نصیبی کہ آخِری وقت کَلِمہ و دُرُود نصیب ہوگیا۔ سبحٰنَ اللہ! اور جس کو مرتے وَقت کَلِمہ شریف نصیب ہوجائے اُس کا

قبر و حشر میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ہو، وہ داخلِ جنّت ہوگا۔

(ابوداود، ج ۳،ص ۱۳۲، حدیث ۳۱۱۶)

مزید دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سنئے: چُنانچِہ انتِقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالو چاچا سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

موت فضلِ خدا عزوجل ہو ایمان پر ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
رب کی عزوجل رحمت سے پاؤ گے جنّت میں گھر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاشُوراء کے روزہ کے فضائل

”یا شہیدِ کربلا ہو دور ہر رنج و بلا“

کے پچّیس حُروف کی نسبت عاشُوراء کی 25 خُصُوصِیّات

(۱) 10 محرَّمُ الْحرام عاشوراء کے روز حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰه عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی توبہ قَبول کی گئی۔

(۲) اِسی دن انہیں پیدا کیا گیا۔

(۳) اِسی دن انہیں جنّت میں داخِل کیا گیا۔

(٤) اِسی دن عَرش

(۵) کُرسی

(٦) آسمان

(۷) زمین

(۸) سورج

(۹) چاند

(۱۰) سِتارے اور

(۱۱) جنّت پیدا کئے گئے۔

(۱۲) اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا ہوئے۔

(۱۳) اِسی دن انہیں آگ سے نَجات ملی۔

(۱۴) اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور آپ کی اُمّت کو نَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سَمیت غَرَق ہوا۔

(۱۵) حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا کئے گئے۔

(۱۶) اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا۔

(۱۷) اسی دن حضرتِ سیِّدُ نا نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی کوہِ جُودی پر ٹھہری۔

(۱۸) اسی دن حضرتِ سیِّدُ نا سُلیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مُلکِ عظیم عطا کیا گیا۔

(۱۹) اسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔

(۲۰) اسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بینائی کا ضُعف دور ہوا۔

(۲۱) اسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام گہرے کنویں سے نکالے گئے۔

(۲۲) اسی دن حضرتِ سیِّدُ نا ایوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تکلیف رَفع کی گئی۔

(۲۳) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارِش اسی دن نازل ہوئی اور

(۲۴) اسی دن کا روزہ اُمّتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کا روزہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب، ص ۳۱۱)

(۲۵) امامُ الہُمام، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ تِشنہ کام سیِّدُ نا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مع شہزادگان و رُفقاء تین دن بھوکا رکھنے کے بعد اسی عاشوراء کے روز دشتِ کربلا میں انتہائی سفّاکی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"یا حُسَین"

کے چھ حُروف کی نسبت سے مُحَرَّمُ الحرام اور عاشُورا کے روزوں کے 6 فضائل

مدینہ ۱ : حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "رَمَضان کے بعد مُحرَّم کا روزہ افضل ہے اور فَرض کے بعد افضل نَماز صَلٰوۃُ اللَّیل (یعنی رات کے نوافِل) ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۹۱، حدیث ۱۱۶۳)

مدینہ ۲ : طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مُحَرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہے۔

(طَبَرانی فی الصغیر، ج ۲، ص ۸۷، حدیث ۱۵۸۰)

یوم موسیٰ علیہ السلام

مدینہ ۳: حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، "رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) جب مدینۃُ الْمُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْما میں تشریف لائے، یہُود کو عاشوراء کے دن روزہ دار

پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی، یہ عظمت والا دن ہے کہ اِسمیں موسیٰ علیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نَجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہٰذا موسیٰ علیہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ (علیہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام) کی مُوافَقَت کرنے میں بہ نسبت تمھارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خُود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حُکم بھی فرمایا۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۵۶، حدیث ۲۰۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نعمتِ عُظمیٰ کی یاد تازہ ہوگی۔ اور اُسکا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قُرانِ عظیم میں ارشاد فرمایا:-

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ؕ (پ ۱۳، ابراھیم ۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور انھیں اللہ کے دن یاد دلا۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ "اَیّٰمِ اللہ سے وہ دن مُراد ہیں جن میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَنّ و سَلْوٰی اُتارنے کا دن، حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان اَیّام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اِس آیت کے حکم میں داخِل ہے۔" (مُلَخّصاً خزائنُ العرفان، ص ۴۰۹)

عید میلاد النبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم مسلمانوں کیلئے سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یومِ وِلادت سے بڑھ کر کون سا دن "یومِ اِنعام" ہوگا؟ تمام نعمتیں اُنہیں کے طُفیل تو ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ اُنہیں کے صدقہ میں عید بھی عید ہوئی۔ اِسی وجہ سے پیر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا:

فِیْهِ وُلِدْتُّ یعنی اِس دن میری وِلادت ہوئی۔ (صحیح مسلم، ص ۵۹۱، حدیث ۱۱۶۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا کے بے شمار مُمالِک کے لاتعداد مقامات پر ہر سال عیدِ مِیلادُ النَّبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیعُ النُّور شریف کی ۱۲ ویں شب کو عظیم الشان اِجتماعِ میلاد کا اِنعقاد ہوتا ہے اور بالخُصوص میرے حُسنِ ظَن کے مُطابِق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا اجتماعِ میلاد بابُ المدینہ کراچی میں مُنعقِد ہوتا ہے۔ اور عید کے روز مرحبا یا مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عاشُوراء کا روزہ

مدینہ ٤: حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، ''میں نے سلطانِ دوجہان، شہنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جُستجُو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشوراء کا دن اور یہ کہ رَمَضان کا مہینہ۔'' (صحیح بخاری، ج ا،ص ٦٥٧، حدیث ٢٠٠٦)

یہودیوں کی مُخالَفت کرو

مدینہ ٥: نبیِ رَحمت، شفیعِ امّت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔

(مسند امام احمد، ج ا،ص ٥١٨، حدیث ٢١٥٤)

عاشوراء کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارھویں '' مُحرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

مدینہ ٦: حضرتِ سیِّدُ نا ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، **رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: مجھے **اللہ** پر گُمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔
(صحیح مسلم، ص ٥٩٠، حدیث ١١٦٢)

سارا سال آنکھیں دکھیں نہ بیمار ہو

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، مُحرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہُت ثواب پائے گا۔ بال بچّوں کیلئے دسویں مُحرَّم کو خوب اچّھے اچّھے کھانے پکائے تو اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہید کربلا سیِّدُ نا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتحہ کرے بہُت مُجرّب (یعنی مؤثر و آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ یعنی ١٠ مُحرَّمُ الحرام کو غُسل کرے تو تمام سال اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے اَمن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زَم زَم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔

(تفسیر روحُ البیان، ج ٤،ص ١٤٢، کوئٹہ، اسلامی زندگی، ص ٩٣)

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص یومِ عاشوراء اِثمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس آنکھیں کبھی بھی نہ دکھیں گی۔ (شعب الایمان، ج ٣،ص ٣٦٧، حدیث ٣٧٩٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رجب المرجب کے روزے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک چار مہینے خُصُوصیّت کے ساتھ حُرمت والے ہیں۔ چُنانچہ سورۃُ التَّوبہ میں ارشاد ہوتا ہے،

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۝

(پ۱۰، التوبہ ۳۶)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ میں قَمری مہینوں کا ذِکر ہے جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے، اَحکامِ شرع کی بِنا بھی قَمری مہینوں پر ہے۔ مَثَلاً رَمَضانُ المبارَك کے روزے، زکوٰۃ، مَناسِکِ حج شریف وغیرہ نیز اسلامی تہوار مَثَلاً عیدِ میلادُ النَّبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، عیدُ الفِطر، عیدُ الاَضحٰی، شبِ معراج، شبِ بَراءَت، گیارھویں شریف، اَعراسِ بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبین وغیرہ بھی قَمری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں افسوس! آجکل جہاں مسلمان بے شمار سنّتوں سے دُور جا پڑا ہے وَہاں اسلامی تاریخوں سے بھی بالکل ناآشنا ہوتا جا رہا ہے۔ غالِباً ایک لاکھ مسلمانوں کے اجتماع میں اگر یہ سُوال کیا جائے کہ "بتاؤ آج کس ہجری سن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟" تو شاید بمشکل سو مسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں گے۔ آیتِ گزشتہ کے تَحت حضرتِ سَیِّدُنا صدرُ الاَفاضِل مولینا نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائنُ العِرفان میں فرماتے ہیں: (چار حُرمت والے مہینوں سے مُراد) تین مُتَّصِل (یعنی یکے بعد دیگرے) ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ، مُحرَّم اور ایک جُدا رَجَب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیّت میں بھی ان میں قِتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حُرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔

(خزائن العرفان، ص ۳۰۹)

ایمان افروز حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَ علیہِ الصَّلوٰۃُ والسَّلام کے دور کا واقِعہ ہے کہ ایک شخص مدّت سے کسی عورت پر عاشِق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی معشوقہ پر قابو پا لیا۔ لوگوں کی ہلچل سے اُس نے اندازہ لگایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اُس نے کہا، "رَجَب کا۔" یہ شخص حالانکہ

کافِر تھا مگر رَجَبَ شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہوگیا اور زِنا سے باز رہا۔ حضرتِ سَیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کو حُکم ہوا کہ ہمارے فُلاں بندے کی زیارت کو جاؤ۔ آپ تشریف لے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکم اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایا۔ یہ سنتے ہی اُس کا دل نورِ اسلام سے جگمگا اٹھا اور اُس نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (انیس الواعظین، ص ۱۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے رجب کی بہاریں! رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تعظیم کرکے ایک کافِر کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔ تو جو مسلمان ہوکر رَجَبُ الْمُرَجَّب کا احترام کریگا اُس کو نہ جانے کیا کیا اِنعام ملیں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ رَجَب شریف کا خوب احترام کیا کریں۔ قراٰنِ پاک میں بھی حُرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے روکا گیا ہے۔

نُورالعِرفان" میں فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (ترجمۂ کنز الایمان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو) کے تحت ہے۔ "یعنی خُصوصیت سے ان چار مہینوں میں گناہ نہ کرو کہ ان میں گناہ کرنا اپنے اوپر ظلم ہے یا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔" (نورالعرفان، ص ۳۰۶)

دو سال کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُ نا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سالار، شَہَنشاہِ اَبرار، دوعالَم کے مالِک ومختار بِاِذنِ پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: **"جس نے ماہِ حرام میں تین دن جُمعرات، جُمُعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اسکے لئے دوسال کی عبادت کا ثواب لکھا جائیگا۔"** (مَجمع الزوائد، ج ۳ ص ۴۳۸، حدیث ۵۱۵۱)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شئے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

رجب کی بہاریں

حُجَّةُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُ نا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "مُکَاشَفَةُ الْقُلُوب" میں فرماتے ہیں: "رجب "دراصل تَرجِیب سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے اِس کے معنٰی ہیں، "تعظیم کرنا۔" اِس کو اَلْاَصَبّ (یعنی سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اس ماہِ مبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہوجاتا ہے اور عبادت کرنے والوں پر قَبولیّت کے انوار کا فَیضان ہوتا ہے۔ اسے اَلْاَصَمّ (یعنی خوب بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں جنگ وجَدَل کی آواز بالکل سنائی نہیں دیتی۔ اسے **رَجَب** بھی کہا جاتا ہے کہ جنّت کی ایک نَہر کا نام "رَجَب" ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اِس نَہر سے وُہی پئے گا جو **رَجَب** کے مہینے میں روزے رکھے گا۔ (مُکَاشَفَةُ القُلُوب، ص ۳۰۱، دارالکتُبُ العِلمِیۃ بیروت)

غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن میں ہے کہ اس ماہ کو"شَھرِ رَجْم" بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجْم یعنی سنگ سار کیا جاتا ہے تا کہ وہ مسلمانوں کو اِیذاء نہ دیں۔ اس ماہ کو اَصَمّ (یعنی خوب بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نازِل ہونے کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ اُمّتوں کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اِس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔ (غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن ،ص ۲۲۹)

رجب کے تین حروف

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کی بہاروں کی تو کیا بات ہے! "مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں ہے، بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین فرماتے ہیں، "رَجَب" میں تین حُروف ہیں۔ ر، ج، ب، "ر" سے مُراد رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، "ج" سے مُراد بندے کا جُرم، "ب" سے مُراد بِرّ یعنی اِحسان و بھلائی۔ گویا **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** فرماتا ہے، میرے بندے کے جُرم کو میری رَحمت اور بھلائی کے درمیان کر دو۔

(مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب، ص ۳۰۱)

عِصیاں سے کبھی ہم نے کَنارا نہ کیا ... پَر تُو نے دل آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنَّم کی بہُت کی تجویز ... لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کیا

بیج بونے کا مہینہ

حضرتِ سَیِّدُ نا علاَّمہ صَفُّوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: رَجَبُ المُرَجَّب بیج بونے کا، **شَعبانُ الْمُعَظَّم** آبپاشی کا اور رَمَضَانُ المبارَک فَصل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ لہٰذا جو رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کا بیج نہیں بوتا اور **شَعبانُ الْمُعَظَّم** میں آنسوؤں سے سَیراب نہیں کرتا وہ رَمَضَانُ الْمبارَک میں فصلِ رَحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں، رَجَبُ الْمُرَجَّب جِسم کو، **شَعبانُ الْمُعَظَّم** دل کو اور رَمَضانُ المُبارَک رُوح کو پاک کرتا ہے۔

(نُزْہَۃُ الْمَجَالِس ، ج ۱، ص ۱۵۵)

جو ساری زندگی نہ سیکھ سکا وہ دس دن میں سیکھ لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رجب المرجب میں عبادت اور روزوں کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مر بُوط رہئے۔ سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بنئے اور دعوتِ اسلامی کی جانب سے کئے جانے والے اجتماعی اعتکاف میں حصّہ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل آپ کی زندگی میں مَدَنی انقلاب آ جائیگا۔ ترغیباً ایک خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کچھ اس طرح تھی، میں اُن دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، اپنے مکان کے مالِک جو کہ دعوتِ اسلامی والے تھے کی **انفرادی کوشش** سے اُن کے ساتھ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تحت غوثیہ مسجد نیو سعید آباد میمن کالونی میں ہونے والے رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرے کے **اِعتِکاف** میں بیٹھ گیا۔ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ اعتکاف

کرنے کی برکتیں بیان سے باہر ہیں۔ الغرض میں نے اُن دس دنوں میں وہ کچھ سیکھا جو پچھلی تمام زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ میں نے اعتِکاف ہی میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو مضبوطی سے اپنالیا، وہیں سے مستقل عمامہ شریف سجالیا، عید کے دوسرے دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر مَدَنی رنگ چڑھتا چلا گیا اور یہ بیان قلمبند کرتے وَقت تنظیمی طور پر مَدَنی انعامات کا ذمّہ دار ہوں۔

رحمتیں لوٹنے کے لئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کیلئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانچ بابرکت راتیں

حضرتِ سیِّدُ نا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے، ''پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رَدنہیں کی جاتی

﴿۱﴾ رجَب کی پہلی رات

﴿۲﴾ پندرَہ شعبان

﴿۳﴾ جُمعرات اور جُمُعہ کی درمیانی رات

﴿٤﴾ عیدُ الفِطر کی رات

﴿۵﴾ عیدُ الاَضحٰی کی رات۔'' (الجامع الصَّغیر، ص۲۴۱، حدیث۳۹۵۲)

حضرتِ سیِّدُ نا خالِد بن مِعدان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ''سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے تو اللہ تعالٰی اُسے داخِلِ جنّت فرمائے گا۔

﴿۱﴾ رجب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اسکے دن میں روزہ رکھے۔

﴿۳،۲﴾ عیدَین (یعنی عیدُ الفِطر اور عیدُ الاَضحٰی) کی راتیں کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (عیدَین کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے)

﴿٤﴾ شعبان کی پندرَھویں رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

﴿۵﴾ اور شبِ عاشوراء (یعنی مُحرّم الحرام کی دَسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

(غُنیۃ الطالبین، ص۲۳۶، داراحیاء التراث العربی بیروت)

پہلا روزہ تین سال کے گناہوں کا کفارہ

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، سرورِ کونَین، نبیُّ الحرمَین، سیّدُ الثَّقَلَین، امامُ القِبلَتَین، صاحِبِ قابَ قوسَین، نانائے حَسَنَین، صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہما کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے، ''رجَب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو

سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔"

(الجامع الصّغیر، حدیث ۵۰۵۱، ص ۳۱۱)

ایک جنّتی نہر کا نام رجب ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جنّت میں ایک نَہر ہے جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اس نَہر سے سیراب کریگا۔"

(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۶۷، حدیث ۳۸۰۰)

نورانی پہاڑ

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیهِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کا گزر ایک جگمگاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔ آپ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس پہاڑ کو قُوَّتِ گویائی عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یا رُوحَ اللہ! (علٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیهِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا، اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا، "میرے اندر ایک آدمی رہتا ہے۔" سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیهِ الصَّلوٰۃُ والسَّلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو مجھ پر ظاہر فرما دے۔ یکا یک پہاڑ شَق ہوگیا اور اُس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے ایک بُزُرگ برآمد ہوئے۔ اُنہوں نے عرض کی، "میں حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ (علٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیهِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) کا اُمَّتی ہوں میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبیِّ آخِرُ الزَّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بِعْثَتِ مُبارَکہ تک زندہ رکھے تا کہ میں اُن کی زیارت بھی کروں اور ان کا اُمّتی بننے کا شَرَف بھی حاصِل کروں۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اس پہاڑ میں چھ سو سال سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوں۔"

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیهِ الصَّلوٰۃُ والسَّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کیا رُوئے زمین پر کوئی بندہ اِس شخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مُکرَّم ہے؟ ارشاد ہوا، اے عیسٰی (علیہ السلام) **!اُمّتِ محمّدی میں سے جو ماہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اِس سے بھی زِیادہ مکرّم ھے ۔** (نُزہۃُ المجالس، ج ۱، ص ۱۵۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ایک روزے کی فضیلت

مُحقِّق علی الاِطلاق حضرت شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہ القوی نَقل کرتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **ماہِ رجب** حُرمت والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص **رجب** میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ

دروازہ اور وہ (روزہ والا) دن اس بندے کیلئے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے، **یااللہ عَزَّوَجَلَّ!** اِس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص غیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروازہ اور دن اُس کی بخشش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شخص سے کہتے ہیں، ''اے بندے! تیرے نَفس نے تجھے دھوکا دیا''۔
(مَا ثَبَت بِالسُّنہ، ص ۳۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ سے مقصود صِرف بھوک پیاس نہیں، تمام اعضاء کو گناہوں سے بچانا بھی ضَروری ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوُجود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر سخت محرومی ہے۔

کشتی نوح میں رجب کے روزے کی بہار

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔ جس نے سات روزے رکھے اُس پر جہنَّم کے سات دروازے بند کردیئے جائینگے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کیلئے **جنّت** کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے وہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے جو کچھ مانگے گا **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے عطا فرمائیگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادی نِداء کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بخش دیئے گئے پس تُو از سرِ نَو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُسے زیادہ دے۔ اور رَجَب میں نُوح (علیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) کشتی میں سُوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ہمراہیوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ ان کی کشتی دس مُحرَّم تک چھ ماہ بر سرِ سفر رہی۔ (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۶۸، حدیث ۳۸۰۱)

جنتی محل

حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جنّت میں ایک **مَحل** ہے۔''
(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۶۸، حدیث ۳۸۰۲)

پریشانی دور کرنیکی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ''جو ماہِ رَجَب میں کسی مسلمان کی پَریشانی دور کرے تو اللہ تعالٰی اُسکو جنّت میں ایک ایسا محل عطا فرمائے گا جو حدِّ نظر تک وسیع ہوگا۔ تم **رَجَب** کا اکرام کرو اللہ تعالٰی تمہارا ہزار کر اموں کے ساتھ اِکرام فرمائے گا۔ (غُنیۃ الطالبین، ص ۲۳۴)

سو برس کے روزوں کا ثواب

۲۷ ویں رَجَبُ الْمُرَجَّب کی عظمتوں کے کیا کہنے! اِسی تاریخ کو ہمارے پیارے پیارے، میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پہلی بار وَحی نازِل ہوئی اور اِسی تاریخ کو مِعراج کا عظیمُ الشّان مُعجِزہ رُونُما ہوا۔ چُنانچہ **۲۷** ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی سے مروی ہے کہ: سرکارِ نامدار، دوعالم کے

مالِک ومختار شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: رَجَب میں ایک دن اور رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافِل میں گزارے، یہ سو برس کے روزوں کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷ ویں رَجَب ہے۔ اِسی تاریخ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو مَبعوث فرمایا۔

(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۱)

ایک نیکی سوسال کی نیکیوں کے برابر

رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو اس میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتِحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رکعت پر اَلتَّحِیّات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد ۱۰۰ بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، اِستِغفار سو بار، دُرُود شریف سو بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخِرت سے جس چیز کی چاہے دعاء مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دُعائیں قَبول فرمائے سوائے اُس دُعاء کے جو گُناہ کے لئے ہو۔

(شُعَب الایمان، ج ۳، ص ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۲)

۲۷ ویں کا روزہ دس برس کے گناہوں کا کفارہ

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں کہ فوائد ہناد میں حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِ کریم، رءُوْف رَّحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام" نے ارشاد فرمایا: ستائیس رَجَب کو مجھے نُبُوّت عطا ہوئی جو اِس دن کا روزہ رکھے اور اِفطار کے وَقت دُعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفّارہ ہو۔" (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱۰، ص ۶۴۸)

60 ماہ کے روزوں کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے، جو ستائیسویں رَجَب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور یہ وہ دن ہے جس میں جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام (حضرت) محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے پیغمبری لے کر نازِل ہوئے۔ (تنزیہ الشریعہ، ج ۲، ص ۱۶۱، حدیث ۴۱)

سو سال کے روزے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: "رَجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزہ رکھے اور یہ رَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اِسی دن محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مَبعوث فرمایا۔"

(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۱)

دعوت اسلامی اور جشن معراج النبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رجبُ المرجب کو ایک خصوصیَّت یہ بھی حاصِل ہے کہ اِس کی ستائیسویں شب کو ہمارے میٹھے میٹھے مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ربُّ العُلیٰ کی طرف سے معراج کا مُعجِزہ عطا ہوا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ستائیسویں رات مسجِدُ الحرام سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سَیر فرمائی۔ جنّت و دوزخ کے عجائبات مُلاحظہ فرمائے۔ عرش کو اپنی قدم بوسی کا شَرَف بخشا اور عَین بیداری کے عالَم میں کُھلی آنکھوں سے اپنے پروردگار عزَّوجلَّ کا دیدار کیا۔ یہ سارا سفر آن کی آن میں طے فرما کر واپَس تشریف لے آئے۔ رجب المرجب کی ستائیسویں شب بے حد عظمت والی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہر سال ستائیسویں شب کو جشنِ معراجُ النّبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلے میں دنیا کے مُتعدَّد مُمالِک میں بے شُمار مقامات پر اجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعقاد کیا جاتا ہے جن سے لاکھوں لاکھ عاشِقانِ رسول فیضیاب ہوتے ہیں۔ میرے حسنِ ظن کے مطابق جشنِ معراج کا دنیا کا سب سے بڑا اجتماع سالہا سال سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باب المدینہ کراچی میں ہوتا ہے جو کہ تقریباً ساری رات جاری رہتا ہے۔

خدا کی قدرت سے چاند حق کے ۔ کروڑوں منزِل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی ، کہ نور کے تڑکے آ لئے تھے

کفن کی واپسی

بصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو وصیّت کی کہ مجھے اُس کپڑے کا کفن دینا جسے پہن کر میں رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعدازوفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دفنا دیا۔ جب وہ قبرِستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر تھرّا اُٹھا کہ جو کفن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا! جب اُس نے گھبرا کر ماں کی وصیّت والے کپڑے تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اِتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی، "اپنا کفن واپَس لے لو ہم نے اُس کو اُسی کپڑے میں کفنایا ہے (جس کی اُس نے وصیّت کی تھی) جو رَجَب کے روزے رکھتا ہے ہم اُس کو قبر میں رنجیدہ نہیں رہنے دیتے۔" (نُزہۃُ المجالس، ج ۱، ص ۲۰۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لاڈ پیار نے مجھے ڈھیٹ بنا دیا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رجبُ المرجَّب کے روزوں کی مَدَنی سوچ بنانے، گناہوں کی عادت چُھڑوانے اور عبادت کی لذّت پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے

ہمراہ سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچہ شاھدَرَہ (مرکز الاولیا لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد دَرَجہ ڈِھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا ۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ''لمحے'' میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت اور پیار سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیّار کیا۔ چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین ۳ دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین ۳ دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قَلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نَمازی بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور امّی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کی صُحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابِقہ بے نَمازی کو مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کی یعنی صدائے مدینہ لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)

گرچِہ اعمالِ بد، اور اَفعالِ بد ۔۔۔ نے ہے رُسوا کیا، قافِلے میں چلو
کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے ۔۔۔ مانگو چل کر دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحبت کے متعلق تین روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشِقانِ رسول کی صحبت نے کس طرح ایک بے نَمازی نوجوان کو دوسروں کو نَماز کی دعوت دینے والا بنا دیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صُحبت ضَرور رنگ لاتی ہے، اچھی صُحبت اچھا اور بُری صُحبت بُرا بناتی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ عاشِقانِ رسول کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے۔ اِس ضِمن میں تین احادیثِ مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں:

﴿۱﴾ اچّھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بھولے تو وہ یاد دلائے (الجامع الصَّغیر لِلسُّیُوطی، ص۲۴۴، حدیث ۳۹۹۹)

﴿۲﴾ اچّھا ہمنشین (یعنی اچھا ساتھی) وہ ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تمہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (ایضاً، ص۲۴۷، حدیث ۴۰۶۳)

﴿۳﴾ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین (یعنی امانت دار) ہو کہ امین کی برابری کا کوئی نہیں

اور امین وُہی ہے جو **اللّٰہ** سے ڈرے۔ اور فاجِر (یعنی اللہ ورسول کا نافرمان) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں **فُجُور** (نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو **اللّٰہ** سے ڈرتے ہیں۔
(کنزُ العُمّال، ج۹،ص۵۷،الحدیث ۲۵۵۶۵)

بری صحبت کی ممانعت

بے نَمازیوں، گالیاں بکنے والوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے والوں، جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی کرنے والوں، چوروں، رشوت خوروں، شرابیوں، فاسِقوں اور فاجِروں نیز بدمذہبوں اور کافروں کی **صُحبتوں** کی شریعت میں مُمانَعت ہے بِلا کسی مَصلحتِ شرعی بلاعذرِ صحیح جان بوجھ کر ان کی صحبت میں بیٹھنے والا گنہگار ہے۔
(فتاوٰی رضویہ، ج۲۲،ص237) پر ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں اِستفسار کیا گیا: زانی اور دَیُّوث (یعنی جو اپنی بیوی یا کسی بھی مُحرمہ کی بے پردگی پر غیرت نہ کھاتا ہو، حتَّی الْوُسع منع نہ کرتا ہو) سے کہاں تک اِحتراز کرنا چاہئے؟ جواباً ارشاد فرمایا: زانی و دیّوث فاسِق ہیں اُن کے پاس اُٹھنے بیٹھنے مَیل جُول سے اِحتراز چاہئے۔" یہ جواب دینے کے بعد آپ نے پارہ ۷ سورۃُ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ تحریر فرمائی جس میں ارشادِ خُداوندی ہوتا ہے:

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (پ۷،الانعام ۶۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلا دے تو یاد آئے، پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ بُری صحبت سے بچنا نہایت ضَروری ہے۔ بُرا یار برے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (نورالعرفان،ص۲۱۵)

رجب کا واسِطہ ہم سب کی مغفِرت فرما
الٰہی جنّتِ فردوس مرحمت فرما

شَعبانُ المعظَّم کے روزے

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا مہینہ

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا شَعبانُ الْمُعَظَّم کے بارے میں فرمانِ مُکرَّم ہے، شَعبان میرا مہینہ ہے اور **رَمَضانُ الْمُبارَك**، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا مہینہ ہے۔
(الجامع الصَّغیر، الحدیث ۴۸۸۹،ص۳۰۱)

شعبان کی تجلیات وبرکات

لفظِ شعبان میں پانچ حُروف ہیں، ش، ع، ب، ا، ن۔ ''ش سے مُراد شَرَف یعنی بُزُرگی، ع سے مراد عُلُوّ یعنی بُلندی، ب سے مُراد بِرّ یعنی بھلائی و اِحسان، ا سے مُراد اُلفت اور ن سے مُراد نُور ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کر دی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفّارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خیرُ البَرِیّہ سیِّدُ الوَریٰ جنابِ محمدِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پاک کی کثرت کی جاتی ہے، اور یہ نبیِّ مُختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔'' (غُنْیَۃُ الطّالبین، ج ۱ ص ۲۴۶)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا جذبہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ماہِ شعبان المُعظَّم کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کرام علیہم الرضوان تِلاوتِ قراٰنِ پاک میں مشغول ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رَمضان المُبارَک کے روزوں کے لئے تیّاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر ''حَد'' (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے بقیّہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصُول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ المبارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات سارے ماہ کے لئے) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔'' (غُنْیَۃُ الطّالبین، ج ۱ ص ۲۴۶)

موجودہ مسلمانوں کا جذبہ

سُبحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مُسلمانوں کو عِبادت کا کِس قَدَر ذَوق تھا! مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرِّک ایام میں ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصِل کرنے کی کوشِش کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان مُبارَک ایام خُصُوصاً ماہِ صِیام (یعنی رمضان شریف) میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اَجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے۔ لیکن بدنصیب لوگ رَمَضانُ المبارَک میں اپنی اَشیاء کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔ آہ! آہ! آہ!

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے — اُمّت پہ تری آ کے عَجَب وَقت پڑا ہے

فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں — بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

تعظیم رمضان کیلئے شعبان کے روزے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ''رَمَضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔''

(شُعَبُ الْاِیمان، ج ۳،ص ۳۷۷،حدیث ۳۸۱۹)

شعبان کے اکثر روزے رکھنا سنت ہے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو میں نے شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔

(ترمِذی، ج ۲،ص ۱۸۲،حدیث ۷۳۶)

مرنے والوں کی فہرس بنائی جاتی ہے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: ''حُضُورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پُورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔'' فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ''یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟'' تو شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔'' (مُسندِ ابویعلی، ج ۴،ص ۲۷۷،حدیث ۴۸۹۰)

پسندیدہ مہینہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابی قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی کہ اُنہوں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پسندیدہ مہینہ شَعبانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضان سے مِلا دیتے۔ (ابوداود، ج ۲،ص ۴۷۶،حدیث ۲۴۳۱)

لوگ شعبان کی اہمیت سے غافل ہیں

حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شعبان کے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی بھی مہینے میں اِسطرح روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: ''رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ ربُّ الْعٰلَمِین (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔'' (سُنَنِ نَسائی، ج ۴،ص ۲۰۰)

طاقت کے مطابق عمل کیجیئے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پُورے شعبان کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور

فرمایا کرتے کہ اپنی اِستِطاعت کے مطابق عمل کرو کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُس وَقت تک اپنا فَضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ بے شک اس کے نزدیک پسندیدہ (نَفل) نَماز وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی اِختیار کی جائے اگرچِہ کم ہو۔ تو پس جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوئی نَماز (نَفل) پڑھتے تو اِس پر ہمیشگی اختیار فرماتے۔
(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۴۸، حدیث ۱۹۷۰)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: مذکورہ حدیثِ پاک میں پورے ماہِ شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزوں سے مُراد اکثر شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزے ہیں۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب، ص ۳۰۳)

اگر کوئی پورے شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانَعَت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رجبُ الْمُرَجَّب اور شَعبانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضانُ المبارَک سے مل جاتے ہیں۔ آپ بھی روزوں اور سنّتوں پر اِستِقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ ترغیب کے لئے ایک مشکبار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر بالتَّصَرُّف پیش کرتا ہوں: افسوس! میری پچھلی زندگی سخت گناہوں میں گزری، میں **پتنگ بازی کا شوقین تھا** نیز وڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مشاغل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اڑانا، خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ میرے معمولات تھے۔ خوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی **انفرادی کوشش** پر میں رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرے میں علاقے کی مسجد میں **مُعتَکِف** ہوگیا۔ مجھے بہُت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خوب سکون ملا۔ میں نے مزید دو سال اِعتِکاف کی سعادت حاصِل کی۔ ایک بار ہماری مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب **انفرادی کوشش** کر کے مجھے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لے آئے۔ ایک مبلّغ بیان کررہے تھے، سفید لباس اور کتھئی چادر میں ملبوس، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کے تاج والا ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار ہی دیکھا تھا۔ مبلّغ کے چہرے کی کشش اور نُورانیت نے میرا دل مَوہ لیا اور میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں آگیا اور اب دو سال سے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ) ہی میں اعتکاف کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی ہے۔

مست ہر دم رہوں میں دیدے اُلفت کا جام یااللہ
بھیک دیدے غمِ مدینہ کی بہرِ شاہِ انام یااللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رمضان کے بعد کونسا مہینہ افضل ہے؟

حضرتِ سَیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، دوعالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کی گئی کہ رَمَضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: "تعظیمِ رَمَضان کیلئے شَعبان کا۔" پھر عرض کی گئی، کونسا صَدَقہ افضل ہے؟ فرمایا: رَمَضان کے ماہ میں صَدَقہ کرنا۔

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۴۵، حدیث ۶۶۳)

پندرھویں شب میں تجلی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایَت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: **اللہ عَزَّوَجَلَّ** شعبان کی پندرھویں (۱۵) شب میں تجلّی فرماتا ہے۔ اِستِغفار (یعنی توبہ) کرنے والوں کو بخش دیتا اور طالِبِ رَحمت پر رَحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اُسی پر چھوڑ دیتا ہے۔" (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۸۲، حدیث ۳۸۳۵)

عداوت والے کی شامت

حضرتِ سَیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنشاہِ مکّۂ مُکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، "شَعبان کی پندرھویں شب میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافِر اور عداوت والے کو (نہیں بخشتا)۔ (صحیح ابن حبان، ج ۷، ص ۴۷۰، حدیث ۵۶۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن دو مسلمانوں میں کوئی دُنیوی عَداوت ہو تو انہیں چاہئے کہ شبِ بَراءَت آنے سے پہلے پہلے مُعافی تَلافی کرلیں تاکہ مغفِرتِ الٰہی عزَّوَجلَّ انہیں بھی شامل ہو۔ انہیں احادیثِ مبارکہ کی بِنا پر بِحَمْدِہٖ تعالٰی مدینۃُ المُرشِد بریلی شریف میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ طریقہ مقرّر فرمایا تھا کہ **14 شَعبانُ الْمُعظّم** کو رات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملتے اور ایک دوسرے سے قُصُور مُعاف کرواتے تھے۔ مَدَنی التجاء ہے کہ ہر جگہ اسلامی بھائی بھی ایسا ہی کریں اور اسلامی بہنیں بھی فون وغیرہ کے ذَرِیعے آپس میں مُعافی تَلافی کرلیں۔

پیامِ امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شبِ بَراءَت قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت عزَّوَجلَّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزَّوَجلَّ بطفیلِ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور، علیہ افضلُ الصّلوٰۃِ والسَّلام مسلمانوں کے ذُنوب (گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رَنجِش رکھتے ہیں فرماتا ہے، اِن کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صُلح نہ کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذنِہٖ تعالٰی حُقوقُ العِباد سے صَحائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت عزَّوَجلَّ میں پیش ہوں۔ حُقوقِ مولیٰ تعالٰی کے لئے توبۂ صادِقہ کافی ہے۔ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں بِاِذنِہٖ تعالٰی ضَرور اِس شب میں اُمّیدِ مغفِرتِ تامّہ (تام۔مَہ) ہے بشرطِ صِحّتِ عقیدہ۔ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم. یہ سنّتِ

مُصالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صُلح کروانا) ومعافیٔ حُقُوق بِحَمْدِہٖ تعالٰی یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اِجراء کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قِیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق۔اور اِس فقیر کیلئے عَفْو و عافِیَتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔(ان شآءَ اللّٰہ عزَّوَجلَّ) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے۔صُلح و مُعافی سب سچّے دل سے ہو۔وَالسلام

فقیر احمد رضا قادِری از بریلی

شب براءت میں محروم رہنے والے افراد

سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایَت ہے، حُضُور سراپا نُور، فیض گنجُور، شاہِ غَیُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، میرے پاس جبرِیل (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ شَعبان کی پندرَہویں رات ہے اس میں اللہ تعالٰی جہنَّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافِر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور (تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والِدَین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نَظَرِ رَحمت نہیں فرماتا۔(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۸۳، حدیث ۳۸۳۷)

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عُمر ابنِ زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جو رِوایَت کی اُسمیں قاتِل کا بھی ذِکر ہے۔ (مسند امام احمد، ج ۲، ص ۵۸۹، حدیث ۶۶۵۳)

سب کی مغفرت سوائے....

حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہُ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رحمت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عزَّوَجلَّ شَعبان کی پندرَہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافِر اور عدوات والے کے۔(اَلْمَتْجَرُ الرّابِح ص ۳۷۶، حدیث ۷۶۹)

شب براءت میں جو چاہو مانگ لو!

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایَت ہے، ''نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں:'' جب شَعبان کی پندرَہویں (15) رات آجائے تو اُس رات کو قِیام کرو اور دِن میں روزہ رکھو کہ ربّ تَبارَکَ وَتعالٰی غُروبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے، ہے کوئی مجھ سے مغفِرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافِیَت بخشوں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ طُلوعِ فَجر تک فرماتا ہے۔

(سُنَن ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۰، حدیث ۱۳۸۸)

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرَہْویں رات اکثر باہَر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح شبِ بَراءَت میں باہَر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا، "ایک مرتبہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے شَعبان کی پندرَہویں رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا، یہ وہ وقت ہے کہ اس وَقت میں جس شخص نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جو دعا مانگی اُسکی دعا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفِرت طلب کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسکی مغفِرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (ظُلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہِن، نُجومی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے چُغلی کھانے والا، گوَیّا اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاکَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوِاسْتَغْفَرَکَ فِیْھَا یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اے داوٗد (علیہ السّلام) کے ربّ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی اس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفِرت طَلَب کرے تو اُس کو بخش دے۔" (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ، ص ۳۵۴)

شبِ بَراءَت کی تعظیم

شامی تابعین علیہم الرضوان شبِ بَراءَت کی بَہُت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض عُلماءِ شام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام نے فرمایا، شبِ بَراءَت میں مسجِد کے اندر اجتماعی عبادت کرنا مُستحب ہے حضرت سیِّدُنا خالِد و لُقمان رضی اللہ تعالٰی عنہما اور دیگر تابعینِ کرام علیہم الرضوان اس رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زیبِ تن فرماتے، سُرمہ اور خوشبو لگاتے، مسجِد میں (نفل) نمازیں ادا فرماتے۔

(لطائف المعارف، ص ۲۶۳)

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایَت فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم علیہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیم کو فرماتے ہوئے سنا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

﴿۱﴾ بَقَر عید کی رات

﴿۲﴾ عیدُ الْفِطر کی رات

﴿۳﴾ شعبان کی پندرَہْویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزْق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ عَرَفہ (نوذُوالحِجّہ) کی رات۔ اذانِ (فجر) تک۔ (الدرالمنثور، ج ۷، ص ۴۰۲)

دولھا کا نام مردوں کی فہرس میں

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''(لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں مُنقَطِع ہوتی ہیں حتّٰی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا ہوتا ہے۔'' (کنزالعمال، ج ۱۵، ص ۲۹۲، حدیث ۴۲۷۷۳)

مکان بنانے والا مردوں کی فہرس میں

حضرتِ سیِّدُنا امام ابن ابی الدُّنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یَسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نِصف شعبان کی رات (یعنی شبِ بَراءت) آتی ہے تو مَلَکُ الموت علیہ السلام کو ایک صَحِیفَہ (ص۔ح۔ی۔فَہ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اِس صَحِیفَہ کو پکڑ لو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہوگا اور عورتوں سے نِکاح کرے گا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جا چکا ہوگا۔ (الدرالمنثور، ج ۷، ص ۴۰۲)

سال بھر کے معاملات کی تقسیم

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''ایک آدمی لوگوں کے درمیان چل رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ مُردوں میں اُٹھایا ہوا ہوتا ہے۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (پارہ ۲۵ سورۃ الدُّخان کی آیت نمبر ۳ اور ۴) تلاوت کی:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ۝ فِیۡهَا یُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِیۡمٍ ۝

'' ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے اسے بَرَکت والی رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔) پھر فرمایا: ''اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے مُعامَلات کی تقسیم کی جاتی ہے۔ (تفسیرِ طَبری، ج ۱۱، ص ۲۲۳)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مذکورہ آیاتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اِس رات سے مُراد یا شبِ قَدر ہے ستائیسویں ۲۷ رات یا شبِ مِعراج یا شبِ بَراءت پندرھویں ۱۵ شعبان، اس رات میں پورا قران لوحِ محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اُتارا گیا پھر وہاں سے تئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر اُترا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قران اُترا وہ مبارَک ہے، تو جس رات میں صاحِبِ قران صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارَک ہے۔ اس رات میں سال بھر کے رزق، موت، زندگی، عزّت وذلّت، غرض تمام انتظامی امور لوحِ محفوظ سے فرشتوں کے صَحِیفوں میں نقل کر کے ہر صَحِیفَہ اس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے جیسے ملک الموت علیہ السلام کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔ (نورُالعرفان، ص ۷۹۰)

نازک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی 15 ویں رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے قسمت میں کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چُنانچہ ''غُنْیَۃُ الطَّالِبِین'' میں

ہے: "بہُت سے لوگوں کے کَفَن دُھل کر تیّار ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدِّد اَفراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبْریں کُھدی ہوئی تیّار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں، کئی لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُنکی ہَلاکت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمَّل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالِکِ مکان کی مَوت کا وَقْت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔"

(غُنْيَۃُ الطالبین، ج ا ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں — سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

قابلِ توجہ

شبِ بَرَاءَت میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو چودھویں **شَعبانُ الْمُعَظَّم** کو بھی روزہ رکھ لیا جائے اور اس دن عَصر کی نَماز پڑھ کر مسجِد میں نفلی اعتِکاف کی نیت سے ٹھہرا جائے تا کہ اعمال اُٹھائے جانے والی رات آنے سے پہلے کے لمحات میں روزہ، مسجِد کی حاضِری اور اِعتِکاف وغیرہ لکھا جائے اور شبِ براءَت کا آغاز مسجِد کی رَحمت بھری فضاؤں میں ہو۔

مغرب کے بعد چھ نوافل

مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ کے بعد چھ ۶ رَکْعَت خُصُوصی نوافِل ادا کرنا معمولاتِ اولیائے کرام **رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی** سے ہے۔ مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ ادا کرکے چھ ۶ رَکْعَت نفل دو ۲ دو ۲ رَکْعَت کرکے ادا کیجئے۔ پہلی دو ۲ رَکْعَتیں شروع کرنے سے قَبل یہ عَرض کیجئے: **یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!** ان دو ۲ رَکْعَتوں کی بَرَکت سے مجھے درازیٔ عُمر بالخیر عطا فرما۔ دوسری دو ۲ رَکْعَتیں شُروع کرنے سے قَبل عَرض کیجئے: **یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!** ان دو ۲ رَکْعَتوں کی بَرَکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو ۲ رَکْعَتیں شروع کرنے سے قَبل اِس طرح عَرض کیجئے: **یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!** ان دو ۲ رَکْعَتوں کی بَرَکت سے مجھے صِرف اپنا مُحتاج رکھ اور غیروں کی مُحتاجی سے بچا۔ ہر دو ۲ رَکْعَت کے بعد اکیس ۲۱ بار **قُل ھُوَ اللّٰهُ** یا ایک بار **سُورۂ یاسین** پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ۲ ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بُلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں، اِس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اِس دَوران زَبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ اِن شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ رات شُروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یاسین شریف کے بعد دُعائے نصف شعبان بھی پڑھئے:

دعائے نصف شعبان المُعَظَّم

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ یَاذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ ط وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْمَحْرُوْمًا اَوْمَطْرُوْدًا اَوْمُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ ط وَاثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَّلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط یَمْحُوا اللّٰہُ مَایَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ o اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ط اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّ یُبْرَمُ ط اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَاَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o

ترجَمہ: **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نام سے شُروع جو بَہُت مہربان رحمت والا! اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! اے اِحسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل وانعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! اگر تو اپنے یہاں اُمُّ الکتاب (لوحِ محفوظ) میں مجھے شَقی (بدبخت)، محروم، دُھتکارا ہوا اور رِزْق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! اپنے فضل سے میری بدبختی، مَحرومی، ذِلّت اور رزق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الکتاب میں مجھے خوش بخت، رِزْق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثَبت (تحریر) فرما دے۔ کہ تو نے ہی تیری نازِل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ، "اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابِت کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔" (کنزالایمان پ۱۳، الرعد: ۳۹) خُدایا عَزَّوَجَلَّ! تَجَلّیِ اعظم کے وسیلے سے جو نصفِ شَعبانُ الْمُکَرَّم کی رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یااللہ!) مصیبتوں اور رَنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزّت والا ہے۔ اللہ تعالٰی ہمارے سردار محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آل واصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم پر دُرُود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے لئے ہیں۔

سگِ مدینہ کی مدنی التجاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ (راقِمُ الحُروف) کا سالہا سال سے شبِ بَرَاءَت میں چھ نوافِل ادا کرنے کا معمول ہے۔ مغرِب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے فَرض وواجب نہیں اور مغرِب کے بعد نوافِل وتلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانَعت بھی

نہیں لہٰذا ممکن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجد میں لوگوں کو ترغیب دلا کر ان نوافل کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھروں میں یہ نوافل ادا کریں۔

سال بھر جادو سے حفاظت

شَعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں رات بیری (یعنی بیر کے درخت) کے **سات پتّے** پانی میں جوش دیکر (حسبِ ضرورت سادہ پانی ملاکر) غُسل کریں اِن شاءَ اللّٰہ العزیز عَزَّوَجَلَّ تمام سال جادو کے اَثَر سے محفوظ رہیں گے۔ (اسلامی زندگی، ص ۱۱۳)

شب براءت اور قبروں کی زیارت

اُمّ المُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں، میں نے ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مل گئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ **اللّٰہ** اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری حق تلفی کریں گے۔ میں نے عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ مُطَہَّرات (مُ۔طَہْ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو آقائے دوجہان رحمتِ عالمیان، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "بیشک اللہ تعالٰی شعبان کی پندرہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔"

(ترمِذی، ج ۲، ص ۱۸۳، حدیث ۷۳۹)

قبر پر موم بتیاں جلانا

شبِ بَرَاءَت میں اسلامی بھائیوں کا قبرِستان جانا سُنَّت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بتّیاں نہیں جلا سکتے ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضَرورتاً اُجالا حاصِل کرنے کے لئے قَبر سے ہٹ کر موم بتّی جلا سکتے ہیں اِسی طرح حاضِرین کو خوشبو پہنچانے کی نیّت سے قَبر سے ہٹ کر اگر بتّیاں جَلانے میں حرج نہیں۔ مَزاراتِ اولیاء رحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر چادر چڑھانا اور اس کے پاس چَراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ مُتَوَجِّہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اِکتِسابِ فَیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی قَبریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد خَتْم ہو کر رہ جائیں۔

سبز رقعہ

شبِ بَرَاءَت یعنی عذاب وغیرہ سے چُھٹکارا پانے کی رات۔ اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز حِکایت سنئے اور جُھومئے، چُنانچہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ شَعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں (۱۵) شب کو نوافل میں مشغول تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک سبز رُقعہ مِلا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ اُس پر لکھا تھا: هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ یعنی خُدائے مالِک وغالِب، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ

"بَرَاءَت نامہ" ہے جواُس کے بندے عُمر بن عبدالعزیز کوعطا ہوا ہے۔(تفسیرِ رُوحُ البَیان، ج۸،ص۴۰۲)

آتشبازی کا موجد کون

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَرَاءَت جہنَّم کی آگ سے بَرَاءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات ہے مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے کہ وہ آگ سے چُھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کرکے خود اپنے لئے آگ یعنی آتَشبازی کا سامان خریدتے ہیں اور اِس طرح خوب خوب آتَشبازی چلا کر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتے ہیں۔ مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: "آتَشبازی نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف پھینکے۔" (اسلامی زندگی،ص۶۳)

آتش بازی حرام ہے

افسوس! آتَشبازی کی ناپاک رَسْم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتَشبازی کی نَذْر ہو جاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتَشبازی سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدمی جھلس کر مرگئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، پھر یہ کام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرّحمٰن فرماتے ہیں، "آتَشبازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔" (اسلامی زندگی،ص۶۳)

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خُدایا واسطہ
بخش دے ربِ محمد تو مری ہر اِک خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شعبانُ المُعظّم میں عبادت کرنے، روزے رکھنے اور آتَش بازی وغیرہ کے گناہوں سے باز رہنے کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ خوب سنّتوں بھرے سفر کیجئے اور رَمضانُ المبارَک میں دعوتِ اسلامی کے اِجتماعی اعتِکاف کی بَرَکتیں لوٹئے۔ آپ کی ذَوق اَفزائی کیلئے ایک ایسی مشکبار مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں کہ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھومنے، مدینے کی گلیوں میں گھومنے اور گُنبدِ خضرا کو چومنے لگے گا۔ چنانچہ واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کالج میں پڑھتا تھا اور دیگر اسٹوڈنٹس کی طرح فیشن کا متوالا تھا، کرکٹ کا میچ دیکھنے اور کھیلنے کا جُنون کی حد تک شوق اور رات گئے تک آوارہ گردی کا معمول تھا۔ نَماز اور مسجِد کی حاضِری کا جہاں تک تعلُّق ہے تو وہ فَقَط عیدَین کی نَماز تک محدود تھی۔ رَمضانُ المُبارَک (۱۴۲۲ھ، 2001ء) میں والِدَین کے اِصرار پر نَماز ادا کرنے مسجِد میں گیا۔ عصر کی نَماز کے بعد سفید

لباس میں ملبوس سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک باریش اسلامی بھائی نے نمازیوں کو قریب کرنے کے بعد فیضانِ سنّت کا درس دیا، میں دُور بیٹھ کر سُنتا رہا، درس کے بعد فوراً مسجد سے باہر نکل گیا، دو تین دن تک یہی ترکیب رہی۔ایک دن میں ملنے کے لئے رُک گیا، ایک اسلامی بھائی نے پُر تپاک انداز سے مُلاقات کر کے نام و پتا پوچھنے کے بعد تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہونے والے اجتماعی اعتِکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اعتِکاف کے فضائل بیان کئے۔اوّلاً میرا ذہن نہ بنا لیکن وہ اسلامی ماشاءَ اللہ بہُت جذبے والے تھے، مایوس نہ ہوئے بلکہ میرے گھر آ پہنچے اور بار بار اِصرار کرنے لگے۔اُن کی مسلسل اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں مَیں نے اعتِکاف سے ایک دن قبل نام لکھوا کر **سَحَری** و اِفطار کے اخراجات جمع کروا دیئے۔اور آخری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۲ھ جامع مسجد نعیمیہ (لالہ رُخ، واہ کینٹ) کے اندر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتکِف ہو گیا۔اجتماعی اعتِکاف کے پُر سوز ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے میری دِلی کیفیت کو بدل ڈالا۔وہاں کی جانے والی تہجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافِل کی پابندی نے گُزشتہ زندگی میں فرض نمازیں نہ پڑھنے پر مجھے سخت شرمندہ کیا، آنکھوں سے ندامت کے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے دل ہی دل میں نمازوں کی پابندی کی نیّت کر لی۔ چھبیسویں (۲۵) شب دُعا میں مجھ پر اِس قَدَر رِقّت طاری تھی کہ میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔اسی عالم میں مجھ پر غُنُودگی طاری ہو گئی اور میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پُر وقار و نور بار چہرے والی شخصیّت موجود ہے اور ان کے اردگرد کافی ہُجوم ہے۔میں نے کسی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔میں نے دیکھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا۔کچھ دیر تک میں دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا، جب بیدار ہوا تو صلوٰۃ وسلام پڑھا جا رہا تھا۔میری کیفیت بہُت عجیب و غریب تھی، جسم پر لرزہ طاری تھا، میں ہچکیاں باندھ کر رو رہا تھا اور آنسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔صلوٰۃ وسلام کے بعد مجلس برائے اعتِکاف کے نگران کے سامنے عمامے کا تاج سجانے والوں کی قِطار بندھی ہوئی تھی اور سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے لکھے ہوئے اس نعتیہ شعر کی تکرار جاری تھی۔ ؎

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

میں اپنے قریبی اِسلامی بھائیوں کو بمشکل تمام صِرف اِتنا کہہ پایا، "میں نے بھی عمامہ باندھنا ہے۔" تھوڑی ہی دیر میں روتے روتے مَیں بھی عمامے کا تاج سجا چکا تھا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف ہی میں **30** دِن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت بھی کی۔اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا، سفر کے دَوران بہُت کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ درس و بیان بھی سیکھ کر کرنے لگا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔آج یہ بیان دیتے وَقت ذَیلی مُشاوَرت کے نگران کے طور پر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

گر تمنا ہے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دیدار کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عید''

کے تین حُرُوف کی نسبت سے شَشْ عید کے روزوں کے تین فضائل

نومولود کی طرح گناہوں سے پاک

مدینہ ۱ : حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔'' (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۴۲۵، حدیث ۵۱۰۲)

گویا عمر بھر کا روزہ رکھا

مدینہ ۲ : حضرتِ سَیِّدُ نا ابوایّوب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: ''جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ شوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔'' (صحیح مسلم، ص ۵۹۲، حدیث ۱۱۶۴)

سال بھر روزے رکھے

مدینہ ۳ : حضرتِ سَیِّدُ نا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راویت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شوّال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۳۳، حدیث ۱۷۱۵)

ایک نیکی کا دس گنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور اس کے حبیبِ مکرّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُوٹنا کس قَدَر آسان کردیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سعادت حاصل کرلینی چاہیئے۔ ایک سال کے روزوں کے ثواب کی حِکمت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی عَزَّوَجَلَّ نے ہم کمزور بندوں کیلئے محض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گُنا رکھا ہے۔ چُنانچِہ خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے:۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (پ ۸، الانعام ۱۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اُس کیلئے اس جیسی دس ہیں۔''

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں ماہِ رَمَضان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ روزے ساٹھ روزوں (دو ماہ) کے برابر اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگیا۔ اَلحمدُ للّٰہِ علٰی اِحْسانِہٖ.

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدر الشریعہ بدر الطریقہ، حضرتِ علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت کے حاشیے میں فرماتے ہیں: ''بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرَّق (یعنی ناغہ کرکرکے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ ۶ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حرج نہیں۔'' (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۴۰)

خلیلِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مضایقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرَّق (یعنی ناغہ کرکرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو ۲ روزے اور عِیدُ الفِطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷)

الغرض عِیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذوالحجۃ الحرام کے ابتدائی دس دن کے فضائل

بعض احادیثِ مُبارَکہ کے مطابق ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام کا پہلا عَشْرہ (یعنی ابتدائی دس دن) رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔

''اللّٰہ''

کے چار حُرُوف کی نسبت سے عَشْرَہٴ ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام کے مُتَعَلِّق چار روایات

نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ترین اَیّام

مدینہ ۱: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ''ان دس ۱۰ دِنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔'' صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''یا رسولَ اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟'' فرمایا، ''اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ (یعنی صِرف وہ مُجاہد افضل ہوگا جو جان و مال قربان کرنے میں کامیاب ہوگیا) (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۳۳۳، حدیث ۹۶۹)

شبِ قَدر کے برابر فضیلت

مدینہ ۲: حدیثِ پاک میں ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرَہٴ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدر کے برابر ہے۔''

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۹۲، حدیث ۷۵۸)

عرفہ کا روزہ

مدینہ ۳: حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ، فیض گنجینہ ،صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُوالحجّۃُ الحرام) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''
(صحیح مُسلم، ص۵۹۰، حدیث ۱۹۶)

ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر

مدینہ ٤: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجّۃُ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔
(شُعَبُ الایمان، ج۳، ص۳۵۷، حدیث ۳۷٦۴)

مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجّۃُ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ خُزَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حُضُورِ پُرنُور، شافعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے عَرَفہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحجّۃُ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ، ج۳، ص۲۹۲، حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ایامِ بیض کے روزے

ہر مَدَنی ماہ (یعنی سنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شُمار دُنیوی اور اُخرَوِی فوائد وفضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ''ایّامِ بِیض'' یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں۔

''یا ربِّ محمّد''

کے آٹھ حُروف کی نسبت سے ایّامِ بِیض کے روزوں کے مُتَعلِّق 8 رِوایات

مدینہ ۱: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

﴿۱﴾ عاشُوراء اور
﴿۲﴾ عَشَرَۂ ذُوالحجّہ اور
﴿۳﴾ ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور
﴿٤﴾ فَجر (کے فرض) سے پہلے دو رَکعتیں (یعنی دو سُنّتیں)۔ (سُنَن نَسائی، ج۴، ص۲۲۰)

مدینہ ۲: حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ طبیبوں کے طبیب، **اللہ** کے حبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اَیّامِ بِیض میں بِغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حَضَر (یعنی قیام) میں۔
(سُنَن نَسائی، ج۴،ص۱۹۸)

تین روزوں کے دن

مدینہ ۳: اُمُّ المُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔" (جامع ترمذی، ج۲،ص۱۸۶،حدیث۷۴۶)

جہنّم سے بچاؤ کی ڈھال

مدینہ ٤ : حضرتِ سَیِّدُنا عثمان بن ابوعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِدوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا، "جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنَّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔"
(ابن خُزَیمہ، ج۳،ص۳۰۱،حدیث۲۱۲۵)

مدینہ ۵ : ہر مہینے میں تین۳ دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دَہر یعنی (ہمیشہ) کا روزہ۔
(صحیح بخاری، ج۱،ص۶۴۹،حدیث۱۹۷۵)

مدینہ ٦ : رَمَضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔
(مُسنَد امام احمد، ج۹،ص۳۶،حدیث۲۳۱۳۲)

مدینہ ۷ : جس سے ہوسکے ہر مہینے میں تین۳ روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گُناہ مِٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (طَبَرانی فی المُعجَم الکبیر، ج۲۵،ص۳۵،حدیث۶۰)

مدینہ ۸ : جب مہینے میں تین۳ روزے رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔ (سُنَن نَسائی، ج۴،ص۲۲۱)

میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایّامِ بِیض کے روزوں، نیکیوں اور سنّتوں کا ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کا مَدَنی ماحول اپنا لیجئے، صرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، رَمَضانُ المبارَک کا اِجتماعی اعتِکاف بھی فرمایئے، اِن شآءَ اللہ عزوجل آپ کو وہ روحانی سکون مُیَسَّر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ تحصیل ٹھل (باب الاسلام سندھ مدنی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں انتہائی فسادی اور شریر تھا، لڑائی جھگڑا میرا پسندیدہ

مشغلہ تھا، میری شرانگیزیوں سے سارا مَحلّہ تنگ تھا اور گھر والے تو اس قَدَر بیزار تھے کہ میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی بھائیوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے رَمَضانُ المبارَک کے اِجتماعی اعتِکاف کی دعوت پیش کی میں نے مُرُوّت میں ہاں کردی۔ جذبہ تو تھا نہیں فقط ٹائم پاس کرنے کی غَرَض سے میں رَمَضانُ المبارَک (۱۴۲۰ھ 1999ء) میں میمن مسجد عطّار آباد کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکِف ہوگیا۔ دورانِ اِعتِکاف وُضو، غسل، نَماز کا طریقہ نیز حُقُوقُ اللہ وحُقُوقُ العِباد اور احترامِ مسلم کے اَحکام سیکھنے کو ملے، سنّتوں بھرے پُرسوز بیانوں اور رِقّت انگیز دعاؤں نے مجھے ہِلا کر رکھ دیا! بصد نَدامت میں نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمنگ پیدا ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے عشقِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سر کو سبز عمامہ شریف کے تاج سے سرسبز کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ نیکی کی دعوت کا شیدائی بن گیا۔

آؤ آکر گناہوں سے توبہ کرو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
رَحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"مصطَفٰے"

کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پیر شریف اور جُمعرات کے روزوں کے مُتعلِّق 5 احادیثِ مبارکہ

مدینہ ۱: حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: پیر اور جُمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وَقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہُوں۔ (سُنَنِ ترمذی، ج ۲، ص ۱۸۷، ۷۴۷)

مدینہ ۲: **اللّٰہ کے محبوب**، دانائے غُیُوب، **مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیر شریف اور جُمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے اِس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا، ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفِرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنھوں نے باہَم جُدائی کرلی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صُلح کرلیں۔ (سُنَن ابنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۴۴، حدیث ۱۷۴۰)

مدینہ ۳: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیر اور جُمعرات کو خیال کرکے روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی شریف، ج ۲، ص ۱۸۶، حدیث ۷۴۵)

مدینہ ٤: حضرتِ سَیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پیر شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا، اِسی میں میری وِلادت ہوئی، اسی میں مجھ پر (پہلی) وَحی نازِل ہوئی۔ (صحیح مسلم، ص ۵۹۱، حدیث ۱۱۶۲)

مدینہ ۵: حضرتِ سیِّدُ نا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غُلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں کہ سیِّدُ نا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں بھی پیر اور جُمعر ات کا روزہ تَرک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عَرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس بڑی عُمر میں بھی پیر اور جُمعر ات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پیر اور جُمعر ات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عَرض کی، **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! کیا وجہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **پیر** اور **جُمعرات** کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اَعمال **پیر** اور **جُمعرات** کو پیش کئے جاتے ہیں۔

(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۹۲، حدیث ۳۸۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان اَحادیثِ مبارَکہ سے معلوم ہوا کہ **پیر شریف** اور **جُمعرات** کو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ان دونوں ایّام میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اپنی رَحمت سے مسلمانوں کی **مغفرت** فرمادیتا ہے۔ مگر آپس میں کسی دُنیوی سبب سے جُدائی کرڈالنے والوں کو نہیں بخشا جاتا۔ واقِعی یہ بے حد تشویش کی بات ہے۔ آج کے دَور میں شاید ہی کوئی کینے سے محفوظ ہو۔ دل کی چُھپی ہوئی دُشمنی کو کِینہ کہتے ہیں لہٰذا ہمیں غور کرکے جس جس مسلمان کا دل میں کِینہ بیٹھ گیا ہو اُس کو دور کرنا چاہئے۔ خصوصاً خاندانی جھگڑے ہوں تو خود آگے بڑھ کر صُلح کی ترکیب بنانی چاہئے، اِخلاص کے ساتھ کامل کوشش کے باوُجود بھی اگر جُدائی خَتم کرنے میں ناکامی ہوئی تو پہل کرنے والا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَری ہوجائیگا۔ بَہر حال پیر شریف اور جُمعر ات کو ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم روزہ رکھا کرتے تھے۔ پیر شریف کے روزے کا ایک سبب اپنی ولادت بھی بتایا، گویا سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت منایا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"جنّت"

کے تین حُروف کی نسبت سے بدھ اور جُمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

مدینہ ۱: حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ بِشارت نشان ہے، جو بدھ اور جُمعر ات کو روزے رکھے اُس کے لئے جہنّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

(ابویعلٰی، ج ۵، ص ۱۱۵، حدیث ۵۶۱۰)

مدینہ ۲: حضرتِ سیِّدُ نا مُسلِم بن **عُبَیدُ اللہ** قُرَشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والِدِ مُکرَّم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں یا تو خود عرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا، **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

خاموش رہے۔ پھر دوسری مرتبہ عرض کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر اِستفسار فرمایا کہ روزے کے مُتَعلِّق کس نے سُوال کیا؟ عرض کی، میں نے یانبیَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! تو جواباً ارشاد فرمایا، بے شک تجھ پر تیرے گھر والوں کا حق ہے تُو رَمَضان اور اس سے مُتَّصِل مہینے (شوّال) اور ہر بدھ اور جُمعرات کو روزہ رکھ کہ اگر تُو ایسا کریگا تو گویا تُو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۹۵، حدیث ۳۸۶۸)

مدینہ ۳: ''جس نے رَمَضان، شوّال، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔''
(السنن الکبریٰ للنسائی، ج ۲، ص ۱۴۷، حدیث ۲۷۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''کرم''

کے تین حُروف کی نسبت سے بدھ جُمعرات اور جُمعہ کے روزوں کے 3 فضائل

مدینہ ۱ : حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے، سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، جس نے بدھ، جُمعرات و جُمُعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہَر کا حصّہ اندر سے دکھائی دیگا اور اندر کا باہَر سے۔
(مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۴۵۲، حدیث ۵۲۰۴)

مدینہ ۲ : حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اس کیلئے (یعنی بدھ، جُمعرات و جُمُعہ کے روزے رکھنے والے کیلئے جنّت میں) موتی اور یاقوت وزَبَرجَد کا مَحل بنائے گا۔ اور اُس کیلئے دوزخ سے بَراءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔ (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۹۷، حدیث ۳۸۷۳)

مدینہ ۳: حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رِوایَت میں ہے، جو اِن تین دِنوں کے روزے رکھے پھر جُمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدُّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گُناہ کئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہوجائیگا جیسے اُس دِن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (طَبَرانی کبیر، ج ۱۲، ص ۲۶۶، حدیث ۱۳۳۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''یانُور''

کے پانچ حُروف کی نسبت سے جُمعہ کے روزوں کے مُتَعلِّق 5 فضائل

مدینہ ۱ : سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جس نے جُمُعہ کا روزہ رکھا تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اسے آخِرت کے دس دِنوں کے برابر اَجر عطا فرمائے گا اور ان کی تعداد ایّامِ دنیا کی طرح نہیں ہے۔'' (شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۹۳، حدیث ۳۸۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِرت کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔ یعنی جُمُعہ کو روزہ رکھنے والے کو دس ہزار سال کے روزوں کا ثواب مِلتا ہے مگر تنہا جُمُعہ کا روزہ نہ رکھا جائے اس کے ساتھ جُمعرات یا ہفتہ ملا لینا

چاہئے۔ (تنہا جُمعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانَعت کی روایت آگے آرہی ہے)

مدینہ ۲: حضرتِ سَیِّدُ نا ابُو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ مدینے کے تاجْوَر، شفیعِ روزِ محشر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے، ''جس نے **جُمُعہ** ادا کیا (یعنی نمازِ جُمعہ ادا کی) اور اِس دِن کا روزہ رکھا اور مریض کی عِیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نِکاح کی گواہی دی تو اُس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی۔''
(طَبَرانی کبیر، ج۸، ص۹۷، حدیث ۷۴۸۴)

مدینہ ۳: حضرتِ سَیِّدُ نا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے روزے کی حالت میں یومِ **جُمُعہ** کی صُبح کی اور مریض کی عِیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور صَدَقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جنّت واجِب کرلی۔'' (شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص۳۹۴، حدیث ۳۸۶۴)

مدینہ ۴: حضرتِ سَیِّدُ نا جابِر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے بروزِ **جُمُعہ** روزہ رکھا اور مریض کی عِیادت کی اور مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے چالیس سال کے گُناہ لاحِق نہ ہونگے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص۳۹۴، حدیث ۳۸۶۵)

مدینہ ۵: حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بَہُت کم **جُمُعہ** کا روزہ ترک فرماتے تھے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص۳۹۴، حدیث ۳۸۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشُوراء کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اِسی طرح **جُمُعہ** میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خُصُوصیّت کے ساتھ تنہا **جُمُعہ** یا صِرف ہفتہ کا روزہ رکھنا **مکروہِ تنزِیہی** (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو **جُمُعہ** یا ہفتہ آگیا تو تنہا **جُمُعہ** یا ہفتہ کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مَثَلاً ۱۵ **شَعبانُ الْمُعظَّم**، ۲۷ **رَجَبُ الْمُرَجَّب** وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

''فَضل''

کے تین ۳ حُروف کی نسبت سے تنہا جُمُعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانَعت کی 3 رِوایت

مدینہ ۱: حضرتِ سَیِّدُ نا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں، میں نے تاجدارِ **مدینۂ منوَّرہ**، سردارِ **مکّۂ مکرَّمہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا تم میں سے کوئی ہرگز **جُمُعہ** کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن مِلا لے۔'' (صحیح بخاری، ج۱، ص۶۵۳، حدیث ۱۹۸۵)

مدینہ ۲: حضرتِ سَیِّدُ نا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ **اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم** سے رِوایَت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: راتوں میں سے شبِ **جُمُعہ** کو قِیام کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں کے دوران یومِ **جُمُعہ** کو روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔ (صحیح مسلم، ص۵۷۶، حدیث ۱۱۴۴)

مدینہ ۳ : حضرتِ سَیِّدُ ناعامِر بن لَدَین اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ میں نے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کوفرماتے ہوئے سُنا، ''جُمُعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھومگر یہ کہ اس سے پہلے یابعد میں بھی روزہ رکھو۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ، ج ۲،ص ۸۱،حدیث ۱۱)

ان تینوں احادیث سے معلوم ہوا کہ تنہا جُمُعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ ہاں اگرکوئی خاص وجہ ہومثلاً ۲۷ رَجبُ المرجب جُمُعہ کو ہوگئی تواب رکھنے میں حَرَج نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہفتہ اور اتوار کے روزے

حضرتِ سَیِّدَ تُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے، ''یہ دونوں (ہفتہ اور اتوار) مُشرِکین کی عید کے دِن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں''۔ (ابنِ خُزَیمہ ، ج ۳،ص ۳۱۸،حدیث ۲۱۶۷)

تنہا ہفتہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے عِلاوہ مت رکھو۔ حضرتِ سَیِّدُ نا امام ابوعیسیٰ تِرمِذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حَسَن ہے اور یہاں مُمانَعت سے مُراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کرلینا ہے کہ یہودی اُس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔
(جامع ترمذی ، ج ۲،ص ۱۸۶،حدیث ۷۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد رَسولُ اللّٰہ''

کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے روزۂ نفل کے 12 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ : ماں باپ اگر بیٹے کو **نَفل روزے** سے اس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدَین کی اطاعت کرے۔ (رَدُّالْمُحتار ، ج ۳،ص ۴۱۶)

مدینہ ۲ : شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی **نَفل روزہ** نہیں رکھ سکتی۔ (دُرِّمُختار ، رَدُّالْمُحتار ، ج ۳،ص ۴۱۵)

مدینہ ۳ : **نَفل روزہ** قَصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہوجاتا ہے اگر توڑے گا تو قضاء واجِب ہوگی۔
(دُرِّمُختار ، ج ۳،ص ۴۱۱)

مدینہ ۴ : **نَفل روزہ** جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مثلاً عورت کو روزہ کے دَوران حَیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضاء واجِب ہے۔ (دُرِّمُختار ، ج ۳،ص ۴۱۲)

مدینہ ۵ : **نَفل روزہ** بلاعُذر توڑنا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر مَیزبان نہ کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گزرے گا۔ یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو مَیزبان کو اَذِیّت ہوگی تو **نَفل روزہ** توڑنے کیلئے یہ عُذر ہے بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو

کہ اس کی قَضاء رکھ لیگا اور یہ بھی شَرط ہے کہ ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔
(دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار، ج۳،ص۴۱۳)

مدینہ۶: والِدَین کی ناراضگی کے سبب عَصر سے پہلے تک **نَفل روزہ** توڑ سکتا ہے۔ بعدِ عَصر نہیں۔
(دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار، ج۳،ص۴۱۴)

مدینہ۷: اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضَحوۂ کُبریٰ سے قَبل **روزۂ نَفل** توڑ سکتا ہے مگر قَضاء واجِب ہے۔ (دُرِّمختار، ج۳،ص۴۱۴)

مدینہ ۸: اِس طرح نِیَّت کی کہ "کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔" یہ نِیَّت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری، ج۱،ص۱۹۵)

مدینہ ۹: ملازِم یا مزدور اگر نفلی روزہ رکھیں تو کام پُورا نہیں کر سکتے تو "مُستاجِر" (یعنی جس نے مُلازمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اجازت ضَروری ہے۔ اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضَرورت نہیں۔ (دُرِّمختار، ج۳،ص۴۱۶)

(ملازمت کے متعلق بہترین معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ "ملازمین کے 21 مَدَنی پھول" کا ضَرور مطالعہ فرمائیے)

مدینہ ۱۰: حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا "صَومِ داؤدی" کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ **رسولُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: افضل روزہ میرے بھائی داوٗد (علیہ السلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دِن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فرار نہ ہوتے تھے"۔

(جامعِ ترمذی، ج۲،ص۱۹۷، حدیث۷۷۰)

مدینہ ۱۱: حضرتِ سَیِّدُنا سُلیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن وَسط میں اور تین دن آخِر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائِل، اَوَاسِط اور اَواخِر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (کَنزُ العُمّال، ج۸،ص۳۰۴، حدیث۲۴۶۲۴)

مدینہ ۱۲: سارا سال روزے رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (دُرِّمختار، ج۳،ص۳۳۷)

یاربِّ **مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں زندَگی، صحّت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب نفلی روزے رکھنے کی سعادت عطا فرما، انہیں قبول بھی کر اور ہماری اور ہمارے میٹھے میٹھے محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ساری اُمّت کی مَغْفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''رَمَضَانُ المُبارَك'' کے بارہ ۱۲ حُروف کی نسبت سے روزہ داروں کی 12 حِکایات

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:۔

لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ط (پ۱۳، یُوسُف، ۱۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ان کی خبروں (حِکایات) سے عقلمندوں کی آنکھیں کُھلتی ہیں۔

سرکارِ دو جہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جو میری مَحبّت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو **تین تین بار** دُرُود شریف پڑھے تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** پر حق ہے کہ وہ اِس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (اَلمعجم الکبیر، ج۱۸، ص۳۶۱، حدیث ۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) گرمیوں کا روزہ

حَجّاج بن یوسُف ایک مرتبہ دَورانِ سفرِ حج مَکّۂ مُعظّمہ و **مدینۂ منوّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا** کے درمیان ایک منزِل میں اُترا اور دوپہر کا کھانا تیّار کروایا اور اپنے حاجِب (یعنی چوبدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حاجِب خَیمہ سے باہَر نِکلا تو اُسے ایک **اَعرابی** لیٹا ہوا نظر آیا، اِس نے اُسے جگایا اور کہا، چلو تمہیں امیر **حَجّاج** بُلا رہے ہیں۔ **اَعرابی** آیا تو **حَجّاج** نے کہا، میری دعوت قَبول کرو اور ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ اَعرابی بولا: مُعاف فرمایئے! آپ کی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کریم کی دعوت قَبول کر چکا ہوں۔ **حَجّاج** نے کہا، وہ کس کی؟ وہ بولا: **اللہ** تعالیٰ کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔ **حَجّاج** نے کہا، اتنی سخت گرمی میں روزہ؟ اَعرابی نے کہا، ہاں! قِیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ **حَجّاج** نے کہا، آج کھانا کھالو اور یہ روزہ کل رکھ لینا۔ اَعرابی بولا، کیا آپ اِس بات کی ضَمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حَجّاج نے کہا یہ بات تو نہیں۔ اَعرابی بولا، تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (رَوضُ الرِّیاحین، ص۲۱۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کسی دُنیوی حاکِم کے رُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہاں کی گرمی برداشت کر کے روزہ رکھتے ہیں وہ کل قِیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(۲)شیطان کی پریشانی

ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مسجِد کے دروازے پر شیطان کوحَیران وپریشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا، کیا بات ہے؟ شیطان نے کہا، اندر دیکھئے۔ اُنہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نَماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجِد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نَماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں وَسوَسہ ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ روزہ دار ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہَر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے شُعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔ (اَلرَّوضُ الفَائِق مصری، ص ۳۹)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کے لئے روزہ ایک زبردست ڈھال ہے۔ روزہ دار اگرچہ سو رہا ہے مگر اس کی سانس شیطان کیلئے گویا تلوار ہے۔ معلوم ہوا روزہ دار سے شیطان بڑا گھبراتا ہے، شیطان چُونکہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں قید کرلیا جاتا ہے اِس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روزدار کو دیکھتا ہے پریشان ہوجاتا ہے۔

(۳)نرالا کفّارہ

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ نَبَوی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے اور عرض کی، یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے رَمَضان کے روزہ کی حالت میں (قَصداً) اپنی عورت سے ''قُربَت'' کی، میں ہَلاک ہوگیا، فرمایئے! اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عرض کی، نہیں **یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا، کیا مُتَواتِر دو ماہ کے (یعنی لگاتار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں **یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا، ساٹھ مِسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، **یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ بھی نہیں کرسکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں کسی نے کچھ **کھجوریں** ہدِیَّۃً حاضِر کیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ ساری **کھجوریں** اُس صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں خَیرات کردو، تمہارا کفّارہ ادا ہوجائے گا۔ وہ بولے، **یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مُبارَک چمکنے لگے اور رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا، **فَاَطْعِمْہُ اَھْلَکَ** یعنی پس اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔ (تیرا کفّارہ ادا ہوجائے گا) (صحیح البخاری، ج ۴، ص ۳۴۱، حدیث ۶۸۲۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتقاضائے بَشَرِیَّت اگر کوئی لَغزِش واقع ہوبھی جاتی تو وہ فوراً اُس کا تدارُک فرماتے۔ اور مُعافی کیلئے بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوجاتے۔ اِس لئے کہ ان کا ایمان تھا کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ اِسی دَرِ پاک سے حاصِل ہوسکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مالِک ومختار ہیں اور شریعت انہیں کے ارشادات کا نام ہے۔ اِسی لئے تو سرکارِ آبرودار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستِفسار پر کہ غلام آزاد کرسکتے ہو؟ ساٹھ دِن کے لگا تار روزے رکھ سکتے ہو؟ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کِھلا سکتے ہو؟ وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے رہے کہ نہیں یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گویا ان کا ایمان تھا کہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کفّارہ کی ان تینوں قسموں کے سوا اگر چاہیں تو میرے لئے کوئی چوتھی قسم کا کفّارہ بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔ چُنانچِہ سرکارِ عالی وَقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اپنے مُختار ہونے پر اپنی مُہرِ تَصدیق یوں ثَبت فرمادی کہ گویا جاؤ تمہارے لئے ہم کفّارہ یہ مقرّر فرماتے ہیں کہ بجائے کچھ دینے کے لے جاؤ۔ جیسا کہ اُس صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عرض کی کہ مدینہ بھر میں میرے برابر کوئی محتاج نہیں۔ تو فرمادیا کہ اچّھا جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔ تمہارا کفّارہ ادا ہوجائے گا۔ گویا جہاں سارے مسلمانوں کے لئے جان بُوجھ کر رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ توڑنے کا کفّارہ (جب کہ کفّارے کی شرائط پائی جائیں) یہ ہے کہ غُلام آزاد کرے اس کی استطاعت نہ ہو تو مُتَواتِر ساٹھ روزے رکھے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مِسکینوں کو کھانا کِھلائے۔ وہاں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سرورِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفّارہ یہ مقرّر فرمایا کہ تم بجائے کچھ دینے کے ہماری جناب سے لے جاؤ اور بجائے کسی پر خرچ کرنے کے اپنے اہلِ خانہ پر ہی صَرف کردو۔ یہ ہے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ۔

یہ وُہی ہیں جو بخش دیتے ہیں
کون ان جُرموں پر سزا نہ کرے
(حدائقِ بخشش)

(۴) صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سَخاوت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد سخی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ستّر ہزار دَراہم راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کردیئے حالانکہ ان کی قمیص مُبارَک میں پَیوند لگا ہوا تھا اور ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ دَراہم بھیجے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ سب دِرہم ایک ہی روز میں راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کردیئے اور اُس روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وَقت باندی نے عرض کی، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ ایک دِرہم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا، مجھے یاد نہیں رہا، یاد رہتا تو بچالیتی۔

(مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۳)

اللہ عَزَّوَجَل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہا نے وُسعت کے باوُجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زاہدانہ گزاردی اور جو دولت بھی حاضِر ہوئی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ لاکھ دو لاکھ آئے وہ بھی لٹادیئے اور روزہ اِفْطار کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی **نَفْل روزہ** رکھ بھی لیں تو ہمیں اِفْطار کے وَقْت ہمہ اقسام کے پھل کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ بہر حال ہمیں اُمّ الْمُؤمِنِین سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور دولت سے اِس قَدَر مَحَبَّت نہ رکھنی چاہئے کہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں دل تنگ ہو۔ حُبِّ دنیا سے پیچھا چُھڑوانے اور آخرت بہتر بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رَہنا بے حد مُفید ہے۔ جب بھی آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کا مَدَنی قافِلہ تشریف لائے ان کی خدمت میں حاضِر ہوکر ضَرور فیضیاب ہوں کہ اچھی نیت کے ساتھ راہِ خدا عزوجل کے مُسافِروں کی زیارت کارِثواب آخرت ہے اور اُن کی صحبت باعِثِ حصُولِ جنّت ہے۔ آپ کو ایک بگڑے ہوئے نوجوان کا واقِعہ سُناتا ہوں جو مَدَنی قافِلے کے عاشقانِ رسول کی زیارت کیلئے حاضِر ہوا تو اس کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا! چُنانچہ

عاشقانِ رسول سے ملاقات کی برکات

شہر قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالتصرُّف پیش کرتا ہوں: میں ان دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی نوبت اِس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والِد گِرامی دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا تھا۔ ایک روز تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مَدَنی قافِلہ ہمارے مَحَلّے کی مسجِد میں حاضِر ہوا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے درس کے بعد مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے درس نے مجھ پر بَہُت اچھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کرسکا۔ یہاں تک کہ میں اجتماع (ملتان) میں حاضِر ہوگیا۔ وہاں کی رونقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، وہاں ہونے والے آخری بیان "**گانے باجے کی ہولناکیاں**" سُن کر تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداخلاق نوجوان میں مَدَنی انقلاب کی وجہ سے **مُتأثِّر** ہوکر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بھی

مَدَنی بُرقع پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور مجھ پر **اللہ** عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآنِ پاک حِفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت دَرَجۂ ثالِثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے عَلاقائی قافِلہ ذِمّہ دار ہوں۔ میری نیّت ہے کہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شَعبانُ المُعظَّم ١٤٢٧ھ سے یکمشت **12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں** میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو

ایسا فیضان ہو، حِفظ، قراٰن ہو، کر کے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) ٹھنڈا پانی

حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا روزہ تھا۔ طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے آبخورہ (یعنی کوزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عَصر کے بعد مُراقَبہ میں تھے، حُورانِ بہشت نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گُزرنا شُروع کیا۔ جو سامنے آتی اُس سے دریافت فرماتے، تُو کس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندۂ خُدا کا نام لیتی۔ ایک آئی، اُس سے بھی یِہی پوچھا تو اُس نے کہا: "اُس کیلئے ہوں جو روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔" فرمایا: "اگر تُو سچ کہتی ہے تو اِس کوزہ کو گرا دے"، اُس نے گرا دیا۔ اِس کی آواز سے آنکھ کُھل گئی۔ دیکھا تو وہ آبخورہ (کوزہ) ٹوٹا پڑا تھا۔ (الملفوظ، حصّہ اوّل، ص ۱۲۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، آخِرت کی اَبَدی راحتیں اور نعمتیں پانے کیلئے اپنے نفس کو قابو کر کے دنیا کی لذّتوں کو ٹھوکر مارنی پڑتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے اپنے نفس کو بَہُت مارتے تھے۔ چُنانچِہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سخت گرمی کے دِنوں میں دوپہر کے وَقت ایک شخص کو دیکھا کہ برف لئے جا رہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، کاش! میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی برف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً ندامت ہوئی کہ میں نفس کی چال میں کیوں آ گیا! اُنہوں نے عہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہٰذا سخت گرمی کے موسم میں بھی پانی کو گرم کر کے پیا کرتے تھے۔

نَہنگ[1] و اَژدہا و شیرِ نَر مارا تو کیا مارا

بڑے مُوذی کو مارا نفسِ اَمّارہ کو گر مارا

[1] نہنگ (یعنی مگر

(٦) اِنعامِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مؤرِّخ حضرتِ واقِدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک عَلَوی دوست کی طرف یہ رُقعہ بھیجا، "رَمضان شریف کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس

خرچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار دِرْہم بھیجئے" ۔ چُنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار دِرْہم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایک دوست کا رُقعہ حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرف آ گیا، "رَمَضان شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار دِرْہم کی ضَرورت ہے۔" حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وُہی عَلَوی دوست جن سے حضرتِ واقدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قرض لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت وَاقِدی سے قرض لیا تھا۔ دونوں حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے گھر آئے۔ عَلَوی کہنے لگے، رَمَضانُ الْمُبارَك کا مہینہ آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار درہموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار دِرْہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضَرورت کیلئے اپنے اِن دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار دِرْہم بطورِ قرض بھیج دیجئے۔ انہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض مانگا، میں نے اپنے اِن دوست سے قرض مانگا اور اُنہوں نے آپ سے مانگا۔ اور جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر ان تینوں حضرات نے اتِّفاقِ رائے سے اس رقم کے تین حصّے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اِسی رات حضرتِ سَیِّدُ نا وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی اور فرمایا، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چُنانچہ دوسرے روز امیر یَحیٰی برمکی نے سَیِّدُ نا وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بُلا کر پوچھا، "میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟ حضرتِ سَیِّدُ نا وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سارا قصّہ سنایا۔ تو یَحیٰی برمکی نے کہا، "میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الاِحترام ہیں۔ پھر اس نے تیس ہزار دِرْہم حضرت وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اور بیس بیس ہزار ان دونوں کو دیئے۔ اور حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو قاضی بھی مقرّر کر دیا۔ (حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین، ص ۵۷۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں۔ اور اپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دور کرنے کی خاطر اپنی مشکلات کی ذرّہ برابر پرواہ نہیں کرتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سخاوت سے ہمیشہ فائِدہ ہی ہوتا ہے، مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم امّت کے حالات سے باخبر ہیں اور سخاوت کرنے والوں پر نَظرِ رَحمت فرماتے ہیں۔ یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایثار کی بَہُت فضیلت ہے۔ چُنانچہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، "جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۹، ص ۷۷۹)

(۷) روزہ کی خوشبو

حضرتِ سیِّدُنا امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن غالِب حدّانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی شہید کردیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قَبْر شریف کی مِٹّی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَاصُنِعْتَ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا گیا؟ کہا، ''اچھا معاملہ فرمایا گیا۔'' پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ''جنّت میں۔'' پوچھا، ''کون سے عمل کے باعِث؟'' فرمایا، ''ایمانِ کامِل، تہجُّد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب۔'' پھر پوچھا، ''آپ کی قَبْر سے مُشک کی خوشبو کیوں آرہی ہے؟'' تو جواب دیا، ''یہ میری تِلاوت اور روزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، ج ۶، ص ۲۶۶، حدیث ۸۵۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری علیہ رحمۃ الباری کی قبرِ انور کی مِٹّی سے بھی مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ بار بار قَبْر پر مِٹّی ڈالی جاتی تھی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تبرُّکاً اُٹھالے جاتے تھے۔
(مقدمہ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۳)

صاحِبِ دلائل الخیرات حضرت شیخ سیِّد محمد بن سُلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبرِ منوّر بھی معطّر تھی اور اُس سے کستوری کی خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں کیونکہ آپ زندگی میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ انتِقال کے ستّر برس (77) کے بعد کسی سبب سے ''سوس'' سے ''مراکش'' میں مُنتَقِل کرنے کے لیے جب قبر کُشائی کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح وسالم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے امتحاناً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رخسارِ مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہوگئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی جسم میں رَواں دَواں تھا! (مطالع المسرات، ص ۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) رَمضان وشش عید کے روزوں کی برَکت

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں تین سال تک مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں مُقیم رہا۔ ایک مکّی شخص روزانہ دوپہر کے وقت طوافِ کعبہ کرتا، دوگانہ ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحَبَّت ہوگئی۔ وہ سخت بیمار ہوگیا میں عِیادت کے لئے حاضِر ہوا تو اُس نے مجھے وصیّت کی، ''جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر میری نمازِ جنازہ ادا فرمایئے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قَبْر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز مُنکَر نکیر کی آمد کے وقت

مجھے تلقین فرمایئے گا''۔ میں نے حامی بھرلی۔ چُنانچِہ اس کے اِنتِقال کے بعد میں نے حسبِ وصیَّت عمل کیا۔ قَبْر کے پاس حاضِر تھا کہ مجھے اُونگھ آ گئی۔ میں نے ہاتِفِ غیبی کی آواز سنی، ''اے سُفیان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اِس کو تیری تلقین وقُربت کی کوئی حاجت نہیں، اِس لئے کہ ہم نے خود ہی اِس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔'' میں نے کہا، اِس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی، ''رَمَضانُ الْمبارَك اوراس کے بعد شوّالُ الْمُکرَّم کے چھ روزے رکھنے کی بَرَکت سے۔'' حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اِس ایک رات میں یہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی، یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی اپنے فَضل وکرم سے ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ (قَلیوبی، ص۱۴)

اللہ عَزَّوَجَل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) رَمَضان کا چاند

ایک مرتبہ رَمَضان شریف کے چاند کے بارے میں کچھ اختِلاف پیدا ہو گیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہو گیا۔ بعض کہتے تھے، نہیں ہوا۔ حُضور غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی والِدۂ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ارشاد فرمایا: ''میرا یہ بچّہ (یعنی غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم) جب سے پیدا ہوا ہے۔ رَمَضان شریف کے دنوں میں سارا دن دُودھ نہیں پیتا۔ اور آج بھی چونکہ عبدُ القادِر علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الظّاھِر نے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے غالِباً رات کو چاند ہو گیا ہے۔ چُنانچِہ پھر تحقیق کرنے پر ثابت ہوا کہ چاند ہو گیا ہے۔ (بَہجۃُ الاَسرار، ص۱۷۲)

اللہ عَزَّوَجَل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم مُتّقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَضان میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مَحبَّت اور اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کی چاہت دل میں بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رَحمتیں اور بَرَکتیں لوٹئے۔ آیئے آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ گلستانِ مصطفٰے (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ

دُعائے شِفا کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اَپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر **خَتْم** ہو چکا تھا۔ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں!،جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرِنج بھر کر مَواد نکالا جاتا تھا!اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام ونشان تک نہ رہا تھا،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو،کہ یا کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰)اہلبیت رضی اللہ تعالٰی عنہم کے تین روزے

حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین رضی اللہ تعالٰی عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم وحضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فِضّہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ان شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کی صحت یابی کے لیے تین روزوں کی مَنّت مانی۔اللہ تعالٰی نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شِفاء عطا فرمائی۔چُنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم تین صاع جَو لائے۔ایک ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو،سو گرام) تینوں دن پکایا۔جب اِفطار کا وَقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مسکین ،ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔(خزائن العرفان،ص ۹۲۶)

اللّٰہ عَزَّوَجَل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلادیتے تھے
کیسے صابر تھے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ مجید میں اللہ تعالٰی نے اپنے پیارے محبوب،دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس ایمان افروز ایثار کو (پارہ ۲۹،سورۃُ الدّھر، آیت نمبر ۹،۸) میں اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝

(پ۲۹، الدّھر۸،۹)

ترجَمۂ کنزالایمان ۔اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

سُبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس ایمان افروز حکایت میں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبۂ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی تین دن تک صِرف پانی پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو اِفطار میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب، سموسے، میٹھے میٹھے پھل، گرما گرم بریانی اور نہ جانے کیا کیا چاہیے! اس قدر تنگدستی کے عالَم میں اتنا شاندار ایثار یہ انہیں کا حصّہ تھا۔

ایثار کی ایک فضیلت جو "روزہ داروں کی ۱۲ حکایات" کی حکایت نمبر ۶ کے ضِمن میں بھی گزری، دوبارہ پیش کی جاتی ہے کہ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، "جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج۹، ص۷۷۹)

اَہلبیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عظمت نشان میں نازِل شدہ آیتِ کریمہ کے اس حصّے پر بھی توجُّہ فرمایئے جس میں ان کا قول بیان کیا گیا ہے۔ "ہم تمہیں خاص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔" اِس قول میں اِخلاص کا عظیم الشان دَرَجہ بیان کیا گیا ہے۔ کاش! ہم بھی اپنا ہر عمل محض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کرنا سیکھ جائیں۔ کسی پر احسان کر کے اُس کا بدلہ چاہنا یا اس کی طرف سے شکریہ کی طلب رکھنا یہ سب خواہشات خَتْم ہو جائیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی پر احسان کر کے یا فقیر کو کھانا یا خیرات دے کر یہ بھی نہ کہا جائے کہ "دعاء میں یاد رکھنا"۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اُس سے بدلہ طلب کر لیا! اب وہ دعاء کرے یا نہ کرے، ہمارے حق میں قَبول ہو یا نہ ہو ہمارے نصیب۔ ؎

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

(۱۱) مسلسل چالیس سال تک روزے

حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرِب کے بعد گھر آ کر کھانا کھالیا کرتے۔ (معدنِ اَخلاق، حصہ اول، ص۱۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سَیِّدُنا داؤد طائی کے نفس کشی کے واقعات

سُبحٰنَ اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ اِخلاص ہو تو ایسا! حضرت سَیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے نَفْس پر زبردست قابو تھا۔ تَذکِرَۃُ الاَوْلیاء میں ہے، ایک بار گرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغولِ عبادت تھے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والِدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: بیٹا! سائے میں آجاتے تو بہتر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، امّی جان! ''مجھے شَرم آتی ہے کہ اپنے نَفْس کی خواہش کے لئے کوئی اِقدام کروں''۔

ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کر کسی نے عرض کی، یاسَیِّدی! اِس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو اچھا تھا۔ فرمایا: جب میں نے رکھا تو اُس وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اٹھاتے ہوئے ندامت محسوس ہو رہی ہے کہ میں صِرف اپنے نَفْس کی راحت کی خاطِر گھڑا اٹھانے میں وَقت صَرف کروں اور اتنی دیر ذِکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافِل ہو جاؤں!

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دھوپ میں قراٰنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا، ''مجھے اِتباعِ نَفْس ناپسند ہے''۔ یعنی نَفْس بھی یہی مشورہ دے رہا ہے کہ چھاؤں میں آجاؤ مگر میں اِس کی پَیروی نہیں کر سکتا۔ اسی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِنتِقال کے بعد غیب سے آواز سنی گئی۔ ''داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مُراد کو پہنچا کیوں کہ اس کا پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اس سے خوش ہے''۔

(تذکرۃ الاولیاء، حصہ ۱، ص ۲۰۱ تا ۲۰۲)

اللہ عَزَّوَجَل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اپنی نیکیوں کا اعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر ۱۱ سے ان لوگوں کو ضَرور عبرت حاصِل کرنی چاہئے۔ جو وقتاً فوقتاً بلاضَرورتِ شَرعی محض دِکھاوے کی خاطر اپنی نیکیوں کا اِعلان کر کے ریاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑتے ہیں، مثلاً کوئی کہتا ہے، میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔ کوئی بولتا ہے، میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بیض کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے، میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دلائل الخیرات شریف کا وِرد کر رہا ہوں۔ اتنی تلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خوامخواہ اپنے نوافِل، تہجد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اِخلاص کا دور دور تک کوئی پتا نہیں۔ یاد رکھئے! ریاکاری کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جُبُّ الحُزْن سے اللّٰہ کی پناہ طلب کرو۔ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، جُبُّ

الحُزن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، ''دوزخ میں ایک کُنواں ہے جس کی سختی سے دوزخ بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس میں ریاکار قاریوں کو ڈالا جائیگا۔'' (سُنَن ابنِ ماجہ، ج ۱،ص ۱۶۷، حدیث ۲۵۶)

حفظ کی خوشی میں تقریب

آج کل بچّہ بچّی اگر حفظِ قرآن مکمّل کرلے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے۔ جس میں اس کو گل پوشی و گل پاشی اور تحائف و تعریفی کلمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔ گھر والے شاید سمجھتے ہوں گے ہم حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ مگر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچّہ ''بُلند حوصلہ'' تھا جبھی تو حافِظ بنا۔ ہاں حِفظ شُروع کرواتے وَقت حوصلہ اَفزائی کی واقِعی ضَرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔ بہر حال حافِظ مَدَنی مُنّے، مُنّی کے حِفظ کی تقریب میں حوصلہ افزائی ہو رہی ہے یا وہ خود ''پھول کر کُپّا'' ہوا جارہا ہے اِس پر غور کرلیا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری یہ ''تقریبِ سعید'' اس بے چارے سادہ لَوح بھولے بھالے حافِظ مَدَنی مُنّے کی ریاکاری کی تربیّت کا سبب بن رہی ہو!

میں نے اِخلاص کو بَہُت تلاشا

میں نے اِس طرح کی تقاریب میں اِخلاص کو بَہُت تلاشا، مجھے نہ مِل سکا۔ صِرف نُمُود و نُمائش ہی نظر آئی۔ یہاں تک کہ بعض اوقات مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ تصاویر بھی کھینچی جاتی ہیں۔ اسی طرح اکثر کمسِن مَدَنی مُنّے، مُنّی کی ''روزہ کُشائی'' کی تقریب میں بھی تصاویر کے گُناہ کا سِلسِلہ ہوتا ہے۔ ورنہ سادَگی کے ساتھ روزہ کُشائی کی رَسم ادا کی جائے۔ یا حافِظ مَدَنی مُنّے کی دینی ترقّی کے لئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے بُزُرگوں کی بارگاہوں میں پیش کرکے عُمر بھر قرآنِ پاک یاد رہنے اور اس پر عمل کرنے کی دُعائیں لی جائیں تو اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکتیں زِیادہ ہوں گی۔

وَاللّٰہُ تعالٰی اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اچھی طرح غور فرما لیجئے

الحاصل اچھی طرح غور کرلینا چاہئے کہ ہم جو تقریب کرنے جارہے ہیں اس میں ہماری آخِرت کا کتنا فائدہ ہے۔ اگر آپ کا دل واقِعی مطمئن ہے کہ حفظِ قرآن کی خوشی کی تقریب سے مقصود نُمائش نہیں۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ مَدَنی مُنّے کا ریاکاری بھرا ذہن بننے کا کوئی خطرہ نہیں۔ یعنی آپ اِس کو اِخلاص کی اعلیٰ تربیّت دے چکے ہیں تو بے شک تقریب کیجئے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حِفظ کرنا آسان ہے مگر حافِظ رہنا مشکل ہے

یہ بات نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حُفّاظ اور حافِظات کی شاندار تقریبات ہوتی ہیں، ان کی ایک تعداد آگے چل کر قرآنِ پاک بُھلا دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رَواج سا ہوگیا ہے کہ بچّے یا بچّی کو قرآن کریم حِفظ کروالیا جائے۔ بے شک یہ بَہُت بڑا نیک کام ہے، مگر یہ یاد رکھئے کہ حفظ کرنا آسان ہے مگر عمر بھر حافِظ رہنا مشکل ہے۔

لہٰذا جو بھی اپنی اولاد کو حِفظ کروائے اُس کی خدمت میں دردبھری مَدَنی التجاء ہے کہ عُمر بھر اپنی حافِظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اور تاکید کرے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک پارہ روزانہ تلاوت جاری رہے تاکہ حفظ باقی رہے۔ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان بَرَکت نشان ہے: قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو، سو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قرآن زیادہ چُھوٹنے پر آمادہ ہے اُن اونٹوں سے جو اپنی رسیّوں سے بندھے ہوں۔ (صَحیح البخاری، ج ۳، ص ۴۱۲، حدیث ۵۰۳۳) یعنی جس طرح بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت واحتیاط نہ کی جائے تو رِہا ہو جائیں اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اُسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۴۵)

حفظ بھلا دینے کا عذاب

جو حُفّاظ ہر سال رَمَضانُ المبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قَبل فَقَط مُصَلّی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ معاذ اللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔ ''جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلادے گا بروزِ قِیامت اندھا اُٹھایا جائیگا۔'' (ماخذ پ ۱۶، طٰہٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

تین فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مدینہ ۱: میری اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجِد سے نکالتا ہے۔ اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلادے۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۴۲۰، حدیث ۲۹۲۵)

مدینہ ۲: جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بُھلادے تو قِیامت کے دن اللہ تعالٰی سے کوڑھی ہو کر ملے۔

(ابوداود، ج ۲، ص ۱۰۷، حدیث ۱۴۷۴)

مدینہ ۳: قِیامت کے دن میری اُمّت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلادیا۔ (کنزُ العُمّال، ج ۱، ص ۳۰۶، حدیث ۲۸۴۳)

فرمانِ رضوی

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس (حفظِ قرانِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔'' مزید فرماتے ہیں، ''جہاں تک ہوسکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب

جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قِیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نَجات پائے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۴۵، ۶۴۷)

نیکی کے اظہار کی کب اجازت ہے؟

تَحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) کی نیّت سے نیک عمل کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اِسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل اِس نیّت سے ظاہِر کرتا ہے کہ ماتحت اَفراد کو اس سے عمل کی رَغبت ملے گی تو ثواب رِیا کاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہِر کرتے وَقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے، کیونکہ شیطان بڑا مکار ہے، ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے اُبھار کر بھی وہ ریا کاری میں مُبتَلا کر دے، مَثَلاً دل میں وَسوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ''میں تو صِرف تَحدیثِ نعمت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔'' حالانکہ دل میں لڈّو پھوٹ رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزّت بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریا کاری ہے اور ساتھ میں تَحدیثِ نعمت کا کہنا ریا کاری در ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کُتُبِ تصوُّف **اِحیاءُ العُلُوم** یا **کیمیائے سعادت** سے نیّت، اِخلاص اور رِیا کے ابواب کا مُطالَعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطان محروم نہ کرے، کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے۔

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں اِخلاص کے ساتھ عبادت اور نفلی روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطان کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذَرِیعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا ہے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ریا کاریوں سے بچا یا الٰہی
مجھے عبدِ مخلص بنا یا الٰہی

روزے داروں کا محلہ

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے **چالیس سال** کے دَوران کبھی **کھجور** نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب **کھجور** کھانے کی خوب خواہش ہوئی تو نَفس کُشی کے لئے مسلسل آٹھ دن روزے رکھے۔ پھر **کھجوریں** خرید کر دن کے وقت بصرہ شریف کے ایک مَحَلّہ کی مسجد میں داخل ہوئے ابھی کھانے کیلئے **کھجوریں** نکالی ہی تھیں کہ ایک بچہ چلّا اُٹھا، ابّا جان! مسجد میں یہودی آ گیا ہے! اُس کے والِد صاحِب یہودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو پہچان لیا اور معذرت کرتے ہوئے عرض کی، حُضُور! بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے مَحَلّہ میں سارے مسلمان روزہ رکھتے ہیں یہودیوں کے عِلاوہ دن کے وقت یہاں کوئی نہیں کھاتا، اِسی لئے بچّے کو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے یہودی ہونے کا شُبہ گزرا۔ برائے کرم! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کی خطا مُعاف فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عالَمِ جوش میں فرمایا، بچّوں کی زَبان ''غَیبی زَبان'' ہوتی ہے۔ پھر قسم کھائی کہ اب کبھی **کھجور** کھانے کا نام نہ لوں گا۔ (تذکرۃُ الاولیاء، حصّہ اوّل، ص ۵۲)

گوشت کی خوشبو سے ہی گزارہ کر لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین اپنے نَفس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کی نفس کُشی کے کیا کہنے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برسوں تک کوئی لذیذ چیز نہیں کھاتے تھے۔ عُمُوماً دن کو روزہ دار رہ کر روکھی روٹی سے افطار کا معمول تھا۔ ایک بار نَفس کی خواہش پر گوشت خریدا اور لے کر چلے، راستے میں سونگھا اور فرمایا، اے نَفس! گوشت کی خوشبو سونگھنے میں بھی تو لُطف ہے! بس اِس سے زیادہ اِس میں تیرا حصّہ نہیں۔ یہ کہہ کر وہ گوشت ایک فقیر کو دیدیا۔ پھر فرمایا، اے نَفس! میں کسی عداوت کے باعِث تجھے اذیّت نہیں دیتا میں تو صِرف اسلئے تجھے صَبر کا عادی بنا رہا ہوں کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی لازوال دولت نصیب ہو جائے۔ (تذکرۃ الاولیاء، حصہ ۱، ص ۵۲)

یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمان نفلی روزوں سے بہت مَحَبَّت کیا کرتے تھے کہ بصرہ شریف کے ایک پورے مَحَلّہ کا ہر مسلمان روز ہی روزہ رکھا کرتا!

نادان بچّوں کی طرف سے نیکی کی دعوت

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کا یہ فرمانا کہ، بچوں کی زَبان "غَیبی زَبان" ہوتی ہے۔ نہایت ہی پُر مَغز ارشاد ہے۔ واقِعی نادان بچّوں کی باتوں اور حرکتوں میں اکثر عبرت کے مدنی پھول پائے جاتے ہیں۔ اِتّفاق سے بیان کردہ حکایت نمبر ۲ اسگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ (یعنی راقِمُ الحُرُوف) نے بابُ المدینہ کراچی میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پر ۹ شَوّالُ المُکرّم ۱۴۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ طعام کے وَقت صاحِبِ خانہ کا مُنّا اور چھوٹی مُنّی بھی کھانے میں شریک ہو گئے۔ ان دونوں نے کھانے کے دوران، حرص و طمع، بے جا لڑائی، آبرو ریزی، بے صبری، چُغلی، حسد، حُبِّ جاہ، ریا کاری، مصیبت کا بے ضَرورت تذکرہ اور فضول گوئی وغیرہ سے مُتَعَلِّق مجھے خوب درس دیا!! آپ شاید سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ ناسمجھ بچّے اتنے سارے عُنوانات پر کس طرح درس دے سکتے ہیں! ان دُرُوس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذِہن رکھنے والا انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مَثَلاً اُنہوں نے ضَرورت سے کہیں زِیادہ کھانا نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ ان کی اس حَرَکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی پلیٹ میں ضَرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ حرص و طمع کی علامت اور نادان لوگوں کا کام ہے، سمجھدار آدمی ایسا نہیں کرسکتا۔ گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینا کہ پھینک دیا جائے یہ اِسراف ہے، کھا کر برتن چاٹ لینا سنّت ہے، اسراف کا ارتکاب اور سنّت کے خلاف کام کرنا عقلمندوں کا نہیں نادانوں کا شیوہ ہے کیوں کہ بچّے نادان ہی ہوتے ہیں۔ مُنّے نے 7up کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھر لیا تو اس پر مُنّی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا کر میرے قریب رکھی مگر پھر بھی اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے بھی اٹھا کر کمرے کے باہَر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔ اس "جنگ" کے ذَرِیعے گویا مُنّے نے حِرص پر درس دیا اور مُنّی نے حسد پر۔ چُونکہ دونوں میں ٹھن گئی تھی لہٰذا اب ایک دوسرے کے "عُیُوب" اُچھالنے لگے۔ اور گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھئے! ہم نادان ہیں اِس لئے فضول گوئی، حسد،

آبروریزی، بے جا لڑائی اور بے صَبری کا مُظاہَرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پَول کھولتے ہیں اگر دانا کہلانے والا شخص بھی ایسی حرکات کا ارتِکاب کرے تو وہ بے وُقُوف ہوا یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے منہ میاں مٹھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زَبان سے اپنے فضائل بھی بیان کر رہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہو کر چُھوٹ جائیں گے، ان معاملات میں ہماری آخرت میں بھی کوئی پکڑ نہیں کیونکہ ہم ابھی نابالغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غلطیاں کرتے ہوئے آبروریزی، ریاکاری، جھوٹ اور حسد وغیرہ وغیرہ گناہوں میں پڑیں گے تو ہوسکتا ہے کہ بروزِ قیامت فردِ جُرم عائد کر کے جہنَّم کا حُکم سنا دیا جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو آپ کو وہ صدمہ ہوگا کہ دُنیا میں خود صدمے نے بھی کبھی ایسا صدمہ نہ دیکھا ہوگا!

مدنی مُنّی نے مہندی والے ہاتھ کیوں دکھائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّی بات یہ ہے کہ اُن مَدَنی مُنّوں اور لاشُعُور مبلّغوں کی حرکتوں میں سے میں نے فقط مَعدُودے چند ہی کا بیان کیا ہے۔ اگر بچّوں کی دن بھر کی حرکتوں کا جائزہ لیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی ہر حَرَکت و ہر سَکَنَت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار **مَدَنی پھول** ہوتے ہیں۔ **ایک بار** شبِ عید میلادُ النّبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ایک اسلامی بھائی اپنی ننھی سی مَدَنی مُنّی کو اٹھا کر لائے۔ وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھا کر میری توجّہ چاہ رہی تھی۔ اس سے میں نے یہی "مَدَنی پھول" حاصِل کیا گویا وہ کہنا چاہتی ہے، حاجتِ شرعی کے بغیر بلا واسِطہ یا بالواسطہ (IN DIRECT) اپنی خوبیوں کا اظہار بھی حُبِّ جاہ یعنی واہ واہ کی چاہت کی علامت ہے جو کہ ہم جیسے نادانوں ہی کا حصّہ ہے۔ ظاہر ہے بچّیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دِکھا کر یا بچّے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف مُتَوَجِّہ کر کے واہ واہ اور دادو تحسین ہی کے طلبگار ہوتے ہیں مگر اس میں ضِمناً بڑوں کے لئے بہت کچھ سامانِ عبرت ہوتا ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت **حُبِّ جاہ** میں مُبتَلا نظر آرہی ہے۔ اپنی عزّت بنانے، شہرت بڑھانے اور واہ واہ پسندی کا مرض آج کل عام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ مساجد و مدارِس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی اپنی نیک نامی یعنی شہرت ہی کی تلاش رہتی ہے، یہ بے حد مُہلِک (مُہْ۔لِک) مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجُّہ ہی نہیں۔ **اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اِتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ حُبِّ مال و جاہ یعنی مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔" (جامع ترمِذی شریف، ج ۴، ص ۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳)

میں نماز جمعہ تک سے محروم تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ و مال دل سے مِٹانے کی کُڑھن پیدا کرنے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہئے اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! چُنانچِہ **گوجرانوالہ** (صوبۂ پنجاب) کے مقیم ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں فِرنگی فیشن میں لِتھڑی ہوئی گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا اور بُری

صحبت کے باعث مَعاذَاللہ عزوجل شراب پینے کا بھی عادی ہو چکا تھا۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ نمازِ جُمعہ تک نہ پڑھتا، میں قراٰنِ پاک کا حافظ تھا مگر کم وبیش ۱۲ سال سے قراٰنِ پاک کھول کر نہیں دیکھا تھا، جس کے باعث تقریباً قراٰنِ پاک مجھے بُھلا دیا گیا تھا۔ بہرحال زندگی کے دن غفلت میں گزر رہے تھے کہ اتنے میں نصیب جاگے اور ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے میری مُلاقات ہوگئی۔ ان کے حُسنِ اَخلاق اور شَفقت بھرے انداز سے میں بڑا مُتاثِر ہوا، اُنہوں نے مجھے مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی میں نے معذِرت کرتے ہوئے بتایا کہ میں بے رُوزگار ہوں، معاشی طور پر حالات جانے کی اجازت نہیں دے رہے۔ انہوں نے نہایت ہی اپنائیت کے ساتھ حوصلہ دیا اور میرے ٹکٹ کا انتِظام کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس طرح میری سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری ہوگئی۔ وہاں کے روح پرور منظر اور سنّتوں بھرے بیانات اور رِقّت انگیز دُعا نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری زندگی کو یکسَر بدل کر رکھ دیا۔ جب میں اجتماعِ پاک سے لوٹا تو میرے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو چکا تھا۔ پھر میں نے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی جس نے میرے ظاہری وُجود کو بھی سنّتوں کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول سے وابستگی کی بَرَکتوں سے میں نے بُھلایا ہوا قراٰنِ پاک بھی حفظ کرلیا بلکہ سات سال تک امامت کی سعادت بھی پاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے حساب سے مجھے ''پنجاب مَکی'' کی مجلس میں ایک ذِمّہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سَعادت حاصِل ہے۔

گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ — گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ — تمہیں عاشقِ مصطفٰے مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت نصیب فرما۔

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی قافِلوں میں سفر کا جذبہ عطا فرما۔

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِخلاص کی لازوال دولت سے مالامال کر، حُبِّ جاہ ومال اور ریاکاری کے وبال سے محفوظ فرما۔ ہمیں فرض کے ساتھ ساتھ خوب خوب نفلی روزوں کی بھی سعادت بخش اور ان کو قبول فرما۔

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو اور ساری امّتِ محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

معتکفین کی 41 بہاریں

دنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں کے اندر تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک' دعوتِ اسلامی کی جانب سے ہونے والے اِجتماعی اعتکاف میں کی جانے والی مُعتکفین کی تربیت سے ہر سال معاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد گناہوں سے تائب ہو کر یہ مدنی جذبہ: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" لے کر اُٹھتے اور پھر اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوششوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، ان تائبین کے مدنی جذبات کی جھلکیاں آئندہ صفحات پر نظر آئیں گی۔ اسلامی بھائیوں نے اپنے اپنے انداز میں لکھا تھا۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ (راقم الحروف) نے ضرورتاً تصرُّف کر کے پڑھنے والوں کے لیے دلچسپی کا سامان مہیا کرنے کی حقیری کوشش کی ہے۔

درود شریف کی فضیلت

اللّٰه کے مَحبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے، جس نے مجھ پر سَو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) شِکاری خود شِکار ہو گیا!

عطّار آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اُس گھرانے میں جَہالت کا گُھپ اندھیرا تھا معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو بُرا بھلا کہنا کارِ ثواب سمجھا جاتا تھا۔ میں بھی اس ضلالت میں پوری طرح پھنسا ہوا تھا مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، ہوا کچھ یوں کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (عطار آباد) میں بڑی دھوم دھام سے رَمَضَانُ الْمُبارَك (۱٤۲٦ ھ۔2005) کے آخری عَشَرہ کے **اجتماعی اِعتِکاف** کا اِہتمام کیا گیا تھا، ہمارے محلّے کے چند لڑکے بھی اِسی **فیضانِ مدینہ** میں مُعتَکِف تھے۔ انہیں تنگ کرنے کی غَرَض سے میں مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** چلا گیا۔ وَہاں سُنّتیں سکھانے کے حلقے لگے ہوئے تھے، میں تاک میں بیٹھ گیا کہ موقع ملے تو شَرارت شُروع کروں کہ اِتنے میں ایک **عاشقِ رسول** نے مجھے بڑے ہی پیارے اور دل نشین انداز میں حلقے میں بیٹھنے کیلئے کہا، اُس کی نَرمی اور عاجزی کے باعِث میں اِنکار نہ کر سکا اور حلقے میں بیٹھ گیا اور مُبلّغ کا بیان دھیان سے سننے لگا۔ اُس کے بیان میں عجیب کشش تھی میں آہستہ

آہستہ بیان کے مَدَنی پھولوں کے سحر میں گرِفتار ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ رسول نے مجھے بقیّہ دِنوں کے اِعتِکاف کی دعوت دی، میں نے حامی بھرلی اور میں اِعتِکاف کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہوگیا۔ "لو آپ اپنے دام میں صَیّاد آگیا" کے مِصداق خود ہی شکار ہو کر رَہ گیا۔ میرے لیے اِعتِکاف میں سبھی کچھ نیا تھا۔ دَورانِ اِعتِکاف مجھے معلوم ہوا کہ میں تو بھٹکا ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے باطِل عقائد سے توبہ کی، کلِمۂ طیبہ پڑھا اور دعوتِ اسلامی کے سفینۂ اَہلسنّت میں سُوار ہو کر جانبِ مدینہ رَواں دَواں ہوگیا۔ میں نے چہرے کو مَدَنی نِشانی یعنی داڑھی مبارَک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کرلیا ہے۔ 63 دن کا مَدَنی تربیّتی کورس کر کے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق حلقہ ذمہ داری پر فائز ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اب نئی اُمنگ اور جدید ترنگ کے ساتھ اپنی اِصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی اِصلاح کی بھی کوشش کر رہا ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو حق و صداقت کی راہ دکھائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خَتم ہوگی شرارت کی عادت چلو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دُور ہوگی گناہوں کی شامت چلو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) میں نے کئی بار خودکُشی کی کوشش کی تھی

تحصیل شُجاع آباد ضلع ملتان (حال مقیم بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، "میں والِدَین کا مَعاذَاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنتِہائی دَرَجہ کا گستاخ تھا، کرکٹ اور بلیرڈ کھیلنے میں دن برباد کرتا اور رات وِڈیو سینٹر کی زینت بنتا۔ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں ماں باپ سے میں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اسی لئے معاذَاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کئی بار خودکُشی کرنے کی سعی کی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ناکامی ہوئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مجھ گنہگار کو رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرہ میں اعتِکاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجِد ہی میں اعتکاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی۔ ان کی انفِرادی کوشش کے نتیجے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اجتماعی اعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکِف ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعتِکاف کی برکتوں کے کیا کہنے! میں گنہگار کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں کسا کسایا گیا تھا، مگر تربیّتی حلقوں، سنّتوں بھرے بیانوں اور عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں نے وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کردی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجالیا اور چاندرات کو خوب رو رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تربیَت کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگیا۔ میں نے عید کے تینوں دن راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ گزارے۔ خدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہُت اچھی

گزری۔ واپسی پرگھر آکر امّی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہوگیا۔ کم وبیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھیرے ہوئے تھے اور تصویرِ حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہوگیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ گھر میں بَہُت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مُشاوَرت کا نگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھتے وقت عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تربیّتی کورس کرنے کی سعادت حاصل کرلینے کے بعد مزید 126 دن کے ''امامت کورس'' کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے اِستِقامت کا مُلتجی ہوں۔

بگڑے اَخلاق سارے سنور جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی!

میانوالی کالونی منگھو پیر روڈ باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی ''گرل فرینڈز'' بنا رکھی تھیں، گندی ذِہنیت کا عالم یہ تھا کہ روزانہ ہی ننگی فلمیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مانیں یا نہ مانیں میں نے زندگی میں عید کے علاوہ کبھی نَماز ہی نہیں پڑھی تھی اور مجھے بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نَماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عشرے کا اجتماعی اعتِکاف نصیب ہوگیا، فیضانِ مدینہ کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کُھل گئیں، غفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے نَماز سیکھ لی اور پانچوں وَقت باجماعت نَماز کا پابند ہوگیا۔ میں نے دو مساجد میں فیضانِ سنّت کا درس شروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجد کی مُشاوَرت کا ذَیلی نگران بنا دیا۔ اور تَحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پروردگار دوعالَم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خواب میں دیدار ہوگیا۔

جسے چاہا جلوہ دکھادیا، اُسے جامِ عشق پلا دیا ۔۔۔ جسے چاہا نیک بنا دیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے
جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا ۔۔۔ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) اِعتِکاف کی بَرَکت سے سارا خاندان مسلمان ہوگیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کَلیان (مہاراشٹر، الھند) کی میمن مسجد میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005ء) میں ہونے والے اجتماعی اِعتکاف

میں ایک نَومسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ سنّتوں بھرے بیانات، کیسیٹ اجتماعات اور سنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا اِعتِکاف کی بَرَکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آ گیا چونکہ ان کے گھر کے دیگر اَفراد ابھی تک کُفر کی اَندھیری وادِیوں میں بھٹک رہے تھے چُنانچہ اِعتِکاف سے فارِغ ہوتے ہی اُنہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشِش شُروع کر دی دعوتِ اسلامی کے مُبَلّغین کو اپنے گھر بلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ والِدَین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مُشْتَمِل سارا خاندان مسلمان ہو کر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخِل ہو کر حُضُور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرید ہو گیا۔

ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے ،مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف،
فضلِ ربّ سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف،

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) میں پکّا دنیا دار تھا

سکھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں پکا دُنیا دار تھا اور مجھ پر ہر وقت دنیا کا دُھن کمانے کی دُھن سُوار رہتی تھی، عملی دُنیا سے بہُت دُور گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بعض عاشِقانِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی وہ رَمَضانُ الْمُبارَك میں بار بار میرے پاس تشریف لاتے اور مجھے اجتماعی اعتکاف کی دعوت دیتے مگر میں ٹال دیا کرتا۔ وہ بہُت منجھے ہوئے تھے، گویا مایوس ہونا نہیں جانتے تھے، اُنہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑنا گوارا نہ کیا، مجھے نیکی کی دعوت دے کر اپنا ثواب کھرا کرتے رہے! اُن کی پیہم انفرادی کوشِش کے نتیجے میں مجھ پاپی و بدکار پکّے دنیادار کا دل بھی آخر کار پسیج ہی گیا اور میں آخری عَشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَك (غالباً ۱٤۱۰ ھ ـ 1990ء) میں اُن کے ساتھ مُعتَکِف ہو گیا۔ مجھ دنیادار کو کیا معلوم تھا کہ عاشقوں کی دنیا ہی کوئی اور ہوتی ہے! واقعی عاشِقانِ رسول کی صحبت نے مجھ پر رنگ چڑھا دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بن گیا، میں نے داڑھی رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج سجا لیا۔ تحدیثِ نعمت کیلئے ایک بات عرض کرتا ہوں: مجھے وہاں یہ مسئلہ بھی سیکھنے کو ملا کہ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کئے پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔ سُوءِ اتِّفاق سے اعتکاف والی مسجد کے اِستنجا خانوں کا رُخ غَلَط تھا۔ میں نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر ہاتھوں ہاتھ کاریگروں کو بلوا کر اپنی جیب سے اِخراجات پیش کر کے استنجا خانوں کے رُخ دُرُست کروالئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اعتِکاف کے بعد سے اب تک کئی بار عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادتیں مل چکی ہیں۔

حُبِّ دنیا سے دل پاک ہو جائیگا،مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
جامِ عشقِ نبی ہاتھ میں آئیگا،مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶) مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے

راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالبِّ لُباب ہے، میں اُس وقت دسویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ اپنے مَحلّے کی بلال مسجد میں رَمَضانُ المبارَک (۱۴۲۱ھ۔2000ء) کے آخِری عَشرَہ کا اعتِکاف کیا۔ وہاں ہم 15،14 افراد مُعتَکِف تھے غالباً 28 رَمَضانُ المبارَک کو بعدِ نَمازِ ظہر میرے بچپن کے ایک کلاس فیلو (جو بے چارے شرافت کی وجہ سے ہماری شرارت کا نشانہ بنا کرتے تھے) تشریف لائے۔ اُنہوں نے اپنے سر پر سبز عمامہ شریف سجایا ہوا تھا۔ سلام دُعا کے بعد اُنہوں نے ہم پر اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے پوچھا: آپ میں سے برائے مہربانی کوئی نَمازِ عید کا طریقہ سنا دے۔ ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اس پر اُنہوں نے کہا: اچھا چلئے نَمازِ جنازہ کا طریقہ ہی بتا دیجئے۔ افسوس! ہم میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ پھر اُنہوں نے ہمیں نَماز کی مَشق (practical) کروائی۔ اِس سے ہماری بَہُت ساری غَلَطیاں سامنے آئیں۔ اس کے بعد نہایت ہی اَحسن انداز میں اُنہوں نے ہمیں نَمازِ عید اور نَمازِ جنازہ کا طریقہ سکھایا۔ ہمارا دل بَہُت خوش ہوا۔ سچ پوچھو تو ہمارے لئے حاصِلِ اعتِکاف یہی تھا کہ ہمیں مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے مختلف نَمازوں کے اَہم احکام سیکھنے کو مل گئے۔ عید کی نَماز میں مجھے مسجِد کی چھت پر جگہ ملی۔ جب امام صاحب نے دوسری تکبیر کہی تو میرے علاوہ تقریباً سبھی رُکوع میں چلے گئے! حالانکہ یہ رُکوع کا موقع نہیں تھا بلکہ اس میں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر لٹکانے تھے۔ خیر ورنہ میں بھی عوام کے ساتھ رکوع ہی میں ہوتا مگر قربان جاؤں مبلِّغِ دعوتِ اسلامی پر کہ اُنہوں نے اِعتِکاف میں نَمازِ عید کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اِس موقع پر میرا دل چوٹ کھا گیا اور دعوتِ اسلامی کی اَہَمِیَّت مجھ پر خوب واضِح ہوگئی۔ میں نے اُن مبلِّغ سے عید کی ملاقات پر عرض کی، مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے۔ اُنہوں نے نہایت ہی مَحَبَّت کے ساتھ میری حوصَلہ افزائی فرمائی۔ ان کی انفِرادی کوشِش سے آہستہ آہستہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر شُعبہ تعلیم کا علاقائی ذِمّہ دار ہوں۔

ہاں جنازہ و عید اس کو سیکھیں مزید، آئیں مسجِد چلیں کیجئے اعتِکاف
قلب میں انقِلاب آئے گا آنجناب، آپ ہمّت کریں کیجئے اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) میری آنکھوں میں آنسو آ گئے!

جناح آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: میں نے رَمَضانُ المبارَک (غالباً ۱۴۲۵ھ۔ 2004ء) کے آخِری عَشرَہ میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اجتماعی اِعتِکاف کی بَرَکتیں لوٹنے کی سعادت حاصِل کی، میرے اندر بَہُت ساری بُرائیاں تھیں جن سے میں نے توبہ کی اور کافی حد تک برائیوں میں کمی آئی، مجھے سنّت کے مطابِق کھانے کا ڈھنگ تک نہیں آتا تھا، اعتِکاف میں دیگر سنّتوں کے علاوہ کھانے پینے کی سنّتیں بھی سکھائی گئیں۔ بِالخصوص ایک مبلِّغ کو سادگی کے ساتھ سنّت کے مطابِق کھانا

تناول کرتا دیکھ کر نہ جانے کیوں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے! اس بات کو تادمِ تحریر لگ بھگ تین سال ہو چکے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ آج تک سنّت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔ بفضلہٖ تعالیٰ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں۔

سُنّتیں کھانا کھانے کی تم جان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
مان لو بات اب تو بری مان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) عاشقانِ رسول کی شفقتوں نے لاج رکھ لی

اِندَور شہر (M.P. الھند) کے ایک فیشن ایبل نوجوان آوارہ اور ماڈرن دوستوں کی صُحبت میں رہ کر گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے۔ رَمَضَانُ الْمُبارَك (۱٤۲٥ھ۔2004ء) کے آخری عَشرہ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتِکاف میں بیٹھ گئے۔ عاشِقانِ رسول کی شفقتوں نے لاج رکھ لی، گناہوں سے توبہ کی سعادت مل گئی، چہرے پر داڑھی جگمگانے اور سر پر عمامہ شریف کی بہاریں مُسکرانے لگیں۔ سنّتوں کی خدمت کا خوب جذبہ ملا حتّٰی کہ مبلِّغ بن گئے۔ یہ لکھتے وَقت علاقائی مشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے سنّتوں کی برکتیں لوٹ اور لٹا رہے ہیں۔

لینے خیرات تم رحمتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
لوٹنے برکتیں سنّتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) کمیونسٹوں کی توبہ

سکھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ یوں تو سکھر کے قریبی شہر عطّار آباد (جیکب آباد) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا تھا، مگر مَدَنی کام بہُت کم ہو رہا تھا، عطّار آباد کے اسلامی بھائی تنظیمی طور پر بے حد کمزور تھے۔ سکھر سے مُبلِّغین کا مطالَبہ کرتے رہتے تھے۔ اس مُطالَبے کے پیشِ نظر رَمَضانُ المبارَك (۱٤۱۰ھ۔1990) میں عطّار آباد کے اندر خوب اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہم نے وہاں کے اسلامی بھائیوں کو اجتماعی اعتِکاف کے لئے سکھر آنے کی دعوت دی، جس کی بَرَکت سے عطّار آباد کے کثیر اسلامی بھائیوں نے مُنوّرہ مسجد اسٹیشن روڈ سکھر میں اعتِکاف کی سعادت حاصِل کی۔ قبل ازیں عطّار آباد کے کسی اسلامی بھائی کو فیضانِ سنّت کا درس دینا بھی نہ آتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اس اجتماعی اعتکاف میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے 17 اسلامی بھائی مُعلِّم و مبلِّغ بنے، چہروں کو داڑھی شریف سے اور سروں کو سبز عمامہ شریف سے سجایا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے ذمّہ دار بنے۔ بعض **کمیونسٹ** (یعنی لادین) بھی کسی طرح سے کھنچ کر آگئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے اپنے کُفری نظریات سے پکّی توبہ کی، کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں گزارنے کی نیّت کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت اُس شہر کے اسلامی بھائی جو کہ رَمَضانُ المبارَک (۱۴۱۰ ھ) میں اجتماعی اعتکاف کی برکتوں سے مالا مال ہوئے تھے وہ اور لا دینیّت سے توبہ کرنے والے اب بہترین مبلّغ بن چکے ہیں حتّٰی کہ بڑے بڑے اجتماعات بلکہ بینَ الاقوامی اجتماع میں بھی سنّتوں بھرے بیانات فرماتے ہیں اور مختلف صوبائی مجالس کے اہم ذمّہ دار بن کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشِش کررہے ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
خالی دامن مُرادوں سے بھر جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر........

کورنگی نمبر 6 بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں نے انفرادی کوشِش کرکے اپنے بے نَمازی اور کلین شیو 26 سالہ چھوٹے بھائی کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آخری عَشرۂ رَمَضانُ المبارَک (۱۴۲۱ھ-2000ء) کے اجتماعی اعتکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ بٹھا دیا۔ بے نَمازی اور سنّتوں سے کوسوں دُور رہنے والے میرے بھائی پر اعتکاف میں عاشِقانِ رسول کی صُحبتِ بابرکت سے وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پنج وقتہ نَمازی بن گئے اور داڑھی مبارک سجالی۔ یہاں تک ان کا مَدَنی ذِہن بن گیا کہ اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی نہیں کٹ سکتی۔

میٹھے آقا کی اُلفت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
داڑھی رکھنے کی سنّت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) مِرگی کا مرض دور ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے بمبئی کی تحصیل کُرلا (الھند) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ) میں ہونے والے اجتماعی اِعتکاف میں ایک ایسے اسلامی بھائی معتکف ہو گئے جن کو ہر دوسرے دن مِرگی کا دَورہ پڑتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کے دوران انہیں ایک بار بھی دورہ نہ پڑا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر آج تک پھر انہیں مِرگی کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ان شآءَ اللہ ہر کام ہو گا بھلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف،
دور ہو گی بفضلِ خدا ہر بلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آفتیں اور بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِرگی کا مرض بھی ٹھیک ہوگیا کہ اُس کو مسجد میں دورہ ہی نہ پڑا یقیناً یہ اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی کرم ہوگیا۔ تاہم یہ مسئلہ ذِہن میں رکھئے کہ مِرگی وغیرہ کا ایسا مریض جو بے ہوش ہوجاتا ہو اُس کو مسجد میں اعتِکاف نہیں کرنا چاہئے۔ کیوں کہ کسی وقت بھی دورہ پڑسکتا ہے مَثَلاً دورانِ نَماز ہی دورہ پڑجائے تو دوسروں کیلئے سخت آزمائش ہوتی ہے۔ بالخصوص آسیب زدہ کو بھی اعتِکاف نہ کروایا جائے کہ اس کی وقت بے وقت کی اُچھل کود اور شوروغُل کی وجہ سے نمازیوں وغیرہ کو ایذاء ہوتی ہے۔

(۱۲) میں کلین شیو تھا

نصیر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں کلین شیو تھا، زندگی کے دن غفلتوں میں بسر ہورہے تھے، اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے اور خوب انفرادی کوشش فرمانے پر میں نے رَمَضانُ المُبارَك (۱۴۲۵ ھ۔2004ء) میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اعتِکاف میں میرا دل چوٹ کھا گیا، پشیماں ہوکر بہُت رویا اور آئندہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا عزمِ مصمّم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا، داڑھی مبارَک سجا کر اپنے چہرے کو مَدَنی رنگ چڑھایا۔ اور یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی ڈویژن نصیر آباد کی ایک تحصیل کا خادِم مشاورت (نگران) ہوں۔

سیکھنے کو ملیں گی تمہیں سنّتیں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
لوٹ لو آ کر اللہ کی رحمتیں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۱۳) میری فلمی گیت گنگنانے کی عادت تھی

ڈرگ روڈ (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر: 25 برس) کی تحریر کچھ اِس طرح ہے: میں نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ آخری عشرۂ رَمَضانُ المبارَك کے اعتِکاف کی سعادت حاصِل کی۔ مجھے اعتِکاف کی بہُت سی بَرَکتیں حاصِل ہوئیں۔ منجملہ راہ چلتے ہوئے بازاری لڑکوں کی طرح فلمی گیت گانے کی جو عادت تھی وہ نکل گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِس کی جگہ نعت شریف گنگنانے کی عادت پڑگئی۔ نیز زَبان کا قفلِ مدینہ لگانے (یعنی بُری تو بُری غیر ضروری باتوں سے بھی بچنے) کا ذِہن بنا اور اب حال یہ ہے کہ جُوں ہی منہ سے فُضول بات سرزد ہوتی ہے بطورِ کفارہ جھٹ زَبان پر دُرُود شریف جاری ہوجاتا ہے۔

گیت گانے کی عادت نکل جائیگی، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
بے جا بک بک کی خصلت بھی ٹل جائیگی، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۴) ماڈرن نوجوان ترقّی کرتے کرتے......

بابیگلہ (بمبئی، الھند) میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۱۹ھ-1998ء) میں ہونے والے اجتماعی اِعتِکاف میں ایک ماڈرن نوجوان نے (جو کہ الیکٹرانک انجینئر ہیں) شرکت کی۔ دس دن تک عاشِقانِ رسول کی صُحبت کا خوب فیض اُٹھایا، مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارک کا نور چہرے پر چھایا، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجایا، اِعتِکاف کی بَرَکتوں نے ان کو سنّتوں کا عظیم مبلّغ بنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دین کی خدمتوں میں ترقّی کرتے کرتے تادمِ تحریر ہند مکّی کابینہ کے رُکن کی حیثیت سے سُنّتوں کی بہاریں لُٹانے میں کوشاں ہیں۔

ساری فیشن کی مستی اُتر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
زندگی سنّتوں سے نکھر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۵) میں نے نشے بازی کیسے چھوڑی

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بے نَمازی اور نشے بازی کا عادی تھا، گھر والے میری وجہ سے پریشان تھے۔ خوش قسمتی سے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان ۱۴۲۶ھ-2005ء) میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہو گئی، وہیں نیّت کی کہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں اعتکاف کروں گا۔ چُنانچِہ بابُ المدینہ پہنچ کر عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر آخری عَشَرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ-2005ء) کا اِعتِکاف کرنے کی سعادت حاصِل کی۔ تین روزہ اجتماع (ملتان شریف) میں اگرچہ کافی ذہن بنا تھا مگر اجتماعی اِعتِکاف کی تو کیا بات ہے! سچ کہتا ہوں میرے دل کی دُنیا ہی بدل گئی۔ گناہوں سے پکّی توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھانی شروع کردی، ہاتھوں ہاتھ سبز عمامہ شریف بھی سجالیا۔ اعتکاف کے بعد جب حیدرآباد آیا تو مجھے داڑھی اور عمامہ شریف میں دیکھ کر گھر والے اور پڑوسی وغیرہ سب حیرت زدہ رَہ گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نشے کی عادت بھی بالکل چھوٹ گئی۔ اپنی بِساط بھر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرتا ہوں، میری بیٹی دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ میں شریعت کورس کر رہی ہے جبکہ میرے دو مَدَنی مُنّے مدرسۃُ المدینہ میں قرآنِ پاک حِفظ کر رہے ہیں۔

گر مدینے کا غمِ چشمِ نم چاہئے ،مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
مدنی آقا کی نظرِ کرم چاہئے ،مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۶) یہ اعتکاف کیا ہوتا ہے

ڈیرہ اللہ یار (بلوچستان، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: مجھے تو نہ خوفِ خدا کا پتا تھا نہ عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا۔ بس گناہوں بھری زندگی میں بدمست رہتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کے ہمارے شہر میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع ہوا اور پہلی بار دعوتِ اسلامی کی طرف سے (١٤١٦ھ۔1995ء) شبِ بَرَاءَت کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا۔ میں نے اُس میں شرکت کی۔ اجتماع میں عاشِقانِ رسول کے داڑھی اور عمامے والے نورانی چہروں اور ان کی مَحَبَّت بھری مُلاقاتوں نے مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی مُتَأَثِّر کیا۔ مگر میں دُور ہی دُور رہا۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی کبھی شرکت کی توفیق نہ ملی حتّٰی کہ رَمَضانُ المُبارَک (١٤١٦ھ۔1995ء) کی ستائیسویں شب آ پہنچی، میں نے اجتماع والی مسجد میں ہونے والی اجتماعی دُعا میں حاضِری دی، اختتام پر اسلامی بھائیوں سے مُلاقات ہوئی اور کسی نے بتایا یہاں کچھ اسلامی بھائی اعتِکاف میں بیٹھے ہیں۔ میرے لئے یہ لفظ نیا تھا۔ اس لئے میں نے تجسُّس کے ساتھ پوچھا، یہ اعتِکاف کیا ہوتا ہے؟ اسلامی بھائیوں نے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مجھے اعتِکاف کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بعض اعتِکاف کی مَدَنی بہاریں بیان کیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئے جانے والے اعتِکاف کے احوال سُن کر میں نے دل میں پکّی نیت کرلی کہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ سال اعتِکاف میں ضَرور بیٹھوں گا۔ چُنانچہ دن گزرتے گئے اور جب رَمَضانُ المُبارَک (١٤١٧ھ۔1996ء) کی پھر آمد ہوئی تو آخری عشرہ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ میں مُعتکف ہوگیا۔ دس شبانہ روز عاشِقانِ رسول کی صحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔ ؎

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا
جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

اعتِکاف میں کسی نے درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا ذہن دیا، میری سمجھ میں آگیا چنانچہ بابُ المدینہ کراچی آکر جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا، حتّٰی کہ دورۂ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ) میں (١٤٢٥ھ۔2004ء) میری دستار بندی کی گئی۔ اور تادمِ تحریر میں دعوتِ اسلامی کے ایک جامعۃ المدینہ (حیدرآباد) تدریس کی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک ایسا لڑکا جس کو کل تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اعتِکاف کیا ہوتا ہے! آج وہ عاشِقانِ رسول کے ساتھ اعتِکاف کرنے کی بَرَکت سے نہ صرف عالِم بلکہ "عالم گر" بن گیا یعنی عالم بننے کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامِعۃ المدینہ میں بحیثیت مُدرِّس درسِ نظامی کے اَسباق پڑھا کر دوسروں کا عالم بنانے والا بن گیا۔

سنّتیں سیکھو لو رحمتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
علم حاصل کرو برکتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۷) میں کس کس گناہ کا تذکرہ کروں

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں کس کس گناہ کا تذکرہ کروں! معاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں میں سُستی، وِڈیو گیمز کا شوق، T.V پر روزانہ اُلٹے سیدھے پروگرام دیکھنا، جھوٹ کی عادت یہاں تک کہ میں چوریاں بھی کیا کرتا تھا۔ خوش قسمتی سے آخری عَشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۱ ھ۔ 2000ء) میں جامع مسجد آمنہ (شکیل گارڈن اوکھائی کمپلیکس، بابُ المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ مجھے اجتماعی اِعتِکاف کی سعادت مل گئی۔ میں نے آمنہ مسجد کی دوسری منزل پر دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ مدرسۃُ المدینہ میں داخِلہ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتا رہا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری کوششوں سے ہمارے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا میں گھر کے اندر مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلایا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قراٰن پاک حِفظ کرلینے کے بعد تادمِ تحریر جامعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی کررہا ہوں۔ مدرسۃُ المدینہ میں تدریس کی بھی ترکیب ہے اور اپنے ذیلی مشاورت کے نگران کے ماتحت رہ کر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی بھی کوشِش کرتا ہوں۔

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
تم پہ فضلِ خدا، لُطفِ سرکار ہو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۸) اِعتِکاف کی بَرَکت سے شہر کے لئے مرکز مل گیا

ہند کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ چتر اُدرگہ (صوبہ کرناٹک، الھند) کی "مسجدِ اعظم" کے مُتَوَلِّیان اور کچھ مقامی مسلمان تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بارے میں بعض غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ بَہُت مشکل سے وہاں رَمَضانُ المُبارَک میں اجتماعی اِعتِکاف کی اجازت ملی۔ دومُتَوَلِّیوں کے صاحبزادگان بھی ساتھ ہی مُعتَکِف ہوگئے۔ مَدَنی مرکز کے عطا کردہ جَدوَل کے مطابق سنّتوں بھرے حلقے، سنّتوں بھرے بیانات، نعتوں کی دھوم دھام، رقّت انگیز دُعائیں اور کثیر مُعتکِفین کا حُسنِ انتظام دیکھ کر مُتَوَلّی صاحِبان حیران رہ گئے اور اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہوئے کہ آخری دن تمام مُعتکِفین کو تحائف وگل پوشی سے نوازا۔ دعوتِ اسلامی ان سب کی سمجھ میں آگئی اور ان حضرات نے اپنے زیرِتولیت عظیم الشان "مسجدِ اعظم" میں دعوتِ اسلامی کو مَدَنی کاموں کی مکمّل طور پر چھوٹ دے دی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجدِ اعظم اُس شہر کا مَدَنی مرکز بن گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں

متولیوں کے صاحبزادگان نے اپنے چہروں کو داڑھی مبارک سے آراستہ کرلیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

ذِکر کرنا خدا کا یہاں صبح وشام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
پاؤ گے نعتِ محبوب کی دھوم دھام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۹) اِعتِکاف کا فیض انگلینڈ پہنچا

سکھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: رَمَضانُ المُبارَک (۱٤١٠ھ۔1990) میں میرے بہنوئی کی انگلینڈ سے سکھر (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) آمد ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے توجّہ دلانے پر میں نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف کی بَرَکتیں لوٹنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ہاتھوں ہاتھ حامی بھرلی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعتکِف ہوگئے۔ ایک خالص اِنگریزی ماحول میں رہنے والا جب اِعتِکاف میں بیٹھا اور اس نے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اور ضَروری احکام سیکھے، قبر وآخِرت کے اَحوال سنے تو مسلمان ہونے کے ناطے اُس کا دل چوٹ کھا کر رَہ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اعتکاف کی بَرَکت سے اُنہیں گناہوں سے توبہ کا تحفہ ملا اور تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آگئے۔ چہرے پر داڑھی سجالی، عمامہ شریف سے سرسبز کرلیا، فیضانِ سنّت کا درس اور بیان سیکھ کر دورانِ اِعتِکاف ہی سنّتوں بھرا بیان کرنے لگے! انگلینڈ میں جاکر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر وہ انگلینڈ میں مبلِّغ دعوتِ اسلامی ہیں، بارہ مَدَنی کاموں کے ذمّہ دار ہیں، ان کے بچّوں کی امّی (یعنی میری بہن) بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر انگلینڈ جیسے حیاء سوز ماحول میں رہتے ہوئے بھی مَدَنی بُرقع اَوڑھتی ہیں، خود دُرُست قراٰنِ پاک سیکھ کر اب مدرسۃُ المدینہ بالغات میں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور اِسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں کی تنظیمی ذمّہ دار ہیں۔

کر کے ہمّت مسلمانو آجاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
اُخروی دولت آؤ کما جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۰) میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

تحصیل کمالیہ ضلع دارُالسَّلام (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: ان دنوں میں نویں جَماعت میں پڑھتا تھا۔ کلاس میں ہمارا ایک فرینڈ سرکل تھا، ہم سب سکول سے بھاگ جاتے، خوب آوارہ گردی کرتے، رات گئے تک کرکٹ کھیلتے، انٹرنیٹ کلب میں ٹھیک ٹھاک وقت برباد کرتے، سارا سارا دن مِل جُل کر کیبل پر فلمیں دیکھتے۔ گانے سننے کا تو اس قَدَر چسکا تھا کہ رات گانے سنتے سنتے سوتا اور صبح جاگتے ہی سب سے پہلا کام معاذَاللّٰہ یہی مَنحوس گانوں کو

سنا، فینسی لباس پہن کر ہم مل جل کر معاذَاللّٰہ ثمّ معاذَاللّٰہ لڑکیوں کو چھیڑتے اور خوب بدنگاہیاں کرتے۔ میں نے ماں کی بات تو کبھی مانی ہی نہیں سمجھاتی تو الٹا بے چاری کے گلے پڑ جاتا۔ والِد صاحب نَماز کا حکم فرماتے تو ان کو بھی چکمہ دے دیتا۔ آہ! کس کس گناہ کا تذکرہ کیا جائے سچ پوچھو تو اِصلاح کی دُور دُور تک کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اللّٰہ عزوجل میرے بڑے بھائی جان کا بھلا کرے اُنہوں نے میری دستگیری کی اور مجھے رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عَشرَہ کے اندر اعتِکاف میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ یقین مانئے مجھ آوارہ اور ناکارہ کو صحیح معنوں میں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ اِعتِکاف کیا ہوتا ہے! میں نے صاف انکار کر دیا۔ مگر انہوں نے کسی طرح بھی بہلا پُھسلا کر تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (سردارآباد) میں ہونے والے اِجتماعی اِعتِکاف میں بٹھا دیا۔ چار یا پانچ دن تک بالکل بھی دل نہ لگا اور میں بھاگنے کی کوشِش کرتا رہا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد سُرور آنا شروع ہوا، اور پھر تو وہ روحانی سکون ملا کہ چاند رات کو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے گھر نہیں جانا ہے میں آج کی رات بھی یہیں فیضانِ مدینہ میں گزارنا چاہتا ہوں۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا
میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۱) اِعتِکاف کی بَرَکت سے گھٹنوں کا درد چلا گیا

جامِعَۃُ الْمدینہ (بابُ المدینہ، کراچی) کے ایک طالِبِ علم کا کچھ اس طرح بیان ہے: آخِری عَشرَہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005ء) میں مجھے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں میری ملاقات ایک باباجی سے ہوئی، اُنہوں نے بتایا: کئی سال سے میرے گھٹنوں میں دَرد تھا، جب میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں اِعتِکاف کیلئے آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا کہ میرے گھٹنوں کا درد دُور ہو گیا۔

درد ٹانگوں میں ہو، دَرد گھٹنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
پیٹ میں درد ہو یا کہ ٹخنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۲) داڑھی سجی، ”سرسبز“ ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ نَوساری (صوبہ گجرات، الھند) کے ایک ماڈرن اسلامی بھائی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخِری عَشرَہ (رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۳ھ۔2002ء) میں ہونے والے اجتماعی اِعتِکاف (سورت، گجرات) میں **مُعتَکِف** ہوئے۔ مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے ترتیبی جدوَل کے مطابق لگنے والے سنّتوں بھرے حلقوں، رِقّت انگیز دعاؤں اور ذکر ونعت کی پُرسوز صداؤں نے ان کا دل موہ لیا،

عاشِقانِ رسول کی صُحبت سے وہ فیض ملا کہ نہ پوچھو بات ۔ داڑھی مبارک بھی عمامہ شریف سے سر سبز ہوا اور ترقّی کے منازِل طے کرتے ہوئے تادمِ تحریر اپنے شہر کی مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

سنّتوں کی تم آکر کے سوغات لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
آ و بٹتی ہے رَحمت کی خیرات لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۳) جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبدالرزّاق عطاری جو کہ ٹنڈو جام ایگریکلچرل یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو بچّے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر وہ خود نمازوں اور سنّتوں سے دُور تھے اور ذہن مکمّل طور پر دنیاداروں والا تھا۔ رَمَضانُ المُبارَک میں اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اجتماعی اِعتِکاف میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچّوں کی امّی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں اگر میں اعتِکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی۔ چُنانچِہ وہ آخری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (غالباً ۱٤۱٦ھ۔1995ء) میں فیضانِ مدینہ (حیدر آباد) کے اندر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکف ہو گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنّتوں بھرے بیانوں، رِقّت انگیز دعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا! انہوں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مبارک و عمامہ شریف سے آراستہ ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ اِعتِکاف کے دَوران ہی رُوٹھی ہوئی بچّوں کی امّی بھی واپس آگئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی خَتم ہو گئیں۔ اعتِکاف کی بَرَکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ داڑھی زُلفوں، عمامہ شریف اور مَدَنی لباس میں نظر آنے لگے۔ مَدَنی قافِلوں میں سفر بھی کئے۔ اور مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات ۲۷ ربیع النّور شریف غالباً ۱٤۱٦ھ۔1995ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ ان کی خوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وَفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مِصرع تھا: "جیسے مِرے سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہیں ایسا نہیں کوئی"

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔
اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گورِ تیرہ کو تم جگمگانے چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
راحتیں روزِ محشر کی پانے چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبرتناك روایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ واقِعہ واقعی اپنے اندر عبرت کے کئی مَدَنی پھول لئے ہوئے ہے۔ مرحوم عبدالرَّزّاق عطّاری علیہ رحمۃ اللہ الباری خوش نصیب تھے کہ وفات سے تھوڑے ہی عرصے قَبل مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا اور یقیناً وہ بندہ مقدّر والا ہے جو مرنے سے پہلے پہلے توبہ کر کے راہِ راست پر آ جائے اور سنّتوں کی شاہراہ پر چل پڑے اور بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو اچّھا بھلا نیکیاں کرنے والا اور سنّتوں کے راستے پر چلنے والا ہو کر مرنے سے تھوڑے ہی عرصہ قبل **مَعاذَ اللہ** عزوجل ماڈَرن ہو جائے اور گناہوں میں پڑ کر مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑے۔ جب بھی آپ کو شیطان کسی ذِمّہ دار فرد سے ناراض کروا کر یا یوں ہی سُستی دلا کر یا دُنیوی کاروبار میں خوب پھنسا کر یا شادی وغیرہ کا جوش دلا کر **مَدَنی ماحول** سے دُور ہونے کا مشورہ دے تو اِس حدیثِ پاک پر (جو ان شآءاللہ عزوجل ابھی بیان کی جائیگی) غور فرما لیا کریں کیوں کہ مُشاہَدہ یہی ہے کہ ایک بار **مَدَنی ماحول** میں رَچ بَس جانے کے بعد دُور ہونے سے **مَعاذَ اللہ** عزوجل نیک اعمال پر قائم رہنا بَہُت مشکل ہو جاتا ہے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے: جب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کسی بندے کے ساتھ **بھلائی** کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کے مرنے سے **ایک سال پہلے** ایک فِرِشتہ مُقَرَّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خَیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شخص اچھی حالت پر مَرا ہے۔'' جب ایسا (خوش نصیب اور نیک) شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جَلدی کرتی ہے، وہ اُس وَقت **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے مُلاقات کو پسند کرتا ہے اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُس کی مُلاقات کو۔ جب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو مَرنے سے **ایک سال قَبل** اُس پر ایک شیطان مُسَلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بدترین وَقت میں مر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب مَوت آتی ہے تو اُس کی جان اَٹکنے لگتی ہے (اور یہ شخص) **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُس سے ملنے کو۔

(مُلَخَّصاً شرحُ الصُّدور، ص ۲۷، مرکز اہلسنت برکات رضا ہند)

(۲۴) مجھے گھر والے گھر سے نکال دیتے تھے

مظفر گڑھ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کہنا ہے: میں بہت زیادہ بگڑا ہوا لڑکا تھا، رات کو جب تک گانوں کی تین چار کیسیٹیں نہ سُن لیتا نیند نہ آتی، ساری ساری رات آوارہ گردیوں اور گناہوں میں بسر ہو جاتی، بات بات پر گھر میں جھگڑتا، گھر والے بیزار ہو کر گھر سے **نکال دیتے**۔ دو ایک دن اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا اِس کے بعد ترکیب بن جاتی۔ الغرض زندگی کے دن اِنتہائی غلط انداز پر برباد ہو رہے تھے۔ میرے کزن تادمِ تحریر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عَلاقائی مُشاوَرت کے نگران ہیں، انہوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کی اور آخری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ۔ 2004ء) میں اڈّے والی مسجد (مظفر گڑھ) میں مجھے **دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعتِکاف** میں لا بٹھایا۔ بابُ المدینہ سے آئے ہوئے ایک مُبَلِّغ کے حُسنِ اخلاق سے مُتأثِّر ہو کر میں نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کر لی اور انہیں کے ہاتھوں سبز سبز عمامہ شریف سے اپنا سر سبز کروالیا۔ **۲۷ ویں شب** سنّتوں بھرے بیان کے بعد

ہونے والی رِقّت انگیز دُعاء نے دل پر بہُت زیادہ اثر کیا، مجھ پر گریہ طاری ہوگیا اور میں صُبح تک روتا رہا۔ عید کے دوسرے روز فَجر کے وَقت ابھی آنکھ نہ کھلی تھی کہ ایک بُزُرگ خواب میں نظر آئے اور انہوں نے میرا نام لیکر پکارا، ''فجر کا وقت ہوگیا ہے اور آپ ابھی تک سوئے ہوئے ہیں!'' میں نے فوراً نیند ہی میں دونوں ہاتھ قِیام کی طرح باندھ لئے اور آنکھ کُھل گئی تو ہاتھ اُسی طرح بندھے ہوئے تھے۔ اِس سے دل پر بڑا اثر پڑا اور میں نے مسجِد میں جا کر باجماعت نَمازِ فجر ادا کی۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے حاضِری دیتا رہا **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** نے ایسا کرم بالائے کرم فرمایا کہ تادمِ تحریر جامعۃ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصِل کر رہا ہوں۔ اپنے درجہ میں مدنی انعامات کا تنظیمی طور پر ذِمّہ دار ہوں اور تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ مجھ جیسے سخت گنہگار پر **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا خاص انعام یہ ہے کہ **طَلَبہ کے جو 92 مَدَنی اِنعامات ہیں ان سبھی پر عمل کی سعادت حاصِل ہے**۔ سب اسلامی بھائیوں سے دعائے استقامت کی مَدَنی التجاء ہے۔

چھوٹ جائے گی فلموں ڈراموں کی لَت، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
خوش خدا ہوگا بن جائیگی آخِرت، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۵) مسجِد کا خطیب بنا دیا

سعید آباد بلدیہ ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مدرسۃُ المدینہ** ہی میں قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصِل کی، مگر افسوس کہ پھر بھی پکا نَمازی نہ بن سکا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ جب رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرے کے **اعتِکاف** کی سعادت ملی۔ تو دل پر **مَدَنی چوٹ** لگی، غفلت کی نیند اُڑی، حقیقی معنوں میں آنکھ کُھلی اور میں نَمازوں کا پابند ہوگیا۔ **اعتِکاف** کے سبب **مَدَنی قافلوں** میں سفر کا ذِہن بنا۔ میں بے رُوزگار تھا، جس دن **مَدَنی قافِلے** کی نیّت کی ہماری یہاں کی مُشاوَرت کے نِگران نے فرمایا، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت یوں ظاہِر ہوئی کہ جس مسجِد میں ہمارا **مَدَنی قافِلہ** گیا وہاں کی اِنتظامیہ کو مجھ گنہگار کا بیان اور اندازِ دُعا بھا گیا اور انہوں نے **مجھے اُس مسجِد کا خطیب** بنادیا اور یوں میرے رُوزگار کی بھی سبیل بنی۔ **اللّٰہ** عزَّوجلّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فاقہ مستی کا حل بھی نکل آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
رُوزگار ان شاءَ اللہ مل جائے گا، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۶) عمر غفلتوں میں گزر رہی تھی

موڈاسا (گجرات، الھند) کے ایک ماڈرن نوجوان تھے، عمر غفلتوں میں گزر رہی تھی گناہوں کا سلسلہ تھا، ایسے میں کرم ہوگیا، سببِ کرم یوں ہوا کہ ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۳ھ، 2002) کے آخری عَشرَہ میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتِکاف میں بیٹھنا نصیب ہوگیا عاشِقانِ رسول کی صحبتِ بابَرَکت کے کیا کہنے! سنّتوں بھرے بیانات اور رقّت انگیز دعاؤں اور پُر کیف نعتوں کے فیضان سے اُن کی کایا پلٹ گئی اور وہ مَدَنی جذبہ عطا ہوا کہ اعتِکاف ہی کے اندر اُن کو درس و بیان کرنے کی سعادت مل گئی! داڑھی مبارک اور عمامہ شریف سجانے کی نیّت کی۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ 30 دن کے مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ چُونکہ کافی باصلاحیت تھے لہٰذا اسلامی بھائیوں نے مُتاثِّر ہوکر ان کو امیرِ قافلہ بنادیا!

عاشقانِ رسول آؤ دیں گے بیاں، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
دور ہوں گی عبادات کی خامیاں، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تہجد گزار بن گیا

سکھر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لباب ہے: آخری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ۔2004ء) میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اِعتِکاف میں شرکت کی سعادت ملی۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا باقاعدہ جَدوَل بنا ہوا تھا۔ جن میں نَماز کے اَحکام اور روزمرّہ کی سنّتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں، صِرف دس دن میں وہ وہ سیکھا جواب تک زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ سنّتوں بھرے بیانات کی سَماعت اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے فکرِ آخرت نصیب ہوئی اور قلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوسرا ''مَدَنی اِنعام'' بالخُصوص مضبوطی سے تھام لیا اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پانچوں ۵ نَمازیں پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی عادت بنالی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تہجُّد پر بھی استِقامت حاصِل ہے۔ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ ہر ماہ اپنے ذمّہ دار کو جمع کروادیتا ہوں۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی ازابتِدا تا اِنتہا شرکت کی سعادت پاتا ہوں۔

باجماعت نَمازوں کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
دِل کا پژمُردہ غُنچہ خوشی سے کِھلے، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۸) آقا اپنا دیدار کرا دیجئے

مٹھیاں (کھاریاں، ضلع پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں عام نوجوانوں کی طرح ماڈرن اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کا شوقین تھا۔ خوش نصیبی سے آخری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بھی کیا بات ہے! میں نے زندگی میں پہلی بار ایسامَدَنی ماحول دیکھا تھا، دل و جان سے دعوتِ اسلامی کا شیدائی ہوگیا۔ مجھے سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار کا بڑا ارمان تھا، اِعتِکاف میں روزانہ دیدار کیلئے دعا مانگتا تھا۔ **۲۷** ویں شب آگئی، اجتماعِ ذکر و نعت ہوا، ذِکرُ اللہ میں مجھ پر بے خودی کی سی کیفیت طاری ہوگئی پھر جب رِقّت انگیز دُعا ہوئی تو میں نے آنکھیں بند کئے رو رو کر بس ایک یِہی تکرار کی، "آقا اپنا دیدار کرا دیجئے!" یکایک آنکھوں میں ایک بجلی سی کوندی اور ایک نورانی چہرے کی زِیارت ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تو میرے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں! آہ! آہ! پھر چہرۂ مبارَک نگاہوں سے اُوجھل ہوگیا۔ آہ!

شربتِ دِید نے اِک آگ لگائی دل میں　　تَپِشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا مرے دل سے　　تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوچکا تھا، میں نے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی بڑھانی شروع کردی اور عِمامہ شریف سجانے کی نیّت بھی کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عید کے دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ تادمِ تحریر بابُ المدینہ کراچی حاضِر ہوکر جامِعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی شُروع کردیا ہے، تعویذاتِ عطاریہ کا بھی کورس کرلیا ہے اور مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کی طرف سے سونپی ہوئی ذِمّہ داری کے مطابق تعویذات کا بَستہ بھی لگاتا ہوں نیز جامعۃُ المدینہ کے اندر اپنے دَرَجہ میں مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار بھی ہوں۔

گر تمنا ہے آقا کے دیدار کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۹) حیرت ہے میں نے ڈبو اسنوکر کیسے چھوڑ دیا

لیاقت آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں بے تحاشہ فلمیں ڈرامے دیکھا کرتا، ڈبو اسنوکر کھیلنے کا جُنون کی حد تک شوق تھا حتّٰی کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ لت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔ گناہوں کی نُحوست کا عالَم یہ تھا کہ معاذ اللہ عزوجل نَماز پڑھنے سے دل گھبراتا تھا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہمارے عَلاقے کی **قُرقانیہ مسجد** (لیاقت آباد، بابُ المدینہ کراچی) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے آخری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱٤۲٥ھ۔ 2004ء) کے اجتماعی اِعتِکاف کے اندر میں گنہگار بھی عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکِف ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "مدنی انعامات" کی بَرَکت سے آخرت بنانے کی سوچ بنی،

گناہوں سے کچھ بے رغبتی پیدا ہوئی ۔ پھر قادِریہ رضویہ سلسلے میں مُرید بنا تو نَماز کی پابندی نصیب ہوئی ، میں نے ڈِو اسنوکر کھیلنا ترک کر دیا۔ مجھے حیرت ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اِس کے بعد دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کے آخری دن صحرائے مدینہ (بابُ المدینہ) میں حاضِری ہوئی ، وہاں "T.V کی تباہ کاریاں" کے موضوع پر بیان ہوا۔اس کو سُن کر میں عذابِ قَبْر وحَشْر کے خوف سے لرز اُٹھا اور میں نے عہد کر لیا کہ کبھی بھی T.V نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری امّی جان کو T.V کی تباہ کاریاں کیسیٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V دیکھنا بالکل بند کر دیا اور سرکارِ غوث الاعظم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مریدنی بننے کا جذبہ پیدا ہوا چُنانچہ ان کو بھی بَیْعَت (بے۔عَت) کروا دیا۔ اِس کی بَرَکت سے امّی جان فرض نَمازوں کے ساتھ تہجّد ، اشراق اور چاشت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ خدائے رحمٰن عزوجل کی عظمت وشان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں امّی جان کو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً کا بُلاوا آگیا۔ اس پر امّی نے خود فرمایا۔ کہ یہ سب بیعت ہونے کا فیض ہے۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے یہاں ذَیلی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے میری پیاری پیاری مدنی تحریک ، دعوتِ اسلامی کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۰) کو میڈین مبلِّغ بن گیا

بالاسنور (گجرات الھند) کے ایک نوجوان جو کومَیڈِین (یعنی مَسخرہ) تھے۔ اُلٹے سیدھے چُٹکلے سنا کر لوگوں کو ہنسانا ان کا مشغلہ تھا، شادیوں میں میمیکری فنکشن کیلئے ان کو بلوایا جاتا تھا۔ آخری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک میں انہیں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصِل ہوئی۔ اب تک دَھن کمانے ہی کی دُھن تھی۔ اعتکاف کے مَدَنی ماحول میں آخِرت بنانے کی لگن پیدا ہوئی ، سابِقہ گناہوں سے تائب ہو کر سنّتوں کے مبلّغ بن گئے ، اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے لئے پیش کر دیا۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ، دعوتِ اسلامی کی ایک ڈویژنل مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھوم میں مچا رہے ہیں، دین کیلئے ان کی قُربانیوں کا حال یہ ہے کہ ماہانہ 25 دن مدنی کاموں کیلئے وقف ہیں۔

ان شاءَ اللہ بھائی سُدھر جاؤ گے ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۱) میں نے حجرِ اسود چوم لیا

ٹنڈو الله یار (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ برے ماحول اور آوارہ دوستوں کی صحبت نے مجھے گناہوں پر دلیر کر دیا تھا۔ شراب کے اڈّوں پر جانا میرے لئے معمولی بات تھی، لوگوں سے خواہ مخواہ لڑائی مول لینا، بلاوجہ جھگڑنا اور مار پیٹ کرنا میری عادت بن چکی تھی۔ میرے ان کرتوتوں کی وجہ سے گھر کا ہر فرد مجھ سے بے زار تھا میں اسی طرح گناہوں کی وادیوں میں بھٹک رہا تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمکا اور میں ایک عاشقِ رسول کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے تبلیغِ قرآن وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ٹنڈو الله یار کی نورانی مسجد میں ہونے والے ماہِ رَمَضانُ المُبارَك (۱۴۲۶ھ-2005ء) کے آخری عَشرے اِجتماعی اِعتِکاف کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہوگیا۔ دورانِ اِعتِکاف عاشقانِ رسول کے داڑھیوں اور عماموں والے نورانی چہروں اور ان کی محبتوں اور شفقتوں نے مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی مُتَاَثِّر کیا۔ دس شَبانہ روز عاشقانِ رسول کی صُحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہَر ہے۔ ۲۵ ویں شب میں ذِکرُ الله میں مشغول تھا کہ مجھ پر غُنُودگی طاری ہوئی اور میں نے خود کو کعبۂ الله شریف کے رُوبرو پایا میں نے بے ساختہ حَجرِ اسود کو چوم لیا۔ ۲۷ ویں شب بھی مجھ پر کرم ہوا اور غُنُودَگی کے عالَم میں مدینۂ منوّرہ کی نور بار گلیوں اور سبز سبز گنبد کے نورانی نظّاروں کی سعادت پائی۔ ان ایمان افروز سلسلوں نے میرے دل کی دنیا بدل ڈالی۔ میں نے نیّت کی کہ اس مَدَنی ماحول کو زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ربِّ اکرم عزوجل کے لطف وکرم سے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ (حیدرآباد) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

دل میں بس جائیں آقا کے جلوے مُدام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
دیکھو مکّے مدینے کے تم صبح وشام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۲) بُری صُحبت میں رہنے کا گناہ چھوٹ گیا

اَورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں ماڈرن اور بُرے دوستوں کی صُحبت کی وجہ سے خود بھی ماڈرن اور بُرا بندہ تھا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقے کی اَقصٰی مسجد، اَورنگی ٹاؤن، اَلْفتح کالونی (بابُ المدینہ) کے اندر ہونے والے ماہِ رَمَضانُ المُبارَك کے آخری عَشرَہ کے اجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا، پابندِ صلوٰۃ وسنّت بھی بن گیا، ہفتہ وار اجتماع میں حاضری کی عادت پڑ گئی، فلمیں ڈرامے دیکھنے کی خصلتِ بد نکل گئی اور ایک بَہُت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بُری صُحبت میں رَہنا جو کہ ایک بَہُت بڑا گناہ بلکہ گناہوں کی جڑ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اُس سے بھی میری جان چھوٹ گئی۔

صحبتِ بد میں رہنے کی عادت چُھٹے ، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
خصلتِ جرم وعصیاں تمہاری مِٹے ، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۳) جذبے کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے

ملا کہ (الہ آباد، یوپی، الھند) کے ایک اسلامی بھائی کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ انہوں نے مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف میں ہند سطح کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائی، دین کی خدمت کا کافی جذبہ ملا۔ اُسی سال تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عَشرَہ ماہِ رَمَضانُ المُبارَك (۱۴۱۸ ھ۔1996ء) میں ناگوری وارڈ کی مسجد (احمد آباد شریف) کے اندر ہونے والے اِجتماعی اِعتِکاف میں مُعتَکِف ہوئے۔ عاشِقانِ رسول کی صُحبت انھیں خوب مُوافِق آئی، ان کے دینی جذبے کو میٹھے مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے۔ اِعتِکاف کے بعد اپنے آبائی گاؤں ملا کہ (یوپی) میں جا کر انھوں نے مَدَنی کاموں کی خوب دھومیں مچائیں۔ دوسرے سال مَدَنی مرکز کی جانب سے مختلف شہروں میں جا کر سینکڑوں اسلامی بھائیوں کو اِعتِکاف کروایا۔ تادمِ تحریر احمد آباد شریف میں مُقیم ہیں اور دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق تحصیلِ مالیات کے ذمہ دار ہیں۔

آؤ عشقِ محمد کے پینے کو جام، مدنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
مست ہوکر کروخوب تم مَدَنی کام، مدنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۴) 70سالہ اسلامی بھائی کے تأثُرات

گارڈن وَیسٹ (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک سِن رسیدہ اسلامی بھائی (عمر70سال) کے بیان کا لُبِّ لباب ہے: میں بے بڑھاپے کے باوجُود معاذَ اللّٰہ نَماز کی پابندی نہیں کرتا تھا، فلمیں ڈرامے کا شوقین تھا، داڑھی مُنڈوایا کرتا تھا اور انگریزی لباس پہنتا تھا۔ تقریباً10 سال قَبل یعنی تقریباً60 برس کی عمر میں کوثر مسجد موسیٰ لین، لیاری (بابُ المدینہ) کے اندر پہلی بار آخِری عَشرَہ رَمَضانُ المُبارَك (غالِباً ۱۴۱۷ ھ۔1996ء) میں مجھے اِعتِکاف کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کی صُحبت مُیسَّر آئی۔ گجراتی زَبان میں قرآنِ کریم پڑھتا دیکھ کر ایک اسلامی بھائی نے مجھے سمجھایا کہ قرآنِ پاک عَرَبی میں پڑھنا ضَروری ہے کیوں کہ گجراتی زَبان میں عَرَبی حُروف کو دُرُست مَخارِج کے ساتھ ادا کرنا ممکن نہیں۔ میری سمجھ میں بات آگئی۔ بہر حال اعتِکاف میں عاشِقانِ رسول سے مجھے بَہُت فیض حاصِل ہوا۔ میں نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ (برائے بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ڈیڑھ سال کی جِدّ وجُہد سے میرے کچھ نہ کچھ حُروف دُرُست ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب عَرَبی میں دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا نصیب ہو رہا ہے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے، ہفتے میں ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت بھی مل

جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی ہے۔ ظاہری اَسباب نہ ہونے کے باوُجُود کرم بالائے کرم ہوگیا اور مجھے عُمرہ شریف اور میٹھے مدینے کی حاضِری کا شَرَف مِل گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ 72 مَدَنی اِنعامات میں سے 40 سے زائد مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشِش ہے۔ ایک پرائیوایٹ فَرم میں اِکاؤنٹنٹ ہوں، صبح و شام آتے جاتے بس کے اندر نیکی کی دعوت دینے کی چار سال سے سعادت حاصِل ہے، ایک بار خواب میں بس کے اندر میں نے نیکی کی دعوت پیش کی، فارِغ ہونے کے بعد دیکھا کہ ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی جن سے میں بُہت مَحَبَّت کرتا ہوں، وہ میرے سامنے اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے مُسکراتے تشریف فرما ہیں۔ یہ روح پرور منظر دیکھ کر میں رو پڑا اور آنکھ کُھل گئی۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد نیکی کی دعوت دینے میں مجھے مزید استِقامت نصیب ہوئی۔

سیکھ لو آؤ قراٰن پڑھنا سبھی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
تم ترقّی کے زِینوں پہ چڑھنا سبھی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیرِ عرَبی میں آیاتِ قُراٰنی لکھنا جائز نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب تک اچّھی صُحبت نہیں ملتی اُس وَقت تک بَسا اوقات اِصلاح کی صورت نہیں بنتی۔ آج کل اکثر بوڑھے لوگ بھی طرح طرح کے گناہوں میں مُبتَلا نظر آتے ہیں۔ حتّٰی کہ بے چارے بسترِ مرگ پر پڑے ہوں تب بھی انہیں داڑھی رکھنے کی توفیق نہیں ملتی اور اس حالت میں بھی T.V سر ہانے رکھا رہتا ہے، صحت پا کر دنیا کے کام دھندے ہی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ مُعَمَّر اسلامی بھائی خوش نصیب تھے، جنہیں اِعتِکاف میں مَدَنی ماحول مُیَسَّر آگیا اور غفلتوں میں گزرنے والی زندگی یکا یک مَدَنی اداؤں میں ڈَھل گئی۔ آپ نے دیکھا کہ بے چارے قراٰنِ پاک بھی پڑھے ہوئے نہیں تھے اس لئے گُجراتی زَبان میں قراٰن شریف پڑھ رہے تھے، جس پر ایک عاشِقِ رسول نے تفہیم کی (یعنی سمجھایا) تو دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں رات کے وَقْت سیکھ کر عَرَبی میں پڑھنے کے کچھ نہ کچھ قابل ہوئے۔ یاد رکھئے! عَرَبی زَبان کے علاوہ دوسری کسی زَبان مَثَلاً گجراتی، ہندی، انگلش کے رسمُ الخط میں قراٰنِ پاک لکھنا جائز نہیں۔ گجراتی، ہندی، انگریزی وغیرہ زَبانوں کے ماہناموں اور دیگر کُتُب و رسائل میں آیات اور ماثُور دُعائیں وغیرہ عربی رسمُ الخط ہی میں لکھنی چاہئیں۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اپنے ایک تفصیلی فتوٰی میں یہ بھی فرماتے ہیں: ہندی یا انگریزی رسمُ الخط میں قراٰن لکھنا تو صریح تحریف ہے (اور قراٰنِ پاک کی تحریف حرام ہے) کہ اوّلاً تو اوپر ذکر کی ہوئی پابندیوں کے خلاف ہے۔ دُوُم سین، صاد اور ثاء میں، اسی طرح ق اور ک میں، ز۔ذ۔ظ میں فرق بالکل نہ ہو سکے گا۔ مَثَلاً ظاہر کے معنٰی ہیں ظاہر اور زاہر کے معنٰی ہیں چمکدار یا تر و تازہ۔ اب اگر آپ نے انگریزی میں ZAHIR لکھا تو کیسے معلوم ہو کہ ظاہر ہے یا زاہر۔ اسی طرح تاہر اور طاہر، قدیر اور قادر، سامع اور سمیع، عالم اور علیم میں کس طرح فرق رہے گا؟ غرضیکہ اَوصاف والفاظ تو درکنار خود حُرُوف ہی مُنقَلِب (یعنی تبدیل) ہو

جائیں گے۔اور معنیٰ ہی خَتم۔(فتاویٰ نعیمیہ،ص ١١٦،مکتبہ اسلامیہ،اردو بازار مرکز الاولیا لاہور)

(۳۵) گھر میں بھی مَدنی ماحول بنا لیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ رَمَضانُ المُبارَك (١٤٢٦ھ۔2005ء) میں اِعتِکاف کے دن بالکل قریب تھے،راجوری،(جموں کشمیر،الھند) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً40برس) سے ملاقات ہونے پر اُن کو سرسری طور پر اجتماعی اِعتِکاف کی دعوت پیش کی گئی اور وہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،دعوتِ اسلامی کی طرف سے مسجد ریلوے اسٹیشن (راجوری،جموں کشمیر) میں ہونے والے آخری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَك (١٤٢٦ھ۔2005ء) کے اجتماعی اِعتِکاف میں مُعتَکف ہوگئے۔عاشِقانِ رسول کا مَدَنی ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے،داڑھی مبارک سجالی،عمامہ شریف سے سرسبز ہوگیا،درس وبیان کا سلسلہ شروع کردیا،اپنے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا،گھر کی اسلامی بہنوں پر پردہ نافِذ کیا اور تادمِ تحریر اپنے شہر راجوری کی مُشاوَرت کے نگران ہیں۔

زندَگی کا قرینہ ملے گا تمہیں،مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
آ کے دردِ مدینہ ملے گا تمہیں،مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۶) میں نیک کیسے بنا؟

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا (گلزارِ طیبہ پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ میں بے نَمازی اور فیشن پرست نوجوان تھا۔فلمیں،ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا اِنتِہائی شوقین تھا رَمَضانُ المبارَك میں روزے بھی معاذَاللّٰہ عزوجل بہت کم ہی رکھتا،اگر کوئی سمجھاتا بھی تو ٹال دیتا۔ایک دن میں کسی معاملے کے سبب پریشانی کے عالم میں جارہا تھا کہ ایک باعمامہ دوست سے ملاقات ہوگئی جو تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔وہ مجھے اِنفرادی کوشش کرکے جامع مسجد میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لے گئے مگر میں شیطانی وسوسوں کے باعث کچھ ہی دیر میں اٹھ کر چل دیا۔دو دن بعد میرا ایک دنیادار دوست مجھے فلم بینی کے لئے لے گیا مگر کسی بات پر اَن بَن ہونے کے باعِث میں اُس سے الگ ہوگیا اور یوں میری قسمت کا ستارہ چمکا،ہُوا یوں کہ ماہِ رَمَضانُ المبارَك میں میرے بڑے بھائی جان دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں مُعتَکف تھے،میں بھائی جان سے ملنے جا پہنچا،وہاں سبز سبز عمامہ سجائے عاشِقانِ رسول مجھے بہت بھلے لگے۔چاندرات ایک اسلامی بھائی نے بڑے بھائی جان کو فیضانِ سُنّت اور نعتوں کی کیسیٹ تحفے میں دی،میں نے فیضانِ سُنّت کا باب بے نَمازی کی سزائیں پڑھا تو لرز اٹھا اور کیسیٹ میں یہ مناجات ؎

گناہوں کی عادت چُھڑا میرے مولا مجھے نیک انساں بنا میرے مولا

سُنی تو دل چوٹ کھا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے گانے باجے سننا چھوڑ دیئے مگر نَماز کی پابندی نہ کرسکا۔ایک عاشِقِ رسول کی دعوت پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں دوبارہ جا پہنچا اور آخر تک رُکا رہا اختتام

پر عاشقانِ رسول کی ملاقات کے دِلنشین انداز نے مجھے دعوتِ اسلامی کا شیدائی بنادیا۔ میں نے چہرے کو مَدَنی نشانی یعنی داڑھی مبارَک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کرلیا۔ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگا اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ذَیلی مُشاوَرت کا ذِمّہ دار ہوں اور پابندی سے درس دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حِفْظ کرنے کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔

آؤ فیضانِ سنّت کو پاؤ گے تم ، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
ان شآء اللہ جنّت میں جاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۷) ریڑھ کی ہڈی کے درد سے نجات

ایک مبلغ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: بابُ المدینہ کراچی کے علاقے ڈیفنس وِیُو کے مُقیم میرے ماموں زاد بھائی جو کہ مِل آنر ہیں، اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك (۱۴۲۵ ھ) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سُنّتوں بھرے اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں عرصۂ دراز سے ریڑھ کی ہڈّی کے شدید درد میں مُبتلا تھا، کئی ڈاکٹروں کو دِکھایا اور ان کی تجویز کردہ اَدوِیات بھی اِستِعمال کیں مگر خاطِر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ میں تشویش میں تھا کہ دَسْ دن اِعتِکاف میں کیسے رہوں گا! خیر میں دَورانِ اِعتِکاف کوشش کرتا کہ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھوں، فوم کے گدّے پر سونے کی عادت تھی یہاں چٹائی یا دری بچھا کر زمین پر سنّت کے مطابق سونے کی ترغیب دلائی جاتی تھی یہ میرے لئے اِنتِہائی دشوار تھا مگر اس کے سِوا کوئی چارہ نہ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ چند ہی دن سنّت کے مطابق سونے کی بَرَکت سے مجھے محسوس ہوا کہ میری کمر کے دَرد میں کافی کمی ہے۔ وہ درد میری جان چھوڑ گیا۔ میری ریڑھ کی ہڈّی کا وہ دَرد جو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے علاج کے باوُجُود دُور نہ ہوسکا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماعی اِعتِکاف میں آخر تک بیٹھنے کی بَرَکت سے میری جان چھوٹ گئی۔

تم کو تڑپا کے رکھ دے گو دردِ کمر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
پاؤ گے تم سکوں ہوگا ٹھنڈا جگر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۸) ہیپی نیو ایئر کا چسکا

دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلِّغ کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ جودھپور راجستھان، الھند کے ایک فوٹو گرافر (عمر تقریباً 28 سال) جن کو 31 دسمبر کو "ہیپی نیو ایئر" (HAPPY NEW YEAR) کی بے حیائی سے بھرپور پارٹیوں میں شرکت کا جنون کی حد تک چسکا تھا اور وہ اس کے لئے بمبئی پہنچ جاتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا کہ تبلیغِ قران

وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے بیج والی مسجد (اُودے پور، راجستھان الھند) کے اندر آخری عَشَرَہ کے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (۱٤۲٦ھ۔2005ء) میں ہونے والے اِجتماعی اِعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکِف ہونے کی انہیں سعادت مل گئی۔ وہاں لگنے والے سنّتوں بھرے حلقوں، پُرسوز بیانوں اور رِقّت انگیز دُعاؤں نے ان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اپنے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی، فوٹو گرافی کا کام تَرک کر دیا اور پابندی سے صدائے مدینہ لگانے لگے یعنی مسلمانوں کو نَمازِ فجر کے لئے جگانے لگے۔

رنگ رلیاں منانے کا چَسکا مِٹے ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
رَقص کی مَحفِلوں کی نُحوست چُھٹے ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمانوں کا نیا سال، مَدَنی سال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! انگریزوں کے نئے سال کے اِستِقبال کے بجائے مسلمانوں کو مَدَنی نئے سال یعنی ہجری سِن کے نئے سال کے اِستِقبال کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا نیا سال یکُم مُحرَّمُ الْحَرام سے شُروع ہوتا ہے۔ ہو سکے تو ہر سال یکُم مُحرَّمُ الْحَرام کو آپس میں نئے مَدَنی سال کی مبارکباد دینے کا رَواج ڈالنا چاہئے۔

(۳۹) عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت

تحصیل بھلوال ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا پنجاب پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں ''کلین شیو'' تھا، سنّتوں بھری زندگی سے دُور غفلتوں کی وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ رَمَضانُ الْمُبارَک کا بابَرَکت مہینہ تھا، میں ایک دن اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ والِد صاحِب میرے چھوٹے بھائی سے فرمانے لگے، ''جامع مسجد خواجگان'' میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تَحت رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عَشَرے کا اِجتماعی اِعتِکاف ہو رہا ہے۔ لہٰذا جلدی چلو ورنہ پہلی صَف میں جگہ نہیں ملے گی۔ میں چونکا اور دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں بھی ان عاشِقانِ رسول کی زیارت کو جاؤں اس دن نمازِ عشاء مع تراویح اُسی مسجد میں ادا کی۔ بعدِ تراویح کیسیٹ کے ذریعے حاجی مشتاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز میں یہ نعت شریف چلائی گئی

''ثانی نہ کوئی میرے سوہنے نبی لجپال دا''

مجھے انتہائی سُرور حاصل ہوا۔ میں دوسرے دن پھر جا پہنچا تو چُونکہ جُمعرات تھی لہٰذا وہاں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع شُروع ہو گیا۔ میں پہلی بار شرکت کر رہا تھا، دل کو عجیب سکون و راحت مُیَسَّر ہوئی۔ دوسرے دن جب میں دوبارہ پہنچا تو کیسیٹ اجتماع میں مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرا بیان گانے باجے کی ہولناکیاں سنایا گیا، بیان سُن کر میں کانپ اُٹھا کیوں کہ اِس میں عام بولے جانے والے گانوں کے کفریہ اشعار کی نشاندہی کی گئی تھی۔ میں بھی کفریہ اشعار بولنے کی آفت میں گرفتار تھا لہٰذا میں نے توبہ کی اور تجدیدِ ایمان بھی کیا، چُونکہ دل ایک دم چوٹ کھا چکا تھا لہٰذا بقیّہ دِنوں کیلئے

معتکف ہوگیا۔ فیضانِ سنّت میں زُلفیں (گیسو) رکھنے کی سنّتیں اور آداب پڑھے تو زُلفیں رکھنے کی نیّت کرلی اور ۲۶ رَمَضانُ الْمبارَک کو ہونے والے اِجتماعِ ذِکرونعت میں داڑھی رکھنے کی بھی نیّت کرلی اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہوکر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید بن گیا۔ صلوٰۃ وسلام کے صیغے بھی میں نے وہیں یاد کئے اور اِعتِکاف سے واپسی پر گانوں کی 100 سے زائد کیسٹوں اور T.V کو گھر سے نکال باہَر کیا۔ یہ بیان دیتے وقت الحمدللہ عزوجل میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ڈویژنل قافِلہ ذمّہ دار ہوں۔

گانے باجوں کو سُننے سے توبہ کرو، مدنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف
اور گیت تم کبھی بھی نہ گایا کرو، مدنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۰) ملاوٹ والے مصالحے کا کاروبار بند کردیا

رنچھوڑ پوری روڈ بھیم پورہ (مَدَنی پورہ) بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں ایسا بے نَمازی تھا کہ جُمُعہ کی نَماز بھی نہیں پڑھتا تھا، خوش قسمتی سے میں نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تَحت گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ آخِری عَشَرہ رَمَضانُ المُبارَک (۱٤۲٥ ھ۔2004ء) کے اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ دس دن میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے میری قلبی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے کچھ نہ کچھ نَماز سیکھ لی اور پانچوں وقت کی نَماز باجماعت کا پابند بن گیا۔ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہوکر حضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ ربِّ لم یَزَلْ وَلَا یَزَال عزوجل کے فضل وکرم سے نیک اعمال کا ایسا ذِہن ملا کہ کم وبیش 63 سے زائد مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشِش جاری ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اعتِکاف کا ایک بڑا اِنعام یہ بھی مِلا کہ میں جو ملاوٹ والے مرچ مَصالحہ کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ ترک کردیا۔ میرے مَصالحے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازِم کام کرتے تھے میں نے وہ کارخانہ ہی خَتْم کردیا۔ کیوں کہ دور بڑا نازک ہے، بڑے پیمانے پر خالِص مَصالحہ کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دُشوار ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحّت کی کِس کو پڑی ہے۔ بس یار لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعاذَ اللّٰہ عزوجل حرام۔ بَہر حال عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے میں رِزقِ حلال کے حُصُول میں مشغول ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت، اور اَوّابین، تہجُّد کے نوافِل کے ساتھ پہلی صَف میں نَماز کی بھی عادت بن گئی۔

چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی رِزقِ حرام، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
آؤ کرنے لگو گے بہُت نیک کام، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۱) جبریل علیہ السلام کی زیارت

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی تحصیل جنّتُ البقیع (باب المدینہ نیوکراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ عام نوجوانوں کی طرح میں بھی فیشن کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا، زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری تقدیر کا ستارہ چمکا اور میں نے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (١٤٢٦ ھ 2005ء) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ عاشقانِ رسول کی صُحبت میں دس دن میں جو کچھ سیکھا اُس کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ آئندہ ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور داڑھی مبارک کے ذَرِیعے اپنے چہرے کو مَدَنی رنگ چڑھایا۔ ۲۹ رَمَضانُ المبارَک کی شب مُعتَکِفین نے ملکر مسجد کی صفائی وغیرہ کی ترکیب بنائی پھر عبادت میں مشغول ہوا، اس دوران میں نے دیکھا کہ ایک بُزُرگ ہستی جن کا چہرہ روشن تھا وہ قریب آئے اور اُنہوں نے بڑھ کر مجھ گنہگار سے مُصافَحہ فرمایا جس کی ٹھنڈک میں نے دل میں محسوس کی، میرے دل میں خیال آیا کہ یہ حضرت سیِّدُنا جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہوسکتا ہے کہ آج شبِ قَدر ہو کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ شبِ قَدر میں جبر یل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زمین پر تشریف لاتے اور عبادت گزاروں سے مُصافَحہ فرماتے ہیں۔

فضلِ ربّ سے ہو دیدارِ روحُ الامیں ، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
راحت وچین پائے گا قلبِ حزیں ، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہر مسلمان کے اِعتِکاف کو قبول فرما۔

یااللہ! عَزَّوَجَلَّ مُعتَکِفینِ مُخلِصِین کے طُفیل ہماری بے حساب مغفرت کر۔

یااللہ ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔

یااللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔

یااللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-2203311-2314045
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net